بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۸۰۰ احادیث کا مجموعہ

جسمیں سنّی عقائد اور حنفی احکام پر احادیث یکجا کر دی گئی ہیں

المستند

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز

بشیر کالونی سرگودھا 048-3215204

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ضابطہ

✪۔ نام کتاب .... اَلْمُسْتَنَد

✪۔ مصنف .... شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ

✪۔ کمپوزنگ .... طارق سعید، محمد کاشف سلیم

✪۔ معاون تخریج .... محمد کاشف سلیم، طارق سعید، اظہر عباس،
محمد حسنین، مصطفیٰ حسین، محمد عدنان

✪۔ صفحات 712

✪۔ بارِ اول 1427ھ (عربی بمع اعراب) تعداد-1,000

✪۔ بارِ دوئم 1431ھ (ترجمہ و تخریج) تعداد-1,100

✪۔ بارِ سوئم 1435ھ (ترجمہ و تخریج) تعداد-1,100

✪۔ بارِ چہارم 1435ھ (ترجمہ و تخریج) تعداد-/1,100

✪۔ بارِ پنجم 1435ھ (ترجمہ و تخریج) تعداد-/1,100

✪۔ ناشر .... رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

✪۔ قیمت .... -/1800 روپے

✪۔ ملنے کا پتہ .... رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا
0303-4367413 - 0301600225O

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ اَمَّا بَعۡدُ

کافی عرصہ پہلے فقیر کو خیال آیا تھا کہ دنیا بھر سے تمام ذخیرہِ احادیث کو یکجا کر کے ترتیب دے دیا جائے اور قرآنِ مجید کی طرح حدیث کی صرف ایک ہی کتاب تیار کر دی جائے۔ لیکن معاً یہ خیال بھی آ گیا کہ یہ کام مشقت طلب ہونے کے ساتھ ساتھ اتنا فائدہ مند بھی نہیں۔ کون اتنے بڑے ذخیرہ احادیث کو خریدے گا اور کون پڑھے گا؟ اور کسی عربی دان نے خرید کر پڑھ بھی لیا تو اردو خوانوں اور دیگر زبان والوں کے لیے ترجمہ ضروری ہو گا۔ اسکے باوجود اصل کتب بخاری مسلم صحاح ستہ وغیرہ سے کسی قیمت پر بے نیاز نہیں ہوا جا سکتا۔ ایسا کام کر کے محض ایک نام تو پیدا کیا جا سکتا ہے مگر یہ اس دور کی اہم ضرورت نہیں۔

بالآخر فقیر نے ترجیح اس بات کو دی کہ ایک نہایت مختصر ذخیرہِ احادیث تیار کر دیا جائے جس میں عصرِ حاضر کی ضروریات کے مطابق تمام تر اسلامی عقائد اور تمام تر حنفی احکام کو یکجا کر دیا گیا ہو۔ اہل سنت کے عقائد اس کتاب میں اس طرح یکجا کر دیے گئے ہوں کہ اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد کسی دوسری کتاب میں تلاش کرنے کی حاجت نہ رہے۔

اس کے علاوہ نماز روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح، طلاق، معاشیات، سیاسیات، تصوف، اخلاق، معاشرت، میراث اور طب وغیرہ پر جدید دور کے تقاضے مدِ نظر رکھے گئے ہوں اور دنیا میں آج تک ایسی جامع کتاب نہ لکھی گئی ہو۔ جو شخص اس کتاب کو پڑھ کر سمجھ لے وہ اسلام سے آگاہ و آشنا ہو جائے اور اگر اسی کتاب کو اسلامی مدارس کے نصاب میں شامل کر لیا جائے تو یہ کتاب کسی لحاظ سے اپنے اندر کوئی کمی نہ رکھتی ہو۔ جگہ جگہ اسی کتاب کے کورسز کرائے جائیں اور خصوصاً گرمی کی چھٹیوں میں یا رمضان شریف کے مہینے میں یہ کتاب سکولوں کالجوں کے طلباء کو پڑھا دی جائے تو اللہ کی مہربانی سے ان کی زندگیاں سنور جائیں۔ جس بہن بیٹی کے پاس یہ کتاب موجود ہو وہ اس کتاب پر قرآن کے بعد سب سے زیادہ بھروسہ کر سکے۔ کسی صاحبِ مسند و ارشاد نے یہ کتاب پڑھ لی ہو تو وہ اپنے مریدین کو اچھی رہنمائی دے سکیں اور اس کتاب کو اپنے پاس رکھیں۔

حنفی احکام کو ترجیح دینے کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں اکثریت احناف ہی کی ہے۔ پورا پاکستان اور ہندوستان، بنگلا دیش اور اردگرد کی ریاستیں، افغانستان، روس سے آزاد ہونے والی تمام مسلم ریاستیں، ازبکستان وغیرہ سب حنفی ہیں، اس کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا، حتیٰ کہ ایران کے سنی اور عرب ممالک کے بے شمار مسلمان حنفی ہیں۔ غیر مسلم ممالک چین، برطانیہ، امریکہ وغیرہ میں بھی احناف بلکہ بعض ممالک میں پاکستانیوں کی اکثریت ہے۔ الغرض مسلمانوں میں ۸۰ فیصد سے زائد حنفی ہیں۔

اللہ تعالیٰ دیگر کتبِ حدیث کے مصنفین کو بھی اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ان کی کتب کو مزید ترقی دے اور مسلمانوں کی اتنی بھاری اکثریت کے لیے سنی عقائد اور حنفی احکام کو یکجا کر دینے کی ہماری اس ادنیٰ سی کاوش کو بھی اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول سے نوازے آمین۔

چنانچہ فقیر نے یہ سب کچھ سوچنے کے بعد مسنون طریقے سے اللہ کریم جل شانہٗ سے استخارہ کیا اور کتاب لکھنے کی اجازت ملنے کے بعد قلم اٹھایا اور الحمدللہ اس کتاب کے اصل نسخہ کو مرتب کرتے وقت فقیر ہر وقت باوضو رہا۔

اس کتاب کی ترتیب اس طرح ہے کہ ہر باب یا فصل کا نام فقہی تحقیقات کا خلاصہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد متعلقہ آیاتِ قرآنی لکھی گئی ہیں اس کے بعد احادیث لکھی گئی ہیں اور باب یا فصل کے آخر میں اگر ضروری سمجھا ہے تو روافض کی کتب سے احادیث ان کی تردید کی غرض سے لکھ دی ہیں۔

یہ کتاب پہلی بار 2006ء میں صرف عربی متن کے ساتھ چھپی تھی۔ الحمدللہ ملک کے طول و عرض میں اللہ تعالیٰ نے اسے خوب پذیرائی سے نوازا۔ علماءِ کرام نے نہایت وسعتِ قلبی سے اسے خوب خراجِ تحسین پیش فرمایا۔ حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی دامت برکاتہم نے اسے متعدد بار پڑھا اور لکھ کر دیا کہ میں نے اس سے قبل ایسی جامع کتاب نہیں دیکھی اور انہوں نے اسے اپنے مدرسہ میں شامل نصاب کیا۔

حضرت پیرِ طریقت قبلہ پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی دامت برکاتہم نے بھی اسے محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف کے نصاب میں شامل فرمایا۔ قلیل عرصہ میں یہ کتاب متعدد مدارس میں رائج کر دی گئی۔ بہت سے علماء نے اپنی مساجد میں نمازوں کے بعد اس کی تدریس شروع کر دی۔

تنظیم المدارس کے سربراہ حضرت علامہ مفتی منیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے اس کی تخریج کرنے کا پرزور مشورہ دیا اور بعض علماء نے اس کا ترجمہ کرنے کو فرمایا۔

چنانچہ اس بار مکمل تخریج، تحقیق اور اردو ترجمہ کے ساتھ نیا ایڈیشن پیشِ خدمت ہے۔ تحقیق کرتے وقت بعض موضوع احادیث کو نکالنا پڑا اور بعض صحیح احادیث کو داخل کرنا پڑا۔ اس کی تخریج میں فقیر کے ساتھ تعاون کرنے والے چند ساتھیوں کا ذکرِ خیر کرنا ضروری ہے۔ محمد کاشف سلیم، محمد طارق سعید، اظہر عباس، محمد حسنین، مصطفیٰ حسین، محمد عدنان۔ اللہ کریم ان سب نوجوانوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور دینِ متین کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

فقیر غلام رسول قاسمی
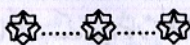
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعَقَائِدِ

عقائد کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ [البقرة:٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ لوگ جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل ہوا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ وَقَالَ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ [البقرہ:٢٨٥] اور فرماتا ہے: رسول اس پر ایمان لائے جو ان پر نازل ہوا ان کے رب کی طرف سے اور مومن بھی ایمان لائے۔ سب ایمان لائے اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر۔

بَابُ فَاتِحَةِ الْحَدِيْثِ

باب فاتحۃ الحدیث (احادیث کا خلاصہ)

(1)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْئَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ

فَاَخْبِرْنِی عَنِ السَّاعَةِ قَالَ : مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِی عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ : اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُونَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیّاً ثُمَّ قَالَ لِی یَا عُمَرُ اَتَدْرِی مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٩٣ ، ابوداؤد حدیث رقم:٤٦٩٥ ، ترمذی حدیث رقم:٢٦١٠ ، سنن النسائی حدیث رقم:٤٩٩١ ، ابن ماجة حدیث رقم:٦٣]۔

ترجمہ: سیدنا عمر فاروق ﷛ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ شدید سفید کپڑوں والا اور شدید سیاہ بالوں والا آدمی آیا۔ اس آدمی پر سفر کے آثار نہیں تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں جانتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ شخص نبی کریم ﷺ تک پہنچا اور آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ اپنے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ رانوں پر رکھ لیے۔ اور کہا کہ اے محمد، مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر طاقت ہو تو حج کرو۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس بات پر حیران ہوئے کہ یہ شخص پوچھ بھی رہا ہے اور تصدیق بھی کر رہا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور خیر اور شر کی تقدیر پر ایمان رکھو۔ اس آدمی نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا: جس سے اس کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا! مجھے قیامت کی نشانیاں بتائیں۔ فرمایا: قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ کنیز اپنے مالک کو جنم دے اور تم ننگے پاؤں والے، ننگے بدن والے، بڑے اہل وعیال والے اور بکریاں چرانے والے لوگوں کو لمبی لمبی عمارتیں بناتا ہوا دیکھو۔ پھر وہ آدمی چلا گیا۔ میں کچھ دیر ٹھہرا۔ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ جبریل تھے تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔

(2)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِی نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ ، اِذْ اَقْبَلَ شَابٌّ جَمِیْلٌ حَسَنُ اللِّمَّةِ طَیِّبُ الرِّیحِ ، عَلَیْهِ ثِیَابٌ بِیْضٌ فَقَالَ،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، فَرَدَّالنَّبِيُّ ﷺ وَرَدَدْنَا ثُمَّ قَالَ اَدْنُو يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ اُدْنُهُ ، فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهُ ثُمَّ قَالَ اَدْنُو يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ اُدْنُهُ ، فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهُ ثُمَّ قَالَ اَدْنُو يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ اُدْنُهُ ، فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهُ ثُمَّ قَالَ اَدْنُو يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ اُدْنُهُ ، حَتّٰى جَلَسَ فَالْصَقَ رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي عَنِ الْاِيْمَانِ مَا هُوَ ، قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ ، قَالَ صَدَقْتَ ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَعْلَمُ ، قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ مَا هِيَ ، قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجُنَابَةِ ، قَالَ صَدَقْتَ ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَعْلَمُ ، قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنِ الْاِحْسَانِ مَا هُوَ ، قَالَ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ ، قَالَ صَدَقْتَ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَعْلَمُ ، قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ مَتٰى هُوَ، قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، قَالَ صَدَقْتَ ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ ، فَانْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ ، اِذْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ ، فَسِرْنَا فِي اِثْرِهٖ ، فَمَا نَدْرِي اَيْنَ تَوَجَّهَ ، وَلَا رَاَيْنَا مِنْهُ شَيْئاً ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ ، مَا اَتَانِي فِي صُوْرَةٍ قَطُّ اِلَّا وَ اَنَا اَعْرِفُهٗ فِيْهَا قَبْلَ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْآثَارِ وَ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي مُسْنَدِهٖ [كتاب الآثار صفحه٩٧ حديث رقم : ٣٨٧، مسند الامام الاعظم صفحه ٥،٤ ، مسند احمد حديث رقم:٣٧٦]۔ الحديث صحيح و رجاله رجال الصحيحين وقد اختلف فى علقمة بن مرثد و مر شاهده

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس صحابہ کرام کی سنگت میں بیٹھے تھے۔ اسی دوران ایک خوبصورت نوجوان نمودار ہوا جس نے خوبصورت زلفیں رکھی ہوئی تھیں اور زبردست خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ اس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ (اور دوسرے لوگوں کو الگ سلام دیتے ہوئے کہا) السلام علیکم۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی اپنے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔ وہ ایک یا دو قدم قریب ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ

کے احترام اور توقیر میں کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ پھر ایک یا دو قدم قریب ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔ پھر ایک یا دو قدم قریب ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔ حتیٰ کہ بیٹھ گیا اور اپنے دونوں گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیے۔ پھر کہنے لگا مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے کہ یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: اللہ کو ماننا، اس کے فرشتوں کو ماننا، اسکی کتابوں کو ماننا، اسکے رسولوں کو ماننا، آخرت کے دن کو ماننا اور خیر و شر کی تقدیر کو اسکی طرف سے ماننا ایمان ہے۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کے تصدیق کرنے پر حیران ہوئے۔ جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اس نے کہا مجھے اسلام کے احکام کے بارے میں بتایئے کہ یہ کیا چیزیں ہیں؟ فرمایا: نماز پڑھنا، زکوۃ دینا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اور جنابت کا غسل کرنا۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے۔ جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اس نے کہا مجھے احسان کے بارے میں بتایئے کہ یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا وہ یہ ہے کہ تو اللہ کے لیے عمل اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے کہ جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اس نے کہا مجھے قیامت کے قائم ہونے کے بارے میں بتایئے وہ کب قائم ہوگی؟ فرمایا جس سے پوچھ رہے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے۔ پھر وہ لوٹ گیا اور ہم اسے دیکھ رہے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس آدمی کو واپس میرے پاس لاؤ۔ ہم اسکے پیچھے نکلے مگر ہمیں سمجھ نہیں لگی وہ کدھر گیا؟ اور نہ ہی ہمیں اس کا کوئی نشان ملا۔ ہم نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے عرض کر دی۔ فرمایا یہ جبریل تھے۔ تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔ اس صورت سے پہلے جب بھی وہ کسی صورت میں آتے تو میں انہیں پہچان لیتا تھا۔

بَابُ التَّوحِيدِ وَ صِفَاتِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَلَا شَانُهُ

توحید اور اللہ جل شانہ کی صفات کا باب

(3)۔عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَ مُعَاذٌ رَدِیفُهُ عَلَی الرَّحلِ ، قَالَ یَا مُعَاذُ ، قَالَ لَبَّیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعدَیكَ ، قَالَ یَا مُعَاذُ ، قَالَ لَبَّیكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ سَعدَیكَ ، قَالَ یَا مُعَاذُ ، قَالَ لَبَّیكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعدَیكَ ، ثَلٰثاً ، قَالَ مَا مِن اَحَدٍ یَشهَدُاَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا

رَسُولُ اللّٰهِ صِدقًا مِن قَلبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَستَبشِرُوا ؟ قَالَ اِذَا يَتَّكِلُوا ، فَاَخبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِندَ مَوتِهٖ تَاَثُّمًا رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِى [بخارى حديث رقم : ۱۲۸ ، مسلم حديث رقم : ۱٤۸]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سواری پر تشریف فرما تھے اور حضرت معاذ﷜ ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں حاضر ہوں، حکم فرمائیے۔ آپ ﷺ نے تین بار اسی طرح اے معاذ، اے معاذ فرمایا اور ہر بار حضرت معاذ نے لبیک لبیک عرض کیا۔ پھر فرمایا: جو شخص سچے دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے گا اللہ اسے جہنم پر حرام کردے گا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں یہ بات لوگوں کو جا کر بتا نہ دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ فرمایا: اس طرح لوگ اسی بات پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (یعنی عمل چھوڑ دیں گے)۔ بعد میں حضرت معاذ نے اپنی وفات کے وقت یہ بات بتادی تا کہ علم چھپانے کا گناہ نہ ملے۔

(4)۔ وَعَنْ سُفيَانَ ابنِ عَبدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ ﷜ قَالَ : قُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُل لِي فِي الْاِسْلَامِ قَولًا لَا اَسْاَلُ عَنهُ اَحَدًا غَيرَكَ ، قَالَ : قُلْ آمَنتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ استَقِم رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم : ۱۵۹]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی نصیحت فرمائیے کہ آپ کے علاوہ مجھے کسی سے پوچھنی نہ پڑے۔ فرمایا: کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر ڈٹ جا۔

(5)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَّبَنِى ابنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَ شَتَمَنِى وَلَم يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكذِيبُهٗ اِيَّاىَ فَقَولُهٗ لَنْ يُعِيدَنِى كَمَا بَدَاَنِى وَلَيسَ اَوَّلُ الْخَلقِ بِاَهوَنَ عَلَىَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتمُهٗ اِيَّاىَ فَقَولُهٗ لِى وَلَدٌ وَسُبحَانِى اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَداً رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم: ۳۱۹۳ ، ٤۹۷٤ ، ٤۹۷۵ ، نسائى حديث رقم: ۲۰۷۸]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلایا ہے حالانکہ یہ اس کا حق نہ تھا۔ اور اس نے مجھے گالی دی ہے حالانکہ یہ بھی اس کا حق نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا اس طرح ہے کہ کہنے لگا مجھے اللہ پہلی دفعہ پیدا کرنے کی طرح دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ حالانکہ پہلی مرتبہ پیدا کرنا دوسری

بار زندہ کرنے سے آسان نہیں اور اس نے مجھے گالی اس طرح دی ہے کہ کہنے لگا خدا کا بھی بیٹا ہے۔ حالانکہ میں کسی کو اپنی بیوی بنانے یا بیٹا بنانے سے پاک ہوں۔

(6)۔ وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیمَا یَرْوِیهِ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهٗ قَالَ یَا عِبَادِی اِنِّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِی وَ جَعَلْتُهٗ بَیْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالِمُوا ، یَا عِبَادِی كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ فَاسْتَهْدُونِی اَهْدِكُمْ ، یَا عِبَادِی كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ ، فَاسْتَطْعِمُونِی اُطْعِمْكُمْ ، یَا عِبَادِی كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُونِی اَكْسُكُمْ ، یَا عِبَادِی اِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعًا فَاسْتَغْفِرُونِی اَغْفِرْلَكُمْ ، یَا عِبَادِی اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّی فَتَضُرُّونِی وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِی فَتَنْفَعُونِی ، یَا عِبَادِی لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِی مُلْكِی شَیْئًا ، یَا عِبَادِی لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِی شَیْئًا ، یَا عِبَادِی لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ قَامُوا فِی صَعِیدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُونِی فَاَعْطَیْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مَسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِی اِلَّا كَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ ، یَا عِبَادِی اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِیهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّیكُمْ اِیَّاهَا ، فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ ، وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَا یَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ٦٥٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ نے نبی کریم ﷺ کی زبانِ اقدس سے وہ بات بیان کی ہے جو انہوں نے اپنے رب جل شانہ کی طرف سے بیان فرمائی ہے (یعنی یہ بھی حدیثِ قدسی ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے لہٰذا آپس میں ظلم مت کرنا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو ہدایت نہ دوں اس وقت تک تم سب گمراہ ہو۔ لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگتے رہو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو کھانا نہ دوں، تم سب بھوکے ہو۔ لہٰذا مجھ سے کھانا مانگتے رہو، میں تمہیں کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو لباس نہ پہناؤں تم سب ننگے ہو لہٰذا مجھ سے لباس مانگتے رہو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے رہتے ہو۔ اور میں سارے گناہ معاف کرتا ہوں۔ لہٰذا مجھ سے معافی مانگتے رہو، میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں اتنی پہنچ ہی نہیں

کہ میرا کچھ نقصان کرسکو۔ اورتم میں اتنی پہنچ ہی نہیں کہ میرا فائدہ کرسکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر تمہارے ایک پاکیزہ ترین آدمی کے قلب کی طرح شفاف ہو جائیں تب بھی میری بادشاہی میں معمولی اضافہ بھی نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر تمہارے ایک بدترین آدمی کے قلب کی طرح بدکار ہو جائیں تب بھی میری بادشاہی میں معمولی کمی نہ آئے گی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر ایک جسم کی شکل اختیار کرلیں اور مجھ سے بھاری مطالبہ کریں تو میں ہر ایک کی فرمائش پوری کردوں تو اس سے میری ملکیت میں کوئی کمی نہیں آئے گی جس طرح سوئی کا ناکہ سمندر میں ڈبولینے سے سمندر کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اے میرے بندو! یہ صرف تمہارے اپنے اعمال ہوتے ہیں جنھیں میں تمہارے لیے شمار کرلیتا ہوں اور بدلے کی صورت میں تمہاری طرف لوٹا دیتا ہوں۔ لہٰذا جس کسی کو فائدہ پہنچے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جس کسی کو فائدہ نہ پہنچے وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

(7)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ تِسعَةً وَتِسعِینَ اِسمًا ، مَن اَحصَاهَا دَخَلَ الجَنَّةَ ، هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ اَلرَّحِیْمُ اَلمَلِكُ اَلْقُدُّوسُ اَلسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ اَلْمُهَیْمِنُ اَلْعَزِیْزُ اَلْجَبَّارُ اَلْمُتَکَبِّرُ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ اَلْقَهَّارُ اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِیْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ اَلْحَکَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِیْفُ اَلْخَبِیْرُ اَلْحَلِیْمُ اَلْعَظِیْمُ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّکُوْرُ اَلْعَلِیُّ اَلْکَبِیْرُ اَلْحَفِیْظُ اَلْمُقِیْتُ اَلْحَسِیْبُ اَلْجَلِیْلُ اَلْکَرِیْمُ اَلرَّقِیْبُ اَلْمُجِیْبُ اَلْوَاسِعُ اَلْحَکِیْمُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِیْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّهِیْدُ اَلْحَقُّ اَلْوَکِیْلُ اَلْقَوِیُّ اَلْمَتِیْنُ اَلْوَلِیُّ اَلْحَمِیْدُ اَلْمُحْصِی اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِیْدُ اَلْمُحْیِ اَلْمُمِیْتُ اَلْحَیُّ اَلْقَیُّوْمُ اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ اَلصَّمَدُ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ اَلْوَالِیُ اَلْمُتَعَالِی اَلْبَرُّ اَلتَّوَّابُ اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ اَلرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَلْمُقْسِطُ اَلْجَامِعُ اَلْغَنِیُّ اَلْمُغْنِی اَلْمَانِعُ اَلضَّآرُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ اَلْهَادِیُ اَلْبَدِیْعُ اَلْبَاقِیُ اَلْوَارِثُ اَلرَّشِیْدُ اَلصَّبُوْرُ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَرَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِی اِلٰی دَخَلَ الجَنَّةَ [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۰۷ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۸۶۱ ، ومثله فی البخاری حدیث

رقم: ٦٤١٠ ، ومثله فى المسلم حديث رقم: ٦٨١٠ ، مستدرك حاكم حديث رقم: ٤١ ، ٤٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ کے ننانوے نام ہیں۔ جس نے ان کا احاطہ کرلیا وہ جنتی ہے۔

وہ اللہ ہے۔ جس کے سواء کوئی معبود نہیں، بے حد رحم کرنے والا، ہمیشہ رہنے والا، مالک، بے عیب، سلامتی والا، امن عطا کرنے والا، نگہبان، غالب، کمی پوری کرنے والا، تکبر کرنے کا حقدار، پیدا کرنے والا، عدم سے وجود میں لانے والا، صورت بنانے والا، بے حد بخشش کرنے والا، قہر کرنے والا، اپنے پاس سے دینے والا، رزق دینے والا، بے حد کھولنے والا، جاننے والا، بند کرنے والا، کھولنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا، لطف کرنے والا، خبر رکھنے والا، برداشت والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدر دان، بلند رتبہ، بڑا، حفاظت کرنے والا، تقویت دینے والا، حساب لینے والا، شان والا، کرم کرنے والا، صورتِ حال پر نظر رکھنے والا، قبول کرنے والا، وسعت والا، مصلحت والا، محبت کرنے والا، بزرگی والا، دوبارہ اٹھانے والا، مشاہدہ کرنے والا، سچا، اعتماد کے قابل، قوت والا، مضبوط، دوست، تعریف کے قابل، احاطہ کرنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، لوٹانے والا، زندہ کرنے والا، مارنے والا، زندہ، قائم دائم، پانے والا، بزرگی والا، تنہا، اکیلا، جس کے سب محتاج ہیں، قدرت والا، اقتدار والا، آگے لے جانے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلا، سب سے آخر، ظاہر، پوشیدہ، کارساز، بلندی والا، احسان کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، معاف کرنے والا، شفقت ومہربانی کرنے والا، مالک، جلال اور بزرگی والا، انصاف کرنے والا، اکٹھا کرنے والا، بے نیاز، بے نیاز کردینے والا، روکنے والا، نقصان کا مالک، نفع بخش، نورِ مطلق، ہدایت دینے والا، نئے سرے سے پیدا کرنے والا، باقی رہنے والا، وارث، راہ دکھانے والا، بردبار۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْحَبِيْبِ ﷺ

حبیب کریم ﷺ کے مناقب کا باب

فِي شَرَافَةِ نَسَبِهِ ﷺ

آپ ﷺ کی خاندانی شرافت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ [آل عمران: ١٦٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں ان

کی اپنی جانوں میں سے اپنا رسول بھیجا ہے۔ وَ قَالَ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِم رَسُولاً مِنْهُم يَتْلُوا عَلَيْهِم آيَاتِكَ [البقرہ:۱۲۹] اور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی: اے میرے رب ان میں انہی میں سے رسول بھیج جو ان پر تیری آیتیں تلاوت کرے۔ وَقَالَ تَعَالٰى وَ تَقَلُّبَكَ فِى السَّاجِدِيْنَ [الشعراء:۲۱۹] اور فرماتا ہے: (اے محبوب) تیرا سجدہ کرنے والوں میں آنا جانا۔

(8)۔ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِى اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِى كُنْتُ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاری حدیث رقم:۳۵۵۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بنی آدم کے بہترین لوگوں میں زمانہ در زمانہ آگے چلتا آیا حتیٰ کہ اس دور میں میری ولادت ہوگئی۔

(9)۔ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِى هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِى مِنْ بَنِى هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۹۳۸، ترمذی حدیث رقم:۳۶۰۵، ۳۶۰۶]۔

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ نے اسماعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو چن لیا اور کنانہ میں سے قریش کو چن لیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو چن لیا۔

(10)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى يَنْقُلُنِى مِنَ الْاَصْلَابِ الْكَرِيْمَةِ وَالْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتّٰى اَخْرَجَنِى مِنْ اَبَوَىَّ فَلَمْ يَلْتَقِيَا عَلٰى سِفَاحٍ قَطُّ رَوَاهُ عَيَاض فِى الشِّفَاءِ وَ ابْنُ الْجَوْزِى فِى الْوَفَا [الشفاء ۴۸/۱، الوفا صفحہ ۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ مجھے کرامت والی پشتوں اور پاکیزہ رحموں میں منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ مجھے میرے ماں باپ میں سے پیدا کیا، پس وہ دونوں (یعنی اصلاب و ارحام) برائی کے طریقے سے نہیں ملے۔

فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے میلاد کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا [یونس:۵۸] اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: فرمادو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت، اس چیز پر خوشی منایا کرو۔ وَقَالَ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ [الضحیٰ:۱۱] اور فرماتا ہے: اپنے رب کی نعمت کو بیان کر۔ وَقَالَ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ [البقرة:۱۵۲] اور فرماتا ہے: میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری مت کرو۔ وَقَالَ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ [ابراھیم:۵] اور فرماتا ہے: انہیں اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ۔

(11)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا [ابراھیم:۲۸]، قَالَ: هُمْ وَاللّٰهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ، قَالَ عَمْرٌو: هُمْ قُرَيْشٌ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ نِعْمَةُ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۳۹۷۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کی آیت اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا [ابراھیم:۲۸] کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: اَلَّذِيْنَ سے مراد کفارِ قریش ہیں، حدیث کے راوی عمرو فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم وہ لوگ قریش تھے اور نعمت اللہ سے مراد محمد ﷺ ہیں۔

(12)۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ؟ قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّيْ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ، قَالَ: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ، قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاَحْمَدُ [نسائی حدیث رقم:۵۴۲۶، مسند احمد ۱۱۴/۴ حدیث رقم:۱۶۸۴۱، المعجم الكبير

للطبرانی حدیث رقم:١٦٠٥٧]۔ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِلَفْظِ هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا [مسلم حدیث رقم:٦٨٥٧، ترمذی حدیث رقم:٣٣٧٩، صحیح ابن حبان حدیث رقم:٨١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ حضرت معاویہ ﷺ مسجد میں ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے، فرمایا: کس لیے بیٹھے ہو؟ لوگوں نے کہا ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں، فرمایا: کیا اللہ کی قسم تم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں، فرمایا: میں نے آپ لوگوں پر شک کرتے ہوئے آپ سے قسم نہیں لی، آپ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں مجھ سے کم روایت کرنے والا کوئی نہ تھا، اور بے شک ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ایک حلقے میں تشریف لائے، اور فرمایا: تم لوگ کس لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی، اور آپ کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا، فرمایا: کیا اللہ کی قسم تم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں، فرمایا: میں نے آپ لوگوں پر شک کرتے ہوئے آپ سے قسم نہیں لی، بلکہ میرے پاس جبریل آئے اور مجھے خبر دی کہ بے شک اللہ عزوجل تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں میں فخر کر رہا ہے۔

(13)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَذَاكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَاَبُو بَكْرٍ ﷺ مِيْلَادَهُمَا عِنْدِىْ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْبَرَ مِنْ اَبِىْ بَكْرٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِىْ [المعجم الكبير للطبرانی حدیث رقم:٢٨، مجمع الزوائد ٩/٦٠]۔ وقال الهيثمی اسناده حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میرے پاس رسول اللہ ﷺ نے اور ابوبکر ﷺ دونوں نے اپنے میلاد کا ذکر کیا، رسول اللہ ﷺ ابوبکر سے بڑے تھے۔

(14)۔ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ، فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٢٧٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن میں پیدا ہوا تھا اور اس دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا تھا۔

(15)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ لَمَّا مَاتَ اَبُو لَهَبٍ اُرِيَهُ بَعْضُ اَهْلِهِ بِشَرِّ حِيْبَةٍ، فَقَالَ لَهُ مَا ذَا لَقِيْتَ، قَالَ اَبُو لَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ خَيْراً غَيْرَ اَنِّىْ سُقِيْتُ فِىْ هٰذِهٖ بِعَتَاقَتِىْ ثُوَيْبَةَ رَوَاهُ

الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۵۱۰۱]۔

ترجمہ: حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب مر گیا تو اس کے گھر کے ایک فرد نے خواب میں اس کی بدحالی کو دیکھا۔اس نے پوچھا تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ ابولہب نے کہا کہ مجھے تم لوگوں سے بچھڑ کر کوئی سکون نہیں سوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے اس انگلی میں سے پانی ملتا رہتا ہے۔

(16)۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةِ قَالَ : سَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَبَاثَ ابْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنَ لَيْثٍ ، اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَ : رَسُولُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنِّي وَ اَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۶۱۹]۔

ترجمہ: قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ: عثمان بن عفان نے قباث بن اشیم سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ بڑے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں، مگر میں آپ ﷺ سے پہلے پیدا ہوا تھا۔

(17)۔ وَعَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ اَبِي رَزِيْنٍ قَالَ : قِيْلَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَيُّمَا اَكْبَرُ اَنْتَ اَمِ النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ : هُوَ اَكْبَرُ مِنِّي وَ اَنَا وُلِدْتُ قَبْلَهُ رَوَاهُ الْحَاكِم [مستدرك حاكم حديث رقم:۵۴۷۸]۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن ابی رزین فرماتے ہیں کہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب سے پوچھا گیا کہ آپ اور نبی کریم ﷺ میں کون بڑا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ مجھ سے بڑے ہیں مگر میں ان سے پہلے پیدا ہوا تھا۔

(18)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ تَصُومُ يَومَ عَاشُورَآءَ ، فَقَالَ مَا هٰذَا ؟ قَالُوا هٰذَا يَومٌ صَالِحٌ هٰذَا يَومٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِي اِسْرَآئِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسٰى ، قَالَ فَاَنَا اَحَقُّ بِمُوسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمِثْلُهُ فِي مُسْلِمٍ [بخاری حدیث رقم:۲۰۰۴، ۳۳۹۷، ۳۹۴۳، ۴۶۸۰، ۴۷۳۷، مسلم حدیث رقم:۲۶۵۶، ۲۶۵۸، ابوداؤد حدیث رقم:۲۴۴۴، ابن ماجة حدیث رقم:۱۷۳۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے ہیں۔آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیسا روزہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ بڑا اچھا دن ہے۔یہ وہ دن ہے جب اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ کا تم سے زیادہ حقدار ہوں۔پھر آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اُرسِلَ رَسُولُنَا ﷺ اِلَى الْعٰلَمِیْنَ جَمِیْعاً

ہمارے رسول ﷺ تمام جہانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا [الاعراف:۱۵۸]
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرمادو: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ وَ قَالَ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْباً عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَ الْاِنْجِیْلِ الْآیۃ [الاعرف:۱۵۷] اور فرماتا ہے: اسے اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

(19)۔ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَھُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۸۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے۔ اس امتِ دعوت کا کوئی بھی فرد خواہ یہودی ہو یا عیسائی، میرے بارے میں سن کر ایمان لائے بغیر مر گیا تو وہ ضرور ہی دوزخی ہوگا۔

(20)۔ وَعَنْ عُبَادَۃَ ابْنِ الصَّامِتِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ شَھِدَ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُهٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّۃُ وَالنَّارُحَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۳۴۳۵، مسلم حدیث رقم: ۱۴۰]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی بندی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم کی طرف القا فرمایا تھا اور وہ اللہ کی طرف سے روح ہیں اور جنت ودوزخ حق ہیں۔ اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کا عمل کچھ بھی ہو۔

(21)۔ وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِداً

وَطَهُوراً وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّ خُتِمَ بِیَ النَّبِيُّونَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم :۱۱۶۷، ترمذی حدیث رقم :۱۵۵۳، ابن ماجۃ حدیث رقم:۵۶۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلام عطا ہوا ہے اور مجھے رُعب کے ذریعے مدد دی گئی ہے اور میرے لیے غنیمت کے مال حلال کر دیے گئے ہیں اور میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میرے ذریعے سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

نَبِيُّنَا ﷺ آخِرُ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا تَأْوِيلَ فِيهِ وَلَا تَخْصِيصَ

ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں۔ اس میں کسی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ [الاحزاب: ۴۰] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے بھی باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ وَ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ [المائدۃ:۳] اور فرماتا ہے: آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ وَقَالَ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ [آل عمران: ۱۱۰] اور فرماتا ہے: تم بہترین امت ہو، تمہیں لوگوں کے لیے سامنے لایا گیا ہے۔

(22)۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِىْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوا فَمَا ذَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوا حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حدیث رقم:۴۷۷۳، بخاری حدیث رقم:۳۴۵۵، ابن ماجۃ حدیث رقم :۲۸۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں سیاست کا کام انبیاء کرتے تھے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا تھا، مگر اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور اب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا: پہلے خلیفہ کی بیعت کو نبھانا، بس پہلے کی بیعت کو نبھانا۔ تم ان کا حق ادا کرتے رہنا، اللہ ان سے انکی رعایا کے بارے میں خود پوچھ لے گا۔

(23)۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِىْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِىْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتاً

فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُونَ لَهٗ وَ يَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۵۹۶۱، بخاری حدیث رقم:۳۵۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے حسین وجمیل گھر بنایا، مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ اب لوگ گھوم پھر کر مکان دیکھنے لگے اور اسکی خوبصورتی پر حیران ہونے لگے۔ مگر یہ بھی کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(24)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۷۳۴۲، بخاری حدیث رقم:۳۶۰۹، ترمذی حدیث رقم:۲۲۱۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب فریبی جھوٹے پیدا نہ ہوں گے، ان میں سے ہر ایک رسالت کا دعویٰ کرے گا۔

(25)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۷۴۰۴، بخاری حدیث رقم:۶۵۰۴، ترمذی حدیث رقم:۲۲۱۴]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح (جڑے ہوئے) ہیں۔

(26)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِی وَ لَا نَبِیَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِیَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۲۷۲، مسند احمد حدیث رقم:۱۳۸۳۱]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ یہ بات صحابہ کرام پر گراں گزری۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

مبشرات جاری رہیں گے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کے خواب، یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہیں۔

(27)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدِی آخِرُ الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٣٣٧٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

(28)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَمَسْجِدِی خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِیَآءِ رَوَاهُ الدَّیْلِمِی [مجموع فی مصنفات ابی جعفرابن البختری حدیث رقم:٢١٦، الترغیب والترهیب حدیث رقم:١١٧٥ وَقَالَ الْبَانِی فِی تَخْرِیْجِهِ اِنَّهُ حَسَنٌ، مجمع الزوائد حدیث رقم:٥٨٥٥، ورواه الدیلمی بغیر سند]۔ هٰذَا الْحَدِیْثُ یُفَسِّرُ حَدِیْثَ مُسْلِم

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں سے آخری ہے۔

(29)۔ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِی یُمْحیٰ بِیَ الْکُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسُ عَلیٰ عَقِبِی وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِی لَیْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ وَفِی رِوَایَةٍ لَیْسَ بَعْدَهٗ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَی الْبُخَارِی اِلیٰ وَاَنَا الْعَاقِبُ [مسلم حدیث رقم:٦١٠٥، بخاری حدیث رقم:٣٥٣٢، ٤٨٩٦، ترمذی حدیث رقم:٢٨٤٠]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں اٹھانے والا ہوں، لوگ میرے پیچھے پیچھے اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد ایک بھی نہ ہو۔

(30)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آدَمَ خَیَّرَ لِآدَمَ بَنِیْهِ، فَجَعَلَ یَریٰ فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلیٰ بَعْضٍ، قَالَ : فَرَآنِی نُوْراً سَاطِعاً فِی اَسْفَلِهِمْ فَقَالَ یَا رَبِّ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا ابْنُكَ اَحْمَدُ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَهُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ رَوَاهُ الْبَیْهَقِی [دلائل النبوة

للبيهقي ٥/٤٨٣، الخصائص الكبرىٰ ١/٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ فرمایا: جب اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو آدم کے سامنے ان کی اولاد کے مراتب ظاہر فرمائے، تو وہ بعض کے بعض پر فضائل دیکھنے لگے، فرمایا: انہوں نے مجھے ان کے نیچے چھائے ہوئے نور کی حالت میں دیکھا، تو عرض کیا اے میرے رب، یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے، یہی اول ہے یہی آخر ہے، یہی پہلا شفیع ہے۔

حُبُّهُ ﷺ اَصْلُ الْاِیْمَانِ وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ

آپ ﷺ کی محبت ایمان کی بنیاد ہے۔ جسکے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت نہیں اسکے دل میں ایمان نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِیْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ [التوبة:٢٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرمادو کہ اگر تمہارے آباء واجداد اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور رشتہ دار اور مال جسے تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں خوف ہے اور تمہاری پسندیدہ رہائش گاہیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد سے زیادہ پیاری ہیں تو پھر انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنی طرف سے سزا نافذ کردے۔

(31)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:١٥، مسلم حدیث رقم :١٦٩، نسائی حدیث رقم:٥٠١٣، ٥٠١٤، ابن ماجۃ حدیث رقم:٦٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

(32)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ، اَنْ یَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ یُحِبَّ الْمَرْءَ لَایُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ یَكْرَهَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْكُفْرِ كَمَا یَكْرَهُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم :١٦٥، بخاری حدیث

رقم:١٦، ترمذی حدیث رقم:٢٦٢٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس بندے میں پائی جائیں اس نے ایمان کی چاشنی پالی۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اسے باقی سب سے زیادہ پیارے ہوں۔ دوسری یہ کہ وہ کسی بندے سے محض اللہ کی خاطر محبت کرتا ہو۔ تیسری یہ کہ کفر کی طرف لوٹ جانا اسے اتنا ناپسند ہو جس طرح آگ میں گرائے جانا اسے ناپسند ہے۔

(33)۔ وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ ؟ قَالَ : وَمَا اَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ : فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَنَسٌ ﷺ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم :٦٧١٣ ، بخاری حدیث رقم :٣٦٨٨] وَفِيْ رِوَايَةٍ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ اِسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَثِيْرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم :٦٧١٥ ، بخاری حدیث رقم:٧١٥٣] وَمِثْلُهٗ فِيْ مُوَطَّا الْاِمَامِ مُحَمَّدٍ [مؤطا الامام محمد صفحة ٣٩٠]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا: تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا میں نے اس کے لیے کوئی تیاری نہیں کی، سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہوگی۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو اسلام لانے کے بعد کسی بات پر اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا تھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسول اور ابو بکر اور عمر سے محبت کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ان کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ آدمی خاموش سا ہوگیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے اس کے لیے نہ تو زیادہ نماز تیار کی ہے نہ روزے اور نہ ہی زکوٰۃ، ہاں البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تیری محبت ہوگی۔

(34)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ

اِلَّا بَکیٰ رَوَاہُ الدَّارِمِی [دارمی حدیث رقم:۸۷ ، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۲۵۲ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ طَفَاوِی]۔ اِسْنَادُ الدَّارِمِی صَحِیْحٌ وَاِسْنَادُ الطَّبْرَانِی ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن محمد اپنے باپ کی زبانی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو جب بھی نبی کریم ﷺ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے سنا وہ ہمیشہ رونے لگتے تھے۔

(35)۔ وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِی لِی حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِی یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْرَاٰنِی بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۷۱۴۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے ان میں سے ہر ایک یہ چاہے گا کہ کاش وہ مجھے اپنے اہل وعیال اور مال ودولت کے بدلے میں دیکھ سکے۔

فِی تَعْظِیْمِہٖ وَتَوْقِیْرِہٖ وَاَدَبِہٖ ﷺ

آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر اور ادب کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ [الفتح:۸،۹] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو شاہد، خوشخبری سنانے والا اور آخرت سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور نبی کی بے حد تعظیم اور توقیر کرو۔ وَقَالَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ [الحجرات:۱] اور فرماتا ہے: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے مت بڑھو۔ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ [الحجرات:۲] اور فرماتا ہے: اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند مت کرو۔ وَقَالَ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا [النور:۶۳] اور فرماتا ہے: نبی کا بلانا ایک دوسرے کے بلانے کی طرح مت سمجھو۔

(36)۔ قَالَ عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حِیْنَ وَجَّھَتْہُ قُرَیْشٌ عَامَ الْقَضِیَّۃِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَرَاٰی مِنْ تَعْظِیْمِ اَصْحَابِہٖ لَہٗ مَا رَاٰی ، فَرَجَعَ عُرْوَۃُ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ وَاللّٰہِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلٰی

الْمُلُوكِ وَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللّٰهِ اِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ اَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَاِذَا اَمَرَهُمْ اِبْتَدَرُوا اَمْرَهُ وَاِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلٰى وَضُوئِهِ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيماً لَهُ وَاِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٢٧٣١]۔

ترجمہ: عروہ بن مسعود کو جب قریش نے صلح حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تو انہوں نے صحابہ کو نبی کریم ﷺ کی تعظیم کرتے ہوئے دیکھا۔ جب عروہ واپس اپنے دوستوں کے پاس گئے تو کہنے لگے۔ اے لوگو! اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں جا چکا ہوں۔ میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں بھی گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کے اصحاب کو اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوئے نہیں دیکھا جیسی محمد کی تعظیم محمد کے اصحاب کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم وہ اگر بلغم بھی پھینکتا ہے تو وہ کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ میں گرتی ہے، پھر وہ اسے اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا ہے۔ جب وہ انہیں کوئی حکم دیتا ہے تو اس کی تعمیل میں سارے کے سارے بھاگ پڑتے ہیں۔ وہ جب وضو کرتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ لوگ اس کے وضو سے برکت حاصل کرنے کے لیے آپس میں لڑ پڑیں گے۔ جب وہ بولتا ہے تو وہ لوگ اس کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔ اس کے ادب کی وجہ سے اسکی طرف نگاہیں جما کر نہیں دیکھتے۔ اس نے تم لوگوں کے سامنے ہدایت کا راستہ پیش کیا ہے لہٰذا اسے قبول کرلو۔

(37)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَاَطَافَ بِهِ اَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٦٠٤٣]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ حجام آپ کی حجامت بنا رہا تھا اور آپ کے اصحاب آپ کے اردگرد موجود تھے۔ وہ چاہتے یہ تھے کہ ایک بھی بال گرے تو کسی نہ کسی کے ہاتھ میں جائے۔

(38)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِي اَهْلِي اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ، فَاَخْرَجَتِ الْجُلْجُلَ مِنْ فِضَّةٍ فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْ شَيْءٌ بَعَثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَهُ، فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ، فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْراً رَوَاهُ الْبُخَارِيُ [بخاری حدیث رقم: ٥٨٩٦، ٥٨٩٧، ٥٨٩٨، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٦٢٣]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے گھروالوں نے مجھے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ دے کر بھیجا، انہوں نے چاندی کی ایک ڈبی نکالی جس میں نبی کریم ﷺ کے بال مبارک تھے، کسی انسان کو جب نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف ہوتی تو وہ آپ کی طرف اپنا پیالہ بھیجتا تھا، آپ وہ بال مبارک اس میں پھیرتی تھیں، اور وہ اسے پی لیتا تھا، میں نے اس ڈبی میں جھانکا تو میں نے سرخ رنگ کے بال مبارک دیکھے۔

(39)۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّھَا اَخْرَجَتْ جُبَّۃَ طَيَالِسَۃٍ وَ قَالَتْ ھٰذِہٖ جُبَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَۃَ حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُھَا وَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ يَلْبَسُھَا فَنَحْنُ نَغْسِلُھَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِی بِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:٥٤٠٩]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے ایک طیالسی جبہ نکالا اور فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے جو عائشہ کے پاس تھا حتیٰ کہ وہ وفات پا گئیں، جب وہ فوت ہوئیں تو میں نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا، اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اسے پہنا کرتے تھے، پھر ہم اسے مریضوں کے لیے دھو لیتے ہیں اور اس سے شفا حاصل کرتے ہیں۔

(40)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِیِّ ﷺ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ[ابو داؤد حديث رقم:٢٦٤٧، ٥٢٢٣، ابن ماجة حديث رقم:٣٧٠٤]۔ وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ اُنْظُرْ حديث رقم:١٧١٦۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کا ہاتھ مبارک چوما۔

(41)۔ وَلَمَّا اَذِنَتْ قُرَيْشٌ لِعُثْمَانَ ﷺ فِی الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ حِيْنَ وَجَّھَہُ النَّبِیُّ ﷺ اِلَيْھِمْ فِی الْقَضِيَّۃِ، اَبٰى وَ قَالَ مَا كُنْتُ لِاَ فْعَلَ حَتّٰى يَطُوْفَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ كَذَا فِی الشِّفَا[الشفاء ٣١/٢]۔

ترجمہ: جب حضرت عثمان ﷺ کو نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے دن قریش کی طرف بھیجا تو انہوں نے آپ کو طواف کعبہ کی اجازت دی۔ مگر آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہ کریں۔

(42)۔ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَۃَ عَنْ اَبِيْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ لِی خُذْ ھٰذَا الدَّمَ فَادْفِنْہُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالطَّيْرِ وَالنَّاسِ فَتَغَيَّبْتُ بِہٖ فَشَرِبْتُہٗ فَاَخْبَرْتُہٗ فَضَحِكَ رَوَاہُ الْبَيْھَقِی فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ[شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:٦٤٨٩، الخصائص الكبرىٰ ٤٤١/٢]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن عمر بن سفینہ اپنے باپ سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے

لگوائے (علاج کے لیے اپنے خون مبارک نکلوایا) اور مجھے فرمایا کہ یہ خون پکڑ و اور اسے جانوروں، پرندوں اور انسانوں کی پہنچ سے دور دفن کر دو۔ میں نے ایک طرف ہٹ کر وہ خون پی لیا۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو بتایا تو آپ ہنس پڑے۔

(43)۔ وَعَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ إِلىٰ فَخَّارَةٍ فَبَالَ فِيهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَانَةٌ فَشَرِبْتُ مَا فِيهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرْتُهُ فَضَحِكَ وَقَالَ أَمَا إِنَّكِ لَنْ تَشْتَكِيَ بَطْنَكِ بَعْدَ يَوْمِكِ هٰذَا أَبَداً رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَذَكَرَهُ السُّيُوطِي فِي الْخَصَائِصِ الْكُبْرىٰ [الخصائص الكبرىٰ ١/١٢٢، مستدرك حاكم حديث رقم :٧٠٦٢، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ٢٠٧٤٠، الشفاء ١/٤١، حلية الاولياء حديث رقم: ٣٠٨٥ كَمَا رَتَّبَهُ الْهَيْثَمِيُّ وَفِيهِ أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَقَالَ عِيَاضٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ حَدِيثُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ الَّتِي شَرِبَتْ بَوْلَهُ صَحِيحٌ، اَلْزَمَ الدَّارَقُطْنِيُّ مُسْلِماً وَالْبُخَارِيَّ إِخْرَاجَهُ فِي الصَّحِيحِ، أَقُولُ لَعَلَّهُ قَالَ هٰذَا فِي حَدِيثٍ آخَرَ أَوْ فِي سَنَدٍ آخَرَ]۔

ترجمہ: حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک رات کو اٹھ کر ٹھیکرے کے پاس تشریف لے گئے اور اس میں بول مبارک فرمایا، پھر رات کو میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، بس جو کچھ اس میں تھا میں نے پی لیا، جب صبح ہوئی تو میں نے حضور کو عرض کیا، آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: آج کے بعد تیرے پیٹ کو کبھی تکلیف نہ ہوگی۔

(44)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي ﷺ قَالَ شُجَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَتَلَقَّاهُ أَبِي فَمَلَجَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ بِفَمِهِ وَازْدَرَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلىٰ مَنْ خَالَطَ دَمِي دَمَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلىٰ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ إِبْنُ حَجَرِ الْعَسْقَلَانِي رحمة الله عليه فِي فَتْحِ الْبَارِي قَدْ تَكَاثَرَتِ الْأَدِلَّةُ عَلىٰ طَهَارَةِ فُضَلَاتِهِ ﷺ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٦٥٠٢، ٦٥١٠، الخصائص الكبرىٰ ٤١/٢، فتح الباري ٢٣٧/١ بَابُ الْمَآءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعْرُ الْإِنْسَانِ]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دن زخمی ہوئے، میرے والد آپ ﷺ سے ملے اور انہوں نے اپنے منہ کے ذریعے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے خون چوس لیا اور اسے نگل گئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسے دیکھنا چاہتا ہو جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل گیا وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کے فضلات کی پاکیزگی پر کثرت سے دلائل موجود ہیں۔

فِي فَضْلِهِ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالْخَلَائِقِ

تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام مخلوق پر آپ ﷺ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ [الانبياء:١٠٧] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(45)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٍ [مسلم حديث رقم:٥٩٤٠، ابو داؤد حديث رقم:٤٦٧٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا۔ میں پہلا فرد ہوں گا جس پر سے قبر کھل جائے گی۔ اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں۔

(46)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٣٨٥، بخاری حدیث رقم:٤٩٨١، ٧٢٧٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں کوئی نبی ایسا نہیں جسے معجزات نہ دیے گئے ہوں۔ انہی معجزات کے حساب سے لوگ اس پر ایمان لائے۔ جو چیز مجھے بطور معجزہ عطا ہوئی ہے وہ اللہ کی طرف سے آنے والی وحی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے پیروکاران سب سے زیادہ ہوں گے۔

(47)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ : وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٣٦٠٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کے لیے نبوت کب واجب ہوئی؟ فرمایا: جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(48)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [انظر المستند حديث رقم:٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں انبیاء پر چھ طرح سے فضیلت دیا گیا ہوں یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(49)۔ وَعَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : اِنَّ لِي اَسْمَآءً وَ مَرَّ الْحَدِيْثُ [انظر المستند حديث رقم:٢٩]۔

ترجمہ: حضرت جبیر ابن مطعم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے کئی نام ہیں یہ حدیث بھی گزر چکی ہے۔

(50)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَ قَالَ آخَرُ مُوْسٰى كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَ قَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُهٗ وَ كَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَآءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهٗ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ بِحَلَقِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذى حديث رقم:٣٦١٦]۔ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ مل کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ باہر نکلے حتیٰ کہ انکے قریب آ گئے اور انہیں باتیں کرتے ہوئے سن لیا۔ ایک کہہ رہا تھا بیشک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا ہے، دوسرے نے کہا موسیٰ سے اللہ نے خوب کلام کیا ہے، اگلے نے کہا کہ عیسیٰ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں، اگلے نے کہا آدم صفی اللہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ انکے سامنے آ گئے اور فرمایا: میں نے تم لوگوں کا کلام اور تعجب سن لیا ہے۔ بیشک ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے، موسیٰ نجی اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے اور عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے، آدم صفی اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے۔ خبردار میں اللہ کا حبیب ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا، میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھاؤں گا جسکے نیچے آدم اور اسکے سارے بعد والے ہوں گے مگر میں فخر نہیں کرتا، اور میں قیامت کے دن پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں سب سے پہلے جنت کی زنجیر کو حرکت

دوں گا اللہ تعالیٰ اسے میرے لیے کھول دے گا اور مجھے جنت میں داخل کر دے گا اور میرے ساتھ مومن فقراء ہوں گے مگر میں فخر نہیں کرتا، اور میں اللہ کے نزدیک تمام اولین اور آخرین سے زیادہ عزت والا ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا۔

(51)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ كَعْبٌ نَجِدُهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُولَدُ بِمَكَّةَ وَيُهَاجِرُ إِلَى طَابَةَ وَيَكُونُ مُلْكُهُ بِالشَّامِ وَلَيْسَ بِفَاحِشٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَافِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، أُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي كُلِّ سَرَّاءٍ وَضَرَّاءٍ وَيُكَبِّرُونَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ نَجدٍ يُوَضِّئُونَ أَطْرَافَهُم وَيَتَأَزَّرُونَ فِي أَوْسَاطِهِم، يَصُفُّونَ فِي صَلَاتِهِم كَمَا يَصُفُّونَ فِي قِتَالِهِم، دَوِيُّهُم فِي مَسَاجِدِهِم كَدَوِيِّ النَّحلِ يُستَمَعُ مُنَادِيهِم فِي جَوِّ السَّمَاءِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [دارمی حديث رقم:٨، شرح السنة للبغوى حديث رقم:٣٦٢٨]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب احبار ﷺ سے پوچھا کہ آپ نے تورات میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف کس طرح لکھی ہوئی دیکھی ہے۔ حضرت کعب نے فرمایا: ہم نے لکھا ہوا پایا "محمد ابنِ عبداللہ، مکہ میں پیدا ہوں گے، طیبہ کو ہجرت کریں گے، ان کی حکومت شام تک وسیع ہوگی، فحاش نہیں ہوں گے، بازاروں میں کھڑے ہو کر چلانے والے نہیں ہوں گے، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے بلکہ معاف کر دیں گے اور بخش دیں گے، اُن کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہوگی ہر خوشی اور غمی کے موقع پر اللہ کی حمد ہی کرے گی، ہر بلندی پر اللہ کی تکبیر بولیں گے، اپنے اطراف کا وضوء کریں گے اور اُنکے تہبند اُنکے وسط میں ہوں گے، نماز میں اس طرح صفیں بنائیں گے جس طرح جنگ کے لیے صفیں بناتے ہیں، اُنکی مسجدوں میں اُنکی آوازیں اس طرح دھیمی ہوں گی جیسے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، اُن کے مؤذن کی آواز آسمان کی فضاؤں میں سنی جائے گی۔

(52)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ مُحَمَّداً ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ ﷺ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا فَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ

قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَمَا اَرسَلنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَومِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُم فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ الآية وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَمَا اَرسَلنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ فَارسَلَهٗ اِلَی الجِنِّ وَالاِنسِ رَوَاهُ الدَّارِمِی [دارمی حدیث رقم:٤٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء اور اہلِ آسمان پر فضیلت دی ہے۔لوگوں نے پوچھا اے ابن عباس اللہ نے اُنکو آسمان والوں پر کس بات سے فضیلت دی ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان کو فرمایا جو ان میں سے یہ کہے گا کہ اللہ کی بجائے میں معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے اور ہم ظالموں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو فرمایا: بیشک ہم نے آپ کو واضح فتح عطا فرمائی تا کہ اللہ آپ کی برکت سے مسلمانوں کے حق میں اگلی پچھلی کسر نکال دے۔لوگوں نے پوچھا آپ ﷺ کی انبیاء پر فضیلت کیا ہے تو فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے وہ اس کی اپنی قوم کی زبان میں بھیجا ہے تا کہ ان پر احکام واضح کرے پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے الآیۃ۔اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو فرمایا: ہم نے آپکو تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے۔لہٰذا آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جنوں اور انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

(53)۔ وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ حِینَ خَطَبَ الاَنبِیَآءَ لَیلَةَ المِعرَاجِ ، اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَرسَلَنِی رَحمَةً لِّلعٰلَمِینَ وَ كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیرًا وَّنَذِیرًا وَّاَنزَلَ عَلَیَّ الفُرقَانَ فِیهِ تِبیَانُ كُلِّ شَیءٍ وَجَعَلَ اُمَّتِی خَیرَ اُمَّةٍ اُخرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ اُمَّتِی هُمُ الاَوَّلِینَ وَالاٰخِرِینَ وَشَرَحَ لِی صَدرِی وَ وَضَعَ عَنِّی وِزرِی وَرَفَعَ لِی ذِكرِی وَجَعَلَنِی فَاتِحًا وَخَاتِمًا ثُمَّ قَالَ اِبرَاهِیمُ عَلَیهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِلاَنبِیَآءِ عَلَیهِمُ السَّلام بِهٰذَا فَضَلَكُم مُحَمَّدٌ ﷺ كَذَا فِی الشِّفَا [دلائل النبوۃ للبیهقی ۳۹۷/۲ الی ٤٠١ ، الشفاء ۱ / ۱۱۰،۱۰۹]۔

ترجمہ: معراج کی رات نبی کریم ﷺ نے جب تمام انبیاء علیہم السلام کو خطاب کیا تو فرمایا: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور تمام انسانوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر حق اور باطل میں تمیز کرنے والا قرآن نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے اور میری امت کو بہترین امت بنایا جسے لوگوں کے لیے نکالا گیا ہے اور میری امت کو پہلا اور آخری بنایا ہے اور میرے لیے میرا سینہ کھول دیا ہے اور مجھ پر سے میرا بوجھ اتار دیا ہے اور میرے لیے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے آغاز کرنیوالا اور اختتام کرنیوالا بنایا۔پھر حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام نے انبیاء علیہم السلام کو فرمایا: انہی وجوہات کی بنا پر محمد تم پر فضیلت لے گئے۔

لَسْنَا كَمِثْلِهِ ﷺ

ہم آپ ﷺ کی طرح نہیں ہیں

(54)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا اِنَّكَ تُوَاصِلُ ، قَالَ اِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ ، اِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي ، وَفِي رِوَايَةٍ ، اَيُّكُمْ مِثْلِي ، وَفِي رِوَايَةٍ ، لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، وَفِي رِوَايَةٍ ، لَسْتُمْ مِثْلِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٢٥٧٢، بخاري حديث رقم: ١٩٦٤]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام پر رحمت کرتے ہوئے انہیں مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ بھی تو مسلسل روزے رکھتے ہیں، فرمایا: میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ تم میں سے کون مجھ جیسا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تم میری مثل نہیں ہو۔

(55)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ، فَقَالَ هُوَ نُوْرُ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ ، اَلْحَدِيْثُ بِطُوْلِهِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود حديث رقم: ١٨]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پہلی چیز کے بارے میں پوچھا جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ فرمایا: وہ تیرے نبی کا نور ہے۔

(56)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِعَيْنَيْنِ هَاتَيْنِ وَ كَانَ نُوْراً كُلُّهُ بَلْ نُوْراً مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ مَنْ رَآهُ بَدِيْهاً هَابَهُ وَ مَنْ رَآهُ مِرَاراً اِسْتَحَبَّهُ اَشَدَّ اِسْتِحْبَابٍ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ [المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود حديث رقم: ١٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ان دو آنکھوں سے دیکھا ہے، وہ سراپا نور تھے بلکہ اللہ کے نور میں سے نور تھے، جو آپ ﷺ کو پہلی بار دیکھتا اُس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ ﷺ کو بار بار دیکھتا وہ آپ سے شدید محبت کرنے لگ جاتا۔

(57)۔ وَعَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ فِي دُعَائِهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوقِي نُورًا وَتَحتِي نُورًا وَاَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ سَبْعٌ فِي التَّابُوتِ ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ العَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحمِي وَدَمِي وَشَعرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصلَتَينِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١٧٨٨، بخاری حديث رقم:٦٣١٦، نسائی حديث رقم:١١٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میرے دل میں نور بھر دے، میری آنکھوں میں نور بھر دے، میرے کانوں میں نور بھر دے، میری دائیں طرف نور کر دے، میری بائیں طرف نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور ہی نور کر دے۔ کُریب فرماتے ہیں کہ سات مزید چیزیں تابوت میں ہیں (یعنی میرے سینے میں ہیں جنہیں میں بھول گیا ہوں)، میں حضرت عباس کی اولاد میں سے ایک آدمی سے ملا اُس نے مجھے وہ سات چیزیں بتائیں۔ میرے اعصاب، میرا گوشت، میرا خون، میرے بال، میری جلد اور دو چیزیں اور بیان کیں۔

(58)۔ وَانْشَدَ كَعبُ بنُ زُهَيرٍ ﷺ

حضرت کعب ابن زہیر ﷺ نے شعر لکھا ہے۔

اِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ مَسْلُولُ

رَوَاهُ ابنُ هِشَامٍ [السيرة النبوية لابن هشام٤/٥١٢]۔

بے شک رسول وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ وہ اللہ کی سونتی ہوئی تلوار ہیں، ہندوستان کی مشہور تلوار مہند۔

عَالِمُ مَاكَانَ وَمَا يَكُونُ بِاِذْنِ اللّٰهِ

اللہ کے اذن سے ماضی، حال، مستقبل کے عالم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ [آل عمران :١٧٩] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ ایسا نہیں ہے کہ تمہیں غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس کام کے لیے اپنا رسول چن لیتا ہے۔ وَقَالَ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ [الجن : ٢٦، ٢٧] اور فرماتا

ہے: وہ عالم الغیب ہے۔ اپنے غیب پر کسی ایک کو بھی غالب نہیں کرتا، سوائے اسکے کہ وہ بطور رسول کسی پر راضی ہو۔
وَقَالَ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ [التکویر: ٢٤] اور فرماتا ہے: میرا نبی غیب بتانے میں بخل نہیں کرتا۔ وَقَالَ ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ [آل عمران: ٤٤] اور فرماتا ہے: کہ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپکی طرف وحی کرتے ہیں۔

(59)۔ عَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمِثْلُهٗ فِي مُسْلِمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ [بخاری حدیث رقم: ٣١٩٢، مسلم حدیث رقم: ٧٢٦٣، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٢٤٠]۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہم میں ایک جگہ پر کھڑے ہوگئے۔ آپ ﷺ نے ہمیں خلق کے آغاز سے لے کر جنتیوں کے جنت میں جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے تک کے بارے میں سب کچھ بتادیا۔ جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا۔ اور جس نے بھلادیا سو بھلادیا۔

(60)۔ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ : هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهٗ هِجِّيْرَى اِلَّا : يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ، جَاءَتِ السَّاعَةُ ، قَالَ : فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا ، فَقَالَ : اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ ، حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا ۔ وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ ۔ فَقَالَ : عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ ، قُلْتُ : الرُّوْمَ تَعْنِيْ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَتَكُوْنُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ ، لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ ، حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ ، لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ ، نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ ، فَيَقْتُلُوْنَ مَقْتَلَةً ۔ اِمَّا قَالَ : لَا يُرٰى مِثْلُهَا ، وَاِمَّا قَالَ : لَمْ يُرَ مِثْلُهَا ۔ حَتّٰى اِنَّ

الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ ، فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتاً ، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ ، كَانُوا مِائَةً ، فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ ؟ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ ؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ ، هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ ، وَيُقْبِلُونَ ، فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ ، وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ ، وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ ، أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:٧٢٨١]۔

ترجمہ: یسیر بن جابر بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی، ایک شخص جس کا تکیہ کلام یہ تھا کہ سنو اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آ گئی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے، سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میراث کی تقسیم اور مالِ غنیمت کی خوشی کو ترک نہ کر دیا جائے، پھر ملک شام کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: (وہاں) اہلِ اسلام کے دشمن جمع ہوں گے، اور ان کے مقابلے کے لیے مسلمان جمع ہوں گے، میں نے کہا آپ کی مراد رومی ہیں، فرمایا: ہاں۔ اس جنگ کی شدت کی وجہ سے، بہت سے لوگ بھاگ کر پلٹ آئیں گے، پھر مسلمان ایک ایسا لشکر بھیجیں گے کہ وہ خواہ مر جائیں مگر کامیابی کے بغیر واپس نہ لوٹیں، پھر مسلمان خوب جنگ کریں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات کا پردہ حائل ہو جائے گا، پھر یہ فریق بھی لوٹ آئے گا اور وہ فریق بھی لوٹ آئے گا، اور ان میں سے کسی کو غلبہ نہیں ہو گا، پھر وہ (پہلا) دستہ ہلاک ہو جائے گا، پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے، پھر وہ جنگ کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات کا حجاب آ جائے گا، پھر یہ دستہ اور دوسرا دستہ دونوں لوٹ آئیں گے، اور ان میں سے کوئی کامیاب نہیں ہو گا اور وہ دستہ ہلاک ہو جائے گا، پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے، پھر وہ شام تک جنگ کرتے رہیں گے، پھر یہ اور وہ لوٹ آئیں گے، اور کوئی فریق غالب نہیں ہو گا اور وہ دستہ ہلاک ہو چکا ہو گا، اور جب چوتھا دن ہو گا تو باقی مسلمان ان پر حملہ کر دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کافروں پر شکست مسلط کر دے گا، وہ ایسی جنگ ہو گی کہ یا تو فرمایا کہ اس کی مثال نہیں دیکھی جائے گی، یا فرمایا کہ اس کی مثال نہیں دیکھی گئی ہو گی، حتیٰ کہ پرندہ بھی ان کے پہلوؤں سے گذرے گا تو وہ ان سے آگے نہیں بڑھ سکے گا اور وہ مردہ ہو کر گر پڑے گا، ایک باپ کی اولاد سو تک ہو گی، ان میں سے ایک کے سوا اور کوئی باقی نہیں بچے گا، اس صورت میں مالِ غنیمت سے کیا خوشی ہو گی اور کیسے وراثت تقسیم ہو گی۔ مسلمان اسی حالت سے دوچار ہوں گے کہ اس سے بڑی افتاد آ پڑے گی، ایک چیخ سنائی دے گی کہ ان کے پیچھے مسلمانوں کی اولاد میں دجال آ چکا

ہے، ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اس کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس گھوڑے سواروں کا ہراول دستہ بھیجیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ان سواروں کے نام، ان کے باپ دادا کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں وہ اس دن روئے زمین کے بہترین گھوڑے سوار ہوں گے یا بہترین گھوڑے سواروں میں سے ہوں گے۔

(61)۔ وَعَنْ اَنَسِ بن مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْئَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا قَالَ اَنَسٌ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِي، قَالَ اَنَسٌ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّارُ، فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ، فَقَالَ مَنْ اَبِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ، قَالَ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِي سَلُوْنِي، قَالَ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَوْلٰى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَاَنَا اُصَلِّي، فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مِثْلُهٗ فِي مُسْلِمٍ [بخاری حدیث رقم: ۷۲۹٤، مسلم حدیث رقم: ٦١٢١]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سورج ڈھلنے کے وقت نکلے اور ظہر ادا فرمائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہو گئے، پھر قیامت کا ذکر فرمایا اور بیان فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے معاملات ہوں گے۔ پھر فرمایا جو شخص کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہے پوچھ سکتا ہے۔ اللہ کی قسم تم جس چیز کے بارے میں بھی سوال کرو گے میں یہاں کھڑے کھڑے جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کثرت سے رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ بار بار فرمائے جا رہے تھے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میرا ٹھکانا کہاں ہے؟ فرمایا جہنم۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ ﷺ کثرت سے فرماتے رہے، مجھ سے پوچھ لو، مجھ سے پوچھ لو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے۔ اور عرض کیا ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں، اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں، اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ جب حضرت عمر نے یہ بات عرض کی تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا، قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے ابھی ابھی جب میں نماز پڑھ رہا

تھا تو اس احاطے کے اندر میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئیں، آج کی طرح میں نے کبھی خیر اور شر نہیں دیکھے۔

(62)۔ وَعَنْ عَمْرِو بنِ الاَخطَبِ الاَنصَارِی ﷺ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ الفَجرَ وَصَعِدَ المِنبَرَ، فَخَطَبَنَا، حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّھرُ، فَنَزَلَ فَصَلّٰی، ثُمَّ صَعِدَ المِنبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ العَصرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی، ثُمَّ صَعِدَ المِنبَرَفَخَطَبَنَا، حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمسُ، فَاَخبَرَنَا بِمَا کَانَ وَبِمَا ھُوَ کَائِنٌ، فَاَعلَمُنَا اَحفَظُنَا رَوَاہُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:٧٢٦٧]۔

ترجمہ: حضرت عمرو ابنِ اخطب انصاری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز ادا فرمائی اور منبر پر تشریف لے گئے، ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ ظہر کا وقت آ گیا، آپ منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے، پھر ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ عصر کا وقت آ گیا، پھر منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، پس آپ نے ہمیں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے سب کچھ بتا دیا۔ ہم میں سب سے زیادہ علم والا وہ ہے جس نے وہ خطبہ زیادہ سے زیادہ یاد رکھا۔

(63)۔ وَعَنْ حُذَیفَۃَ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ اَخبَرَنِی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی اَنْ تَقُومَ السَّاعَۃُ فَمَا مِنہُ شَیءٌ اِلَّا قَدْ سَئَلتُہٗ اِلَّا اَنِّی لَمْ اَسئَلہُ مَا یُخرِجُ اَھلَ المَدِینَۃِ مِنَ المَدِینَۃِ رَوَاہُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:٧٢٦٥]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک ہونے والی ہر بات بتا دی۔ میں نے اس میں سے ہر چیز کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھ لیا مگر میں نے صرف ایک بات نہیں پوچھی کہ مدینہ والوں کو مدینہ سے کون سی چیز نکالے گی۔

(64)۔ وَ اَنشَدَ مَالِکُ ابنُ عَوفٍ ﷺ

مَا اِنْ رَأَیتُ وَلَا سَمِعتُ بِمِثلِہٖ — فِی النَّاسِ کُلِّھِمْ بِمِثلِ مُحَمَّدٖ
اَوفٰی وَاَعطٰی لِلجَزِیلِ اِذَا اجتَدٰی — وَمَتٰی تَشَآءُ یُخبِرکَ عَمَّا فِی غَدٖ
وَاِذَا الکَتِیبَۃُ عَرَّدَتْ اَنیَابُھَا — بِالسَّمھَرِیِّ وَضَربِ کُلِّ مُھَنَّدٖ
فَکَاَنَّہٗ لَیثٌ عَلٰی اَشبَالِہٖ — وَسْطَ الھَبَاءَۃِ خَادِرٌ فِی مَرصَدٖ

رَوَاہُ ابنُ ھِشَام [السیرۃ النبویۃ لابن ھشام ٤٩١/٤]۔

ترجمہ: حضرت مالک بن عوف ﷺ نے شعر لکھے ہیں۔

میں نے اُنکی مثل نہ دیکھی ہے نہ سنی ہے تمام کے تمام لوگوں میں محمد کی مثال نہیں۔ جب سخاوت کرتے ہیں تو شہنشاہوں کو بھی بھر بھر کے نوازتے چلے جاتے ہیں اور تو جب چاہے تجھے آئندہ کی خبر دیں اور جب حملہ آور اپنے اگلے دانت ظاہر کرے مضبوط نیزے اور ہندوستانی تلوار کی ضرب کے ساتھ پس ایسے لگتا ہے کہ آپ ایسے حملہ آور کے جواب میں ایک شیر کی طرح ہیں جو جنگل کے وسط میں اپنی گھات میں غضبناک ہو کر بیٹھا اپنے بچوں کی رکھوالی کر رہا ہوتا ہے۔

اَلنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ ﷺ بِإِذْنِ اللّٰهِ

نبی کریم ﷺ اللہ کے اذن سے مختار ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ [ال عمران ۲۶] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرمادو اے میرے اللہ، ملک کے مالک، تو جسے چاہتا ہے ملک عطا کر دیتا ہے۔ وَقَالَ فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ [النساء:۶۵] اور فرماتا ہے: نہیں تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کا ہر فیصلہ نہ مان لیں۔ و قَالَ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗ [التوبہ:۵۹] اور فرماتا ہے: ہمیں اللہ اور اس کا رسول اپنے فضل سے دے گا۔ وَ قَالَ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ [ص:۱۸] اور فرماتا ہے: ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا۔ وَقَالَ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ [ص:۳۶] اور فرماتا ہے: ہم نے اس کیلیے ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم سے نرم ہو کر چلتی تھی وہ جہاں بھی جانا چاہتا۔ وَقَالَ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ [الکوثر:۱] اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سب کچھ عطا کر دیا۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلْکَوْثَرُ هُوَ الْخَیْرُ الْکَثِیْرُ [تفسیر ابن جریر حدیث رقم:۲۹۵۱۵] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوثر سے مراد خیرِ کثیر ہے۔

(65)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ رَوَاهُ الْبُخَارِیْ [بخاری حدیث رقم:۷۲۷۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلام دے کر بھیجا گیا ہوں اور میری رُعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے اور میں نے نیند کے دوران خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں پر رکھ دی گئی ہیں۔

(66)۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَه عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْآنَ وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٦٤٢٦، مسلم حدیث رقم:٥٩٧٦، ٥٩٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے اور اُحد کے شہیدوں پر میت والی دعا پڑھی، پھر آپ ﷺ منبر کی طرف پلٹے اور فرمایا: میں تمہارے لیے خوشی کا سبب ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اِس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں یا شاید فرمایا کہ زمین کی چابیاں دی گئی ہیں اور اللہ کی قسم مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں گم ہو جاؤ گے۔

(67)۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰهُ يُعْطِيْ، وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٧١، مسلم حدیث رقم:٢٣٩٢]۔

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جس کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور تقسیم کرنے والا صرف میں ہوں اور دینے والا اللہ ہے، یہ اُمت اللہ کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گی اور قیامت تک اِس کی مخالفت کرنے والا اِس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

(68)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَجْمَعُوْا اِسْمِيْ وَكُنْيَتِيْ، اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ، اَللّٰهُ يَرْزُقُ، وَاَنَا اَقْسِمُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [دلائل النبوۃ للبیھقی ١٦٣/١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری کنیت اور میرا نام جمع نہ کرو۔ میں ابو القاسم ہوں، اللہ رزق دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

(69)۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ بِاَعْرَابِيٍّ فَاَكْرَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ: يَا اَعْرَابِيُّ سَلْ حَاجَتَكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَاقَةٌ بِرَحْلِهَا، وَاَعْنُزٌ يَحْلِبُهَا اَهْلِيْ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَعَجَزْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَ عَجُوْزِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَقَالَ اَصْحَابُهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَمَا عَجُوزُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ؟ قَالَ : إِنَّ مُوسَىٰ أَرَادَ أَنْ يَّسِيرَ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَضَلَّ عَنِ الطَّرِيقِ ، فَقَالَ لَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ : نَحْنُ نُحَدِّثُكَ أَنَّ يُوسُفَ أَخَذَ عَلَيْنَا مَوَاثِيقَ اللّٰهِ أَنْ لَّا نَخْرُجَ مِنْ مِّصْرَ حَتّٰى نَنْقُلَ عِظَامَهُ مَعَنَا قَالَ : وَأَيُّكُمْ يَدْرِي أَيْنَ قَبْرُ يُوسُفَ ؟ قَالُوا : مَا نَدْرِي أَيْنَ قَبْرُ يُوسُفَ إِلَّا عَجُوزُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَالَ : دُلِّينِي عَلَىٰ قَبْرِ يُوسُفَ ، فَقَالَتْ : لَا وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ حَتّٰى أَكُونَ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ : وَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا قَالَتْ : فَقِيلَ لَهُ : أَعْطِهَا حُكْمَهَا ، فَأَعْطَاهَا حُكْمَهَا ، فَأَتَتْ بُحَيْرَةً فَقَالَتْ : أَنْضِبُوا هٰذَا الْمَاءَ ، فَلَمَّا أَنْضَبُوهُ قَالَتْ إِحْتَفِرُوا هٰهُنَا ، فَلَمَّا إِحْتَفَرُوا إِذَا عِظَامُ يُوسُفَ ، فَلَمَّا أَقَلُّوهَا مِنَ الْأَرْضِ فَإِذَا الطَّرِيقُ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [مستدرك حاكم حديث رقم: ۴۱۳۹ ، ابن حبان حديث رقم: ۷۲۳ ، المعجم الاوسط للطبراني حديث رقم: ۷۷٦۷ ، مجمع الزوائد ۹/۱٦]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ﷛ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی کے پاس مہمان بنے، اس نے آپکا احترام کیا ، آپ نے اسے فرمایا: اے اعرابی اپنی حاجت مانگ۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ایک اونٹنی بمع پالان کے اور ایک بکری جس کا دودھ میرے گھر والے نکالا کریں۔ اس نے یہ بات دو مرتبہ کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تم تو بنی اسرائیل کی بوڑھی جیسے بھی نہ بن سکے۔ آپکے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بنی اسرائیل کی بوڑھی عورت کیا ہے؟ فرمایا: حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر چلنے کا ارادہ فرمایا تو راستہ بھول گئے، ان سے بنی اسرائیل کے علماء نے کہا: ہم آپ سے بیان کرتے ہیں کہ یوسف نے ہم سے اللہ کی قسم لی تھی کہ ہم لوگ مصر سے اس وقت تک نہیں نکلیں گے جب تک انکی میت کو اپنے ساتھ منتقل نہ کریں۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا: تم میں سے کون جانتا ہے کہ یوسف کی قبر کہاں ہے؟ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ یوسف کی قبر کہاں ہے سوائے بنی اسرائیل کی ایک بوڑھی عورت کے۔ آپ نے اسے بلا بھیجا۔ اور اس سے فرمایا: مجھے یوسف کی قبر بتاؤ۔ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم اس وقت تک نہیں بتاؤں گی جب تک میں آپکے ساتھ جنت میں نہ جاؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے اس کا مطالبہ ناپسند فرمایا۔ ان سے کہا گیا کہ جو مانگتی ہے اسے دے دیں۔ آپ نے اسے اسکی طلب کے مطابق جنت دے دی۔ وہ عورت جھیل پر گئی، کہنے لگی یہ پانی یہاں ڈالو۔ جب انہوں نے زمین پر پانی ڈالا تو کہنے لگی اس جگہ کھدائی کرو، جب انہوں نے کھدائی کی تو یوسف کی میت مبارک سامنے تھی۔ پھر جب انہوں نے اسے زمین سے باہر نکالا تو بھولا ہوا راستہ دن کی روشنی کی طرح واضح ہو گیا۔

(70)۔ عَنِ الْاَعْشَى الْمَازِنِيِّ قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَنْشَدْتُهُ

يَا مٰلِكَ النَّاسِ وَدَيَّانَ الْعَرَبِ   اِنِّي لَقِيتُ ذِرْبَةً مِنَ الذِّرَبِ

غَدَوْتُ اَبْغِيهَا الطَّعَامَ فِي رَجَبٍ   فَخَلَّفَتْنِي بِنِزَاعٍ وَحَرَبٍ

اَخْلَفَتِ الْعَهْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنَبِ   وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبَ

فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَمَثَّلُهَا وَيَقُولُ : وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبِي يَعْلىٰ [مسند احمد حديث رقم: ٦٨٩٩، مسند ابی يعلیٰ حديث رقم: ٦٨٦٥]۔

ترجمہ: حضرت اعشٰی مازنی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے یہ شعر پڑھے۔ اے تمام لوگوں کے مالک اور عرب کے داتا، میں زبان دراز عورتوں میں سے ایک عورت سے ملا، میں اس سے شرما کر کھانا طلب کرنے لگا، وہ اس کے جواب میں نزاع اور لڑائی سے پیش آئی، اس نے وعدہ خلافی کی اور دُم دبا کر بھاگ گئی، یہ ایسا شر ہیں جو غالب پر بھی غالب ہے۔

نبی کریم ﷺ اس کو دہرانے لگے اور فرمانے لگے: یہ ایسا شر ہیں جو غالب پر بھی غالب ہے۔

(71)۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، اِذَا خَطَبَ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَاُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهُ وَاُقِيمَ اِلىٰ جَنْبِهِ قَائِماً لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ اِسْتَنَدَ اِلَيْهِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهِ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِينَةَ فَرَآهُ قَائِماً اِلىٰ جَنْبِ ذٰلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ : لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ مُحَمَّداً يَحْمَدُنِي فِي شَيْءٍ يَرْفُقُ بِهِ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِساً يَقُومُ عَلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ ، وَاِنْ شَاءَ قَامَ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِيتُونِي بِهِ فَاَتَوْهُ بِهِ فَاَمَرَ اَنْ يُصْنَعَ لَهُ هٰذِهِ الْمَرَاقِي الثَّلاَثَ اَوِ الْاَرْبَعَ هِيَ الْآنَ فِي مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذٰلِكَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ اِلىٰ هٰذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ لَهُ جَزِعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِينَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ سَمِعَ حَنِينَ الْجِذْعِ رَجَعَ اِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ : اِخْتَرْ اَنْ اَغْرِسَكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَتَكُونَ كَمَا كُنْتَ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ اَغْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ اَنْهَارِهَا وَعُيُونِهَا فَيَحْسُنَ نَبْتُكَ وَتُثْمِرَ فَيَاْكُلَ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ مِنْ ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ فَعَلْتُ ، فَزَعَمَ اَنَّهُ

سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ لَهُ :نعم ، فَعَلْتُ ، مَرَّتَيْنِ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: اِخْتَارَ اَنْ اَغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٣٢]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب خطاب فرماتے تو دیر تک کھڑے رہتے۔آپ کا کھڑے رہنا آپ پر مشکل گزرتا تو کھجور کا ایک تنا لایا گیا، اس کے لیے گڑھا کھودا گیا اور اسے نبی کریم ﷺ کے پہلو میں گاڑ دیا گیا۔تو نبی کریم ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے اور قیام لمبا ہو جاتا تو آپ اسکے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے۔مدینہ شریف میں آنے والے ایک شخص نے آپ کو اس تنے کے پہلو میں کھڑے دیکھا تو اپنے ساتھ والے صحابی سے کہنے لگا: اگر مجھے یقین ہو جائے کہ محمد (ﷺ) اپنی سہولت کی چیز ملنے پر میری حوصلہ افزائی فرمائیں گے تو میں آپ کے لیے ایک منبر تیار کروں جس پر آپ کھڑے ہوں، اگر چاہیں تو بیٹھ جائیں اور جتنا چاہیں کھڑے رہیں۔یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچ گئی۔فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ۔صحابہ اس آدمی کو حضور کے پاس لے آئے، آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ آپ کے لیے تین یا چار سیڑھیاں بنائے جو آج بھی مدینہ منورہ کے منبر میں ہیں۔نبی کریم ﷺ نے اس میں راحت محسوس فرمائی۔جب نبی کریم ﷺ نے اس تنے کو چھوڑا اور اس نئی صنعت کی طرف ارادہ فرمایا تو وہ تنا فریاد کر اٹھا، اور اس طرح رویا جس طرح اونٹنی اپنا بچہ بچھڑ جانے پر روتی ہے۔حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے تنے کی فریاد سنی تو آپ اسکی طرف پلٹے اور اپنا ہاتھ مبارک اسکے اوپر رکھ دیا۔فرمایا: اختیار کر لو اگر چاہو تو میں تمہیں اسی جگہ پر دوبارہ اگا دوں جس جگہ تم پہلے تھے اور تم اسی طرح ہو جاؤ جیسے تم پہلے تھے اور اگر چاہو تو میں تمہیں جنت میں اگا دوں اور تم اسکی نہروں اور چشموں کا پانی پیو اور تمہاری پرورش اچھی ہو اور تجھ پر پھل لگے اور اللہ کے ولی تمہارے پھل اور کھجوریں کھایا کریں۔حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس سے فرماتے ہوئے سنا: ہاں میں کرتا ہوں، ہاں میں کرتا ہوں (دو مرتبہ)۔انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو فرمایا اس نے پسند کیا ہے کہ میں اسے جنت میں اگاؤں۔

(72)۔ وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبِ الْاَسْلَمِي قَالَ كُنْتُ اَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاٰتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:١٠٩٤، ابوداؤد حدیث رقم:١٣٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گزارا کرتا تھا۔ایک مرتبہ میں نے وضو اور حاجت کے لیے پانی پیش کیا۔آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مانگ۔میں نے عرض کیا میں آپ سے جنت میں آپکی سنگت مانگتا ہوں۔فرمایا: اس کے علاوہ بھی کوئی حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا یہی ہے۔فرمایا: زیادہ

سجدوں کے ذریعے اپنے نفس کے خلاف میری مدد کر۔

(73)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا ، فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ یَارَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلَاثًا ، فَقَالَ لَو قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ، ثُمَّ قَالَ ذَرُونِی مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَآءِ هِمْ ، فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوهُ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:۳۲۵۷، نسائی حدیث رقم:۲۶۱۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا: اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے لہٰذا حج کرو۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال حج فرض ہے، آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ اُس آدمی نے تین بار یہی سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کہہ دوں ہاں، تو ہر سال واجب ہو جائے اور تم میں اس کی طاقت نہیں ہو گی۔ پھر فرمایا: جب میں تمہیں آزاد چھوڑ دوں تو مجھے نہ چھیڑا کرو، تم سے پہلے والے لوگ اپنے انبیاء پر کثرت سے سوال کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے، جب تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق بجالایا کرو اور جب کسی چیز سے منع کر دوں تو اُسے چھوڑ دیا کرو۔

(74)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فُضَالَةَ عَنْ اَبِیهِ قَالَ عَلَّمَنِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ فِیمَا عَلَّمَنِی وَ حَافِظْ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ، قَالَ قُلْتُ اِنَّ هٰذِهٖ سَاعَاتٌ لِی فِیهَا اَشْغَالٌ ، فَمُرْنِی بِاَمْرٍ جَامِعٍ اِذَا اَنَا فَعَلْتُهٗ اَجْزَاَ عَنِّی ، فَقَالَ حَافِظْ عَلَی الْعَصْرَیْنِ وَ مَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا ، فَقُلْتُ وَمَا الْعَصْرَانِ ؟ فَقَالَ صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ صَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد[ابو داؤد حدیث رقم:۴۲۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ فضالہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے علم سکھایا۔ جو کچھ آپ نے مجھے تعلیم دی اُس میں یہ بھی تھا کہ پانچ نمازوں کی پابندی کرو۔ میں نے عرض کیا یہ وقت میری مصروفیات کا ہے مجھے ایسا جامع حکم دیجیے کہ میں اُس پر عمل کروں تو کافی ہو جائے۔ فرمایا: عصر کی دو نمازوں کی پابندی کرو، عصرین یعنی عصر کی دو نمازوں کا لفظ ہماری لُغت میں نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا عصرین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سورج نکلنے سے پہلے کی نماز اور سورج ڈوبنے سے پہلے کی نماز۔

(75)۔ وَعَنْ نَصرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَاَسْلَمَ عَلٰی اَنَّهٗ لَا یُصَلِّی اِلَّا صَلَاتَیْنِ ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ[مسند احمد حدیث رقم:۲۰۳۱۰]۔

ترجمہ: حضرت نصر بن عاصم اپنوں میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس شرط پر مسلمان ہوا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا، آپ ﷺ نے اس کی اس بات کو قبول فرما لیا۔

لَاتَفْسُدُ الصَّلٰوۃُ بِالْاِلْتِفَاتِ اِلَیْهِ ﷺ

آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی

(76)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ وَكَانَ تَبَعَ النَّبِيَّ ﷺ وَخَدَمَهٗ وَصَحِبَهٗ ، اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجْعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ ، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ ، كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۶۸۰ ، مسلم حدیث رقم: ۹۴۴]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ نبی کریم ﷺ کی تابعداری، خدمت اور صحبت میں رہا کرتے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی تکلیف جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی، اُن دنوں میں ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے حتیٰ کہ جب سوموار کا دن آ گیا اور لوگ نماز میں صفیں بنائے کھڑے تھے، نبی کریم ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے، ایسے لگتا تھا کہ آپ کا چہرہ قرآن کا ورق ہے۔ پھر آپ اتنا زیادہ مسکرائے کہ ہنسنے کے قریب پہنچ گئے، ہمیں خیال آنے لگا کہ کہیں نبی کریم ﷺ کو دیکھنے کی خوشی سے ہم نمازیں نہ توڑ بیٹھیں۔ ابوبکر اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں، انہوں نے سمجھا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے نکل رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ نماز مکمل کرو اور پردہ لٹکا دیا۔ اُسی دن آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

(77)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ ، فَقَالَ اَتُصَلِّيْ لِلنَّاسِ فَاُقِيْمُ ؟ قَالَ نَعَمْ، فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهٖ ، فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ مِنَ التَّصْفِيْقِ اِلْتَفَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُمْكُثْ مَكَانَكَ

، فَرَفَعَ اَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلىٰ مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ حَتّٰى اسْتَوىٰ فِى الصَّفِّ وَ تَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؟ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِى قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّىَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا لِى رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيحِ ، مَنْ نَابَهٗ شَىْءٌ فِى صَلَاتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ اُلْتُفِتَ اِلَيْهِ وَ اِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَآءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حديث رقم:٩٤٩، بخاری حديث رقم:٦٨٤، نسائی حديث رقم:٧٩٣، ابوداؤد حديث رقم: ٩٤٠]۔

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد ساعدی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو ابن عوف کی آپس میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت آ گیا۔ مؤذن ابوبکر صدیق کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا آپ نماز پڑھائیں گے میں اقامت پڑھوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ابوبکر نے نماز پڑھائی۔ لوگ نماز میں تھے کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ بڑھ کر صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارا (یعنی امام کو متوجہ کرنے کے لیے الٹے ہاتھ پر سیدھا ہاتھ مارا)۔ مگر ابوبکر اپنی نماز میں مگن تھے۔ جب لوگوں نے کثرت سے ہاتھ مارے تو ابوبکر متوجہ ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُنکی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ رسول اللہ ﷺ کے اس حکم پر ابوبکر نے ہاتھ اُٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر آپ پیچھے ہٹے حتیٰ کہ صف کے برابر آ گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا اور فرمایا: اے ابوبکر میرے حکم کے باوجود آپ کو اپنی جگہ پر کھڑے رہنے سے کس نے روکا؟ ابوبکر نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو کثرت سے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے دیکھا ہے، ایسا کیوں ہوا؟ نماز میں اگر کسی کو کوئی معاملہ پیش آ جائے تو اُسے سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ جب کوئی سبحان اللہ کہے گا تو اُس کی طرف توجہ کی جائے گی۔ تالی بجانے کا طریقہ عورتوں کے لیے ہے۔

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِى قُبُورِهِمْ كَحَيَاتِهِمْ فِى الدُّنْيَا

انبیاء اپنی قبروں میں اس طرح زندہ ہیں جس طرح دنیا میں زندہ تھے

(78)۔عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَىَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُودٌ يَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ ، وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَىَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَىَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ

مِنهَا ، قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَة وَرَوٰى مِثْلَهُ عَنْ اَوْسٍ ﷺ [ابن ماجة حديث رقم:١٦٣٧، ابن ماجة حديث رقم:١٠٨٥ عن اوس ﷺ، ابوداؤد حديث رقم :١٠٤٧، نسائی حديث رقم :١٣٧٤، مستدرك حاكم حديث رقم:٨٨٥٩]۔ صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَالذَّهْبِيُ وَقَالَ عَلِيُّ الْقَارِیُ اِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، اس درود پر گواہی دی جاتی ہے، فرشتے اِسکی گواہی دیتے ہیں، تم میں سے کوئی ایک شخص جب بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ اُسی وقت مجھ پر پیش ہونا شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ درود سے فارغ ہو جاتا ہے۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: اللہ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ نبیوں کے جسم کھائے، لہٰذا اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، اُسے رزق دیا جاتا ہے۔

(79)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاَنْبِيَآءُ اَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ رَوَاهُ اَبُويَعلیٰ فِي مُسْنَدِهٖ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ [مسند ابی يعلی حديث رقم :٣٤٢٥، مجمع الزوائد حديث رقم:١٣٨١٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

(80)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَرَرْتُ عَلٰى مُوسىٰ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهٖ وَفِي رِوَايَةٍ مَرَرْتُ عَلٰى مُوسىٰ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَحْمَدُ [مسلم حديث رقم:٦١٥٧، ٦١٥٨، نسائی حديث رقم:١٦٣١، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم٧٨٠٦، مسند ابی يعلیٰ حديث رقم:٣٣٢٥، صحيح ابن حبان حديث رقم: ٥٠ ، مسند احمد حديث رقم:١٢٢١٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ کی قبر کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں سُرخ ٹیلے کے پاس موسیٰ کی قبر پر سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

نَبِیُّنَا حَیٌّ وَحَاضِرٌ فِی قَبْرِہٖ وَ نَاظِرٌ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلَائِقِ كَكَفٍّ يَدٍ وَيَذْهَبُ اِلٰی مَايَشَآءُ وَيُمْكِنُ اَنْ يَكُوْنَ حَاضِراً فِی مَقَامَاتٍ كَثِيْرَةٍ فِی حِيْنٍ وَاحِدٍ

ہمارے نبی زندہ ہیں اور اپنی قبرِ انور میں حاضر ہیں اور ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح تمام مخلوقات کو دیکھ رہے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ ایک وقت میں کئی مقامات پر موجود ہوں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ [البقرة:١٥٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ وَقَالَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ [الانبياء:١٠٧] اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ وَقَالَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا [النساء: ٦٤] اور فرماتا ہے کہ: جب یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو آپ کے پاس آجائیں اور اللہ سے معافی مانگیں اور رسول بھی اِنکے لیے معافی مانگے تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ وَقَالَ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا [الاحزاب:٤٥] اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو حاضر وناظر بنا کر بھیجا ہے۔

(81)۔مَرَّالْحَدِيْثُ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ يُرْزَقُ ، وَالْاَنْبِيَاءُ اَحْيَآءٌ فِی قُبُوْرِهِمْ

پچھلی فصل میں حدیثیں گزر چکی ہیں کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسے رزق دیا جاتا ہے اور یہ کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

(82)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَأَيْتُ رَبِّی فِی اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی؟ قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ ، قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَیَّ ، فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَیَّ ، فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِیْٓ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِی وَرَوٰی اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِی عَنْ مُعَاذٍ

ابْنِ جَبَلٍ ﷺ فَتَجَلّٰى لِى كُلُّ شَىْءٍ وَ قَالَ التِّرْمِذِى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَئَلْتُ الْبُخَارِى عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۵۳، مسند احمد حدیث رقم:۳۴۸۳، ترمذی حدیث رقم:۳۲۳۴،۳۲۳۵، مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم:۲۶۱۱]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عائش ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو خوبصورت ترین صورت میں دیکھا، اللہ نے فرمایا: اوپر والا طبقہ کس کے بارے میں جھگڑ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا تو بہتر جانتا ہے، فرمایا: پھر اللہ نے اپنا دستِ قدرت میرے دو کندھوں کے درمیان رکھا، میں نے اُس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تھا میں نے سب کچھ جان لیا، اور آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: اس طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھاتے ہیں تاکہ وہ یقین والوں میں سے ہو جائے۔ حضرت معاذ ابن جبل ﷺ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ مجھ پر ہر چیز روشن ہو گئی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی ایک سند حسن اور دوسری صحیح ہے اور میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔

(83)۔وَعَنْ ثَوْبَانَ ﷺ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ زَوىٰ لِىَ الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَاَعْطَانِىَ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۷۲۵۸، ابو داؤد حدیث رقم:۴۲۵۲، ترمذی حدیث رقم:۲۱۷۶، ابن ماجة حدیث رقم:۳۹۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ثوبان ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے میرے لیے زمین سکیڑ دی حتیٰ کہ میں نے اُس کے مشارق اور مغارب دیکھ لیے اور اللہ نے مجھے دو خزانے عطا فرمائے، ایک سُرخ اور دوسرا سفید۔

(84)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِى قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِى هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حدیث رقم:۷۲۱۶، بخاری حدیث رقم:۱۳۷۴، نسائی حدیث رقم:۲۰۵۰، ابو داؤد حدیث رقم:۴۷۵۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندے کو اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے احباب واپس لوٹتے ہیں تو وہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اُسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تو اِس مردِ محمد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔

فِي نِدَآءِ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

یارسول اللہ پکارنے کا جواز

(85)۔عَنِ الْبَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ، فِي قِصَّةِ الْهِجْرَةِ، قَالَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَنْزِلُ عَلَىٰ بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبدِالْمُطَّلِبِ أُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ، فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ، يُنَادُونَ، يَامُحَمَّدُ يَارَسُولَ اللّٰهِ، يَامُحَمَّدُ يَارَسُولَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٧٥٢٢]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہجرت کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں رات کے وقت پہنچے۔ لوگوں میں بحث ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کس کے مہمان بنیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں عبدالمطلب کے ننھیال بنی نجار کا مہمان بنوں گا اور اُنہیں اس کے ذریعے احترام دوں گا۔ مرد اور عورتیں مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور نوجوان اور خادم راستوں میں پھیل گئے، وہ نعرے لگا رہے تھے یا محمد یارسول اللہ، یا محمد یارسول اللہ۔

(86)۔وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَنِي، قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيرٌ لَكَ، قَالَ فَادْعُهُ، قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوئَهُ وَيَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلىٰ رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ لِتُقْضىٰ لِي، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ رَوَاهُ التِّرمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَحَذَفَ بَعْضُ الْمَطَابِعِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ [ترمذی حدیث رقم :٣٥٧٨، ابن ماجة حديث رقم:١٣٨٥، السنن الكبرىٰ للنسائي حديث رقم:١٠٤٩٥]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے ٹھیک کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں دعا کروں اور اگر چاہو تو صبر کرو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اُس نے کہا آپ دعا فرمائیں۔ آپ نے اُسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، یا نبی

اللہ! میں اپنے رب کو آپکا واسطہ دیتا ہوں تا کہ میری یہ حاجت پوری ہو، اے اللہ میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔ (افسوس کہ اس حدیث میں سے "یا نبی اللہ" کے الفاظ بعض چھاپنے والوں نے نکال دیے ہیں)۔

(87)۔وَعَنهُ اَنَّ رَجُلاً كَانَ يَختَلِفُ اِلیٰ عُثمَانَ بنِ عَفَّانَ ﷛ فِی حَاجَةٍ لَهُ ، فَكَانَ عُثمَانُ لَا يَلتَفِتُ اِلَيهِ وَلَا يَنظُرُ فِی حَاجَتِهِ ، فَلَقِیَ ابنَ حُنَيفٍ فَشَكیٰ ذٰلِكَ اِلَيهِ فَقَالَ لَهُ عُثمَانُ بنُ حُنَيفٍ ، اِئتِ المِيضَاةَ فَتَوَضَّأْ ، ثُمَّ ائتِ المَسجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكعَتَينِ ، ثُمَّ قُل ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّ الرَّحمَةِ ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّی اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلیٰ رَبِّی ، فَتُقضیٰ لِی حَاجَتِی وَ تَذكُرُ حَاجَتَكَ ، وَرُح اِلَیَّ حَتّٰی اَرُوحَ مَعَكَ ، فَانطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ ، ثُمَّ اَتیٰ بَابَ عُثمَانَ بنِ عَفَّانَ ﷛ فَجَاءَ البَوَّابُ حَتّٰی اَخَذَ بِيَدِهِ فَاَدخَلَهُ عَلیٰ عُثمَانَ بنِ عَفَّانَ ﷛ فَاَجلَسَهُ مَعَهُ عَلَی الطِّنفِسَةِ حُنَيفاً ، فَقَالَ : حَاجَتُكَ؟ فَذَكَرَ حَاجَتَهُ وَقَضَاهَا لَهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : مَا ذَكَرتَ حَاجَتَكَ حَتّٰی كَانَ السَّاعَةُ ، وَقَالَ : مَا كَانَت لَكَ مِن حَاجَةٍ فَأتِنَا رَوَاهُ الطَّبرَانِی فِی المُعجَمِ الصَّغِيرِ وَ قَالَ الحَدِيثُ صَحِيحٌ [المعجم الصغير للطبرانی ۱/۱۸۳، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم: ۸۲۳۲]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف ﷛ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمانِ غنی ﷛ کے پاس اپنے کام کے لیے بار بار حاضر ہوتا تھا، مگر حضرت عثمان ﷛ اُس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اس کی حاجت روائی کرتے تھے۔ وہ آدمی ابن حنیف ﷛ سے ملا اور اُن سے اِس بات کی شکایت کی۔ عثمان بن حنیف ﷛ نے اُس سے کہا کہ وضو کی جگہ پر جا اور وضو کر۔ پھر مسجد میں آ کر دو رکعت نماز نفل پڑھ۔ پھر کہہ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں جو رحمت والے نبی ہیں، اے محمد (ﷺ) میں آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں، اے اللہ میری حاجت پوری کردے، اور یہاں اپنی حاجت کا ذکر کرو۔ اور آ جاؤ حتیٰ کہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں۔ وہ آدمی چلا گیا اور انہوں نے جو کچھ اسے کہا تھا اس نے وہی کیا۔ پھر حضرت عثمان بن عفان ﷛ کے دروازے پر گیا تو دربان آ گیا یہاں تک کہ اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت عثمان بن عفان ﷛ کے پاس پہنچا دیا۔ انہوں نے اسے بڑے احترام کے ساتھ اپنے پاس چٹائی پر بٹھا لیا۔ اور فرمایا آپ کی حاجت کیا ہے؟ انہوں نے اپنی حاجت بیان کی اور انہوں نے وہ پوری کر دی۔ پھر اسے فرمایا تم نے اپنی حاجت دیر سے بتائی حتیٰ کہ یہ وقت آ گیا؟ اور فرمایا (آئندہ بھی) جو تمہاری حاجت ہوا کرے تو ہمارے پاس آ جایا کرو۔

فَصْلٌ فِي جَوَازِ التَّوَسُّلِ وَالْاِسْتِمْدَادِ

وسیلہ پکڑنے اور مدد مانگنے کا جواز

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ [المائدہ:۳۵] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ تک وسیلہ تلاش کرو۔ وَقَالَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ [الاسراء:۵۷] اور فرماتا ہے: وہ اپنے اللہ تک وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔ وَقَالَ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا [البقرة:۸۹] اور فرماتا ہے: یہ لوگ اس سے پہلے کافروں کے خلاف اس کے وسیلے سے فتح حاصل کیا کرتے تھے۔

(88)۔عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ كَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۱۰۱۰، صحیح ابن حبان حدیث رقم:۲۸۶۱، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۲۴۳۷]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطاب ﷺ، حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے بارش مانگا کرتے تھے، آپ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ ہم تجھ سے اپنے نبی کے وسیلے سے دعا مانگا کرتے تھے اور بارش ہو جاتی تھی، اور ہم اپنے نبی کے چچا کے وسیلے سے بارش مانگ رہے ہیں، ہم پر بارش فرما۔ اس طرح بارش ہو جاتی تھی۔

(89)۔وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا اِلَيْكَ فَاِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْ بَطَرًا وَلَا اَشَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَ اِنَّمَا خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَسْأَلُكَ اَنْ تُنْقِذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ وَ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ اَحْمَدُ وَقَالَ النَّوَوِيُّ وَالْعِرَاقِيُّ صَحِيْحٌ [ابن ماجة حدیث رقم:۷۷۸، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۱۶۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب بھی کوئی آدمی اپنے گھر سے نماز

کے لیے نکلتا ہے اور یہ دعا مانگتا ہے کہ اے اللہ سوال کرنے والوں کا جو تجھ پر حق ہے میں تجھ سے اس کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، اور میرے اس تیری طرف چلنے کا جو تجھ پر حق ہے، اس کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، بلاشبہ میں متکبر اور شریر بن کر نہیں نکلا اور نہ ہی لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیے نکلا ہوں بلکہ تیری ناراضگی سے بچنے اور رضا کو حاصل کرنے کے لیے نکلا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے جہنم سے بچالے اور میرے گناہوں کو معاف کردے، تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا۔ یہ دعا مانگنے والے پر ستر ہزار فرشتے مقرر کردیے جاتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہوجاتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنی دعا سے فارغ ہوجائے۔

(90)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ ابْنِ هَاشِمٍ اُمُّ عَلِيِّ ابْنِ اَبِی طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمِّی فَاطِمَةَ بُنْتِ اَسَدٍ وَ وَسِّعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْاَنْبِيَآءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِی رَوَاهُ الْحَاكِم وَالطَّبْرَانِی فِی الْاَوْسَط وَالْحَدِيْثُ حَسَنٌ [مستدرك حاكم حديث رقم:٤٦٣٢ ، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم:١٨٩ ، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم:٢٠٣٢٤ ، ابو نعيم فی الحلية حديث رقم:١٢١١٣ ، مجمع الزوائد حديث رقم:١٥٤٠٠]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی: اے میرے اللہ میری ماں فاطمہ بنت اسد کو معاف کردے اور اپنے نبی کے صدقے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے صدقے اس پر اس کی قبر کو وسیع کردے۔

(91)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰی يَأْتِیَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِی وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰی يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْاُذُنِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِسْتَغَاثُوا بِاٰدَمَ ثُمَّ بِمُوسٰی ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٢٣٩٨، بخاری حديث رقم:١٤٧٤، سنن النسائی حديث رقم:٢٥٨٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک آدمی جس کے چہرے پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہیں ہوگی، لوگوں سے سوال کرتا رہے گا، فرمایا: قیامت کے دن سورج اتنا قریب ہوگا کہ پسینے کا سیلاب آدھے کان تک پہنچ جائے گا۔ ایسے حالات میں لوگ آدم سے مدد مانگیں گے پھر موسیٰ سے مدد

مانگیں گے پھر محمد ﷺ سے مدد مانگیں گے۔

(92)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: لَمَّا اَصَابَ آدَمُ الْخَطِیئَۃَ رَفَعَ رَأْسَہٗ فَقَالَ رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ غَفَرْتَ لِیْ، فَاَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ وَمَا مُحَمَّدٌ وَ مَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ رَبِّ اِنَّكَ لَمَّا اَتْمَمْتَ خَلْقِیْ، رَفَعْتُ رَأْسِیْ اِلٰی عَرْشِكَ فَاِذَا عَلَیْہِ مَكْتُوبٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ اَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَیْكَ اِذْ قَرَنْتَ اِسْمَہٗ مَعَ اسْمِكَ، قَالَ نَعَمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَ هُوَ آخِرُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ وَلَوْلَاہُ مَا خَلَقْتُكَ رَوَاہُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِیْ فِی الصَّغِیْرِ وَاَبُو نُعَیْمٍ وَالْبَیْهَقِیْ وَابْنُ الْجَوْزِیْ فِی الْوَفَا [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٢٨١، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم: ٦٥٠٢، الوفا صفحة ٣٣، الشفاء ١٠٤/١، المعجم الصغير للطبرانی ٨٢/٢]۔ صَحَّحَہُ الْخِفَاجِیْ فِیْ نَسِیْمِ الرِّیَاضِ لَعَلَّہٗ نَظَرَ فِیْ تَلَقِّیْہِ بِالْقُبُوْلِ وَالْحَقُّ اَنَّہٗ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب آدم سے لغزش ہوگئی تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا اے میرے رب میں تجھے محمد کا واسطہ دیتا ہوں مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ کیا محمد اور کون محمد؟ انہوں نے عرض کیا اے میرے رب جب تو نے میری تخلیق کو مکمل فرمایا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا: اس پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں سمجھ گیا کہ یہ تیرے نزدیک تیری مخلوق میں سب سے زیادہ عزت والا ہے اسی لیے تو نے اپنے نام کو اسکے نام کیساتھ جوڑا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہاں میں نے تجھے بخش دیا۔ وہ تیری اولاد میں سب سے آخری نبی ہے اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

(93)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ، لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَیْہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ فَسَكَنَ رَوَاہُ ابْنُ الْجَوْزِیْ فِی الْوَفَا [الوفا الباب الاول: فی ذكر التنويه بذكر محمد من زمن آدم عليه السلام صفحة ٣٤]۔ فِیْہِ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَبَقِیَّۃُ رِجَالِہٖ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اگر محمد نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا۔ میں نے عرش کو پیدا کیا تو وہ لرزنے لگا میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد

رسول اللہ لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔

(94)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابنِ سَعْدٍ قَالَ خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ ، اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ ، يَزُلْ عَنْكَ ، فَصَاحَ يَا مُحَمَّدَاهُ فَانْتَشَرَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِي فِي الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَ عَيَاض فِي الشِّفَاءِ [الادب المفرد حديث رقم:٩٩٣، الشفاء ١٨/٢]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سعد فرماتے ہیں کہ ابن عمر کا پاؤں سُن ہو گیا۔ اُن سے کسی آدمی نے کہا کہ اپنے سب سے پیارے کو یاد کر تیری تکلیف دور ہو جائے گی۔ انہوں نے زور سے پکارا یا محمد، اسی وقت پاؤں ٹھیک ہو گیا۔

(95)۔وَمَرَّ حَدِيْثُ عُثْمَانَ بنِ حُنَيْفٍ ﷺ قُبَيْلَ هٰذَا وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ الَّذِيْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف ﷺ والی حدیث تھوڑی دیر پہلے گزر چکی ہے اور اُس آدمی والی حدیث بھی گزر چکی ہے جسے حضرت عثمان ابن عفان ﷺ سے کوئی کام تھا۔

(96)۔وَعَنْ عُتْبَةَ بنِ غَزْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهٗ قَالَ اِذَا ضَلَّ اَحَدُكُم شَيْئًا اَوْ اَرَادَ عَونًا وَ هُوَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا اَنِيْسٌ ، فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُونِي ، فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي وَ كَذَا فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ وَالْحِصْنِ الْحَصِيْنِ وَ كِتَابِ الْاَذْكَارِ لِلنَّوَوِي ، وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ ، وُثِّقَ رِجَالُهٗ [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم:١٣٧٣٧، كتاب الاذكار للنووى حديث رقم:٦٢٨، مجمع الزوائد حديث رقم:١٧١٠٣، حصن حصين صفحة ١٦٩]۔

ترجمہ: حضرت عتبہ بن غزوان ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی چیز گم ہو جائے یا وہ مدد مانگنا چاہتا ہو اور وہ کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں اس کا کوئی واقف نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ بلاشبہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھتے۔

(97)۔وَعَنْ مَيْمُونَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَاتَ عِنْدَهَا لَيْلَتَهَا فَقَامَ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلوٰةِ فَسَمِعْتُهٗ يَقُولُ فِي مُتَوَضَّئِهٖ لَبَّيْك لَبَّيْك ، ثَلَاثًا ، نُصِرْتَ نُصِرْتَ ، ثَلَاثًا فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِي مُتَوَضَّئِكَ لَبَّيكَ لَبَّيكَ

، ثَلَاثًا ، نُصِرْتَ نُصِرْتَ ، ثَلَاثًا، كَأَنَّكَ تُكَلِّمُ اِنْسَانًا ، فَهَلْ كَانَ مَعَكَ اَحَدٌ ؟ فَقَالَ هٰذَا رَاجِزُ بَنِي كَعْبٍ يَسْتَصْرِخُنِي وَيَزْعَمُ اَنَّ قُرَيْشًا اَعَانَتْ عَلَيْهِمْ بَنِي بَكْرٍ ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ عَائِشَةَ اَنْ تُجَهِّزَهُ وَلَا تُعْلِمَ اَحَدًا قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُوبَكْرٍ فَقَالَ يَا بُنَيَّتُ ، مَا هٰذَا الْجِهَازُ ؟ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي ، فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا هٰذَا زَمَانُ غَزْوِ بَنِي الْاَصْفَرِ ، فَاَيْنَ يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا عِلْمَ لِي ، قَالَتْ فَاَقَمْنَا ثَلَاثًا ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ بِالنَّاسِ فَسَمِعْتُ رَاجِزَ يُنْشِدُهُ

يَا رَبِّ اِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ اَبِينَا وَاَبِيهِ الْاَتْلَدَا

اِنَّا وَلَدْنَاكَ وَكُنْتَ وَلَدًا ثُمَّ سَالَمْنَا فَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا

اِنَّ قُرَيْشًا اَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا

وَزَعَمُوا اَنْ لَسْتَ تَدْعُوا اَحَدًا فَانْصُرْ هَدَاكَ اللّٰهُ نَصْرًا اَيِدًا

اَلْحَدِيثُ بِطُولِهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي فِي الصَّغِيرِ وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ الْقُسْطَلَانِي فِي الْمَوَاهِبِ اِسْنَادُ الْبَزَّارِ حَسَنٌ مَوْصُولٌ ، وَنَقَلَهُ الْعَسْقَلَانِي فِي فَتْحِ الْبَارِي وَسَكَتَ عَنْهُ وَسُكُوتُهُ يُفِيدُ التَّحْسِينَ [المعجم الصغير للطبرانی ۲/۷۳ ، ابن هشام ۴/۳۹۴ ، الاستیعاب صفحة ۵۶۷ ، الاصابه صفحة ۱۳۳۰ تحت عمرو بن سالم]۔ کان بنو بکر حلیف قریش و بنو کعب حلیف المسلمین تحت معاهدة الحدیبیة ، و بنو اصفر هم الروم یقال لهم بنو اصفر لالوانهم و لم تجتمع قصتهم الی الان

ترجمہ: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی باری کی رات اِن کے پاس گزاری۔ آپ رات کو نماز کی خاطر وضو فرمانے کے لیے اٹھے تو میں نے آپ کو وضو خانے میں یہ فرماتے ہوئے سنا: لبیک لبیک تین مرتبہ۔ تیری مدد ہوئی تیری مدد ہوئی تین مرتبہ۔ جب آپ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو وضو خانے میں تین مرتبہ لبیک لبیک اور تین مرتبہ تیری مدد ہوئی تیری مدد ہوئی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے آپ کسی انسان سے بات کر رہے ہوں۔ کیا آپ کے ساتھ کوئی آدمی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی کعب (جو صلح حدیبیہ کے موقع پر معاہدے میں مسلمانوں کے حلیف اور ساتھی قرار پائے تھے) کا ایک آدمی زوردار آواز سے چیخ کر مجھے پکار رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ قریش نے ہمارے خلاف بنی بکر (جو صلح حدیبیہ کے موقع پر

قریشِ مکہ کے ساتھی قرار پائے تھے) کی مدد کی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور عائشہ کو حکم فرمایا کہ میری تیاری کرو اور کسی کو مت بتانا۔ وہ فرماتی ہیں کہ عائشہ کے پاس ابوبکر آ گئے اور کہنے لگے اے بیٹی یہ کیسی تیاری ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں نہیں جانتی۔ انہوں نے کہا بخدا یہ بنی اصفر (یعنی رومیوں) سے جنگ کا زمانہ نہیں (نبی کریم ﷺ نے جن سے جنگ کی پیشگوئی فرما رکھی ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے کہاں کا ارادہ فرمایا ہے انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم مجھے کچھ علم نہیں۔ فرماتی ہیں کہ پھر تین دن ٹھہرے پھر آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی تو میں نے ایک زوردار آواز سے یہ اشعار سنے: اے میرے رب میں محمد کی شان میں شعر کہتا ہوں جو ہمارے باپ کا حلیف ہے اور اس کا باپ خاندانی مال دار ہے۔ ہم نے تجھے جنم دیا اور تو ہمیں میں پیدا ہوا، پھر ہم نے تیری پرورش کی اور اپنا ہاتھ کبھی نہ کھینچا۔ قریش نے تیرے وعدے کی خلاف ورزی کی ہے اور تیرا مضبوط میثاق توڑ ڈالا ہے وہ کہتے پھرتے ہیں کہ تو کسی کو نہیں للکارے گا، ہماری مدد کر اللہ تجھے زبردست مدد کی توفیق دے۔

(98)۔عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ ﷺ قَالَ: اِعْتَمَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ عُمْرَةٍ اِعْتَمَرَهَا، فَحَلَقَ شَعْرَهُ، فَاسْتَبَقَ النَّاسُ اِلٰى شَعْرِهٖ، فَسَبَقْتُ اِلَى النَّاصِيَةِ فَاَخَذْتُهَا فَجَعَلْتُهَا فِيْ مُقَدَّمَةِ الْقَلَنْسُوَةِ، فَمَا وُجِّهْتُ فِيْ وَجْهٍ اِلَّا فُتِحَ عَلَيَّ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى [مسند ابو يعلى حديث رقم: ٧١٧٨، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ٣٧١٤، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٥٨٨٢ وقال الهيثمي رجالهما رجال الصحيح، مستدرك حاكم حديث رقم: ٥٣٧٨، دلائل النبوة للبيهقي ٦/٢٤٩]۔

ترجمہ: حضرت خالد بن ولید ﷺ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے جو عمرہ کیا تھا، ہم نے بھی وہ عمرہ آپ کے ساتھ کیا۔ آپ ﷺ نے سر مبارک منڈوایا، تو لوگ آپ کے بالوں پر لپک پڑے، میں ماتھے کے بال لینے میں کامیاب ہو گیا، میں نے انہیں اپنی ٹوپی کے اگلے حصے میں رکھ لیا۔ اس کے بعد میں جس مہم پر بھی بھیجا گیا، مجھے فتح نصیب کی گئی۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَاَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ

صحابہ اور اہلِ بیت علیہم الرضوان کے مناقب کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ الْاٰيَة [النور: ٥٥] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے اُن کے

ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں زمین میں ضرور بر ضرور خلافت عطا فرمائے گا۔ وَقَالَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ[التوبة:١٠٠] اور فرماتا ہے: سبقت لے جانے والے پہلے لوگ جو مہاجرین اور انصار ہیں اور جو لوگ اچھے طریقے سے اِن کی تابعداری کرتے رہیں گے اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ وَقَالَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ[الفتح:٢٩] اور فرماتا ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں جو لوگ اُنکے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔ وَقَالَ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ[الاحزاب:٦] اور فرماتا ہے: نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ وَقَالَ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ [الاحزاب:٣٢] اور فرماتا ہے: اے نبی کی بیویو آپ عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ وَقَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا [الاحزاب:٣٣] اور فرماتا ہے کہ: اے اہل بیت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آپ پر سے ہر طرح کا الزام ہٹادے اور آپ کو اس طرح نکھار دے جس طرح نکھارنے کا حق ہے۔ وَقَالَ تَعَالٰى وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ [الحجرات:٧] اور فرماتا ہے: اللہ نے تمہارے حق میں کفر، گناہ اور نافرمانی کو ناپسند فرمایا ہے۔

(99) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي اَوْرَاٰى مَنْ رَآنِي رَوَاهُ التِّرْمَذِي[ترمذی حدیث رقم:٣٨٥٨]۔ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کسی ایسے مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا ہو یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا ہو۔

(100)۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم :٦٤٧٢، بخاری حديث رقم:٢٦٥٢ ، ترمذی حديث رقم :٣٨٥٩، ابن ماجة حديث رقم:٢٣٦٢]۔ السبقة كناية عن سرعة الاقدام و حرص الرجل على الشهادة واليمين

ترجمہ: عبداللہ ابنِ مسعود ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: لوگوں میں سے سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو اُن سے ملیں گے اور پھر جو اُن سے ملیں گے۔ پھر ایسی قوم آجائے گی کہ اُس کی گواہی قسم سے آگے نکل جائے گی اور قسم گواہی سے آگے نکل جائے گی (یعنی لوگ ان دو کاموں میں جلدی کریں گے)۔

(101)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یَاتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُوْنَ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ، فَیُفْتَح لَھُمْ، ثُمَّ یَاتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ، فَیُفْتَح لَھُمْ، ثُمَّ یَاتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَح لَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٦٤٦٧، بخاری حدیث رقم:٢٨٩٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا تو لوگ اُن سے پوچھیں گے کہ کیا آپ لوگوں میں کوئی ایسا آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر اُنہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا اور اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر اُنہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا اور اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو کسی صحابیِ رسول کے صحابی کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر اُنہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔

(102)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِی ﷛ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَاتَسُبُّوا اَصْحَابِی، فَلَو اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِم وَلَانَصِیفَہٗ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ٦٤٨٨، بخاری حدیث رقم: ٣٦٧٣، ترمذی حدیث رقم: ٣٨٦١، ابن ماجة حدیث رقم: ١٦١، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦٥٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے برابر سونا بھی خرچ کردے تو ان میں سے کسی ایک کے جز و یا نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(103)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ

اَصحَابِی فَقُولُوا لَعنَةُ اللّٰهِ عَلیٰ شَرِّکُم رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٣٨٦٦]۔ وَقَالَ التِّرمَذِیُ مُنکَرٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

(104)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْاِيمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٢٣٥، بخاری حدیث رقم:٣٧٨٤، نسائی حدیث رقم:٥٠١٩]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی نشانی انصار کی محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

(105)۔وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ مُغَفَّلٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهَ اللّٰهَ فِی اَصْحَابِی، اَللّٰهَ اللّٰهَ فِی اَصْحَابِی، لَا تَتَّخِذُوهُم غَرَضًا مِنْ بَعْدِی فَمَنْ اَحَبَّهُم فَبِحُبِّی اَحَبَّهُم، وَمَنْ اَبغَضَهُم فَبِبُغْضِی اَبغَضَهُم، وَمَنْ آذَاهُم فَقَد آذَانِی، وَمَنْ آذَانِی فَقَد آذَی اللّٰهَ، وَمَنْ آذَی اللّٰهَ فَيُوشِكُ اَن يَاخُذَهُ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٣٨٦٢]۔ وَقَالَ التِّرمَذِیُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مغفل ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ میرے بعد انہیں اپنی تنقید کا نشانہ مت بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو میرے ساتھ محبت کی وجہ سے اِن سے محبت رکھی اور جس نے اِن کے ساتھ بغض رکھا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے اِن سے بغض رکھا، جس نے انہیں اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اللہ اُس پر ضرور گرفت کرے گا۔

(106)۔وَعَنْ عَبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عَوفٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَبُو بَكرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَالزُّبَيرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُو عُبَيدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيدٍ [ترمذی حدیث

رقم:۳۷۴۷، ابن ماجة حديث رقم:۱۳۳، ترمذی حدیث رقم:۳۷۴۸ بسند آخر وهو اصح]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوبکر جنتی ہے اور عمر جنتی ہے اور عثمان جنتی ہے اور علی جنتی ہے اور طلحہ جنتی ہے اور زبیر جنتی ہے اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے اور سعد ابن ابی وقاص جنتی ہے اور سعید ابن زید جنتی ہے اور ابوعبیدہ ابن جراح جنتی ہے۔

(107)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ (اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى) فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ ، فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ۳۴۹۷ ، ۴۸۱۸ ، الترمذی حدیث رقم : ۳۲۵۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ: قرآن کی آیت اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کا کیا مطلب ہے؟ پاس سے حضرت سعید بن جبیر نے کہا: قربی سے مراد آلِ محمد ﷺ ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے جلدی کی ہے، بے شک قریش کا کوئی ایسا قبیلہ نہیں جس کی نبی کریم ﷺ سے قرابت داری نہ ہو، فرمایا: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے قریش کے تمام لوگو! جو میرے اور تمہارے درمیان قرابت داری ہے اس کا لحاظ رکھو۔

(108)۔وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ اِلٰى جَنْبِهٖ يَنْظُرُ اِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَاِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِي فَثَبَتَ اَنَّ الْفَرِيقَيْنِ كَانُوا مُسْلِمِينَ [بخاری حدیث رقم:۲۷۰۴، ۳۶۲۹، ۳۷۳۴، ۷۱۰۹]۔

ترجمہ: حضرت ابی بکرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا جب کہ حسن آپ کے پہلو میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کو دیکھتے تھے اور ایک مرتبہ حضرت حسن ﷺ کی طرف دیکھتے تھے اور آپ فرما رہے تھے: میرا یہ بیٹا سردار ہے ایک وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا (پس ثابت ہو گیا کہ دونوں گروہ مسلمان تھے)۔

(109)۔وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ (فِي اَوْلَادِهٖ ﷺ مِنْ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) فَوَلَدَتْ لِرَسُولِ

اللّٰهِ ﷺ وَلَدَهُ كُلَّهُمْ اِلَّا اِبْرَاهِيمَ الْقَاسِمَ وَبِهٖ كَانَ يُكْنٰى ﷺ وَالطَّاهِرَ وَالطَّيِّبَ وَزَيْنَبَ وَرُقَيَّةَ وَاُمَّ كُلْثُوْمَ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ، وَقَالَ ابْنُ هِشَامَ : اَكْبَرُ بَنِيْهِ الْقَاسِمُ ثُمَّ الطَّيِّبُ ثُمَّ الطَّاهِرُ وَاَكْبَرُ بَنَاتِهٖ رُقَيَّةُ ثُمَّ زَيْنَبُ ثُمَّ اُمُّ كُلْثُوم ثُمَّ فَاطِمَةُ عَلٰى اَبِيْهِم وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَذَا فِي ابْنِ هِشَامَ وَكَذَا فِي الطَّبْرَانِي [السيرة لابن هشام ١/١٩٠، المعجم الاوسط للطبراني حديث رقم:١٤٦٣، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم:١١٩٤٧، مجمع الزوائد حديث رقم:١٥٢٤٣، ١٥٢٤٤ وَقَالَ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ]۔

ترجمہ: ابن اسحاق نے محبوب کریم ﷺ کی حضرت خدیجہ میں سے اولادِ امجاد کے بارے میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم القاسم ﷺ کے علاوہ نبی کریم ﷺ کی تمام اولاد پاک حضرت خدیجہ سے ہی ہوئی ہے اور آپ ﷺ کی کنیت انہی سے ہے۔ اور حضرت طاہر، حضرت طیب، حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ علی ابیہم وعلیہم السلام اور ابن ھشام نے کہا ہے کہ آپ کے بڑے بیٹے کا نام قاسم ہے پھر طیب اور پھر طاہر اور آپکی بڑی بیٹی کا نام رقیہ ہے پھر زینب پھر ام کلثوم اور پھر فاطمہ علی ابیہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(110)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْراً وَسَهْمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُ [بخاری حديث رقم: ٣١٣٠، ٣٦٩٨، ٣٠٦٦، ترمذی حديث رقم:٣٧٠٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان نے جنگ بدر میں شرکت نہیں کی اس لیے کہ آپکی زوجہ بنت رسول اللہ ﷺ بیمار تھیں۔ آپ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ: آپکو بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح اجر ملے گا اور مالِ غنیمت میں حصہ ملے گا۔

(111)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ اَسْرَاهُمْ ، بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِيْ فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ ، وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ ، قَالَتْ : فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ : اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا فَقَالُوْا : نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:٢٦٩٢، مسند احمد حديث رقم:٢٦٤١٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: بدر کے قیدیوں کو آزاد کرانے کے لیے جب مکہ والوں نے فدیہ بھیجا تو سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر ابو العاص کو چھڑوانے کے لیے ایک ہار بھیجا جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے انہیں ابو العاص کے ساتھ نکاح کے وقت تحفے میں دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ ہار دیکھا تو آپ پر شدید رقت طاری ہو گئی اور رونے لگے اور صحابہ کرام سے فرمایا اگر آپ لوگ مناسب سمجھیں تو ابو العاص کو آزاد کر دیا جائے اور زینب کا ہار اسے واپس کر دیا جائے؟ سب نے عرض کیا یا رسول اللہ بالکل ٹھیک ہے۔

(112)۔وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ، فَقَالَ: اَغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُ وَابْنُ مَاجَةَ [مسلم حديث رقم: ٢١٦٨، ٢١٧٠ واللفظ له، بخاری حديث رقم: ١٢٥٣، ١٢٥٤، ١٢٥٨، ١٢٦٠، ابو داؤد حديث رقم: ٣١٤٢، سنن النسائي حديث رقم: ١٨٨١، ١٨٨٤۔ ١٨٩٤، ابن ماجة حديث رقم: ١٤٥٧، ١٤٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ام عطیہ انصاریہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی شہزادی کو غسل دے رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اگر ضرورت سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو۔

(113)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: اَنَّهٗ رَاٰی عَلٰی اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُرْدَ حَرِيْرٍ سِيَرَآءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُ [بخاری حديث رقم: ٥٨٤٢]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ: میں نے سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہا وسلم کو دیکھا انہوں نے دھاری دار ریشمی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

(114)۔عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ لِاَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَ اِذَا سَجَدَ وَ ضَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُ [مسلم حديث رقم: ١٢١٢، ١٢١٣، ١٢١٤، بخاری حديث رقم: ٥١٦، ٥٩٩٦، ابو داؤد حديث رقم: ٩١٧، ٩١٨، ٩١٩، ٩٢٠، نسائی حديث رقم: ٨٢٦، ٧١٠، ١٢٠٣، ١٢٠٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی حضرت امامہ بنت زینب کو اٹھا کر نماز

پڑھتے تھے جو ابو العاص بن ربیع کی بیٹی تھیں۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب سجدہ کرنے لگتے تو انہیں رکھ دیتے تھے۔

(115)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ وَاَحِبُّونِي بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۸۹ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيبٌ]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمہیں رزق دیتا ہے اور اللہ کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری خاطر میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔

(116)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ ﷺ اُرْقُبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِي اَهْلِ بَيْتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۷۱۳، ۳۷۵۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے فرمایا، محمد ﷺ کے اہلِ بیت میں محمد کو دیکھا کرو۔

(117)۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : سَاَلْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَا اُزَوِّجَ اَحَدًا مِنْ اُمَّتِي وَلَا اَتَزَوَّجَ اِلَّا كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِي، هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۷۲۵]۔ وَافَقَهُ الذَّهَبِي

ترجمہ: حضرت ابن ابی اوفی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی ہے کہ میں اپنی امت میں سے جس کسی کا بھی رشتہ کراؤں یا اپنی زوجیت میں لاؤں وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا، اللہ نے مجھے یہ چیز عطا فرما دی۔

(118)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهٗ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَاَدْخَلَهٗ مَعَهٗ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَاَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ اِلٰى خَيْرٍ [مسلم

حديث رقم:٦٢٦١ ، ترمذی حدیث رقم:٣٨١٣ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٠٣٢]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کالے بالوں سے بُنی ہوئی چادر اوڑھ کر نکلے، پھر حسن ابن علی تشریف لائے تو آپ نے انہیں چادر میں داخل فرمایا، پھر حسین تشریف لائے تو انہیں اُنکے ساتھ داخل فرمایا، پھر فاطمہ تشریف لائیں تو انہیں بھی داخل فرمایا، پھر علی تشریف لائے تو انہیں بھی داخل فرمایا پھر آپ ﷺ نے آیت پڑھی اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْراً ۔حضرت امِ سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی اِنکے ساتھ ہوں؟ فرمایا: تیری شان اپنی جگہ پر ہے اور تو بھلائی پر ہے۔

(119)۔وَعَنْ زَيْدِ بنِ اَرقَمَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم : ٣٨٧٠، ابن ماجة حديث رقم:١٤٥]۔ وَقَالَ التِّرْمَذِيُ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت زید ابن ارقم ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جس نے آپ سے جنگ کی اُس سے میری جنگ ہے اور جس نے آپ سے صلح کی اُس سے میری صلح ہے۔

اَلتَّائِيْدُ مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ: قَالَ عَلِيٌ عَلَيهِ السَّلَامُ لَقَد رَاَيتُ اَصحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ ، فَمَا اَرٰى اَحَدًا مِنكُم يُشبِهُهُم ، لَقَد كَانُوا يُصبِحُونَ شُعثًا غُبرًا وَقَد بَاتُوا سُجَّدًا وَقِيَامًا ، يُرَاوِحُونَ بَينَ جِبَاهِهِم وَخُدُودِهِم ، وَيَقِفُونَ عَلٰى مِثلِ الجَمرِ مِن ذِكرِ مَعَادِهِم ، كَاَنَّ بَينَ اَعيُنِهِم رُكَبَ المِعزىٰ مِن طُولِ سُجُودِهِم ، اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ هَمَلَت اَعيُنُهُم حَتّٰى تَبُلَّ جُيُوبَهُم ، وَمَادُوا كَمَا يَمِيدُ الشَّجَرُ يَومَ الرِّيحِ العَاصِفِ خَوفًا مِنَ العِقَابِ وَرِجَاءً لِلثَّوَابِ : نَهجُ البَلَاغَةِ [خطبة رقم ٩٧] ، و قَالَ عَلَيهِ السَّلَامُ اَتَرَانِي اَكذِبُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ وَاللّٰهِ لَاَنَا اَوَّلُ مَن صَدَّقَهُ ، فَلَا اَكُونُ اَوَّلَ مَن كَذَبَ عَلَيهِ ، فَنَظَرتُ فِي اَمرِي فَاِذَا طَاعَتِي قَد سَبَقَت بَيعَتِي وَاِذَا المِيثَاقُ فِي عُنُقِي لِغَيرِي: نَهجُ البَلَاغَةِ [خطبة رقم ٣٧] ، و قَالَ عَلَيهِ السلام اَنَّهُ بَايَعَنِي القَومُ الَّذِينَ بَايَعُوا اَبَا بَكرٍ وَعُمَرَ وَعُثمَانَ عَلٰى مَا بَايَعُوهُم عَلَيهِ ، فَلَم يَكُن لِلشَّاهِدِ اَن يَختَارَ وَلَا لِلغَائِبِ اَن يَرُدَّ ، وَاِنَّمَا الشُّورىٰ لِلمُهَاجِرِينَ وَالاَنصَارِ، فَاِنِ اجتَمَعُوا عَلٰى رَجُلٍ وَسَمُّوهُ اِمَامًا

كَـانَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ رِضًا: نَهجُ البَلَاغَةِ [مكتوب رقم ٦]، وَ قَـالَ عَلَيهِ السَّلَامُ لِلّٰهِ بِلَادُ فُلَانٍ ، فَقَد قَوَّمَ الْاَوَدَ ، وَدَاوَى العَـمَـدَ ، وَاَقَامَ السُّنَّةَ وَخَلَّفَ الفِتنَةَ ، ذَهَبَ نَقِيَّ الثَّوبِ قَلِيلَ العَيبِ ، اَصَابَ خَيرَهَـا وَسَبَقَ شَرَّهَا اَدّٰى اِلَى اللّٰهِ طَاعَتَهٗ وَاتَّقَاهُ بِحَقِّه ، رَحَلَ ، وَتَرَكَهُم فِي طُرُقٍ مُتَشَعِّبَةٍ لَا يَهتَدِى فِيهَـا الضَّالُّ وَلَا يَستَيقِنُ المُهتَدِى: نَهجُ البَلَاغَةِ [خطبة رقم ٢٢٨]، وَتَزَوَّجَ خَدِيجَةَ وَهُوَ ابنُ بِضعٍ وَعِشرِينَ سَنَةً فَوُلِدَ لَهٗ مِنهَا قَبلَ مَبعَثِهٖ ﷺ اَلقَاسِمُ وَ رُقَيَّةُ وَزَينَبُ وَ اُمُّ كُلثُومَ وَ وُلِدَ بَعدَ المَبعَثِ الطَّيِّبُ وَ الطَّاهِرُ وَ فَاطِمَةُ عَلَيهِمُ السَّلام ، [كَـذَافِي اُصُولِ الكَافِي ٢/٤٣٥]

وَرَوَى الرَّوَافِضُ اَنَّهٗ قَالَ صَلوَاتُ اللّٰهِ عَلَيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ اَصحَابِي فِيكُم كَمَثَلِ النُّجُومِ بِاَيِّهَا اُخِذَ اهتُدِيَ وَبِاَيِّ اَقَاوِيلِ اَصحَابِي اَخَذتُم اهتَدَيتُم ، اِختِلَافُ اَصحَابِي لَكُم رَحمَةٌ ، كَذَافِي اِحتِجَاجِ الطِّبَرسِي [احتجاج طبرسی ٢/١٠٥، ١٠٦]۔ ثُمَّ قَلَبُوا بِتَدخِيلِهِم: قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَن اَصحَابُكَ ؟ قَالَ اَهلُ بَيتِي۔

شیعہ کی کتابوں سے تائید:۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے محمد ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہے۔تم میں سے کوئی شخص انکی برابری نہیں کرسکتا وہ صبح کے وقت بکھرے بال اور غبار آلود لباس کیساتھ ہوتے تھے جب کہ انہوں نے رات سجدے اور قیام میں گزاری ہوتی تھی۔اپنے ماتھے اور گالوں کو زمین پر باری باری گھساتے تھے۔اپنی آخرت کی یاد کیوجہ سے چنگاری کی مثال بن چکے تھے، جیسے لمبے سجدوں کی وجہ سے ان کی آنکھوں کے درمیان بکری کے گھٹنوں جیسے ابھار بن چکے تھے، جب اللہ کا ذکر کیا جاتا تو انکی آنکھیں بہنے لگتیں حتیٰ کہ انکے گریبان تر ہو جاتے، وہ سزا کے خوف اور بخشش کی امید میں اس طرح جھک چکے تھے جس طرح شدید طوفان کے دن درخت جھک جاتا ہے۔

اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا خیال ہے میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھوں گا؟ اللہ کی قسم میں پہلا شخص ہوں جس نے آپ ﷺ کی تصدیق کی اور یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ پر جھوٹ بھی سب سے پہلے بولوں۔ میں نے اپنے معاملے میں خوب غور کیا اور میں اس نتیجے پر پہنچا کہ میرے خلیفہ بن کر بیعت لینے پر کسی اور کی اطاعت کرنے کو ترجیح حاصل ہے اور میری گردن میں کسی اور کی اطاعت کا وعدہ ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے ہاتھ پر انہی لوگوں نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکر، عمر اور عثمان کے

ہاتھ پر بیعت کی تھی اور بیعت کرنے کی غرض بھی وہی ہے جو اس وقت تھی۔ جو حاضر ہے اسے یہ حق حاصل نہیں کہ اپنی مرضی کرے اور جو غائب ہے اسے یہ حق حاصل نہیں کہ انکار کرے۔ شوریٰ مہاجرین اور انصار کے لیے ہے۔ اگر یہ کسی ایک آدمی پر متفق ہو جائیں اور اسے امام کا لقب دے دیں تو گویا یہ اللہ ہی کا فیصلہ ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: فلاں کے شہروں میں اللہ برکت دے۔ جس نے خرابی کو دور کیا اور بیماری کا علاج کیا، فتنے کو مٹایا اور سنت کو جاری کیا۔ اِس دنیا سے پاک ہو کر گیا۔ کم عیوب کے ساتھ رخصت ہوا۔ خلافت کی خوبیوں کو پایا اور اسکے شر اور خرابی سے پہلے چلا گیا۔ اللہ کی تابعداری کی اور اس کا حق ادا کر دیا۔ دنیا سے چلا گیا اور لوگوں کو بکھرتے راستوں پر چھوڑ گیا جہاں سے کوئی گم ہونے والا کسی لائن پر نہیں لگ سکتا اور کوئی ہدایت یافتہ یقین نہیں پا سکتا۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ سے نکاح فرمایا: آپ کی عمر اس وقت پچیس سال تھی بعثت سے پہلے حضرت خدیجہ میں سے حضور ﷺ کے بچے قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور بعثت کے بعد طیب، طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئے۔ علیہم السلام۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ جس کی بھی پیروی کی جائے ہدایت مل جائے گی۔ میرے صحابہ میں سے جس کا قول بھی لے لوگے ہدایت پا جاؤ گے۔ میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے۔ رافضیوں نے اس واضح حدیث کا مفہوم ان الفاظ کا اضافہ کر کے تبدیل کر دیا ہے: کہا گیا یا رسول اللہ آپ کے صحابی کون ہیں فرمایا: میرے اہل بیت۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ

سیدنا امام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا [التوبة : ٤٠]۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے یار سے کہہ رہا تھا مت ڈر بلاشبہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

(120)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ ﷺ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اَصْبَحَ یَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَالِكَ فَارْتَدَّ نَاسٌ ، فَمَنْ کَانَ آمَنُوا بِهٖ وَصَدَّقُوْهُ وَسَعَوْا بِذَالِكَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالُوا هَلْ لَكَ اِلٰی صَاحِبِكَ یَزْعَمُ اَنَّهٗ اُسْرِیَ بِهِ اللَّیْلَةَ اِلٰی بَیْتِ

الْمَقْدِسِ؟ قَالَ اَوْ قَالَ ذَالِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ، قَالَ لَئِنْ كَانَ قَالَ ذَالِكَ لَقَدْ صَدَقَ، قَالُوا اَوَ تُصَدِّقُهُ اَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ جَاءَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ؟ قَالَ نَعَمْ اِنِّيْ لَاُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذَالِكَ، اُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَآءِ فِيْ غَدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ، فَلِذَالِكَ سُمِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٤٦٢]۔ وَافَقَهُ الذَّهَبِي

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو رات کے وقت مسجدِ اقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ صبح کے وقت لوگوں سے اس موضوع پر بات کر رہے تھے، لوگوں نے اس کا انکار کر دیا۔ جو آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کی تصدیق کرتے تھے انہوں نے ابوبکر کو یہ بات بتائی اور کہا اپنے یار کو سمجھاؤ وہ کہتا ہے کہ اسے راتوں رات بیت المقدس کی سیر کرائی گئی ہے۔ ابوبکر نے فرمایا کیا میرے یار نے واقعی ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر میرے یار نے یہ بات کی ہے تو پھر سچ ہے۔ لوگوں نے کہا کیا تم اس بات کی تصدیق کرتے ہو کہ وہ راتوں رات بیت المقدس گیا اور صبح سے پہلے پہلے واپس بھی آ گیا؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں اس سے بھی مشکل کاموں میں اس کی تصدیق کرتا ہوں، وہ صبح شام آسمانوں کی خبریں دیتا ہے اور میں تصدیق کرتا رہتا ہوں۔ اس وجہ سے ان کا نام ابوبکر صدیق رکھا گیا۔

(121)۔ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا ﷺ يَحْلِفُ لَلّٰهُ اَنْزَلَ اسْمَ اَبِيْ بَكْرٍ مِنَ السَّمَآءِ الصِّدِّيْقُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ١٤، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٤٢٩٥]۔ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت حکیم بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو قسم کھا کر فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ نے آسمان سے ابوبکر کا نام "صدیق" نازل فرمایا۔

(122)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيْلًا

لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا ، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ ، غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ٤٦٧ ، ٣٦٥٦، ٣٦٥٧ ، ٦٧٣٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وفات میں باہر تشریف لائے، کپڑے سے اپنا سر باندھا ہوا تھا، منبر پر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد وثناء بیان فرمائی، پھر فرمایا: لوگوں میں سے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر کسی ایک کے بھی جانی اور مالی احسانات نہیں ہیں، اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلامی دوستی افضل ہے، میری طرف سے مسجد میں آنے والی ہر کھڑکی بند کردو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

(123)۔عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْلِي صَاحِبِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ٣٦٦١ ، ٤٦٤٠]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تم لوگوں کے پاس بھیجا تو تم سب نے کہا تم جھوٹے ہو، اور ابوبکر کہتا رہا وہ سچا ہے، اور اس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعے میری مدد کی، کیا تم لوگ میری خاطر میرے یار سے باز رہو گے؟

(124)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ: اُدْعِي لِي اَبَا بَكْرٍ ، وَ اَخَاكِ ، حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَاباً ، فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا اَوْلٰى ، وَيَاْبَى اللّٰهُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ٦١٨١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں مجھ سے فرمایا: ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تاکہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے اور کہنے والا کہتا نہ پھرے کہ میں زیادہ حق دار ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومنین (یعنی فرشتے) ابوبکر کے سواہر کسی کا انکار کررہے ہیں۔

(125)۔عَنْ اَبِي مُوْسٰى ﷺ قَالَ : مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ ، فَقَالَ : مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : اِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيْقٌ ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ ،

قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَعَادَتْ ، فَقَالَ: مُرِیْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِیْ حَيَاةِ النَّبِیِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:٦٧٨،٦٧٩، ٦٨٢، ٣٣٨٥ ، مسلم حدیث رقم:٩٤٨ ، ترمذی حدیث رقم:٣٦٧٢]۔ ذَكَرَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابِ : اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(126)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم:٣٦٧٣]۔ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کو زیب نہیں دیتا کہ ابوبکر کی موجودگی میں کوئی دوسرا ان کی امامت کرے۔

(127)۔وعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَانَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا ، اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم:٣٦٦١ ، ابن ماجة حدیث رقم:٩٤ ، مسند احمد حدیث رقم:٧٤٦٤، السنن الكبرىٰ للنسائی حدیث رقم:٨١١٠ ، صحیح ابن حبان حدیث رقم:٦٨٥٨]۔قَالَ التِّرْمَذِیْ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم پر کسی کا ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ نہ دے دیا ہو سوائے ابوبکر کے، اس کے ہم پر ایسے احسانات ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کا بدلہ دے گا۔ مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا فائدہ ابوبکر کے مال نے پہنچایا ہے۔ اگر میں نے کسی کو اپنا خلیل بنانا ہوتا تو ابو

بکر کو اپنا خلیل بناتا۔خبردار! تمہارا نبی اللہ کا خلیل ہے۔

(128)۔وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ مَالًا، فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبُقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا، فَقَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰی اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَالٍ عِنْدَهٗ، فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ، قُلْتُ لَا اَسْبُقُهٗ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم:٣٦٧٥، ابو داؤد حدیث رقم:١٦٧٨]۔ قَالَ التِّرْمَذِیْ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ان دنوں میرے پاس مال کافی تھا۔میں نے سوچا اگر میں ابوبکر سے آگے نکل سکتا ہوں تو وہ آج ہی کا دن ہے۔فرماتے ہیں کہ میں اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہوگیا۔رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: گھر والوں کیلیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا اسی کے برابر۔اور ابوبکر اپنا سارا مال لے کر آ گئے۔فرمایا: ابوبکر گھر والوں کیلیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا میں ان کیلیے اللہ اور اسکا رسول چھوڑ کر آیا ہوں۔میں نے کہا میں کسی معاملے میں بھی ابوبکر سے آگے نہیں نکل سکتا۔

(129)۔عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مَالُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْفَعُ لِیْ مِنْ مَالِ اَبِیْ بَكْرٍ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ يَقْضِیْ فِیْ مَالِ اَبِیْ بَكْرٍ كَمَا يَقْضِیْ فِیْ مَالِ نَفْسِهٖ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:٢٠٣٩٧]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ مسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے کسی آدمی کا مال میرے لیے ابوبکر کے مال سے زیادہ فائدہ مند نہیں۔فرمایا: رسول اللہ ﷺ ابوبکر کے مال کو اس طرح استعمال فرماتے تھے جیسے اپنے ذاتی مال کو استعمال فرماتے تھے۔

(130)۔عَنْ حَبِيْبٍ ﷺ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ قُلْتَ فِیْ اَبِیْ بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: قُلْ حَتّٰی اَسْمَعَ قَالَ قُلْتُ:

وَ ثَانِیَ اثْنَيْنِ فِی الْغَارِ الْمُنِيْفِ وَ قَدْ ۔۔۔ طَافَ الْعَدُوُّ بِهٖ اِذْ صَعِدَ الْجَبَلَا

وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَدْ عَلِمُوْا ۔۔۔ مِنَ الْخَلَائِقِ لَمْ يَعْدِلْ بِهٖ رَجُلَا

فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْحَاكِم [المستدرك حديث رقم: ٤٤٦٨، ٤٥١٨، الاستيعاب صفحة ٤٣٠، تاريخ الخلفاء للسيوطی صفحة ٣٩]۔ سكت الحاكم عنهما

ترجمہ: حضرت حبیب ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موقع پر موجود تھا، آپ ﷺ نے حسان بن ثابت سے فرمایا: کیا آپ نے ابوبکر کی شان میں شعر کہے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا: کہو، تا کہ میں سنوں، انہوں نے عرض کیا میں نے کہا ہے:

آپ دو میں سے دوسرے تھے اس بابرکت غار میں اور دشمن نے اس کے اردگرد چکر لگایا جب وہ پہاڑ پر چڑھا۔ ابوبکر اللہ تعالیٰ کے رسول کے محبوب تھے اور لوگوں کو اس بات کا علم تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری مخلوق میں سے کسی کو آپ کا ہم پلہ نہیں سمجھتے۔ رسول اللہ ﷺ یہ رباعی سن کر مسکرائے۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ عُمَرَ الْفَارُوْقِ ؓ

سیدنا امام عمر فاروق ؓ کے مناقب

(131)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ، بِاَبِیْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَكَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حديث رقم: ٣٦٨١، مسند احمد حديث رقم: ٥٦٩٨]۔ قال الترمذی رحمة الله عليه هذا حديث حسن صحيح غريب و لاحاديث مثل ذلك كثيرة و صحيحة

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ ان دو آدمیوں میں سے جو تجھے زیادہ پیارا ہے اس کے ذریعے سے اسلام کی مدد فرما۔ ابوجہل کے ذریعے یا عمر بن خطاب کے ذریعے۔ ابنِ عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ان میں سے زیادہ پیارا عمر تھا۔

(132)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نُصَلِّیَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى اَسْلَمَ عُمَرُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٥٤٣]۔ صَحِيْحٌ وَافَقَهُ الذَّهَبِی

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم ہم کعبہ میں سرِ عام نماز نہیں پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ عمر مسلمان ہو گئے۔

(133)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ :اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ:قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ ، فَاِنْ يَكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْهُمْ اَحَدٌ ، فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦٢٠٤ ، بخاري حديث رقم:٣٤٦٩ ، ٣٦٨٩ ، ترمذي حديث رقم:٣٦٩٣]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ہے تو عمر بن خطاب ان میں سے ہے۔

(134)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِيْ ، ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالُوْا : فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : اَلْعِلْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦١٩٠ ، ٦١٩١ ، بخاري حديث رقم:٨٢ ، ٣٦٨١ ، ٧٠٠٦ ، ٧٠٢٧ ، ٧٠٣٢ ، ترمذي حديث رقم:٢٢٨٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میں سورہا تھا کہ میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے پیا حتیٰ کہ اس کی دھاریں میرے ناخنوں سے پھوٹنے لگیں، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا، یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا: علم۔

(135)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِيْهاً يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ، مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكاً فَجّاً اِلَّا سَلَكَ فَجّاً غَيْرَ فَجِّكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاري حديث رقم:٣٢٩٤ ، ٣٦٨٣ ، مسلم حديث رقم:٦٢٠٢]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب مبارک ہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جب بھی شیطان کسی راستے سے آتا ہوا تمہیں ملتا ہے تو تیرے راستے کے علاوہ کسی دوسرے راستے کی طرف بھاگ جاتا ہے۔

(136)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذي حديث رقم:٣٦٨٢ ، مستدرك حاكم حديث رقم:٤٥٥٧]۔صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو

جاری کردیا ہے۔

(137)۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ حِصْناً حَصِيْناً لِلْاِسْلَامِ ، يَدْخُلُ فِي الْاِسْلَامِ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ فَثُلِمَ مِنَ الْحِصْنِ ثُلْمَةٌ ، فَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيْهِ ، وَكَانَ اِذَا سَلَكَ طَرِيْقاً وَجَدْنَاهُ سَهْلاً ، فَاِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَلَا بِعُمَرَ ، فَصْلاً مَا بَيْنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اَخْدِمُ مِثْلَهٗ حَتّٰى اَمُوْتَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ عَنْ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ : اِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّهَلَا بِعُمَرَ [المعجم الاوسط حديث رقم:٥٥٤٩] ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيْ سَنَدُهٗ حَسَنٌ [انظر مجمع الزوائد حديث رقم :١٤٤٢٧] ، رَوَى الْاِمَامُ الشُّعْرَانِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِذِكْرِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ [كشف الغمه ٣٢٥/١] وَالْاٰثَارُ فِيْهِ كَثِيْرَةٌ ، مُخْتَلِفَةُ الْاَلْفَاظِ مَعْنَاهَا وَاحِدٌ۔ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٠٤٠٧ ، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم :٨٧١٩ ، ٨٧٢٩ ، ٨٧٣٠]۔ قال الهيثمي رواه الطبراني باسانيد ورجال احدها رجال الصحيح [مجمع الزوائد حديث رقم:١٤٤٦٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ: بے شک عمر بن خطاب اسلام کے لیے مضبوط قلعہ تھے، اسلام میں کوئی داخل ہوتا تھا اور نکلتا نہیں تھا۔ جب عمر وفات پا گئے تو اسلام میں سوراخ ہوگیا، اب اس میں سے کوئی چیز نکلتی ہے اور داخل نہیں ہوتی۔ جب بھی وہ کسی راستے پر چلے تو ہم نے اسے آسان پایا، پس جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کی بات ضرور کرو، زیادتی اور کمی کے درمیان امتیاز ہو جائے گا، اللہ کی قسم میری حسرت ہے کہ میں اس جیسے مردِ خدا کی مرتے دم تک نوکری کرتا۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کی بات ضرور کرو۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی مجالس کو نبی ﷺ پر درود اور عمر بن خطاب ﷺ کے ذکر سے سجایا کرو۔

(138)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ قَالَ : بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ ، فَاِذَا اِمْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ ؟ فَقَالُوْا : لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِراً ، فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ : اَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخارى حديث رقم:٣٢٤٢ ، ٣٦٨٠ ، ٥٢٢٧ ، ٧٠٢٣ ، ٧٠٢٥ ، ابن ماجة حديث رقم:١٠٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سورہا تھا تو دیکھا کہ جنت میں ہوں، وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کررہی تھی۔ میں نے کہا یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے عمر بن خطاب کا۔ مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی تو میں واپس ہو گیا۔ عمر رونے لگے اور عرض کیا: یارسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

(139)۔عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ ﷺ قَالَ كَعْبٌ : لَوْ دَعَا عُمَرُ لَأُخِّرَ فِي أَجَلِهِ ، فَقَالَ النَّاسُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ! أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ [الاعراف:٣٤] ، قَالَ : وَقَدْ قَالَ : وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ [فاطر:١١] رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٠٣٨٦]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ مسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر ﷺ کو زخمی کیا گیا تو کعب نے فرمایا: اگر عمر دعا فرمادیتے تو ان کی موت میں تاخیر کردی جاتی، لوگوں نے کہا سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جب ان کی موت آجاتی ہے تو ایک لحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔ کعب نے جواب دیا: اللہ نے فرمایا ہے: کسی عمر دیے جانے والے کی عمر میں جو بھی اضافہ یا کمی کی جاتی ہے وہ کتاب میں موجود ہے۔

(140)۔عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالْحَاكِمُ [ترمذی حديث رقم:٣٦٨٦ ، مستدرك حاكم حديث رقم:٤٤٩٥]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ عُثْمَانَ الْغَنِيِّ ﷺ

سیدنا امام عثمان غنی ﷺ کے مناقب

(141)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ : يَا عُثْمَانُ هٰذَا جِبْرِيْلُ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ زَوَّجَكَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ ، بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ ، عَلٰى مِثْلِ صُحْبَتِهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الْحَاكِمُ [ابن ماجة حديث رقم: ١١٠ ، مستدرك حاكم حديث رقم: ٧٠١١،

وروى الحاكم مثله فى حديث رقم :٧٠٠٨، ٧٠٠٩، ٧٠١٠]۔صَحِيحٌ وَشَوَاهِدُهٗ كَثِيرَةٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد کے دروازے کے پاس عثمان سے ملے تو فرمایا: اے عثمان یہ جبریل ہیں، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ نے ام کلثوم کے ساتھ آپ کے نکاح کا فیصلہ دیا ہے، رقیہ جتنے مہر کے ساتھ، اسی جیسی سنگت کے لیے۔

(142)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى اِبْنَتِهٖ وَ هِيَ تَغْسِلُ رَأْسَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَحْسِنِيْ اِلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَاِنَّهٗ اَشْبَهُ اَصْحَابِيْ بِيْ خُلُقاً رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ٩٦ ، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٤٥٠٠]۔ وَ قَالَ الْهَيْثَمِيْ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان قرشی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی شہزادی کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حضرت عثمان کا سر دھو رہی تھیں۔تو فرمایا: اے بیٹی، ابوعبداللہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتی رہنا، یہ اخلاق میں مجھ سے میرے تمام صحابہ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

(143)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ، فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٦٢٠٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا شانۂ اقدس میں اپنی پنڈلیوں سے کپڑا لپٹا ہوا چھوڑ کر لیٹے ہوئے تھے۔اتنے میں ابوبکر نے حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔آپ نے انہیں اجازت دے دی اور ان سے اسی حالت میں باتیں کرتے رہے۔پھر عمر نے اجازت چاہی اور آپ نے اجازت دے دی اور اسی حالت میں گفتگو فرماتے رہے۔پھر عثمان نے اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے

درست کرلیے۔ جب وہ نکل گئے تو حضرت عائشہ نے عرض کیا یارسول اللہ، ابوبکر داخل ہوئے تو آپ ان کے لیے نہیں اٹھے اور کوئی پرواہ نہیں کی پھر عمر داخل ہوئے تو آپ ان کے لیے نہیں اٹھے اور کوئی پرواہ نہیں کی پھر عثمان داخل ہوئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست فرمالیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس شخص سے کیوں نہ حیاء کروں جس کا فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

(144)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ ، فَاِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَتْ مَرِيْضَةً ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُ [بخاری حدیث رقم: ٣١٣٠، ٣٦٩٨، ٣٧٠٤، ٤٠٦٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ: عثمان جنگِ بدر میں موجود نہیں تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی آپ کی زوجہ تھیں اور آپ بیمار تھیں، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: آپ کو بدر میں شامل ہونے والے آدمی جتنا اجر ملے گا اور مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی ملے گا۔

(145)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ : شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِلّٰهِ عَلَيَّ ثَلَاثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ : مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ ، مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُ [مسند احمد حدیث رقم: ١٦٧٠١، ترمذی حدیث رقم: ٣٧٠٠، مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٦١٠ وَقَالَ صَحِيْحٌ وَ وَافَقَهُ الذَّهْبِي]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن خباب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا، اور آپ جیشِ عسرت کے لیے ترغیب دے رہے تھے، تو عثمان بن عفان کھڑے ہوگئے اور عرض کیا یارسول اللہ سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور ٹاٹوں سمیت میرے ذمے ہوئے، پھر آپ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی، تو عثمان بن عفان کھڑے ہوگئے اور

عرض کیا یارسول اللہ، دوسواونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور ٹاٹوں سمیت میرے ذمے، پھر آپ ﷺ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی، تو عثمان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یارسول اللہ، اللہ کی خاطر تین سواونٹ جھولوں اور ٹاٹوں سمیت میرے ذمے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر سے اترتے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے: آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے گرفت نہیں، آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے گرفت نہیں۔

(146)۔عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ ، قَالَ : فَبَايَعَ النَّاسُ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ ، فَضَرَبَ بِاِحْدٰی يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰی فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْراً مِنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۰۲]۔ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ نے بیعتِ رضوان کا حکم دیا تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عثمان بن عفان مکہ والوں کی طرف نمائندہ بن کر گئے۔ لوگوں نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک عثمان اللہ کے کام اور اس کے رسول کے کام کے لیے گیا ہے، آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھا، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کا عثمان کا ہاتھ بننا، ان کے لیے ان کے اپنے ہاتھوں سے افضل تھا۔

(147)۔عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَشْتَرِیْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِی الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ مِنْهَا فِی الْجَنَّةِ ؟ فَاشْتَرَيْتُهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۰۳ ، نسائی حدیث رقم:۳۶۰۶ ، ۳۶۰۷ ، ۳۶۰۸ ، ۳۶۰۹ ، ۳۶۱۰]۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو فلاں لوگوں کا پلاٹ خرید کر مسجد میں شامل کر دے اور اس کے بدلے میں جنت میں اس سے بہتر اجر پائے تو میں نے اسے خرید دیا۔

(148)۔عَنْ اَنَسٍ : اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، فَنَسَخُوْهَا فِی الْمَصَاحِفِ ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ : اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ ، فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ ، فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمَذِیُّ [بخاری حدیث

رقم:٦ ٥٠ ٣، ٤٩٨٤، ٤٩٨٧، ترمذی حدیث رقم:٣١٠٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، اور حضرت عبداللہ بن زبیر، اور حضرت سعید بن عاص، اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو بلایا، انہوں نے قرآن مجید کو صحیفوں میں نقل کیا، اور حضرت عثمان نے تینوں قریشیوں سے فرمایا: جب آپ لوگوں کا زید سے قرآن کے کسی لفظ پر اختلاف ہو جائے تو اسے قریش کے لہجے میں لکھنا، اللہ نے اسے ان کی زبان میں نازل فرمایا ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(149)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ : ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ : يُقْتَلُ فِيهَا هٰذَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٣٧٠٨]۔ وقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا تو فرمایا: یہ عثمان اس فتنے میں مظلوم ہو کر قتل کیا جائے گا۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى ﷺ

سیدنا امام علی المرتضٰی ﷺ کے مناقب

(150)۔قَالَ بَعْضُ اَهْلُ الْعِلْمِ : اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْبَكْرٍ ، وَاَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ ، وَاَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:٣٧٣٤]۔

ترجمہ: بعض اہلِ علم (امام اعظم ابوحنیفہ) نے فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر ایمان لائے، اور علی اس وقت ایمان لائے جب آپ آٹھ سال کے بچے تھے اور خواتین میں سب سے پہلے اُم المومنین خدیجہ ایمان لائیں۔

(151)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُونَ اَنْ يُعْطَاهَا ، فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ؟ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوا اِلَيْهِ ، فَاُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرِءَ ، حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا ؟ قَالَ

ـ اُنفُذْ عَلیٰ رِسْلِكَ حَتّٰی تَنزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ ، فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٢٢٣ ، بخاری حديث رقم:٢٩٤٢]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا کہ: میں کل جھنڈا ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ہاتھوں سے اللہ فتح دے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ لوگ جب صبح کو اٹھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس اس امید پر پہنچے کہ ہمیں جھنڈا عطا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ فرمایا انہیں بلاؤ۔ انہیں بلایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں پر لعابِ دہن لگایا، وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرما دیا۔ حضرت علی ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ ہمارے جیسے نہ ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی معتدل رفتار سے چل پڑو حتیٰ کہ ان کی رہائش گاہوں کے وسط میں پہنچ جاؤ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ جو کچھ اللہ کے حقوق میں سے ان پر واجب ہے۔ اللہ کی قسم اگر آپ کی وجہ سے اللہ نے ایک بندے کو بھی ہدایت دے دی تو وہ آپ کے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

(152)۔عَنْ سَعدِ بنِ اَبِی وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بنَ اَبِي طَالِبٍ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٢١٨ ، بخاری حديث رقم:٤٤١٦ ، ابن ماجة حديث رقم:١١٥ ، ١٢١]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہِ تبوک کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کو گھر پر چھوڑا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا: کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ جس طرح ہارون، موسیٰ کی جگہ پر پیچھے رہے اسی طرح آپ میری جگہ پر پیچھے رہیں، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(153)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ : لَقَدْ اُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَاَنْ تَكُونَ لِي خَصْلَةٌ مِنْهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْطِيَ حُمْرَ النَّعَمِ ، قِيلَ :

وَمَا هُنَّ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : تَزَوُّجُهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَسُكْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَحِلُّ لَهُ فِيهِ مَا يَحِلُّ لَهُ ، وَالرَّايَةُ يَوْمَ خَيْبَرَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٦٩٠]۔ قَالَ الْحَاكِم صَحِيحٌ وَقَالَ الذَّهبِي ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب کو تین شانیں ایسی عطا کی گئی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے عطا ہوتی تو سرخ سونے سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہوتی، آپ سے پوچھا گیا اے امیر المومنین وہ کیا ہیں؟ فرمایا: فاطمہ بنتِ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کا نکاح، اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی مسجد میں رہائش جس کی وجہ سے ان کے لیے اس میں حلال تھا جو کچھ بھی حلال تھا، اور خیبر کے دن کا جھنڈا۔

(154)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ : آخَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ آخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ اَحَدٍ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ٣٧٢٠]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی، تو حضرت علی روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا ہے اور میرے اور کسی کے درمیان بھائی چارہ نہیں بنایا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

(155)۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَ قَالَ التِّرْمِذِي غَرِيبٌ مُنْكَرٌ [ترمذی حدیث رقم :٣٧٢٣]۔ وَ قَالَ الْعُلَمَاءُ جَمِيعُ الصَّحَابَةِ بِمَنْزِلَةِ الْاَبْوَابِ [مرقاة ١١/٣٤٥، حاشية المحدث احمد على السهارنفوری على الترمذی ٢/٢١٣]۔ وَ قَالَ الطِّيبِي لَعَلَّ الشِّيعَةَ تَتَمَسَّكُ بِهٰذَا التَّمْثِيلِ اَنَّ اَخْذَ الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ مِنْهُ مُخْتَصٌّ بِهِ لَا يَتَجَاوَزُهُ اِلىٰ غَيْرِهِ اِلَّا بِوَاسِطَتِهِ ﷺ لِاَنَّ الدار انما يدخل اليها من بابها ، ولا حجة لهم به اذ ليس دار الجنة باوسع من دار الحكمة فلها ثمانية ابواب [طیبی شرح مشکوٰة ١١/٢٦٩، مرقاة ١١/٣٤٦، قوت المغتذی ٢/٢١٤]۔ و قال الشيخ المحقق عبد الحق المحدث الدهلوى شك نيست كه علم آنحضرت از جناب صحابه ديگر نيز آمده و مخصوص بمرتضىٰ نيست الخ [اشعة اللمعات ٤/٦٧٧]۔ و قال الشاه عبد العزيز الدهلوى آن شرط يا زياده ازان شرط در

دیگراں هم بروایتِ اهلِ سنت ثابت شده باشد [تحفه اثنا عشریه صفحة ۲۱۲]۔ وَ قَالَ اللّٰه تعالیٰ : یعلمهم الکتاب والحکمة ، فثبت ان جمیع الصحابة تعلموا الکتاب و الحکمة من النبی الکریم ﷺ ، و قال رسول اللّٰه ﷺ بلغوا عنی ولو آیة و قال فلیبلغ الشاهد الغائب ، فثبت ان جمیع الصحابة بمنزلة الابواب ، منهم من جمع القرآن کابی بکرو عثمان ، و منهم من هواقراء ، و منهم من هو اعلم بالحلال والحرام ، و منهم من هو افرض ، و منهم من هو اقضی ، و منهم من بعث الی الیمن ، و منهم من بعث الی مصر و منهم من بعث الی الکوفة ، و منهم من هاجر الی الشام ، و منهم من اتی الیهم الناس من اطراف العالم رضی اللّٰه عنهم اجمعین و جزاهم اللّٰه عن جمیع الامة خیرا۔ و فی روایة عن ابنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا رَوَاهُ الحَاکِم وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الإسنَادِ [مستدرك حاکم حدیث رقم : ۴۶۹۵]۔ وَقَالَ الذَّهَبِیُّ وَابْنُ الْجَوْزِیُّ وَ النَّوَوِیُّ وَالْجَزَرِیُّ وَابْنُ کَثِیْرٍ وَ اِبْنُ تَیْمِیَة مَوْضُوْعٌ وَ قَالَ یَحْیٰی بنُ مُعِیْنٍ لَا اَصْلَ لَهٗ ، وَ قَالَ الْبُخَارِیُّ مُنْکَرٌ وَ لَیْسَ لَهٗ وَجْهٌ صَحِیْحٌ ، وَ قَالَ التِّرْمَذِیُّ مُنْکَرٌ غَرِیْبٌ ، وَ قَالَ الشَّاهُ عَبْدُالْعَزِیْزِ ایں خبر نیز مطعون است ، وَقَالَ السُّیُوْطِیُّ وَعَلِیٌّ الْقَارِیُّ حَسَنٌ وَالْحَقُّ اَنَّهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

(156)۔عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْیَمَنِ قَاضِیاً فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِیْ وَاَنَا حَدِیْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ ، فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ سَیَهْدِیْ قَلْبَكَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَكَ ، فَاِذَا جَلَسَ بَیْنَ یَدَیْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِیَنَّ حَتّٰی تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ کَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ یَتَبَیَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ ، قَالَ : فَمَا زِلْتُ قَاضِیاً ، اَوْ : مَا شَکَکْتُ فِیْ قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم : ۳۵۸۲ ، السنن الکبریٰ للبیهقی ۸۶/۱۰ ، ترمذی حدیث رقم : ۱۳۳۱ ، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم : ۸۴۱۷ ، مسند احمد حدیث رقم : ۶۳۸ ، مستدرك حاکم حدیث رقم : ۴۷۱۶]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷜فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے بھیج رہے ہیں اور میں نوعمر ہوں، میرے پاس فیصلے کا علم نہیں، تو فرمایا: اللہ تیرے قلب کو ہدایت دے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا، جب بھی دو فریقین تمہارے سامنے بیٹھیں تو اس وقت تک فیصلہ ہرگز نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسا کہ پہلے کی بات سنی تھی، اس لیے کہ اسے اپنی بات بیان کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ ﷜فرماتے ہیں کہ اسکے بعد میں مسلسل فیصلے دیتا رہا اور مجھے کبھی فیصلے میں شک نہیں ہوا۔

(157)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷜ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَقْضٰى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ ﷜ رَوَاهُ الْحَاكِمِ [مستدرک حاکم حدیث رقم:٤٧١٤]۔ وَقَالَ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ﷜فرماتے ہیں کہ: ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ اہلِ مدینہ میں سب سے بڑے قاضی حضرت علی بن ابی طالب ﷜ ہیں۔

(158)۔وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:٣٧١٣ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ] وَفِي رِوَايَةِ اَحْمَد وَاَبِي يَعْلٰى اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ [مسند احمد حدیث رقم:٩٦٨، مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم:٦٤١٦]۔شواهده كثيرة شهيرة ، قال الشافعي: اَلْمُرَادُ بِهٖ وِلَاءُ الْاِسْلَامِ وَ مَوَدَّتُهٗ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُّوَالِيَ بَعْضُهُمْ بَعضاً وَلَا يُعَادِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَهُوَ فِي مَعْنٰى مَا ثَبَتَ عَنْ عَلِيٍّ ﷜ لَا يُحِبُّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ [الاعتقاد للبیهقی صفحة ٣٥٤]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم ﷜فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺنے فرمایا: جس کا میں محبوب ہوں اس کا علی بھی محبوب ہے۔ایک حدیث کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ: اے اللہ جو علی سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کر۔ (اس حدیث میں مولا دشمن کا الٹ ہے یعنی دوست یا محبوب)

(159)۔وَعَنْ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى ﷜ قَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَاَ النَّسَمَةَ ، اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ﷺ اِلَيَّ اَنْ لَا يُحِبَّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ ، وَلَا يُبْغِضَنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم باب الدليل على ان حب الانصار و على ﷜ من الايمان و علاماته و بغضهم من علامات النفاق حديث رقم : ٢٤٠ ، ترمذی حديث رقم:٣٧٣٦ ، نسائی حديث رقم:٥٠٢٢ ، ابن ماجة حديث رقم:١١٤]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَقَالَ ﷺ آيَةُ

الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٢٣٥، ٢٣٦، ٢٣٧، ٢٣٨، ٢٣٩، بخارى حديث رقم:١٧، ٣٧٨٤، النسائى حديث رقم:٥٠١٩]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ﷺ فرماتے ہیں کہ: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ذرے کو بڑھایا، نبی امی ﷺ کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ مجھ سے مومن کے سواء محبت کوئی نہیں کرے گا اور منافق کے سواء بغض کوئی نہیں رکھے گا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی نشانی انصار کی محبت اور منافقت کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

(160)۔عَنْ اَبِیْ حَیْوۃٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ : یَهْلِكُ فِیَّ رَجُلَانِ ، مُفْرِطٌ فِیْ حُبِّیْ وَمُفْرِطٌ فِیْ بُغْضِیْ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ [المصنف لابن ابی شیبة ٥٠٦/٧]۔ وروى مثله عن ابى مريم، وزبيد عليهما الرحمة [المصنف لابن ابی شيبة ٥٠٦/٧، ١٥٥/٨]۔ ورواه عبد الرزاق عن محمد بن سيرين [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٠٦٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوحیات فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا: میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاک ہوں گے، میری محبت میں زیادتی کرنے والا اور میرے بغض میں زیادتی کرنے والا۔

(161)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَلَیْهِ الرَّحْمَۃُ اَنَّہٗ کَانَ یَرٰی اَنَّ عَامَّۃَ مَا یُرْوٰی عَنْ عَلِیٍّ الْکِذْبُ رَوَاہُ الْبُخَارِی [بخارى حديث رقم:٣٧٠٧]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمت اللہ علیہ کی تحقیق یہ تھی کہ عام طور پر جو باتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف منسوب کی جاتی ہیں وہ جھوٹ ہوتا ہے۔

اَفْضَلُ الْاَوْلِیَآءِ الْمُحَمَّدِیِّیْنَ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِیٌّ

محمدی اولیاء میں سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا [الحديد٥٧: ١٠] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے پہلے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور اللہ کی راہ میں جنگ لڑی ان کا درجہ بہت بلند ہے۔ اس کے بعد خرچ کرنے والے اور جنگ لڑنے والے ان کے برابر نہیں ہو سکتے۔ وَقَالَ وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقٰی [الليل:١٧]

اور فرمایا: جہنم سے دور رہے گا جو سب سے بڑا متقی ہے۔

(162)۔عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰہَ خَیَّرَ عَبْداً بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ ، فَبَکیٰ اَبُوْبَکْرٍ ﷺ فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ مَا یُبْکِیْ ھٰذَا الشَّیْخَ اِنْ یَکُنِ اللّٰہُ خَیَّرَ عَبْداً بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ؟ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ھُوَ الْعَبْدَ ، وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمَنَا ، قَالَ: یَا اَبَا بَکْرٍ لَا تَبْکِ ، اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ ، وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذاً خَلِیْلًا مِّنْ اُمَّتِیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ ، وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ ، لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ ، اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَکْرٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُ [بخاری حدیث رقم:٤٦٦، ٣٦٥٤ ، ٣٩٠٤ ، مسلم حدیث رقم: ٦١٧٠ ، ٦١٧١ ، ترمذی حدیث رقم: ٣٦٦٠، ٣٦٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطاب فرمایا: بے شک اللہ نے اپنے بندے کو اختیار دیا کہ دنیا اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے، ان میں سے ایک کو اختیار کر لے، تو اس نے اسے اختیار کیا جو کچھ اللہ کے ہاں ہے۔ ابوبکر رونے لگے، میں نے دل میں کہا اگر اللہ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور اپنے ہاں کی چیز کے درمیان اختیار دیا ہے اور اس بندے نے اللہ کے ہاں کی چیز کو اختیار کر لیا ہے تو اس میں اس بزرگ کو کون سی چیز نے رلایا؟ دراصل وہ بندہ رسول اللہ ﷺ خود تھے، اور ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر مت رو، مجھ پر صحبت اور مال کے لحاظ سے سب سے زیادہ احسان ابوبکر کے ہیں، اگر میں اپنی امت میں کسی کو اپنا خلیل (تنہائی کا دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلامی اخوت اور مودت (یعنی یہ میرا بھائی ہے اور ہم میں باہم مودت ومحبت ہے)۔ مسجد کو آنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔

(163)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ ، عَاصِبٌ رَأْسَہٗ بِخِرْقَۃٍ ، فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ ، فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنیٰ عَلَیْہِ ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّہٗ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَیَّ فِیْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ مِنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ ، وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذاً مِنَ النَّاسِ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا ، وَلٰکِنْ خُلَّۃُ الْاِسْلَامِ ، سُدُّوْا عَنِّیْ کُلَّ خَوْخَۃٍ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ ، غَیْرَ خَوْخَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُ [بخاری حدیث رقم:٤٦٧ ، ٣٦٥٦، ٣٦٥٧ ، ٦٧٣٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وفات میں باہر تشریف لائے، کپڑے سے اپنا سر باندھا ہوا تھا، منبر پر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد و ثناء بیان فرمائی، پھر فرمایا: لوگوں میں سے ابو بکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر کسی ایک کے بھی جانی اور مالی احسانات نہیں ہیں، اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلامی دوستی افضل ہے، میری طرف سے مسجد میں آنے والی ہر کھڑکی بند کر دو سوائے ابو بکر کی کھڑکی کے۔

(164)۔عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ ﷛ قَالَ : مَرِضَ النَّبِیُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهٗ ، فَقَالَ : مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : اِنَّهٗ رَجُلٌ رَقِيْقٌ ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَعَادَتْ ، فَقَالَ: مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُ [بخاری حدیث رقم: ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۲، ۳۳۸۵ ، مسلم ۹۴۸]۔ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُ فِيْ بَابِ : اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابو بکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(165)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهٖ: اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ ، وَاَخَاكِ ، حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَاباً ، فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا اَوْلٰى ، وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۱۸۱]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں مجھ سے فرمایا: ابو بکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تا کہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے اور کہنے والا کہتا نہ پھرے کہ میں زیادہ حق دار ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومنین (یعنی فرشتے) ابو بکر کے سواء ہر کسی کا انکار کر رہے ہیں۔

(166)۔عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَمْعَةَ اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ:

لَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَ عُمَرَ ، قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ : خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْ حُجْرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ: لَا لَا لَا لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ مُغْضَبًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حديث رقم:٤٦٦١]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زمعہ نے مجھے یہ حدیث بتائی کہ: جب نبی کریم ﷺ نے عمر کی آواز سنی تو نبی کریم ﷺ اٹھے حتیٰ کہ اپنا سر مبارک حجرے سے باہر نکالا، پھر فرمایا: نہیں نہیں نہیں، ابوقحافہ کا بیٹا لوگوں کو نماز پڑھائے، آپ نے غضبناک ہو کر یہ بات فرمائی۔

(167)۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ ، فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ ، تَمْشِيْ قُدَّامَ رَجُلٍ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ عَلٰى رَجُلٍ اَفْضَلَ مِنْهُ ؟ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَاَحْمَدُ فِيْ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ [فضائل الصحابة حديث رقم :١٣٧، المعجم الاوسط للطبراني حديث رقم:٧٣٠٦ ، مجمع الزوائد حديث رقم:١٤٣١٣]۔ لَهٗ شَوَاهِدُ مِنْ وُجُوْهٍ اُخَرَ تَقْضِيْ لَهٗ بِالصِّحَةِ اَوِ الْحُسْنِ وَقَدْ اَشَارَ ابْنُ كَثِيْرٍ اِلَى الْحُكْمِ بِصِحَتِهٖ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابودرداء کو ابوبکر صدیق کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے ابودرداء تم اس شخص کے آگے چل رہے ہو جس سے افضل شخص پر نبیوں کے بعد سورج طلوع نہیں ہوا۔

(168)۔عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ؓ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ ، قَالَتْ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ ؟ كَاَنَّهَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ ، قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ : اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمَذِيُّ [بخاري حديث رقم: ٧٢٢٠ ، ٧٣٦٠ ، ٣٦٥٩ ، مسلم حديث رقم:٦١٧٩ ، ٦١٨٠ ، ترمذی حديث رقم٣٦٧٦]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم ؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ آپ نے اسے پھر کبھی آنے کا حکم دیا۔ وہ کہنے لگی، اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو پھر؟ جیسے وہ وفات کی بات کر رہی ہو۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔

(169)۔عَنْ عَلِيٍّ وَّالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: مَا غَضِبْنَا اِلَّا لِاَنَّا قَدْ اُخِّرْنَا عَنِ

الْمُشَاوَرَةِ ، وَإِنَّا نَرَىٰ اَبَا بَكْرٍ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ لَصَاحِبُ الْغَارِ وَ ثَانِیَ اثْنَيْنِ وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهٖ وَ كِبْرِهٖ ، وَلَقَدْ اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَیٌّ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرَكِ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ [مستدرك حاكم حديث رقم:٤٤٧٨]۔ وَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ فِی التَّلْخِيْصِ

ترجمہ: حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم ناراض صرف اس لیے ہوئے ہیں کہ ہمیں مشاورت میں پیچھے کیا گیا ہے۔ ورنہ ہم رسول اللہ ﷺ کے بعد ابو بکر کو خلافت کا سب سے زیادہ حق دار سمجھتے ہیں۔ وہ یارِ غار ہے، اور ثانی اثنین ہے، اور ہم اس کا شرف اور عظمت جانتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

(170)۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرَكِ [بخاری حديث رقم :٣٦٦٨ ، ترمذی حديث رقم:٣٦٥٦ ، مستدرك حاكم حديث رقم:٤٤٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب ﷺ نے فرمایا: ابو بکر ہمارا سردار ہے، ہم سے افضل ہے اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب ہے۔

(171)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: اِنِّی لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ ، فَدَعَوا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَقَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِيْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰی مَنْكِبِیْ يَقُوْلُ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ ، لِاَنِّیْ كَثِيْرًا مِمَّا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : كُنْتُ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ ، وَفَعَلْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ ، فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا ، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [بخاری حديث رقم:٣٦٧٧ ، ٣٦٨٥، مسلم حديث رقم:٦١٨٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٩٨، شرح السنة حديث رقم: ٣٨٩٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں کھڑا تھا، لوگ عمر بن خطاب کے لیے اللہ سے دعائیں مانگ رہے تھے، انہیں ان کی چارپائی پر رکھا گیا تھا، ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اور میرے کندھے پر اپنی کہنی

رکھ دی، اور کہنے لگا، اللہ تجھ پر رحمت کرے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تیرے یاروں کے ساتھ تجھے ملا دے گا، میں رسول اللہ ﷺ سے اکثر سنا کرتا تھا کہ: میں اور ابوبکر اور عمر تھے، میں نے اور ابوبکر اور عمر نے فلاں کام کیا، میں ابوبکر اور عمر گئے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تمہیں ان دونوں کے ساتھ ملا دے گا، میں نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے۔

(172)۔عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنُخَيِّرُ اَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُ [بخاری باب فضل ابی بکر بعد النبی ﷺ حدیث رقم:٣٦٥٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لوگوں کے درمیان افضلیت بیان کرتے تھے، ہم سب سے افضل ابوبکر کو کہتے تھے، پھر عمر ابن خطاب کو، پھر عثمان بن عفان کو رضی اللہ عنہم۔

(173)۔عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِاَبِي بَكْرٍ اَحَداً، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ [بخاری حدیث رقم:٣٦٩٧، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦٢٧، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم:٥٥٩٥، ٥٥٩٦، ٥٥٩٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ابوبکر کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے، پھر عمر، پھر عثمان، پھر ہم نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو چھوڑ دیتے تھے، ان کے درمیان افضلیت نہیں دیتے تھے۔

(174)۔عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِيُ [ابو داؤد حدیث رقم:٤٦٢٨، ترمذی حدیث رقم:٣٧٠٧، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:١٦٩٢ وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ]۔ وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ: وَاَصْحَابُهٗ مُتَوَافِرُوْنَ [مسند احمد حدیث رقم:٤٦٢٥، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم:٥٧٧٦، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:١٢٩٥٢]۔ وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ: فَيَبْلُغُ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْنَا [مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم:٥٥٩٧، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:١٢٩٥٣، المعجم الاوسط حدیث رقم:٨٧٠٢، مجمع الزوائد حدیث رقم:١٤٣٨٥ وقال رجاله وثقوا وفیهم خلاف]۔

فَثَبَتَ اِجْمَاعُ اَهْلِ السَّمَآءِ وَ رَبُّنَا مَعَهُمْ جَلَّ وَعَلَا شَانُهٗ ، وَثَبَتَ اِجْمَاعُ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ نَبِيُّنَا مَعَهُمْ ﷺ۔

ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی امت میں آپ ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین۔ایک روایت میں ہے کہ: صحابہ وافر تعداد میں تھے۔ایک روایت میں ہے کہ: یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی تھی تو آپ ﷺ انکار نہیں فرماتے تھے۔

(175)۔عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ ، زَوَّجَنِیْ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَّالِهٖ ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا ، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ صَدِيْقٌ ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا ، اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:٣٧١٤]۔ و قال غریب

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ابوبکر پر رحمت کرے، اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دے دی، اور مجھے دار الہجرت تک اٹھا کر لایا، اور اپنے مال میں سے بلال کو آزاد کیا۔اللہ عمر پر رحمت کرے، حق بات کہہ دیتا ہے خواہ کڑوی ہو، حق کی خاطر تنہا رہ جانا گوارا کر لیتا ہے۔اللہ عثمان پر رحمت کرے، اس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔اللہ علی پر رحمت کرے، اے اللہ حق کو اس کے ساتھ گھما دے یہ جدھر بھی جائے۔

(176)۔عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ اَصْحَابِیْ عَلٰی جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ سِوَی النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاخْتَارَ لِیْ مِنْهُمْ اَرْبَعَةً اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ اَصْحَابِیْ وَفِیْ اَصْحَابِیْ كُلِّهِمْ خَيْرٌ رَوَاهُ عَيَاضٌ فِی الشِّفَاءِ [الشفاء ٤٢/٢ ، الریاض النضرة ٤٧/١]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے تمام جہانوں پر میرے صحابہ کو چن لیا ہے سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔اور ان میں سے چار کو میرے لیے چنا ہے، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی۔یہ میرے صحابہ میں سب سے افضل ہیں، اور میرے سارے صحابہ میں بھلائی ہے۔

(177)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ: اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟ قَالَ: اَبُوْبَکْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِیْتُ اَنْ یَقُوْلَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ اَنْتَ؟ قَالَ: مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ [بخاری حدیث رقم: ۳۶۷۱ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۲۹]۔ وَ سَیَأْتِیْ حَدِیْثُ سَیِّدِنَا سَفِیْنَۃَ ؓ اَلْخِلَافَۃُ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً [انظر المستند حدیث رقم: ۳۳۷]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (سیدنا علی) سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر، میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر، اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اب یہ نہ کہیں کہ عثمان، میں نے عرض کیا پھر آپ ہوں گے، فرمایا: میں مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں۔

مِنْ عَلَامَاتِ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنْ تُفَضِّلَ الشَّیْخَیْنِ وَ تُحِبَّ الْخَتَنَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم

شیخین کو افضل ماننا اور ختنین سے محبت کرنا اہل سنت کی علامات میں سے ہے

(178)۔عَنْ عَلِیٍّ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ سَیِّدَا کُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ مَا خَلَا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ، لَا تُخْبِرْهُمَا یَا عَلِیُّ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۶۶ ، ۳۶۶۵ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۹۵ ، المصنف لابن ابی شیبة ۴۷۳/۷ ، مسند احمد حدیث رقم: ۶۰۴ ، مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم: ۵۳۳ ، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۱۳۴۸]۔ وَ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالْبَغْوِیُّ عَنْ اَنَسٍ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۶۴ ، شرح السنة باب فضل ابی بکر و عمر حدیث رقم: ۳۸۹۶]۔ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبْرَانِیُّ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۱۰۰، ابن حبان حدیث رقم: ۶۹۰۴ ، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۴۱۷۴]۔ وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۸۸۰۸]۔ وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۴۴۳۱]۔ وَفِیْ رِوَایَةِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: هٰذَانِ سَیِّدَا کُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابِهَا [مسند احمد حدیث رقم: ۶۰۴]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ابوبکر اور عمر اگلے اور پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے، اے علی انہیں مت بتانا۔ اس حدیث کو سیدنا علی کے علاوہ حضرت انس، ابو

حذیفہ، جابر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم نے روایت کیا۔ مسند احمد میں سیدنا علی المرتضٰی ﷛ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں جنتی بوڑھوں اور نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(179)۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا لَهٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ، وَ وَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ، وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۸۰]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نبی نہیں گزرا جس کے آسمان میں دو وزیر نہ ہوں اور زمین میں دو وزیر نہ ہوں، آسمان میں میرے دو وزیر جبریل اور میکائیل ہیں، اور زمین میں میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔

(180)۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی لَیَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوَاکِبَ الدُّرِّیَّ فِی اُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَآءِ، وَ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ مِنْهُمْ وَ اَنْعَمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم :۳۶۵۸، ابو داؤد حدیث رقم : ۳۹۸۷ ش، شرح السنة حدیث رقم : ۳۸۹۱، مسند احمد حدیث رقم : ۱۱۲۱۲، ۱۱۲۱۹]۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بلند درجات والوں کو ان سے نیچے والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم چمکتے ہوئے ستاروں کو آسمان کے آفاق میں بلندی پر دیکھتے ہو۔ اور بے شک ابوبکر اور عمر ان میں سے ہیں اور ان سب سے زیادہ انعام یافتہ ہیں۔

(181)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ : هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۷۱]۔ مُرْسَلٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حنطب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں۔

(182)۔عَنْ اِبْنِ عُمَرَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ

وَعُمَرُ، اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالآخَرُ، عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ آخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا، وَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۳٦٦٩، ابن ماجة حدیث رقم:۹۹]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر تھے۔ ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور دوسرا آپ کے بائیں طرف، آپ نے دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، فرمایا: ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے۔

(183)۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۳٦٦۲، ابن ماجة حدیث رقم:۹۷]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

، وَعَنْ سَيِّدِنَا ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى "اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" قَالَ: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ صَاحِبَاهُ، قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ: فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ، فَقَالَ: صَدَقَ وَاللّٰهِ وَنَصَحَ، وَاللّٰهِ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ، هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ فِي التَّلْخِيْصِ [مستدرك حاكم حديث رقم:۳۰۷۵]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ان دو کی پیروی کرنا، ابوبکر اور عمر۔ سیدنا عبداللہ ابنِ عباس ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد الصراط المستقیم کی تفسیر میں فرمایا کہ: اس سے مراد رسول اللہ ﷺ اور ان کے دونوں یار ہیں، حضرت ابو العالیہ تابعی فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ بات حضرت حسن ﷺ سے کہی تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم انہوں نے سچ فرمایا اور بڑے نکتے کی بات فرمائی، اللہ کی قسم صراط مستقیم سے مراد رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر ہیں۔

(184)۔ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ، وَبَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ عُمَرُ، وَبَعْدَهُمَا آخَرُ ثَالِثٌ، وَلَمْ يُسَمِّهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم:۸۳٦، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸٤۰، ۸۷٤، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۹۱۱، ۹۲۵، ۹۳۵، ۹۳٦، ۹۳۷، ۱۰۳٤، ۱۰۳۵، ۱۰۳٦، ۱۰٤٤، ۱۰۵۵، ۱۰۵٦، ۱۰۵۸، ابن ماجة حديث رقم:۱۰٦، المصنف لابن ابی شيبة ۵۷٤/۸، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم:۱۷۵، ۱۷٦]۔ الحديث صحيح متواتر رواه ثمانون رجلا عن سيدنا على ﷺ ويويده حديث سيدنا محمد بن الحنفية فى البخارى حديث رقم:۳٦۷۱۔

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ علی ﷺ نے فرمایا: اس امت میں اس کے نبی کے بعد سب سے افضل

ابوبکر ہیں، ابوبکر کے بعد عمر ہیں، اوران دونوں کے بعدایک تیسرا ہے، مگر آپ نے اس کا نام نہیں لیا۔

(185)۔عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِيْ عَلَىٰ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَّدْتُهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِيْ رَوَاهُ الدَّار قُطْنِيْ [فضائل الصحابة لامام احمد بن حنبل حديث رقم: ٤٩ عن حكم بن حجل، ٣٨٧عن حكم بن حجل قال سمعت عليا ﷺ يقول، السنة لعبد الله ابن احمد حديث رقم: ١٢٤٢عن حكم بن حجل ،١٣٢٢عن علقمة، السنة لابن ابى عاصم حديث رقم: ١٠٢٧عن علقمة، ١٢٥٤عن حكم بن حجل، الاعتقاد للبيهقى صفحه٣٥٨عن حكم بن حجل قال خطبنا علىٌّ بالبصرة، ٣٦١عن علقمة و قال له شواهد ذكرناها فى كتاب الفضائل ،فضائل ابى بكر الصديق مؤلفه ابو طالب محمد بن على العشارى متوفى ٤٥١ حديث رقم: ٣٩، تحفة الصديق لابن بلبان صفحه٨٧، الاستيعاب صفحه٤٣٤، ابن عساكر ٣٦٩/٣٠عن عبد خير، ٣٧١عن علقمة، ٣٨٣عن حكم عن ابيه، ابن عساكر ٤٤ /٣٦٥ عن جابر بن حميدو حديث آخرعن حكم بن حجل و حديث آخر عن حكم بن حجل ايضاً و حديث آخر عن علقمة، الرياض النضرة ٤٠١/١، المؤتلف والمختلف للدار قطنى ٩٢/٣ عن حكم بن حجل ،المنتقىٰ للذهبى صفحه٣٦١ عن محمد بن الحنفية بلفظ كان يقول، تاريخ الخلفاء صفحه٣٨، الصواعق المحرقة صفحه٦٠، تفسير قرطبى ٢٠٦/١٧، كنز العمال حديث رقم: ٣٦١٥٢، ازالة الخفاء ٣١٧/١]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں: میں نے جسے پایا کہ وہ مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل کہتا ہے تو میں اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

(186)۔عَنْ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَىٰ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَقَالَ: مَا كَانَ مَنْزِلَةُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْزِلَتُهُمَا السَّاعَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ١٦٧١٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ ایک شخص سیدنا علی بن حسین (امام زین العابدین) کے پاس حاضر ہوا اور کہا ابوبکر اور عمر کا قرب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کتنا تھا؟ فرمایا: اتنا ہی قرب تھا جتنا آج ہے۔

(187)۔عَنْ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ: مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِيّاً ﷺ كَانَ اَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّاَ اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ جَمِيْعِهِمْ وَمَا اَرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهٗ مَعَ هٰذَا عَمَلٌ اِلَى السَّمَآءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حديث رقم: ٤٦٣٠]۔

ترجمہ: محمد فریابی فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا کہ علی ﷺ ولایت کے شیخین سے زیادہ حق دار تھے، اس نے یقیناً ابوبکر، عمر اور مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کو گناہ گار کہا، اور میں نہیں سمجھتا کہ اس عقیدے کے ہوتے ہوئے اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہو۔

(188)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ : مَا اَظُنُّ رَجُلاً يَنْتَقِصُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی باب خير الناس بعد رسول الله ﷺ حديث رقم: ٣٦٨٥]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی فرماتے ہیں: میں نہیں سمجھتا کہ جو شخص ابوبکر اور عمر کا مرتبہ گھٹاتا ہے وہ نبی ﷺ سے محبت کرتا ہوگا۔

(189)۔عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَاِنَّهُ قَالَ : اُفَضِّلُ الشَّيْخَيْنِ بِتَفْضِيْلِ عَلِيٍّ اِيَّاهُمَا عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِلَّا لَمَا فَضَّلْتُهُمَا، كَفٰى بِيْ وِزْراً اَنْ اُحِبَّهٗ ثُمَّ اُخَالِفَهٗ ذَكَرَهٗ ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّي [الصواعق المحرقة صفحة ٦٢]۔

ترجمہ: محدث عبدالرزاق کہتے ہیں کہ: میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو اس لیے افضل کہتا ہوں کہ حضرت علی نے ان کو اپنے سے افضل قرار دیا ہے، میرے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ میں حضرت علی سے محبت بھی کروں اور پھر ان کی مخالفت بھی کروں۔

اَلتَّائِيْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ : قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، سَيَهْلِكُ فِيَّ صِنْفَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْحُبُّ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْبُغْضُ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ ، وَخَيْرُ النَّاسِ فِيَّ حَالًا النَّمَطُ الْاَوْسَطُ فَالْزَمُوْهُ ، وَالْزَمُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ ، فَاِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ لِلشَّيْطٰنِ كَمَا اَنَّ الشَّاذَّ مِنَ الْغَنَمِ لِلذِّئْبِ ، كَذَا فِي نَهْجِ الْبَلَاغَةِ [خطبه رقم : ١٢٧]۔ وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ جَاءَ يُفَضِّلُنِيْ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ لَجَلَدْتُهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِيِّ [رجال الكشى: ٦٩٥/٢]۔

روافض کی کتابوں سے تائید: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے، حد سے زیادہ محبت کرنے والا، جسے میری محبت حق سے دور لے جائے گی، اور حد سے زیادہ بغض

رکھنے والا جسے میرا بغض حق سے دور لے جائے گا، میرے بارے میں بہترین حالت درمیانی گروہ کی ہے، اسی گروہ کے ساتھ چمٹے رہو، اور بڑے گروہ کو لازم پکڑو، بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے، تفرقہ بازی سے بچو، اکیلا آدمی شیطان کے لیے ایسا ہی ہے جیسے اکیلی بکری بھیڑیے کے لیے۔

اور فرمایا: جو میرے پاس آیا اور وہ مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل سمجھتا ہو تو میں اسے مفتری کی حد یعنی اسی کوڑے ماروں گا۔

فِي مَنَاقِبِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب

(190)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا، وَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۶۰۳۳، بخاری حدیث رقم:۳۷۵۹، ۳۷۶۰، ترمذی حدیث رقم:۱۹۷۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ خود فاحش تھے اور نہ ہی فحاشی کو پسند کرتے تھے اور فرمایا کہ تم میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جس کے اخلاق تم سب سے اچھے ہوں، اور فرمایا کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود سے، سالم مولیٰ ابی حذیفہ سے، اُبی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے رضی اللہ عنہم۔

(191)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِنِ يَزِيْدَ قَالَ سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيْبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى نَاْخُذَ عَنْهُ، قَالَ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۷۶۲، ترمذی حدیث رقم:۳۸۰۷]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو سیرت اور عبادت کے لحاظ سے نبی کریم ﷺ کے زیادہ قریب ہو، تاکہ ہم اس سے دین حاصل کر سکیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں عبداللہ بن مسعود سے زیادہ کسی شخص کو نہیں جانتا جو سیرت، عبادت اور عادت کے لحاظ سے نبی کریم ﷺ کے قریب ہو۔

(192)۔وَعَنْ اَبِی مُوسٰی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِی مِنَ الْیَمَنِ فَمَکُثْنَا حِیْنًا مَا نُرٰی بْنَ مَسْعُوْدٍ وَاُمَّهٗ اِلَّا مِنْ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ ﷺ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٦٣٢٦، بخاری حدیث رقم:٣٧٦٣، ترمذی حدیث رقم:٣٨٠٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تو ہم ایک عرصہ (مدینہ شریف میں) ٹھہرے۔ہم یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے ہیں کیوں کہ ہم انہیں اور ان کی والدہ کو نبی کریم ﷺ کے کاشانۂ اقدس میں کثرت سے داخل ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔

(193)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَالَّذِی لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ مَا مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ سُوْرَةٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَیْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ اٰیَةٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِیْمَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا هُوَ اَعْلَمُ بِکِتَابِ اللّٰهِ مِنِّی تَبْلُغُهُ الْاِبِلُ لَرَکِبْتُ اِلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٣٣٣، بخاری حدیث رقم:٥٠٠٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی سورۃ نہیں جس کے بارے میں مجھے معلوم نہ ہو کہ کہاں نازل ہوئی اور کوئی ایسی آیت نہیں جس کے بارے میں مجھے معلوم نہ ہو کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی۔اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ وہ فلاں آدمی کتاب اللہ کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے اور میرا اونٹ اس تک پہنچ سکتا ہے تو میں اس کی طرف اپنا اونٹ ضرور دوڑا دوں گا۔

(194)۔وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ کُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَیْرِ مَشُوْرَةٍ لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاکِم وَقَالَ الْحَاکِمُ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ وَضَعَّفَهُ الذَّهَبِیُّ [ترمذی حدیث رقم:٣٨٠٨، ابن ماجة حدیث رقم:١٣٧، مستدرک حاکم حدیث رقم:٥٤٦٩]۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر میں ان میں سے کسی شخص کو مشورے کے بغیر امیر مقرر کرتا تو عبداللہ بن مسعود کو مقرر کرتا۔

(195)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ یَسِّرْ لِی جَلِیْساً صَالِحاً، فَلَقِیْتُ قَوْماً فَجَلَسْتُ، فَاِذَا بِوَاحِدٍ جَآءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِی، فَقُلْتُ مَنْ ذَا؟ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ، فَقُلْتُ اِنِّی دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُیَسِّرَ لِی جَلِیْساً صَالِحاً فَیَسَّرَ لِی، فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ مِنْ

اَهلِ الْكُوفَةِ ، قَالَ اَوَلَيسَ عِندَكُم ابنُ اُمِّ عَبدٍ صَاحِبُ النَّعلَينِ وَالوِسَادَةِ وَالْمِطهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِى اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيطَانِ عَلىٰ لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ وَ فِيكُم صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِى لَا يَعلَمُهٗ غَيرُهٗ ؟ رَوَاهُ الحَاكِمُ فِى المُستَدرَكِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلىٰ شَرطِ الشَّيخَينِ وَ لَم يُخرِجَاهُ[مستدرك حاكم حديث رقم:٥٤٦٣ ، بخارى حديث رقم:٣٧٤٢]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں ملکِ شام میں گیا۔ دو رکعت نفل ادا کیے پھر دعا کی کہ اے اللہ مجھے نیک ساتھی عطا فرما۔ پھر میں ایک قوم سے ملا اور وہاں بیٹھ گیا۔ اچانک ایک آدمی آیا اور میرے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اس نے کہا ابودرداء۔ میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے اچھا ساتھی آسانی سے فراہم کر دے۔ انہوں نے فرمایا تم کہاں سے ہو؟ میں نے کہا اہلِ کوفہ سے ہوں۔ انہوں نے فرمایا کیا تمہارے پاس ابنِ امِ عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود) نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ کے نعلین والا ہے، تکیے والا ہے اور مسواک والا ہے۔ اور تم میں وہ شخص موجود ہے جسے اللہ نے اپنے نبی کی زبان کے صدقے شیطان سے بچا رکھا ہے (یعنی حضرت عمار بن یاسر)۔ اور تم میں رسول اللہ ﷺ کا ہمراز موجود ہے جن رازوں کو اس کے سواء کوئی دوسرا نہیں جانتا (یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم)۔

(196)۔ وَعَن اَبِى حَنِيفَةَ عَن عَونٍ عَن اَبِيهِ عَن عَبدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ صَاحِبَ حَصِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِى رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ عَصَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِى رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ رِدَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِى رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ الرَّاحِلَةِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِى رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ سِوَاكِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ صَاحِبَ المِيضَاةِ وَ صَاحِبَ النَّعلَينِ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعظَمُ فِى مُسنَدِهٖ[مسند امام اعظم صفحة ١٨٤]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَشَاهِدُهٗ فِى الْبُخَارِىِّ حديث رقم:٣٢٨٧، ٦٢٧٨۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی چٹائی والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے عصا والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی چادر والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مسواک والے تھے۔ اور لوٹے والے تھے اور نعلین والے تھے۔

(197)۔ وَعَن جَعفَرِ بنِ عَمرِو بنِ حُرَيثٍ عَن اَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ لِعَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ ، اِقرَأ قَالَ اَقرَأُ وَ عَلَيكَ اُنزِلَ ؟ قَالَ اِنِّى اُحِبُّ اَن اَسمَعَهٗ مِن غَيرِى ، قَالَ فَافتَتَحَ سُورَةَ

النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغَ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا فَاسْتَعْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَفَّ عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَكَلَّمْ، فَحَمِدَ اللّٰهَ فِي اَوَّلِ كَلَامِهِ وَ اَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ وَ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَشَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ وَ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ رَضِيْتُ لَكُمْ مَا رَضِيَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَضِيْتُ لَكُمْ مَا رَضِيَ لَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَ لَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٥٤٧٤]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا کہ قرآن پڑھ۔ انہوں نے عرض کیا میں (آپ کے سامنے) پڑھوں؟ جب کہ نازل آپ پر ہوا ہے۔ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سنوں۔ انہوں نے سورۃ النسآء پڑھنا شروع کردی۔ حتیٰ کہ پڑھتے پڑھتے اس آیت تک پہنچ گئے فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر کرنے کو فرمایا۔ عبداللہ چپ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا بولو۔ انہوں نے پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور نبی ﷺ پر درود پڑھا اور حق کی گواہی دی اور کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میں تمہارے حق میں ہر اس بات پر راضی ہوں جس پر اللہ اور اس کا رسول راضی ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو میں تمہارے حق میں ہر اس بات پر راضی ہوں جس پر عبداللہ بن مسعود راضی ہے۔

مَنَاقِبُ حَمْزَةَ رضی اللہ عنہ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مناقب جو رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں

(198)۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يُقَاتِلُ يَوْمَ اُحُدٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ يَقُوْلُ : اَنَا اَسَدُ اللّٰهِ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٩٤٣]۔ وقال صحيح على شرط الشيخين و وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: احد کے دن حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کے سامنے جنگ لڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے: میں اللہ کا شیر ہوں۔

(199)۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْبَةَ عَنْ جَدِّهِ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَمَکْتُوْبٌ عِنْدَہٗ فِی السَّمَآءِ السَّابِعَۃِ : حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰہِ وَ اَسَدُ رَسُوْلِہٖ ﷺ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٩٦١]۔ضعيف

ترجمہ: حضرت یحیٰی بن عبدالرحمٰن بن ابی لبیبہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس کے ہاں ساتویں آسمان پر لکھا ہوا ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب اللہ کے شیر اور اس کے رسول ﷺ کے شیر ہیں۔

(200)۔وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :حَمْزَۃُ سَیِّدُ الشُّھَدَآءِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْحَاکِم وَ قَالَ صَحِیْح الِاسنَادِ[مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٩٦٣]۔ وَافَقَہُ الذَّھَبِی

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمزہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں تمام شہداء کے سردار ہیں۔

مَنَاقِبُ عَبَّاسٍ ؓ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

حضرت عباس ؓ کے مناقب جو رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں

(201)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْہُ رواہ الترمذی [ترمذی حدیث رقم: ٣٧٥٩]۔ و قال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(202)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اَلْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَ اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ اَوْ مِنْ صِنْوِ اَبِیْہِ رواہ الترمذی [ترمذی حدیث رقم: ٣٧٦١]۔ و قال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عباس رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں، اور بلا شبہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

مَنَاقِبُ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مناقب

(203)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ ضَمَّنِی النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی صَدْرِہٖ وَ قَالَ

اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَفِی رِوَایَةٍ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَفِی رِوَایَةٍ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَتَاوِیْلَ الْكِتَابَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [بخاری حدیث رقم: ۷۵، ۳۸۵٦، ترمذی حدیث رقم: ۳۸۲٤، ابن ماجة حدیث رقم: ۱٦٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ چمٹایا اور فرمایا: اے اللہ اسے حکمت سکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ اسے کتاب کا علم سکھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ اسے حکمت اور کتاب کی باریکیاں سکھا۔

(204)۔وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَتَی الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوءً، فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا ؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ ابْنُ عَبَّاس، قَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٦۳٦۸، بخاری حدیث رقم: ۱٤۳]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلا میں تشریف لے گئے تو میں نے وضو کا برتن بھر کر رکھ دیا۔ جب آپ باہر نکلے تو پوچھا یہ برتن کس نے رکھا ہے؟ ابوبکر نے عرض کیا ابن عباس نے رکھا ہے۔ فرمایا: اے اللہ اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔

مَنَاقِبُ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

(205)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ اَدْعُو اُمِّی اِلَی الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا یَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِی فِی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَكْرَهُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِی قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی كُنْتُ اَدْعُو اُمِّی اِلَی الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰی عَلَیَّ فَدَعَوْتُهَا الیَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِی فِیْكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّهْدِیَ اُمَّ اَبِی هُرَیْرَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِی هُرَیْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَی الْبَابِ، فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّی خَشْفَ قَدَمَیَّ، فَقَالَتْ مَكَانَكَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ، وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ

إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَبْشِرْ، قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَىٰ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ، وَ قَالَ خَيْرًا، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَىٰ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا، قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا ،يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ، فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٣٩٦، مسند احمد حديث رقم:٨٢٧٩، ابن حبان حديث رقم:٧١٥٤، شرح السنة حديث رقم:٣٧٢٦، مستدرك حاكم حديث رقم:٤٢٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا جبکہ وہ مشرکہ تھی۔ ایک دن میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں نامناسب الفاظ سنائے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس روتا ہوا حاضر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا اور وہ انکار کر دیا کرتی تھی۔ آج جب میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے آپ کے بارے میں ایسے الفاظ سنائے جو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ میری ماں کو ہدایت دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔ میں نبی کریم ﷺ کی دعا سے خوش ہو کر نکل پڑا۔ جب میں گھر آیا تو دروازے کے قریب ہوا۔ دروازے پر زنجیر پڑی تھی۔ میری ماں نے میرے قدموں کی آواز سن لی۔ کہنے لگی ابوہریرہ وہیں ٹھہرو۔ میں نے پانی برسنے کی آواز سنی۔ میری ماں نہائی، چوغہ پہنا، جلدی سے اپنا دوپٹہ اوڑھا اور دروازہ کھول دیا۔ پھر کہنے لگی: اے ابوہریرہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتی ہوں۔ میں فوراً رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ آیا۔ میں خوشی کی وجہ سے رو رہا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مبارک ہو۔ اللہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور میری ماں کو ہدایت دے دی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور دعائے خیر فرمائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ سے دعا فرمائیں اللہ مجھے اور ابوہریرہ کی ماں کو مومنین کا محبوب کر دے۔ اور مومنین کو ہمارا محبوب کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اپنے اس بندے ابوہریرہ اور اس کی ماں کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے۔ اور مومنین کو ان کا محبوب بنا دے۔ لہٰذا اب کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوگا جو میرے بارے میں سنے یا مجھے دیکھے اور مجھ سے محبت نہ کرے۔

(206)۔وَعَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

يُكَثِّرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَاللّٰهِ الْمَوْعِدِ ، كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِيْنًا اَخْدِمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِى وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَموَالِهِم ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ يَّبْسُطْ ثَوبَهُ فَلَنْ يَّنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّى فَبَسَطْتُ ثَوبِى ، حَتّٰى قَضٰى حَدِيثَهُ ، ثُمَّ ضَمَّمْتُهُ اِلَىَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِى الْبُخَارِى اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَالَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَالَا يَحْفَظُونَ [مسلم حديث رقم :٦٣٩٧ ، بخارى حديث رقم :١١٨، ١١٩، ٢٠٤٧، ٢٣٥٠، ٣٦٤٨، ٧٣٥٤، ابن ماجة حديث رقم:٢٦٢]-

ترجمہ: حضرت اعرج فرماتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا کہ: تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے کثرت سے احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کی قسم جسکا وعدہ سچا ہے میں ایک مسکین آدمی تھا۔ اپنا پیٹ بھرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا تھا۔ مہاجرین بازاروں میں خرید وفروخت میں مصروف رہتے تھے اور انصار مال کی نگرانی کرتے رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون اپنا کپڑا پھیلائے گا پھر مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی بات مکمل ہوگئی۔ پھر میں نے اس چادر کو اپنے سینے سے چمٹا لیا اور اسکے بعد آپ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولا۔ بخاری کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ ابوہریرہ اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ جاتا تھا۔ اور جب لوگ حاضر نہیں ہوتے تھے تو یہ حاضر رہتا تھا اور جو باتیں لوگ یاد نہیں رکھتے تھے یہ یاد کر لیتا تھا۔

(207) عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِىِّ قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُولُ النَّاسُ اَكْثَرَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَاَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَارِحَةَ فِى الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا اَدْرِى فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلٰى قُلْتُ لٰكِنْ اَنَا اَدْرِى قَرَاَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا رواه البخارى [البخارى حديث رقم : ١٢٢٣]-

ترجمہ: حضرت سعید المقبری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ ﷺ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت احادیث بیان کرتے ہیں، میں ایک شخص سے ملا، میں نے اس سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے گزشتہ رات عشاء کی نماز میں کون سی سورت پڑھی تھی؟ اس نے کہا: مجھے پتا نہیں، میں نے کہا: تم عشاء کی نماز میں حاضر نہیں تھے؟ اس نے کہا کیوں نہیں! میں نے کہا: لیکن مجھے علم ہے، آپ نے فلاں فلاں سورت پڑھی تھی۔

مَنَاقِبُ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا

سیدۃ النسآء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے مناقب

(208)۔عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّي، يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:۶۳۰۸]۔

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے اذیت دے مجھے بھی اذیت دیتی ہے۔

(209)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي أَنْ يُقْبَضَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي[مسلم حدیث رقم:۶۳۱۲، بخاری حدیث رقم:۴۴۳۳]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی شہزادی فاطمہ کو اس تکلیف کی حالت میں بلایا جس میں آپ ﷺ کا وصال شریف ہوا۔ اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی۔ وہ رونے لگیں۔ پھر بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے یہ ماجرا پوچھا تو انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے جب پہلی بار راز کی بات فرمائی تو فرمایا کہ: میں اسی تکلیف میں وفات پا جاؤں گا۔ میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ ﷺ نے راز کی بات فرمائی تو فرمایا: میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم میرے پیچھے آؤ گی۔ میں ہنسنے لگی۔

(210)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَكَلَامًا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ، كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، قَامَ إِلَيْهَا، فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَكَذَا فِي التِّرْمِذِي [ابو داؤد حدیث رقم:۵۲۱۷، ترمذی حدیث رقم:۳۸۷۲]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو سیرت، عبادت،

عادت اور کلام میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہو۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آتی تھیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے۔ ان کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے اور انہیں بوسہ دیتے تھے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھا دیتے تھے۔ اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے تو وہ کھڑی ہو جاتی تھیں۔ آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھیں اور آپ کو بوسہ دیتی تھیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھا دیتی تھیں۔

(211)۔ وَعَنْ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٣٦٢٤]۔

ترجمہ: سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا آپ راضی نہیں ہو کہ آپ جنت والوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔

(212)۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا ، قَالَ : يَا فَاطِمَةُ ، اَمَا تَرْضِي اَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْنِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٣١٣، ٦٣١٤، ابن ماجہ حدیث رقم:١٦٢١]۔

ترجمہ: ایک روایت میں اس طرح بھی ہے کہ فرمایا: اے فاطمہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو یا شاید فرمایا کہ: اس اُمت کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔

مَنَاقِبُ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

(213)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَآءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ ، يَقُوْلُ هٰذِهٖ امْرَءَ تُكَ فَاَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ ، فَاَقُوْلُ اِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٢٨٣، بخاری حدیث رقم:٥١٢٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم تین راتوں تک مجھے خواب میں دکھائی جاتی رہی۔ میرے پاس ایک فرشتہ تمہیں ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لاتا تھا۔ کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹاتا تھا تو وہ تم ہوتی تھی۔ میں کہتا تھا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر ہی دے گا۔

(214)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَوْمًا يَا عَائِشُ هٰذَا

جِبْرِيْلُ يُقرِئُكِ السَّلَامُ ، فَقُلْتُ وَ عَلَيْهِ السَّلامُ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، تَرىٰ مَا لَا اَرىٰ تُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم وَالبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٣٧٦٨ ، مسلم حدیث رقم:٦٣٠٤، ترمذی حدیث رقم:٣٨٨١ ، نسائی حدیث رقم:٣٩٥٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبریل ہیں، تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یا رسول اللہ آپ دیکھ رہے ہیں جو میں نہیں دیکھ رہی۔

(215)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلىٰ سَائِرِ الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٦٢٩٩، بخاری حدیث رقم:٣٧٧٠، ترمذی حدیث رقم:٣٨٨٧، ابن ماجة حدیث رقم:٣٢٨١]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

(216)۔وَعَنْ عُروَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ جَعَلَ يَدُورُ فِي نِسَائِهِ وَيَقُولُ اَيْنَ اَنَا غَدًا ، حِرصًا عَلىٰ بَيتِ عَائِشَةَ ، قَالَت عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَومِي سَكَنَ رَوَاهُ البُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٣٧٧٤ ، مسلم حدیث رقم:٦٢٩٢]۔

ترجمہ: حضرت عروہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ آخری تکلیف میں تھے تو آپ ﷺ ازواجِ مطہرات کے پاس ہر ایک کی باری کے دن تشریف لا رہے تھے۔ اور فرماتے تھے میں کل کہاں ہوں گا؟ عائشہ کے گھر میں رغبت رکھتے ہوئے یہ بات پوچھتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرا دن آیا تو آپ کو سکون ملا۔

(217)۔وَعَنهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّونَ بِهَدَايَاهُم يَومَ عَائِشَةَ قَالَت عَائِشَةُ فَاجتَمَعَ صَوَاحِبِي اِلىٰ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّونَ بِهَدَايَاهُم يَومَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَن يَامُرَ النَّاسَ اَن يُهدُوا اِلَيهِ حَيثُمَا كَانَ اَو حَيثُ مَا دَارَ ، قَالَت فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَت فَاَعرَضَ عَنِّي ، فَلَمَّا عَادَ اِلَيَّ ذَكَرتُ لَهُ ذَاكَ فَاَعرَضَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرتُ لَهُ ، فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤذِينِي فِي

عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنكُنَّ غَيرَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۷۷۵ ، مسلم حدیث رقم: ۶۲۸۹]۔

ترجمہ: حضرت عروہ ﷺ ہی فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن زیادہ سے زیادہ نذرانے بھیجا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری صاحبات (دوسری ازواجِ مطہرات) اُمِ سلمہ کے پاس جمع ہو گئیں اور کہنے لگیں اے اُمِ سلمہ! اللہ کی قسم لوگ عائشہ کے دن زیادہ تحائف بھیجتے ہیں حالانکہ ہم بھی عائشہ ہی کی طرح بھلائی چاہتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے درخواست کرو کہ لوگوں کو حکم دیں کہ حضور جہاں بھی رہیں یا جہاں بھی جائیں تحائف برابر بھیجا کرو۔ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات عرض کر دی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے چہرہ انور پھیر لیا۔ پھر جب میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے دوبارہ وہی بات عرض کر دی۔ آپ ﷺ نے دوبارہ چہرہ انور پھیر لیا۔ جب میں نے تیسری بار عرض کیا تو فرمایا: اے اُمِ سلمہ عائشہ کے بارے میں مجھے پریشان نہ کرو۔ اللہ کی قسم تم میں سے کسی کے لحاف میں ہوتے ہوئے مجھ پر وحی نہیں آتی سوائے عائشہ کے۔

(218)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ: اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ؟ اَيْنَ اَنَا غَداً؟ اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِيْ وَ نَحْرِيْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۲۹۲ ، بخاری حدیث رقم: ۳۷۷۴]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جستجو میں تھے، فرماتے تھے میں آج کہاں ہوں؟ میں کل کہاں ہوں گا؟ یہ بات آپ عائشہ کی باری کے دن کے انتظار میں فرماتے تھے، فرماتی ہیں جب میرا دن آیا تو اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا جب کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ حَسَن ﷺ

سیدنا امام حسن ﷺ کے مناقب

(219)۔ عَنْ اُسَامَةَ بنِ زَيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَاخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُولُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۷۴۷]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مجھے اور حسن کو پکڑ لیتے تھے اور فرماتے تھے:

اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(220)۔وَعَنِ الْبَرَآءِ ﷺ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٦٢٥٩، بخاری حديث رقم: ٣٧٤٩، ترمذی حديث رقم: ٣٧٨٣]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ حسن بن علی ﷺ آپ کے کندھوں پر تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی اس سے محبت فرما۔

(221)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ ﷺ [بخاری حديث رقم: ٣٧٥٢، ترمذی حديث رقم: ٣٧٧٦، ٣٧٧٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حسن بن علی ﷺ سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ سے مشابہت رکھنے والا کوئی بھی نہیں تھا۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ حُسَيْنٍ ﷺ

سیدنا امام حسین ﷺ کے مناقب

(222)۔عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث رقم: ٣٧٧٥، ابن ماجة حديث رقم: ١٤٤]۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ وَ قَالَ ﷺ: اَلْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث رقم: ٣٧٥٩]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَ قَالَ ﷺ: اِنَّ عَلِيًّا مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث رقم: ٣٧١٢]۔ وَقَالَ حَسَنٌ وَ قَالَ ﷺ: اَلْاَشْعَرِيُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُمْ [بخاری حديث رقم: ٢٤٨٦، مسلم حديث رقم: ٦٤٠٨]۔ وَ قَالَ ﷺ: جُلَيْبِيْبٌ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ، جُلَيْبِيْبٌ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ [مسلم حديث رقم: ٦٣٥٨، السنن الكبرىٰ للنسائی حديث رقم: ٨٢٤٦]۔

ترجمہ: حضرت یعلیٰ بن مرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ جو حسین سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھے۔ حسین بچوں میں سے ایک خاص بچہ ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ نیز فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ نیز فرمایا: اشعری قبیلہ مجھ سے ہے اور

میں ان میں سے ہوں۔ نیز فرمایا: جلیبیب مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، جلیبیب مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(223)۔وَعَنْ سَلْمیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا قَالَتْ : دَخَلْتُ عَلیٰ اُمِّ سَلَمَةَ وَھِیَ تَبْکِی ، فَقُلْتُ مَا یُبْکِیکِ؟ قَالَتْ رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ تَعْنِی فِی الْمَنَامِ وَعَلیٰ رَأْسِهِ وَلِحیَتِهِ التُّرَابُ ، فَقُلْتُ مَالَكَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ؟ قَالَ : شَھِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ آنِفًا رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۷۱]۔

ترجمہ: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں اُمِّ سلمیٰ کے پاس گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا آپ کو کون سی بات رُلا رہی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے آپ ﷺ کے سر مبارک پر اور داڑھی مبارک پر خاک تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کیا ہوا ہے۔ فرمایا: میں نے ابھی ابھی حسین کے قتل کا منظر دیکھا ہے۔

(224)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ اُتِیَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بنُ زِیَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَیْنِ ﷺ ، فَجُعِلَ فِی طَسْتٍ ، فَجَعَلَ یَنْكُتُ وَ قَالَ فِی حُسْنِهِ شَیْئًا ، فَقَالَ اَنَسٌ كَانَ اَشْبَھَھُمْ بِرَسُولِ اللّٰہِ ﷺ ، وَکَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۷۴۸]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حسین ﷺ کا سر لایا گیا۔ اسے ایک تھال میں رکھا گیا۔ وہ اس سر مبارک کو چھیڑنے لگا اور آپ کے حسن کے بارے میں کوئی بات کی۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ سر تمام حاضرین میں سے سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتا تھا۔ اور اس پر وسمہ کا خضاب لگا ہوا تھا۔

مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ : قَالَ الْاِمَامُ زَیْنُ الْعَابِدِینَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ یَبْكُونَ عَلَیْنَا ، فَمَنْ قَتَلَنَا غَیْرُھُمْ ؟ رَوَاهُ الطَّبَرسِی فِی الْاِحْتِجَاجِ [احتجاج طبرسی ۲۹/۲] ، وَقَالَتْ زَیْنَبُ عَلَیْھَا السَّلَامُ ، اَتَبْكُونَ اَخِی! اَجَلْ ، وَاللّٰہِ فَابْكُوا فَاِنَّكُم اَحْریٰ بِالْبُكَاءِ فَابْكُوا كَثِیرًا وَاضْحَكُوا قَلِیلًا ، فَقَدْ اَبْلَیْتُم بِعَارِھَا وَمُنِیتُم بِشَنَارِھَا ، وَاَنّٰی تَرْحَضُونَ قَتْلَ سَلِیلِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنِ الرِّسَالَةِ وَسَیِّدِ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الطَّبَرسِی فِی الاِحتِجَاجِ [احتجاج طبرسی ۳۰/۲]۔

روافض کی کتابوں سے

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لوگ جو ہم پر روتے ہیں، تو پھر ہمیں انکے علاوہ قتل کس نے کیا ہے؟

حضرت زینب علیہا السلام نے فرمایا: تم لوگ میرے بھائی کو روتے ہو؟ ایسا ہی سہی۔ روتے رہو۔ تمہیں

روتے رہنے کی کھلی چھٹی ہے۔ کثرت سے رونا اور کم ہنسنا۔ یقیناً تم قتل چھپانے کے لیے روکر اپنا کالا پن چھپاتے ہو جبکہ یہ بے عزتی تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ مگر تم آخری نبی کے لختِ جگر کے قتل کا داغ آنسوؤں سے کیسے دھو سکتے ہو جو رسالت کا خزانہ ہے اور اہل جنت کے جوانوں کا سردار ہے۔

فِي كَونِهِمَا رَيحَانَتَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

دونوں شہزادوں کے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو ہونے کا بیان

(225)۔عَنْ أُسَامَةَ بنِ زَيدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلىٰ شَيْءٍ لَا اَدرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي ، قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيهِ؟ فَكَشَفَهُ فَإِذَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلىٰ وَرِكَيهِ ، فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُمَا، فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۷۶۹]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رات کو کسی حاجت کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس گیا۔ نبی کریم ﷺ نکلے تو آپ نے کوئی چیز لپیٹی ہوئی تھی جسے میں سمجھ نہیں سکا۔ جب میں حاجت سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا آپ ﷺ نے کیا اٹھا رکھا ہے؟ آپ ﷺ نے اس پر سے کپڑا ہٹا دیا۔ نیچے حسن اور حسین آپ کی کمر پر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے۔

(226)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ يَقتُلُ الذُّبَابَ، فَقَالَ اَهلُ العِرَاقِ يَسْئَلُونَ عَنْ قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَد قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُمَا رَيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنيَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۷۵۳، ۵۹۵۴، ترمذی حدیث رقم:۳۷۷۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان سے ایک عراقی آدمی نے مسئلہ پوچھا کہ احرام والا آدمی مکھی مار دے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اہل عراق مکھی کے قتل کی بابت پوچھتے ہیں حالانکہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی کے بیٹے کو قتل کر چکے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں دنیا میں میری خوشبو ہیں۔

(227)۔وَعَنْ عُقْبَةَ بنِ الحَارِثِ ﷺ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا بَكرٍ حَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ بِاَبِي

شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۷۵۰]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن حارث ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر کو دیکھا کہ انہوں نے حسن کو اٹھا رکھا تھا اور فرما رہے تھے میرے ماں باپ قربان ہوں بالکل نبی کریم ﷺ پر گئے ہیں، علی پر نہیں گئے اور علی ہنس رہے تھے۔

(228)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۷۹]۔اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ: حسن سینے لے کر سر تک رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے اور حسین اس سے نیچے نیچے رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے۔

مَنَاقِبُ سَيِّدِنَا مُعَاوِيَةَ ؓ

سیدنا امیر معاویہ ؓ کے مناقب

(229)۔عَنْ اَبِى بَكْرَةَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْحَسَنُ اِلىٰ جَنْبِهٖ يَنْظُرُ اِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَ اِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُوْلُ: اِنَّ ابْنِىْ هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [بخاری حدیث رقم: ۲۷۰٤، ۳٦۲۹، ۳۷٤٦، ۷۱۰۹، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٦٦۲، ترمذی حدیث رقم: ۳۷۷۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا، جبکہ سیدنا حسن آپ ﷺ کے پہلو میں تھے، آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک مرتبہ ان کی طرف دیکھتے تھے، اور فرما رہے تھے: میرا یہ بیٹا سردار ہے، وہ وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

(230)۔عَنْ اُمِّ حَرَامٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِىْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا، قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فِيْهِمْ؟ قَالَ: اَنْتِ فِيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِىْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ، فَقُلْتُ: اَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: لَا رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [بخاری حدیث رقم: ۲۹۲٤، شرح السنة حدیث رقم: ۳۷۳۱، دلائل النبوة للبیهقی ٦/٤٥۲]۔ قال المهلب: فيه منقبة لمعاوية ؓ كما فى فتح البارى۔

ترجمہ: حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پار جہاد کرے گا، ان پر جنت واجب ہے۔ اُمِّ حرام فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا: تم ان میں شامل ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا ان کی مغفرت ہوگئی۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا: نہیں۔

(231)-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، عَنْ خَالَتِهٖ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْماً عِنْدَنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ، يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ، قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ، فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا، فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا، فَقَالَتْ: أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِياً، أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوْا الشَّامَ، فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۷۷، ۲۸۷۸، ۲۸۹۴، ۲۸۹۵، ۶۲۸۲، ۶۲۸۳، ۷۰۰۱، مسلم حدیث رقم:۴۹۳۴، ۴۹۳۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۶۴۵، نسائی حدیث رقم: ۳۱۷۱، ۳۱۷۲، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۷۷۶، شرح السنۃ حدیث رقم: ۳۷۳۰]۔ وقبر ام حرام یزورہ الخاص والعام الیٰ ھذہ الایام

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ اپنی خالہ اُمِّ حرام بنتِ ملحان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا، پھر مسکراتے ہوئے جاگے، میں نے عرض کیا آپ کس وجہ سے ہنسے؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جنہوں نے اس سبز سمندر کو عبور کیا جیسے بادشاہ لشکروں پر۔ انہوں نے عرض کیا اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے ان میں سے کردے۔ آپ ﷺ نے انکے لیے دعا فرمائی، پھر دوبارہ سو گئے اور اسی طرح جاگے، تو انہوں نے پہلے کی طرح عرض کیا، آپ ﷺ نے اسی طرح جواب دیا، انہوں نے عرض کیا دعا فرمایئے اللہ مجھے ان میں سے کردے، تو فرمایا: تم پہلے لشکر میں سے ہو۔ بعد میں وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ہمراہ جہاد پر گئیں، یہ پہلا لشکر تھا کہ مسلمانوں نے معاویہ کے ہمراہ سمندر کو عبور کیا، جب وہ لوگ قافلوں کی صورت میں واپس ہوئے تو شام میں قیام کیا، ام حرام کے قریب جانور کو لایا گیا تا کہ اس پر سوار ہوں، جانور نے انہیں گرا دیا اور وہ شہید ہوگئیں۔

(232)۔عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ ﷺ قَالَ: اَوْتَرَ مُعَاوِیَۃُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَکْعَۃٍ وَّعِنْدَہٗ مَوْلیٰ لِابْنِ عَبَّاسٍ ، فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ: دَعْہُ فَاِنَّہٗ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رَوَاہُ الْبُخَارِیُ

[بخاری حدیث رقم: ۳۷٦٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ ﷺ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے عشاء کے بعد ایک وتر پڑھا، ان کے پاس حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام موجود تھے، وہ ابن عباس کے پاس گئے، انہوں نے فرمایا: معاویہ کو کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہے۔

(233)۔عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ ﷺ : قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: ھَلْ لَکَ فِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُعَاوِیَۃَ ، فَاِنَّہٗ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَۃٍ ، قَالَ: اِنَّہٗ فَقِیْہٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُ [بخاری حدیث رقم: ۳۷٦٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ابن عباس سے کہا گیا کہ امیر المومنین معاویہ کو سمجھائیں وہ صرف ایک وتر پڑھتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ فقیہ ہے۔

(234)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِمِشْقَصٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُ [بخاری حدیث رقم: ۱۷۳۰، مسلم حدیث رقم: ۳۰۲۱، ۳۰۲۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱٦۹۰۰، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱٦۰٤۸، ۱٦۰٤۹، ۱٦۰۵۰، ۱٦۰۵۱، ۱٦۰۵۲، ۱٦۰۵٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ حضرت امیر معاویہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے قینچی کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک تراشے۔

(235)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاوِیَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَصَّرَ مِنْ شَعْرِہٖ بِمِشْقَصٍ فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَلَغَنَا ھٰذَا اِلَّا عَنْ مُعَاوِیَۃَ فَقَالَ: مَا کَانَ مُعَاوِیَۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مُتَّھِمًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیُ [مسند احمد حدیث رقم: ۱٦۸٦۹، ۱٦۹٤۱، ۱٦۹٤۲، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱٦۰۵۳، السنۃ للخلال: ٦۷٤ وقال الخلال اسنادہ ضعیف]۔ شَوَاھِدُہٗ کَثِیْرَۃٌ و کذا روی عن محمد بن سیرین و اسنادہ صحیح کما فی السنۃ للخلال : ٦۷۵

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بالوں میں مشقص

(قینچی) سے قصر کرائے ہوئے دیکھا، ہم نے ابن عباس سے پوچھا کہ یہ بات ہم تک معاویہ کے سواء کسی کے ذریعے نہیں پہنچی، تو انہوں نے فرمایا: معاویہ رسول اللہ ﷺ پر بہتان لگانے والا نہیں تھا۔

(236)۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى اَبِىْ سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُوْنَهٗ ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ، ثَلَاثٌ اَعْطِنِيْهِنَّ ، قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: عِنْدِىْ اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهٗ ، اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِىْ سُفْيَانَ ، اُزَوِّجُكَهَا ، قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: وَمُعَاوِيَةَ ، تَجْعَلُهٗ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ ، قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِىْ حَتّٰى اُقَاتِلَ الْكُفَّارَ ، كَمَا كُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٤٠٩ ، ابن حبان حديث رقم:٧٢٠٩]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے اور نہ ہی انہیں بٹھا رہے تھے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا نبی اللہ، مجھے تین چیزیں دے دیجیے، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا میرے پاس عرب کی حسین وجمیل بیٹی ام حبیبہ بنت ابی سفیان ہے، میں اسے آپ کے نکاح میں دیتا ہوں، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا معاویہ کو اپنا کاتب بنالیں، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا مجھے امیر بنادیں تاکہ میں کافروں کے خلاف جنگ کروں جیسا کہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتا تھا، فرمایا ٹھیک ہے۔

(237)۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمِيْرَةَ ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ [ترمذى حديث رقم:٣٨٤٢ ، المعجم الاوسط للطبرانى حديث رقم:٦٥٦، السنة للخلال: ٦٩٩]۔ له طرق و لذا قَالَ التِّرْمَذِىُّ حَسَنٌ و قال الخلال فى اسناده ابوا لفتح مجهول الحال و بقية رواته ثقات ، و قال مجاهد لو رايتم معاوية لقلتم هذا المهدى [السنة للخلال: ٦٦٩ و قال اسناده ضعيف]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عمیرہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ اسے ہدایت دینے والا، ہدایت والا بنا، اور اس کے ذریعے سے ہدایت دے۔

(238)۔ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ ، وَلّٰى مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ النَّاسُ : عَزَلَ عُمَيْرًا وَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ: عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ ، فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ [ترمذى

حدیث رقم:۳۸۴۳]۔ اَلْحَدِیْثُ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت ادریس خولانی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے عمیر بن سعد کو حمص کی امارت سے ہٹایا اور معاویہ کو مقرر کیا تو لوگوں نے کہا، عمیر کو ہٹا دیا ہے اور معاویہ کو لگا دیا ہے۔ حضرت عمیر نے فرمایا: معاویہ کو اچھے لفظوں سے یاد کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ اسکے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔

(239)۔عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ [مسند احمد حديث رقم:۱۷۱۵۷، ابن حبان حديث رقم: ۷۲۱۰، السنة للخلال: ۷۱۲]۔ قال الخلال اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

(240)۔عَنْ نُعَيْمِ ابْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ بِصِفِّيْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذَّنَّا وَاَذَّنُوْا، وَاَقَمْنَا فَاَقَامُوْا، فَصَلَّيْنَا وَصَلُّوْا، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا الْقَتْلٰى بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ، فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ حِيْنَ انْصَرَفَ: مَا تَقُوْلُ فِيْ قَتْلَانَا وَقَتْلَاهُمْ؟ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ يُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ سَعِيْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ [سنن سعيد بن منصور القسم الثانی من المحلد الثالث حديث رقم:۲۹۶۸]۔ صَحِيْحٌ سَيَاْتِيْ شَاهِدُهٗ

ترجمہ: حضرت نعیم بن ابی ہند اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میں جنگِ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھا، نماز کا وقت آ گیا، ہم نے بھی اذان دی اور مخالف لشکر نے بھی اذان دی، ہم نے بھی اقامت کہی اور انہوں نے بھی اقامت کہی، ہم نے بھی نماز پڑھی اور انہوں نے بھی نماز پڑھی، پھر میں واپس پلٹا تو ہمارے اور ان کے درمیان جنگ جاری تھی، جب حضرت علی واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا: ہماری طرف سے قتل ہونے والوں اور ان کی طرف سے قتل ہونے والوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو فرمایا: ہماری طرف سے اور ان کی طرف سے جو شخص بھی اللہ کی رضا کی خاطر اور آخرت کے گھر کی خاطر قتل ہوا وہ جنتی ہے۔

(241)۔عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ الْهَمْدَانِيِّ وَلَمْ اَرَ هَمْدَانِيًّا كَانَ اَفْضَلَ مِنْهُ، قُلْتُ وَلَا مَسْرُوْقٌ؟ قَالَ: وَلَا مَسْرُوْقٌ، قَالَ: اِهْتَمَمْتُ بِاَمْرِ اَهْلِ صِفِّيْنَ وَمَا كُنْتُ اَعْرِفُ مِنَ الْفَضْلِ فِي الْفَرِيْقَيْنِ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُرِيَنِيْ مِنْ اَمْرِهِمْ اَمْرًا اَسْكُنُ اِلَيْهِ فَاُرِيْتُ فِيْ مَنَامِيْ اَنِّيْ

رُفِعْتُ اِلَى اَهْلِ صِفِّيْنَ فَاِذَا اَنَا بِاَصْحَابِ عَلِيٍّ فِيْ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ وَمَاءٍ جَارٍ فَقُلْتُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا اَرٰى وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُكُمْ بَعْضاً ، قَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَا رَبَّنَا رَؤُوْفاً رَّحِيْماً قُلْتُ : فَمَا فَعَلَ ذُو الْكَلَاعِ ، وَحَوْشَبَ يَعْنِيْ اَصْحَابَ مُعَاوِيَةَ قَالُوْا اَمَامَكَ ، فَهَبَطْتُّ عَلَى الْقَوْمِ فِيْ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ وَمَاءٍ جَارٍ فَقُلْتُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا اَرٰى وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُكُمْ بَعْضاً قَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَا رَبَّنَا رَؤُوْفاً رَّحِيْماً ، قُلْتُ : فَمَا فَعَلَ اَهْلُ النَّهْرَوَانَ ؟ قَالُوْا اُلْقُوْا بَرْحاً رَوَاهُ سَعِيْدُ ابْنِ مَنْصُوْرٍ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ [سنن سعيد بن منصور حديث رقم :٢٩٥٥ ، المصنف لابن ابى شيبة ٧٢٢/٨ ، السنن الكبرىٰ للبيهقى ١٧٤/٨ حديث رقم : ١٧١٦٥]۔

ترجمہ: حضرت وائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن شرحبیل ہمدانی تابعی سے افضل کوئی ہمدانی نہیں دیکھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا مسروق بھی ان کے ہمسر نہیں تھے؟ فرمایا مسروق بھی نہیں تھے۔عمرو بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ میں نے جنگِ صفین میں حصہ لینے والوں کے بارے میں خوب غور کیا کہ فریقین میں سے افضل کون ہے۔میں نے اللہ کریم سے عرض کیا کہ میری راہنمائی فرمائے جس سے میری تسلی ہو جائے۔ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ مجھے اہلِ صفین کے پاس جنت میں لے جایا گیا۔میں حضرت علی کے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا جو سبز باغ میں اور چلتی نہروں کے پاس موجود تھے۔میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔وہ کہنے لگے ہم نے اپنے رب کو رؤف اور رحیم پایا۔میں نے کہا کلاع اور حوشب والوں یعنی حضرت امیر معاویہ کے ساتھیوں پر کیا گزری؟ انہوں نے کہا وہ تیرے سامنے موجود ہیں۔میں ادھر کو بڑھا تو سامنے ایک قوم تھی جو سبز باغ میں اور چلتی نہروں کے پاس موجود تھی۔میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔انہوں نے کہا ہم نے اپنے رب کو رؤف اور رحیم پایا۔میں نے کہا اہلِ نہروان پر کیا گزری؟ انہوں نے کہا وہ شدت میں پڑے ہیں۔

(242)۔عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ﷺ : قَتْلَايَ وَقَتْلٰى مُعَاوِيَةَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم :١٦٠٤٤، مجمع الزوائد حديث رقم :١٥٩٢٧]۔ قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا وَفِيْ بَعْضِهِمْ خِلَافٌ

ترجمہ: حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے جنت میں ہیں۔

(243)۔عَنْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ : يَا اَبَا سَعِيْدٍ ، اِنَّ هٰهُنَا نَاساً يَشْهَدُوْنَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ، قَالَ : لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَا يُدْرِيْهِمْ مَنْ فِي النَّارِ؟ رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيْعَابِ [الاستيعاب صفحة ٦٧٩]۔

ترجمہ: حضرت قتادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا حسن سے پوچھا: اے ابوسعید یہاں کچھ لوگ ہیں جو معاویہ کو جہنمی کہتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اللہ کی ان پر لعنت ہو، انہیں کیا خبر جہنم میں کون ہے؟

(244)۔عَنْ اَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ ﷺ عَنْ اَهْلِ الْجَمَلِ أَ مُشْرِكُوْنَ هُمْ ؟ قَالَ مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوْا قِيْلَ أَ مُنَافِقُوْنَ هُمْ ؟ قَالَ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا قِيْلَ فَمَا هُمْ؟ قَالَ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [السنن الكبرىٰ للبيهقى ١٧٣/٨]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَتَائِيْدُهُ فِي كُتُبِ الرَّوَافِض اَيْضاً

ترجمہ: ابوبختری فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ سے اہلِ جمل کے بارے میں پوچھا گیا، کیا وہ مشرک ہیں؟ فرمایا: وہ تو شرک سے بھاگے تھے، پوچھا گیا کیا وہ منافق ہیں؟ فرمایا: منافقین اللہ کا ذکر تھوڑا کرتے ہیں، پوچھا گیا پھر وہ کون ہیں؟ فرمایا: ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے۔

(245)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَوْ اَنَّ النَّاسَ لَمْ يَطْلُبُوْا بِدَمِ عُثْمَانَ لَرُجِمُوْا بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَآءِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ [المعجم الكبير للطبرانى حديث رقم: ١٢٠، المعجم الاوسط للطبرانى حديث رقم: ٣٤٥٣ ، مجمع الزوائد ٩٨/٩ وَقَالَ : رِجَالُ الْكَبِيْرِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اگر لوگ حضرت عثمان غنی کے خون کا بدلہ نہ مانگتے تو ان پر آسمان سے پتھر برسائے جاتے۔

قال الامام احمد بن حنبل رحمة الله عليه فى حديث ابن عمر ﷺ ما رايت احدا بعد رسول الله ﷺ اسود من معاوية : اسود اى اسخىٰ [السنة للخلال : ٦٧٨ و قال اسناد قول احمد صحيح]۔

و قيل لاحمد ابن حنبل هل يقاسُ باصحاب رسول الله احد قال معاذ الله قيل فمعاوية افضل من عمر بن عبد العزيز؟ قال اى لعمرى قال النبى خير الناس قرنى [السنة للخلال : ٦٦٢ وقال اسناده صحيح]۔

اَلتَّائِيْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ

روافض کی کتب سے تائید

(۱)۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّا لَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيْرِ لَهُمْ وَلَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيْرِ لَنَا

لٰكِنَّا رَأَيْنَا اِنَّا عَلٰى حَقٍّ وَرَأَوْا اَنَّهُمْ عَلٰى حَقٍّ [قرب الاسناد ١/٤٥]۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا: ہم انہیں کافر قرار دے کر ان سے جنگ نہیں لڑ رہے اور نہ ہی اس لیے لڑ رہے ہیں کہ یہ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں، بلکہ ہمارے خیال کے مطابق ہم حق پر ہیں اور انکے خیال کے مطابق وہ حق پر ہیں۔

(٢)۔ اِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ يُنْسِبُ اَحَداً مِنْ اَهْلِ حَرْبِهٖ اِلَى الشِّرْكِ وَ لَا اِلَى النِّفَاقِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ هُمْ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا [قرب الاسناد ١/٤٥]۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام اپنے مخالفوں کو نہ ہی مشرک سمجھتے تھے اور نہ ہی منافق، بلکہ فرماتے تھے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے بغاوت پر اتر آئے ہیں۔

(٣)۔ وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ بَدْءُ اَمْرِنَا اَنَّا الْتَقَيْنَا وَالْقَوْمُ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ ، وَالظَّاهِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ ، وَنَبِيَّنَا وَاحِدٌ ، وَدَعْوَتَنَا وَاحِدَةٌ ، وَلَا نَسْتَزِيْدُهُمْ فِي الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَالتَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِهٖ ، وَلَا يَسْتَزِيْدُوْنَنَا ، اَلْاَمْرُ وَاحِدٌ اِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ ، وَنَحْنُ مِنْهُ بَرَاءٌ : نَهْجُ الْبَلَاغَةِ [مکتوب رقم ٥٨]۔

ترجمہ: آپ علیہ السلام نے فرمایا: بات اس طرح شروع ہوئی کہ ہمارا اور شام والوں کا آمنا سامنا ہوا اور ظاہر ہے ہمارا رب بھی ایک تھا، ہمارا نبی بھی ایک تھا، ہماری دعوت بھی ایک تھی، ہمارا دعویٰ یہ نہیں تھا کہ ہم اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی تصدیق کرنے میں ان سے بہتر ہیں اور نہ ہی وہ ایسا دعویٰ کرتے تھے معاملہ سو فیصد برابر تھا، اختلاف صرف عثمان کے خون کے بارے میں تھا اور ہم اس میں بے قصور تھے۔

ذِكْرُ خَيْرِ التَّابِعِيْنَ اُوَيْسِ الْقَرْنِي رضی اللہ عنہ

خیر التابعین حضرت اویس قرنی علیہ الرحمہ کے مناقب

(246)۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ

مُسلِم[مسلم حديث رقم: ٦٤٩١]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا کہ تابعین میں سب سے افضل وہ شخص ہے جسے اویس کہا جاتا ہے۔ اور اسکی ایک والدہ ہے وہ برص کا مریض رہ چکا ہے۔ اس سے اپنے لیے استغفار کرانا۔

(247)۔وَعَنْ اُسَيرِ بنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ اِذَا اَتیٰ عَلَيهِ اِمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى اَتیٰ عَلٰى اُوَيسٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَئْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوضِعَ دِرْهَمٍ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اِمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ ، كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرِئَ مِنْهُ اِلَّا مَوضِعَ دِرْهَمٍ ، لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ ، لَو اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ ، فَاسْتَغْفِرْ لِي ، فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيدُ ؟ قَالَ الْكُوفَةَ ، قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا ؟ قَالَ اَكُونُ فِي غُبَرَآءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٤٩٢]۔

ترجمہ: حضرت اُسیر بن جابر فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب ؓ کے پاس جب اہل یمن کی طرف سے امداد آتی تھی تو ان سے پوچھتے تھے کہ کیا تم لوگوں میں اویس بن عامر ہے؟ حتیٰ کہ ایک دن اویس سے ملاقات ہو ہی گئی اور فرمایا کیا تم اویس بن عامر ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا آپ قبیلہ مراد سے ہیں اور پھر گاؤں قرن سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تمہیں برص کی بیماری تھی پھر تم اس سے ٹھیک ہو گئے سوائے ایک درہم کی جگہ کے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تمہارے پاس اویس بن عامر اہل یمن کی کمک کے ساتھ آئے گا۔ وہ قبیلہ مراد اور گاؤں قرن سے ہے۔ اسے برص کا مرض تھا پھر وہ اس سے ٹھیک ہو گیا سوائے درہم برابر جگہ کے۔ اسکی والدہ موجود ہے اور وہ اس سے بہت اچھا سلوک کرتا ہے۔ اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کہہ دے تو اللہ اسکی قسم کو ضرور پورا کر دے گا۔ اگر تم اس سے استغفار کرانے کی استطاعت رکھو تو ضرور استغفار کراؤ۔ لہٰذا اب تم میرے لیے استغفار کرو۔ انہوں نے عمر کے لیے استغفار کیا۔ پھر ان سے عمر نے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کوفہ کا ارادہ ہے۔ عمر نے فرمایا کیا میں آپ کے لیے وہاں کے عامل کے نام خط لکھ دوں؟ انہوں نے کہا میں خاک نشین لوگوں میں رہنا پسند کرتا ہوں۔

فَضْلُ الْإِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِی حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت

(248)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ كُنَّا جُلُوساً عِندَ النَّبِيِّ ﷺ فَاُنْزِلَتْ عَلَيهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَأَلَ ثَلَاثاً ، وَ فِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ ، وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ ، ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ اَو رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٦٤٩٨، بخاری حدیث رقم:٤٨٩٧، ترمذی حدیث رقم:٣٩٣٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی ''بعد میں آنے والے لوگ جو ابھی ان سے نہیں ملے''۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے کوئی توجہ نہ فرمائی حتیٰ کہ میں نے تین بار سوال دوہرایا۔ ہم میں سلمان فارسی بھی تشریف فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک سلمان پر رکھا۔ فرمایا: اگر ایمان ثریا پر بھی موجود ہوگا تو ان فارسیوں میں سے ایک شخص وہاں بھی پہنچ جائے گا۔

بَابُ الْمُعْجِزَاتِ

معجزات کا باب

فِی جَمَالِهٖ وَنُزْهَتِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کے حسن و جمال اور نفاست کا بیان

(249)۔عَنْ مُحَمَّدِ بنِ جُبَيْرِ بنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [مسلم حدیث رقم:٦١٠٥، بخاری حدیث رقم:٤٨٩٦، ترمذی حدیث رقم:٢٨٤٠]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں۔ یہ مکمل

حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(250)۔ وَ قَالَ الْحَسَّانُ ﷺ

وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

[دیوان حسان بن ثابت قافية الدال ، تفسير البغوی: ۳۵۸/۱ وغیره تحت مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ الآیة]۔

ترجمہ: حضرت حسان بن ثابت ﷺ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے نام کو اپنے نام سے مشتق فرمایا ہے تاکہ اس نام کو جلاء بخشے۔ عرش کا مالک محمود ہے تو یہ محمد ہیں۔

(251)۔ وَ قَالَ ابْنُ قُتَيْبَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَمِنْ اِعْلَامِ نُبُوَّتِهٖ ﷺ اَنَّهٗ لَمْ يُسَمَّ اَحَدٌ قَبْلَهٗ بِاِسْمِهٖ صِيَانَتً مِنَ اللّٰهِ لِهٰذَا الْاِسْمِ كَمَا فَعَلَ بِيَحْيٰ ابْنِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِذْ لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا[الوفا ۱۰۴/۱]۔

ترجمہ: ابن قتیبہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے یہ بات بھی ہے کہ آپ سے پہلے آپ کا کوئی ہم نام نہیں ہوا۔ اللہ کی طرف سے اس نام کے استعمال کا اجتناب رہا جیسا کہ حضرت یحیٰ بن زکریا علیہما السلام کے ساتھ معاملہ فرمایا۔ ان سے پہلے کسی کو ان کا ہم نام نہیں بنایا۔

(252)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِی ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّهٗ بَيْضَةُ حَمَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِی رِوَايَةِ السَّائِبِ بنِ يَزِيْدِ ، مِثْلُ زِرِّ الْحَجْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَالتِّرْمَذِی فِی الشَّمَائِلِ وَالْاَحَادِيْثُ فِيْهِ كَثِيْرَةٌ [مسلم حديث رقم: ۶۰۸۵ ، بخاری حديث رقم: ۱۹۰ ، ترمذی حديث رقم: ۳۶۴۳]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک میں مہر نبوت دیکھی جیسے وہ کبوتر کا انڈہ ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ چکور کے انڈے جیسی تھی۔

(253)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ظِلٌّ وَلَمْ يَقُمْ مَعَ شَمْسٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْئُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَلَمْ يَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْئُهٗ عَلٰی ضَوْءِ السِّرَاجِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِی الْمُصَنَّفِ وَابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا وَ سَنَدُهٗ صَحِيْحٌ[المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود صفحة ۵۶، الوفا ۴۰۷/۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہیں تھا۔ آپ جب بھی سورج کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے تو آپ کی چمک سورج کی چمک پر غالب آجاتی تھی۔ اور آپ جب بھی چراغ کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے تو آپ کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب آجاتی تھی۔

(254)۔وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ ، اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ٥٩ ، شرح السنة حدیث رقم: ٣٦٤٤ ، شمائل ترمذی حدیث رقم: ١٥]۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے دو دانتوں میں خوبصورت فاصلہ تھا۔ جب بات کرتے تھے تو سامنے کے دانتوں میں سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

(255)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَنْجَدَ وَلَا اَجْوَدَ وَلَا اَشْجَعَ وَلَا اَضْوَأَ وَاَوْضَأَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ٦٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو بلند قامت، سخی، بہادر، چمکدار اور نورانی نہیں دیکھا۔

شرح:۔ سیدنا عمر فاروق ﷺ فرماتے ہیں کہ: عَصَمَهُ اللّٰهُ مِنْ وُقُوعِ الذُّبَابِ عَلٰى جِلْدِهٖ لِاَنَّهٗ يَقَعُ عَلَى النَّجَاسَاتِ یعنی آپ ﷺ کے جسم کو اللہ نے مکھی بیٹھنے سے بھی بچائے رکھا اس لیے کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے۔ [تفسیر مدارک التنزیل ٣/٣٤٣]۔

حضرت عثمان غنی ﷺ فرماتے ہیں کہ: اِنَّ اللّٰهَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّهٗ ﷺ عَلَى الْاَرْضِ لِئَلَّا يَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الظِّلِّ رَوَاهُ النَّسَفِي فِي الْمَدَارِكِ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑنے دیا تاکہ اس سائے پر کوئی انسان اپنا پاؤں نہ رکھے [تفسیر مدارک التنزیل ٣/٣٤٣]۔

حضرت علی مرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ: اِنَّ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَهٗ ﷺ اَنَّ عَلٰى نَعْلَيْهِ قَذَرًا وَاَمَرَهٗ بِاِخْرَاجِ النَّعْلِ عَنْ رِجْلِهٖ بِسَبَبِ مَا الْتَصَقَ بِهٖ مِنَ الْقَذَرِ كَذَا فِي الْمَدَارِكِ یعنی حضرت جبریل نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو آ کر بتایا کہ آپ کے نعل مبارک سے کوئی نامناسب چیز لگی ہوئی ہے اور اللہ کا حکم سنایا کہ اس

چمٹی ہوئی چیز کی وجہ سے نعل کو اپنے پاؤں سے نکال دیں[تفسیر مدارك التنزيل ٣/٣٤٣]۔

(256)۔وَعَنْ اَبِى اِسحٰقَ قَالَ سَمِعتُ البَرَآءَ ﷺ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَحسَنَ النَّاسِ وَجهًا وَاَحسَنَهُم خَلقًا لَيسَ بِالطَّوِيلِ البَائِنِ وَلَا بِالقَصِيرِ رَوَاهُ البُخَارِي [بخاری حديث رقم:٣٥٤٩، مسلم حديث رقم:٦٠٦٦، شرح السنة حديث رقم:٣٦٦٣]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تمام انسانوں سے بڑھ کر حسین تھا۔ اور آپ ﷺ ان سب سے اخلاق میں اعلیٰ تھے۔ آپ ﷺ کا قد بے ڈھنگا لمبا نہیں تھا اور نہ ہی آپ چھوٹے قد کے تھے۔

(257)۔وَسُئِلَ البَرَآءُ ﷺ اَكَانَ وَجهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثلَ السَّيفِ؟ قَالَ لَا بَل مِثلَ القَمَرِ رَوَاهُ البُخَارِي [بخاری حديث رقم:٣٥٥٢، شرح السنة حديث رقم:٣٦٤٧]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ کا چہرۂ انور تلوار کی طرح تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

(258)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ مَا مَسِستُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا اَليَنَ مِن كَفِّ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا شَمِمتُ رِيحًا قَطُّ اَو عَرفًا قَطُّ اَطيَبَ مِن رِيحِ اَو عَرفِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي وَاللَّفظُ لِلبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٣٥٦١، مسلم حديث رقم:٦٠٥٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ریشم اور دیباج بھی نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوا۔ اور نبی کریم ﷺ کی خوشبو یا عطر سے بڑھ کر کوئی خوشبو یا عطر نہیں سونگھا۔

(259)۔وَعَنْ اَنَسِ ابنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ دَخَلَ عَلَينَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِندَنَا، فَعَرِقَ وَجَاءَت اُمِّي بِقَارُورَةٍ، فَجَعَلَت تَسلُتُ العَرَقَ فِيهَا فَاستَيقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا اُمَّ سُلَيمٍ مَا هٰذَا الَّذِي تَصنَعِينَ قَالَت هٰذَا عَرَقُكَ نَجعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِن اَطيَبِ الطِّيبِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:٦٠٥٥]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا۔ آپ کا پسینہ مبارک بہا اور میری والدہ ایک شیشی لائیں اور اس میں آپ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر ڈالنے لگیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ جاگ گئے اور فرمایا اے اُم سلیم یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا، یہ آپ کا پسینہ ہے اسے ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے یہ تمام خوشبوؤں سے اعلیٰ ہے۔

فِي اِعْجَازِ الْقُرآنِ وَ عَجَائِبِهٖ

قرآن کے اعجاز اور عجائب کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا[النساء:۱۷۴] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے مستحکم دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور نازل کیا ہے۔ وَقَالَ تَعَالٰی قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا [بنی اسرائیل:۸۸] اور فرماتا ہے: اے محبوب فرمادیں کہ اگر تمام انسان اور جن اس قرآن کی مثل بنا کر لانے پر متفق ہو جائیں تو پھر بھی اس کی مثل نہیں لا سکیں گے خواہ ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں۔

(260)۔عَنْ عَلِیٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْھَا یا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ کِتَابُ اللّٰہِ، فِیْہِ نَبَأُ مَا قَبْلَکُم، وَ خَبرُ مَا بَعْدَکُم، وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُم، ھُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْھَزلِ، مَن تَرَکَہٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَہُ اللّٰہُ، وَمَنِ ابْتَغَی الْھُدٰی فِی غَیْرِہٖ اَضَلَّہُ اللّٰہُ، وَھُوَ حَبْلُ اللّٰہِ الْمَتِیْنُ، وَھُوَ الذِّکْرُ الْحَکِیْمُ، وَھُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ، ھُوَ الَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِہِ الْاَھْوَاءُ، وَلَا تَلْتَبِسُ بِہِ الْاَلسِنَۃُ، وَلَا یَشْبَعُ مِنْہُ الْعُلَمَاءُ، وَلَا یُخْلَقُ عَنْ کَثْرَۃِ الرَّدِّ، وَلَا یَنْقَضِی عَجَائِبُہٗ، ھُوَ الَّذِیْ لَم تَنْتَہِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْہُ حَتّٰی قَالُوا اِنَّا سَمِعْنَا قُراٰنًا عَجَبًا یَھْدِی اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ، مَن قَالَ بِہٖ صَدَقَ، وَمَنْ عَمِلَ بِہٖ اُجِرَ، وَمَنْ حَکَمَ بِہٖ عَدَلَ، وَمَنْ دَعَا اِلَیْہِ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیمٍ رَوَاہُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۹۰۶]۔ الحدیث ضعیف وفی الحارث مقال

ترجمہ: حضرت علی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: خبردار! جلد ہی فتنہ کھڑا ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ فرمایا: اللہ کی کتاب۔ اس میں تم سے پہلے کا بیان ہے اور تمہارے بعد کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے معاملات کے فیصلے ہیں اور وہ فیصلہ کن کتاب ہے کوئی مذاق نہیں ہے۔ جس متکبر نے اسے چھوڑ دیا اللہ اسے ہلاک کر دے گا۔ اور جس نے اسکے علاوہ کسی میں ہدایت تلاش کی اللہ اسکو گمراہ کر دے گا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے اور وہ ذکرِ حکیم اور سیدھا راستہ ہے۔ وہ ایسی کتاب ہے جسکی وجہ سے خواہشات غلط سمت میں نہیں جاتیں اور اس سے زبانیں مشکل محسوس نہیں کرتیں۔ اس سے علماء سیر نہیں ہوں گے۔ بار بار پڑھنے سے

دل نہیں اُکتائے گا اور اسکے عجائبات سامنے آتے ہی رہیں گے۔ وہ ایسی کتاب ہے کہ جب جنات نے اسے سُنا تو اس کے سامنے نہ ٹھہر سکے۔ حتیٰ کہ وہ بھی کہہ اُٹھے کہ ہم نے عجب قرآن سُنا ہے۔ جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ جس نے اسکے مطابق بات کی اس نے صحیح کہا اور جس نے اس پر عمل کیا اسے اجر ملے گا۔ اور جس نے اسکے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا اور جس نے اس کی طرف لوگوں کو دعوت دی وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت پا گیا۔

فِی شَهَادَةِ الْجَمَادَاتِ وَالنَّبَاتَاتِ لَهُ ﷺ

جمادات اور نباتات کا آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی دینا

(261)۔عَنْ عَلِيِّ ابنِ اَبِی طَالِبٍ ؓ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَکَّةَ، فَخَرَجْنَا فِی بَعْضِ نَوَاحِیهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ یَقُولُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳٦۲٦، مستدرک حاکم حدیث رقم: ٤۲۹۱ وَقَالَ صَحِیحٌ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِی]۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ میں تھا۔ ہم مکہ کے گرد و نواح کی طرف نکلے۔ آپ ﷺ کے سامنے آنے والا ہر پہاڑ اور ہر درخت آپ کو عرض کرتا تھا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ یعنی اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو۔

(262)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ اَعرَابِیٌّ اِلیٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمَ اَعرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ ؟ قَالَ اِنْ دَعَوتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِن هٰذِهِ النَّخْلَةِ اَتَشهَدُ اَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَم، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ یَنزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسلَمَ الاَعرَابِیُّ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳٦۲۸، مستدرک حاکم حدیث رقم: ٤۲۹۰ وَقَالَ صَحِیحٌ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِی]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آدمی آیا۔ کہنے لگا میں کیسے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس کھجور کے درخت پر لگے ہوئے گچھے کو اپنے پاس بلا کر دکھادوں تو کیا تم مان جاؤ گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے اسے بلایا۔ وہ کھجور کے درخت سے نیچے اترنے لگ پڑا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: واپس چلا جا تو وہ واپس چلا گیا۔ دیہاتی مسلمان ہوگیا۔

(263)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَدَنَا مِنْهُ اَعْرَابِیٌّ ، فَقَالَ يَا اَعْرَابِیُّ اَيْنَ تُرِيدُ ؟ قَالَ اِلٰی اَهْلِی ، قَالَ هَلْ لَكَ اِلٰی خَيْرٍ ؟ قَالَ وَمَا هُوَ؟ قَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ ، قَالَ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ عَلٰی مَا تَقُولُ؟ قَالَ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ السَّمُرَةُ وَهِیَ بِشَاطِئِ الْوَادِی ، فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ ، حَتّٰی قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا ، فَشَهِدَتْ اَنَّهٗ كَمَا قَالَ ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰی مَكَانِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِی وَ عَيَاض فِی الشِّفَاءِ [سنن الدارمی حديث رقم:١٦، الشفاء ١/١٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ایک دیہاتی آپ ﷺ کے قریب آیا۔آپ نے فرمایا: اے دیہاتی کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا گھر جا رہا ہوں۔فرمایا: کیا تم اپنا بھلا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کیسا بھلا؟ فرمایا: گواہی دو کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔اس نے کہا آپ کی بات کی صداقت پر گواہی کون دے گا۔فرمایا: یہ کیکر کا درخت۔وہ درخت وادی کے کنارے پر تھا۔وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا چل پڑا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔آپ ﷺ نے اس درخت سے تین بار گواہی طلب فرمائی اس نے گواہی دی کہ آپ جو کچھ فرما رہے ہیں حق ہے۔پھر اپنی جگہ پر چلا گیا۔

(264)۔وَعَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ سَئَلَ اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ ﷺ آيَةً ، فَقَالَ لَهٗ قُلْ لِتِلْكَ الشَّجَرَةِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوكِ قَالَ فَمَالَتِ الشَّجَرَةُ عَنْ يَمِينِهَا وَشِمَالِهَا وَبَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا فَتَقَطَّعَتْ عُرُوقُهَا ، ثُمَّ جَاءَ تْ تَخُدُّ الْاَرْضَ تَجُرُّ عُرُوقَهَا مُغْبَرَّةً حَتّٰی وَقَفَتْ بَيْنَ يَدَیْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ اِلٰی مَنْبَتِهَا فَرَجَعَتْ فَدَلَّتْ عُرُوقَهَا فَاسْتَوَتْ، فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ ائْذَنْ لِی اَسْجُدَ لَكَ ، قَالَ لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْءَ ةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ، قَالَ فَأْذَنْ لِی اَنْ اُقَبِّلَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ فَاَذِنَ لَهٗ رَوَاهُ عَيَاض فِی الشِّفَاءِ [الشفاء ١/١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے معجزہ طلب کیا۔آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ اس درخت سے کہو تمہیں رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں۔وہ درخت دائیں بائیں جھکا اور آگے پیچھے جھکا حتیٰ کہ اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔پھر زمین کو چیرتا ہوا، اپنی جڑیں گھسیٹتا ہوا، گرد اڑاتا ہوا آ گیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر

کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ دیہاتی نے کہا اسے حکم دیں کہ اپنی جگہ پر واپس چلا جائے۔ وہ درخت واپس چلا گیا، اپنی جڑیں گاڑ دیں اور سیدھا ہو گیا۔ دیہاتی نے عرض کیا۔ مجھے اجازت دیجیے میں آپ کو سجدہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی انسان کو سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اس نے کہا چلیے مجھے اپنے ہاتھ اور پاؤں چومنے کی اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔

حَنَّ جِذْعُ النَّخْلِ لِفِرَاقِهٖ ﷺ

کھجور کا تنا آپ ﷺ کے فراق میں رویا

(265)۔ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلٰى جُذُوْعٍ مِنْ نَخلٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ اِلٰى جِذْعٍ مِّنْهَا ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنبَرُ فَكَانَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِحَتّٰى جَآءَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِى وَفِى رِوَايَةٍ فَحَنَّ الْجِذْعُ وَفِى رِوَايَةٍ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَضَمَّهَا اِلَيْهِ تَاِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِىْ يُسَكَّنُ رَوَاهُمَا الْبُخَارِى [بخاری حدیث رقم: ۳۵۸۴۔۳۵۸۵]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسجد شریف کی چھت کھجور کے تنوں سے بنائی گئی تھی۔ نبی کریم ﷺ ان میں سے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے لیے منبر بنایا گیا تو آپ اس منبر پر کھڑے ہو گئے۔ ہم نے اس تنے کو اس اونٹنی کی طرح روتے ہوئے سنا جس کا بچہ گم ہو گیا ہو۔ حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ منبر سے اترے اور اپنا ہاتھ مبارک اس پر رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ تنا شدید رویا۔ ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اس تنے نے بچے جیسی چیخ ماری پھر نبی کریم ﷺ نے نیچے اتر کر اسے گلے سے لگا لیا تو وہ تنا بچے کی طرح سسکیاں لیتا لیتا چپ ہو گیا۔

اَطَاعَةُ الْجَبَلُ

پہاڑ نے آپ ﷺ کی اطاعت کی

(266)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

فَرَجِفَ بِهِم ، فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٣٦٧٥، ترمذی حدیث رقم:٣٦٩٧ ، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦٥١]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے۔ابوبکر، عمر اور عثمان ہمراہ تھے۔ پہاڑ لرزنے لگا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُحد رُک جا۔ تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

صَارَتِ الْكُدْيَةُ كَثِيْبًا

پتھر کی چٹان ریت کے ٹیلے کی طرح نرم ہوگئی

(267)۔عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ اِنَّا يَومَ خَندَقَ نَحفِرُ ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَندَقِ ، فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطنُهُ مَعصُوبٌ بِحَجَرٍ ، وَلَبِثنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا ، فَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا اَهْيَلَ اَو اَهْيَمَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٤١٠١]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم خندق کے دن گڑھا کھود رہے تھے۔ کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان سامنے آ گئی۔لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خندق میں یہ چٹان درپیش ہے۔ فرمایا: میں پہنچ رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔آپ ﷺ نے پیٹ مبارک پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ ہم سب تین دن سے بھوکے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے کدال (پھاوڑہ) پکڑا اور ایک ہی ضرب لگائی۔ وہ چٹان ریت کے ٹیلے کی طرح بکھر گئی۔

شَاهَتْ وُجُوهُ الْاَعْدَاءِ

دشمنوں کے چہرے بگڑ گئے

(268)۔عَنْ سَلَمَةَ بنِ الْاَكوَعِ ﷺ قَالَ غَزَونَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُنَينًا ، فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ، ثُمَّ قَبَضَ قَبضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ، ثُمَّ اسْتَقبَلَ بِهِ وُجُوهَهُم ، فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ ، فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنهُم اِنسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَينَيهِ تُرَابًا بِتِلكَ الْقَبضَةِ فَوَلَّوا مُدبِرِينَ ، فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَنَائِمَهُم بَيْنَ

الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٦١٩]۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع ﷛ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ حنین میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ شکست کھانے لگے۔ جب رسول اللہ ﷺ کا گھیراؤ کرلیا گیا تو آپ خچر سے اترے، پھر مٹی سے ایک مٹھی بھری، پھر اسے دشمنوں کے منہ کی طرف اچھال دیا اور فرمایا ''چہرے بگڑ گئے''۔ ان میں سے کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس کی آنکھیں اس مٹھی بھر مٹی سے بھر نہ گئی ہوں۔ وہ سب پیٹھ دے کر بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور ان کا چھوڑا ہوا مالِ غنیمت نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

شَكَا اِلَيْهِ الْجَمَلُ

اونٹ نے آپ ﷺ سے اپنی مشکل کی شکایت کی

(269)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابنِ جعفرَ ﷛ قَالَ اَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خلفَهٗ ذَاتَ يَومٍ فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيثًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ ، وَكَانَ اَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهٖ هَدَفًا اَوْحَايِشَ نَخلٍ ، فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنصَارِ ، فَاِذَا جَمَلٌ ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيناهُ ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذُفرَاهُ ، فَسَكَتَ ، فَقَالَ مَن رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ ، لِمَن هٰذَا الْجَمَلُ ؟ فَجَآءَ فَتًى مِنَ الْاَنصَارِ ، فَقَالَ لِي يَارَسُولَ اللّٰهِ ، فَقَالَ اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا؟ فَاِنَّهٗ شَكىٰ اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ رَوَاهُ ابُودَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:٢٥٤٩ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٠]۔الحديث صحيح و اصله فی مسلم حديث رقم:٧٧٤۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر ﷛ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا۔ آپ نے مجھے ایک راز کی بات بتائی۔ میں وہ بات کسی آدمی کو نہیں بتاتا۔ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے کسی ٹیلے یا کھجور کی جھاڑی کی اوٹ پسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ ایک انصاری آدمی کی چاردیواری میں داخل ہوئے۔ وہاں ایک اونٹ تھا۔ اس نے جب نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو رونے لگا اور اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اس کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا۔ اونٹ خاموش ہوگیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ انصاریوں میں سے ایک نوجوان آیا اس نے کہا یارسول اللہ میرا ہے۔ فرمایا: کیا تم اس بے

زبان کے معاملے میں اللہ سے نہیں ڈرتے جس نے اسے تمہاری ملکیت بنایا ہے۔اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو۔

شَكَتْ اِلَيْهِ الْحُمَّرَةُ

چڑیا نے آپ ﷺ سے شکایت کی

(270)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی سَفَرٍ ، فَانطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرخَانِ ، فَاَخَذْنَا فَرخَيهَا ، فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفَرَّشُ ، فَجَاءَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ مَن فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا ؟ رُدُّوا وَلَدَهَا اِلَيهَا رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد[ابو داؤد حدیث رقم:٢٦٧٥]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ہم نے اس کا ایک بچہ پکڑ لیا۔ چڑیا آ کر ہمارے اوپر چکر لگانے لگی۔اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اسے اس کے بچے کی وجہ سے کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کا بچہ اسے واپس کر دو۔

شَهَادَتُ الذِّئْبِ

بھیڑیے کی گواہی

(271)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰی رَاعِی غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِی حَتّٰی انْتَزَعَهَا مِنهُ ، قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰی تَلٍّ فَاَقْعٰی وَاسْتَثْفَرَ ، وَ قَالَ قَدْ عَمَدْتُ اِلٰی رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهٗ ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهٗ مِنِّی ، فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَومِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ ذِئْبٌ ، اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُم بِمَا مَضٰی وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُم ، قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ وَاَسْلَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ[مسند احمد حدیث رقم:٨٠٨٣]۔ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کے پاس آیا اور اس میں سے ایک بکری پکڑ لی۔چرواہے نے اسے تلاش کیا اور اس سے بکری چھین لی۔فرمایا کہ وہ بھیڑیا ایک چٹان پر چڑھ کر کتے کی طرح

بیٹھ کر دم ہلانے لگا اور کہنے لگا میں نے اللہ کے دیے ہوئے رزق کے حصول کی کوشش کی اور اسے پکڑ لیا۔ مگر تم نے اسے مجھ سے چھین لیا۔ اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم میں نے آج کی طرح بھیڑیے کو بات کرتے کبھی نہیں سنا۔ بھیڑیے نے کہا اس سے بھی حیرت انگیز وہ آدمی ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان والے نخلستان میں تمہیں بتاتا ہے جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ تمہارے بعد ہونے والا ہے۔ فرمایا کہ وہ گڈریا یہودی تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ ساری بات بتائی اور مسلمان ہو گیا۔

شَهَادَتُ الضَّبِّ

سوسمار (گوہ) کی گواہی

(272)۔ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي مَحفِلٍ مِن اَصحَابِهٖ اِذ جَاءَ اَعرَابِيٌّ قَد صَادَ ضَبًّا ، فَقَالَ مَن هٰذَا؟ قَالُوا نَبِيُّ اللّٰهِ ، فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَا آمَنتُ بِكَ اَو يُؤمِنَ بِكَ هٰذَا الضَّبُّ ، وَطَرَحَهٗ بَينَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا ضَبُّ ، فَاَجَابَهٗ بِلِسَانٍ مُبِينٍ يَسْمَعُهُ القَومُ جَمِيعًا، لَبَّيكَ وَسَعدَيكَ يَا زَينَ مَن وَافَى القِيَامَةَ ، قَالَ مَن تَعبُدُ ؟ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرشُهٗ ، وَفِي الْاَرضِ سُلطَانُهٗ ، وَفِي البَحرِ سَبِيلُهٗ ، وَفِي الجَنَّةِ رَحمَتُهٗ ، وَفِي النَّارِ عِقَابُهٗ ، قَالَ فَمَنْ اَنَا ؟ قَالَ رَسُولُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، وَقَد اَفلَحَ مَن صَدَّقَكَ ، وَخَابَ مَن كَذَّبَكَ ، فَاَسلَمَ الْاَعرَابِيُّ رَوَاهُ عَيَاض فِي الشِّفَاءِ وَابنُ الجَوزِي فِي الوَفَا عَنِ ابنِ عُمَرَ وَابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم [الشفاء ۱/۲۰۴، الوفا ۱/۳۳۶]۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی محفل میں تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا جس نے سوسمار کو شکار کر کے پکڑا ہوا تھا۔ کہنے لگا یہ کون ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا یہ اللہ کے نبی ہیں۔ کہنے لگا لات اور عزیٰ کی قسم میں تم پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ سوسمار تم پر ایمان نہ لے آئے۔ یہ کہا اور سوسمار کو نبی کریم ﷺ کے سامنے پھینک دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سوسمار! اس نے بڑی واضح زبان کے ساتھ جواب دیا جسے تمام لوگوں نے سنا۔ کہنے لگا میں حاضر ہوں اور ہر خدمت کے لیے تیار ہوں اے قیامت کے دن اُجیالوں کے اُجیال۔ فرمایا: تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ اس نے کہا اس ذات کی جس کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے، جس کی بادشاہی زمین میں

ہے، جس کے راستے سمندر میں ہیں، جس کی رحمت جنت میں ہے، جس کی ناراضگی جہنم میں ہے۔ فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا رب العالمین کے رسول اور آخری نبی۔ وہ فلاح پا گیا جس نے آپ کی تصدیق کی اور وہ رسواء ہوا جس نے آپ کو جھٹلایا۔ وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا۔

شَهَادَتُ الظَّبْيَةِ

ہرنی کی گواہی

(273)۔ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیُ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ ﷺ قَالُوا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الصَّحرَآءِ ، فَاِذَا مُنَادٍ یُنَادِی ، یَارَسُولَ اللّٰهِ ، فَا لْتَفَتَ ، فَلَمْ یَرَ شَیْئًا ، ثُمَّ الْتَفَتَ ، فَاِذَا ظَبْیَةٌ مَوثُوقَةٌ فَقَالَتْ یَارَسُولَ اللّٰهِ اُدنُ مِنِّی ، فَدَنَا مِنهَا ، فَقَالَ هَل لَکِ مِن حَاجَةٍ ؟ قَالَت نَعَم، اِنَّ لِی خِشْفَیْنِ فِی ذٰلِکَ الْجَبَلِ ، فَحَلَّنِی حَتّٰی اَذهَبَ فَاُرضِعَهُمَا ثُمَّ اَرجِعَ اِلَیکَ ، قَالَ وَتَفْعَلِینَ ؟ قَالَت عَذَّبَنِیَ اللّٰهُ عَذَابَ العِشَّارِ اِن لَم اَفعَلْ ، فَاَطلَقَهَا ، فَذَهَبَتْ فَاَرضَعَتْ خِشفَیْهَا ثُمَّ رَجَعَتْ ، فَاَوثَقَهَا النَّبِیُّ ﷺ ، وَانتَبَهَ الاَعرَابِیُّ ، فَقَالَ اَلَکَ حَاجَةٌ یَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ نَعَم تُطلِقُ هٰذِهٖ ، فَاَطْلَقَهَا ، فَذَهَبَتْ تَعدُو ، وَتَقُولَ اَشهَدُاَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّکَ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ اِبْنُ الْجَوزِی فِی الوَفَا وَعَیَاض فِی الشِّفَآءِ [الشفاء ۱/۲۰۷، الوفا ۱/۳۳۵]۔ اَلْحَدِیْثُ ضَعِیْفٌ جِدًّا

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابن عباس اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہم تینوں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحرا میں تھے۔ ایک آواز دینے والے نے آواز دی، یارسول اللہ۔ آپ ﷺ نے دھیان دیا مگر کوئی چیز نہ دیکھی۔ پھر دوبارہ متوجہ ہوئے تو ایک ہرنی پر نظر پڑی جو بندھی ہوئی تھی۔ اس نے کہا یارسول اللہ میرے قریب تشریف لائیے۔ آپ اس کے قریب تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہاری کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں۔ آپ مجھے کھول دیں تاکہ میں انہیں جا کر دودھ پلاؤں اور پھر آپ کے پاس واپس آ جاؤں۔ فرمایا: ایسا ہی کرو گی؟ اس نے کہا اگر ایسا نہ کروں تو اللہ مجھے بدمعاشی کا ٹیکس لینے والوں جیسا عذاب دے۔ آپ نے اسے کھول دیا۔ وہ چلی گئی اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور واپس آ گئی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے باندھ دیا۔ اتنے میں دیہاتی جاگ گیا۔ (جس نے اسے شکار کر کے قید کر رکھا تھا)۔ اس نے کہا یارسول اللہ مجھ سے کوئی کام ہے؟ فرمایا ہاں۔ اسے

آزاد کردو۔ اس نے اسے آزاد کردیا۔ وہ تیزی سے بھاگ گئی اور کہہ رہی تھی میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

نَبَعَ الْمَآءُ مِنْ اَصَابِعِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پڑا

(274)۔عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ الْاِنَاءِ يَدَهٗ، فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّؤُا مِنْهُ، فَرَأَيْتُ الْمَآءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۵۷۳،۱۶۹، مسلم حدیث رقم: ۵۹۴۲، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۳۱، نسائی حدیث رقم: ۷۶]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ لوگوں نے وضو کا پانی تلاش کیا۔ مگر انہیں پانی نہ ملا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس وضو کا برتن لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالا۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ سب لوگ اس میں وضو کرو۔ میں نے پانی کو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹتے دیکھا۔ لوگوں نے وضو کیا حتیٰ کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

(275)۔وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَآءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ، قَالَ قَتَادَةُ، قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْزُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَالْاَحَادِيْثُ مِثْلُ ذٰلِكَ كَثِيْرَةٌ [بخاری حدیث رقم: ۳۵۷۲]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ زوراء کے مقام پر نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں رکھا۔ پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹنے لگا۔ سب لوگوں نے وضو کیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ لوگوں کی تعداد کیا تھی؟ فرمایا: تین سو یا تین سو سے کچھ زائد۔ اس طرح کی احادیث کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

(276)۔وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ

فَنَزَحْنَاهَا ، حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَفِيرِ الْبِئْرِ ، فَدَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِيْنَا وَرَوِيَتْ أَوْصَدَرَتْ رِكَابُنَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۵۷۷]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن ہم چودہ سو آدمی تھے۔ حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے۔ ہم نے اسے خالی کر دیا حتیٰ کہ اس میں قطرہ بھی باقی نہ بچا۔ نبی کریم ﷺ کنویں کے کنارے پر بیٹھ گئے۔ آپ نے کچھ پانی منگوایا اور کلی کر کے کنویں میں گرا دیا۔ ہم نے تھوڑا انتظار کیا۔ پھر ہم نے خوب پانی پیا حتیٰ کہ ہم خود بھی سیر ہو گئے اور ہماری سواریاں بھی سیر ہو گئیں۔

(277)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا ، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَقَلَّ الْمَاءُ ، فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ ، فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ، ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۵۷۹ ، ترمذی حدیث رقم:۳۶۳۳]۔ نعد ای نحتسب و نعتقد

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کے معجزات کو برکت (اور کمالات) کے طور پر اعتقاد کرتے تھے اور تم لوگ انہیں (کفار کو) خوف دلانے کا ذریعہ سمجھتے ہو۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ پانی کی کمی ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بچا کھچا پانی لے آؤ۔ لوگ ایک برتن لے آئے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں ڈالا۔ پھر فرمایا: برکت والے پاک پانی کے لیے آ جاؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔ میں نے خود دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔ اور جب کھانا کھایا جا رہا ہوتا تھا تو ہم اسے تسبیح کرتے ہوئے سنا کرتے تھے۔

نُزُولُ الْغَيْثِ بِدُعَائِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی دعا سے بارش کا برسنا

(278)۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ

يَخطَبُ يومَ الجُمُعَةِ اِذْ قَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ ، وَهَلَكَتِ الشَّاءُ ، فَادْعُ اللّٰهَ يَسقِينَا ، فَمَدَّ يَدَيهِ وَدَعَا ، قَالَ اَنَسٌ وَاِنَّ السَّمَآءَ لَمِثلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ ، اَنْشَأَتْ سَحَابًا ، ثُمَّ اجتَمَعَ ، ثُمَّ اَرسَلَتِ السَّمَآءُ عَزَالِيَهَا ، فَخَرَجنَا نَخُوضُ المَآءَ حَتّٰى اَتَينَا مَنَازِلَنَا فَلَم نَزَل نُمطَرُ اِلَى الجُمُعَةِ الاُخرىٰ ، فَقَامَ اِلَيهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوغَيرُهُ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ البُيُوتُ فَادعُ اللّٰهَ يَحبِسُهُ ، فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَينَا وَلَا عَلَينَا ، فَنَظَرتُ اِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَولَ المَدِينَةِ كَاَنَّهَا اِكْلِيلٌ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاری حدیث رقم:۳۵۸۲ ، ابو داؤد حدیث رقم:۱۱۷۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اہل مدینہ پر قحط سالی آ گئی۔ جب آپ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو اس دوران ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ڈنگر ہلاک ہو گئے اور بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ اللہ سے دعا فرمایئے ہمیں سیراب کرے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آسمان فانوس کی طرح صاف تھا۔ اچانک تیز ہوا چلی، بادل اٹھے، پھر اکٹھے ہو گئے، پھر آسمان نے اپنا ذخیرۂ آب انڈیل دیا۔ ہم پانی کو چیرتے ہوئے نکلے اور اپنے گھروں میں پہنچے۔ اگلے جمعے تک بارش ہوتی رہی۔ وہی آدمی یا کوئی دوسرا آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا یا رسول اللہ مکان گر چلے ہیں۔ اللہ کریم سے دعا فرمایئے بارش کو روک لے۔ آپ مسکرائے۔ پھر فرمایا۔ (اے اللہ) ہمارے اردگرد بارش برسے ہم پر نہ برسے۔ میں نے دیکھا کہ بادل مدینہ منورہ کے اردگرد بکھر گئے جیسے کپڑے کے پیوند ہوں۔

تَكْثِيرُ الطَّعَامِ

کھانا زیادہ ہو جانے کا معجزہ

(279)۔عَنْ سَلَمَةَ بنِ الاَكوَعِ ﷛ قَالَ خَرَجنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى غَزوَةٍ فَاَصَابَنَا جُهدٌ حَتّٰى هَمَمنَا اَنْ نَنحَرَ بَعضَ ظَهرِنَا فَاَمَرَ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ فَجَمَعنَا مَزَاوِدَنَا ، فَبَسَطنَا لَهٗ نِطعًا ، فَاجتَمَعَ زَادُ القَومِ عَلَى النِّطعِ ، قَالَ فَتَطَاوَلتُ لِاَحزُرَهٗ كَم هُوَ ؟ فَحَزَرتُهٗ كَرَبضَةِ العَنزِ وَنَحنُ اَربَعَ عَشرَةَ مِائَةً ، قَالَ فَاَكَلنَا حَتّٰى شَبِعنَا جَمِيعًا ، ثُمَّ حَشَونَا جُرُبَنَا ، فَقَالَ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ هَل مِن وَضُوءٍ؟ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِاِدَاوَةٍ فِيهَا نُطفَةٌ فَاَفرَغَهَا فِى قَدَحٍ ، فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدَغفِقُهٗ

دَغْفَقَةً ، اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً ، قَالَ ثُمَّ جَآءَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةٌ ، فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهُوْرٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَغَ الْوَضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٥١٨]۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع ؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ کے لیے نکلے۔ راستے میں ہمیں شدید بھوک لگی حتیٰ کہ ہم نے اپنی سواری کے بعض اونٹ ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا اور ہم نے اپنا زادِ سفر اکٹھا کردیا۔ ہم نے اس کے لیے ایک دستر خوان بچھایا۔ دستر خوان پر سب لوگوں کے پاس موجود کھانا جمع ہوگیا۔ فرمایا میں نے گردن اٹھا کر دیکھا تاکہ اندازہ لگاسکوں کہ کھانا کتنا ہے۔ میں نے اندازہ لگایا کہ بیٹھی ہوئی بکری کے برابر ڈھیر لگ گیا ہے۔ جبکہ ہم چودہ سو آدمی تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے کھانا کھایا حتیٰ کہ ہم سب سیر ہوگئے۔ پھر ہم نے اپنے اپنے تھیلے بھی بھر لیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وضو کا پانی ہے؟ ایک آدمی برتن لے کر آیا جس میں معمولی سا پانی تھا۔ آپ نے اس پانی کو ایک پیالے میں ڈال دیا اور ہم سب نے اس سے وضو کیا اور چودہ سو آدمیوں نے بے تحاشا پانی استعمال کیا۔ اسکے بعد آٹھ آدمی مزید آگئے۔ انہوں نے پوچھا کیا وضو کے لیے پانی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو ہو چکا۔

(280)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ ثَلٰثِیْنَ وَمِائَةً ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ هَلْ مَعَ اَحَدِكُمْ طَعَامٌ ؟ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْنَحْوُهٗ ، فَعُجِنَ ، ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَبَيْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ اَوْ قَالَ هِبَةٌ ؟ قَالَ لَابَلْ بَيْعٌ ، قَالَ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً ، فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوٰى ، وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا مِنْ ثَلٰثِيْنَ وَمِائَةٍ اِلَّا قَدْ حَزَّ لَهٗ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ ، وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاهَا لَهٗ ، ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا ، وَفَضَلَ فِی الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهٗ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:٥٣٨٢]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سوتیس آدمی نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس ایک صاع یا اس کے لگ بھگ آٹا تھا۔ وہ آٹا گوندھا گیا۔ پھر پراگندہ بالوں والا لمبے قد کا ایک مشرک آدمی بکریاں ہانکتا ہوا پہنچ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا بکری بیچو گے یا عطیہ یا شاید فرمایا کہ ہبہ کے طور پر دو گے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچوں گا۔ آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔ وہ بکری ذبح کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے کلیجی بھوننے کا حکم دیا۔ اللہ کی قسم

ایک سوتیں آدمیوں میں سے ہر ایک کو آپ نے کلیجی میں سے ٹکڑا عطا فرمایا۔ جو حاضر تھے انہیں دے دیا اور جو غیر حاضر تھے ان کے لیے رکھ دیا گیا۔ پھر باقی گوشت دو برتنوں میں ڈال دیا۔ ہم سب نے کھایا اور سیر ہو گئے۔ اور دونوں برتنوں میں کھانا بچ گیا۔ میں نے اسے اونٹ پر لا دلیا۔

اَلْبَرَكَةُ فِي اللَّبَنِ

دودھ میں برکت

(281) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ، اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِیْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ، وَاِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰی بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ یَوْمًا عَلٰی طَرِیْقِهِمُ الَّذِیْ یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ، فَمَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَسَئَلْتُهُ عَنْ اٰیَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، مَا سَئَلْتُهُ اِلَّا لِیُشْبِعَنِیْ، فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِیْ عُمَرُ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ اٰیَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، مَاسَاَلْتُهُ اِلَّا لِیُشْبِعَنِیْ، فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِیْ اَبُوالْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَاٰنِیْ، وَعَرَفَ مَافِیْ نَفْسِیْ، وَمَا فِیْ وَجْهِیْ، ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا هِرٍّ، قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ الْحَقْ، وَمَضٰی، وَاتَّبَعْتُهٗ، فَدَخَلَ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لِیْ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ، فَقَالَ مِنْ اَیْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوْا هَدَاهُ لَكَ فُلَانٌ اَوْفُلَانَةٌ، قَالَ یَا اَبَا هِرٍّ، قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ الْحَقْ اِلٰی اَهْلِ الصُّفَّةِ، فَادْعُهُمْ لِیْ، قَالَ وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْیَافُ الْاِسْلَامِ لَا یَاْوُوْنَ عَلٰی اَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلٰی اَحَدٍ، اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَیْهِمْ، وَلَمْ یَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَیْئًا، وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِیَّةٌ اَرْسَلَ اِلَیْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِیْهَا، فَسَآءَنِیْ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِیْ اَهْلِ الصُّفَّةِ، كُنْتُ اَحَقَّ اَنْ اُصِیْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰی بِهَا، فَاِذَا جَآءُوْا اَمَرَنِیْ، فَكُنْتُ اَنَا اُعْطِیْهِمْ وَمَا عَسٰی اَنْ یَبْلُغَنِیْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ یَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ بُدٌّ، فَاَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَیْتِ، قَالَ یَا اَبَا هِرٍّ، قُلْتُ لَبَّیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ خُذْ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ، فَجَعَلْتُ اُعْطِیْهِ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی، ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِیْهِ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی، ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ حَتّٰی انْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَقَدْ رَوِیَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰی یَدِهٖ

فَنَظَرَ اِلَیَّ فَتَبَسَّمَ ، فَقَالَ یَا اَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ بَقِیْتُ اَنَا وَاَنْتَ ، قُلْتُ صَدَقْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ ، فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ یَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰی قُلْتُ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا ، قَالَ فَاَرِنِیْ فَاَعْطَیْتُهُ الْقَدَحَ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰی وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِیْ[بخاری حدیث رقم:٦٤٥٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ وہی ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی وجہ سے پیٹ کے بل زمین پر لیٹا رہتا تھا اور کبھی بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن میں صحابہ کے راستے میں بیٹھ گیا جہاں سے وہ نکل رہے تھے۔ جب ابو بکر ﷺ گزرے تو میں نے ان سے قرآن کی آیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے یہ سوال اس لیے کیا تھا کہ وہ مجھے رجائیں۔ وہ گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے عمر ﷺ گزرے، میں نے ان سے قرآن کی آیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے ان سے سوال اس لیے کیا تھا تا کہ وہ مجھے رجائیں۔ وہ بھی گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے ابو القاسم ﷺ گزرے۔ آپ مجھے دیکھتے ہی مسکرانے لگے اور سمجھ لیا جو میرے دل میں تھا اور جو میرے چہرے پر تھا۔ پھر فرمایا: اے ابو ہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: میرے پیچھے پہنچ۔ آپ آگے گزر گئے اور میں آپ کے پیچھے ہو لیا۔ آپ کا شانۂ اقدس میں داخل ہوئے، اپنے لیے اجازت لی اور مجھے بھی اجازت دی۔ آپ ﷺ داخل ہوئے تو ایک کاسے میں دودھ پایا۔ فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا۔ گھر والوں نے عرض کیا یہ فلاں نے آپ کے لیے ہدیہ بھیجا ہے۔ فرمایا: اے ابو ہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: اہل صفہ کے پاس پہنچ اور انہیں میرے پاس بلا۔ اہلِ صفہ اسلام کے مہمان تھے، وہ اپنے گھر والوں، مال دولت اور کسی بھی دوسرے شخص پر بوجھ نہیں تھے۔ جب آپ ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو آپ اسے انکے پاس بھیج دیتے تھے اور اس میں سے خود کچھ نہیں کھاتے تھے۔ اور جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس میں سے لیتے اور انہیں بھی اس میں شریک کرتے تھے۔ مجھے اس دفعہ اہل صفہ کو بلانا ناگوار گزرا۔ میں نے سوچا یہ دودھ اہل صفہ کے سامنے کیا چیز ہے۔ میں زیادہ حق دار تھا کہ اس دودھ کو پی کے طاقت حاصل کرتا۔ جب صفہ والے آگئے تو حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا، میں انہیں دودھ پکڑائے جا رہا تھا تو مجھے نہیں لگتا تھا کہ یہ دودھ بچ کر مجھ تک پہنچ سکے گا۔ اور اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانے بغیر کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ میں اصحابِ صفہ کے پاس گیا انہیں دعوت دی۔ وہ سب آگئے اور اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے اجازت دی اور وہ کاشانۂ اقدس میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ فرمایا:

ے ابو ہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ۔ فرمایا: پکڑ اور انہیں دے۔ میں نے گلاس پکڑا۔ ایک آدمی کو گلاس تا، وہ اسے پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ گلاس مجھے واپس کر دیتا پھر میں دوسرے آدمی کو دیتا وہ اسے پیتا حتیٰ کہ سیر ہو تا۔ پھر وہ گلاس مجھے واپس کر دیتا حتیٰ کہ میں نبی کریم ﷺ تک پہنچ گیا اور ساری جماعت سیر ہو گئی۔ آپ ﷺ نے لاس پکڑا، اپنے ہاتھ مبارک پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے۔ فرمایا: اے ابو ہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یا سول اللہ ﷺ۔ فرمایا: اب رہ گئے میں اور تم۔ میں نے عرض کیا درست فرمایا یا رسول اللہ۔ فرمایا: بیٹھ جا اور پیتا جا۔ میں ٹھ گیا اور پینے لگا۔ فرمایا اور پی۔ میں نے اور بھی پیا۔ آپ ﷺ اور بھی پینے کا حکم دیتے رہے حتیٰ کہ میں نے عرض کیا سم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا، اب دودھ اندر نہیں جاتا۔ فرمایا: مجھے دے۔ میں نے پ ﷺ کو گلاس دے دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ پی گئے۔

لْبَرَكَةُ فِي التَّمَرَاتِ

کھجوروں میں برکت

(282)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ اَتَيتُ النَّبِیَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ ، فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اُدْعُ للّٰهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ ، فَضَمَّهُنَّ ، ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالبَرَكَةِ ، قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ ، كُلَّمَا اَرَدتَ اَن تَاخُذَ مِنهُ شَيئًا ، فَاَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرهُ نَثْرًا ، فَقَد حَمَلْتُ مِن ذٰلِكَ التَّمرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، فَكُنَّا نَاكُلُ مِنْهُ وَنُطعِمُ ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰی كَانَ يَومَ قُتِلَ عُثْمَانُ ، فَاِنَّهُ انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۸۳۹]۔ قَالَ التِّرمَذِیُّ حَسَنٌ ، اَیْ اِرْتَفَعَتِ الْبَرَكَةُ لِقَتْلِ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس کھجوریں لایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان میں برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنے جسم مبارک کے ساتھ لگایا پھر میرے لیے ان میں برکت کی دعا فرمائی۔ فرمایا: انہیں پکڑ لو اور اپنے تھیلے میں ڈال لو۔ جب ان میں سے کھجوریں لینا چاہو تو اس میں ہاتھ ڈال کے کھجوریں لے لینا اور بالکل خالی نہ کر دینا۔ میں ایک عرصہ دراز تک جہاد کے دوران اس میں سے کھجوریں کھاتا رہا۔ ہم خود بھی کھاتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلاتے تھے۔ وہ ہمیشہ میری کمر سے ہی بندھا رہتا تھا حتیٰ کہ عثمان ﷺ کی شہادت کے دن وہ سلسلہ منقطع ہو گیا (یعنی سیدنا عثمان غنی ﷺ کے قتل کی وجہ سے برکت اٹھ گئی)۔

(283)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي اِلَّا مَايُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَي لَا يَفْحُشَ عَلَيَّ الْغُرَمَآءُ، فَمَشٰى حَولَ بَيدَرٍ مِن بَيَادِرِ التَّمرِ فَدَعَا، ثُمَّ اٰخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ انْزَعُوهُ، فَاَوفَاهُمُ الَّذِي لَهُم وَبَقِيَ مِثْلُ مَا اَعْطَاهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي[بخاری حدیث رقم:٣٥٨٠]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ اُن کے والد کی وفات ہوگئی اوران کے ذمہ کچھ قرض تھا۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوااور عرض کیا میرے والد اپنے ذمے کچھ قرض چھوڑ گئے ہیں۔ میرے پاس ان کی کھجوروں کی فصل کے سواء کچھ نہیں ہے۔ ان کی کئی سال کی آمدنی سے بھی یہ قرض نہیں اتر سکتا۔ آپ میرے ساتھ چلیں تا کہ قرض خواہ میرے ساتھ بدزبانی نہ کرے۔ آپ ﷺ نے کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے اردگرد چکر لگایا اور دعا فرمائی۔ پھر پیچھے ہٹ گئے۔ پھر ڈھیر کے پاس بیٹھ گئے۔ فرمایا: اسے تولو۔ آپ ﷺ نے ان سب کوان کا حق دے دیا اور پیچھے جتنا تھا اتنا ہی بچ گیا۔

اَلْبَرَكَةُ فِي السَّمْنِ

گھی میں برکت

(284)۔عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَاْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْاَلُونَ الْاُدْمَ وَلَيسَ عِنْدَهُم شَيْءٌ فَتَعمِدُ اِلَى الَّذِي تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا اُدْمَ بَيتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ عَصَرتِيهَا؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ لَو تَرَكْتِيهَا مَازَالَ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم:٥٩٤٥]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ ام مالک نبی کریم ﷺ کوایک چھوٹے ڈبے میں گھی کا ہدیہ پیش کرتی تھی۔ اس کے بچے اس کے پاس آتے اوراس سے سالن مانگتے۔ ان کے گھر میں کوئی چیز نہ ہوتی تو وہ اس ڈبے پراعتماد کرتی تھی جس میں نبی کریم ﷺ کے پاس ہدیہ بھیجتی۔ وہ اس میں گھی کوموجود پاتی۔ وہ ان کے گھر سالن بنارہا حتیٰ کہ اس نے اسے نچوڑ دیا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ فرمایا: تم نے اسے نچوڑ دیا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اگر تم اسے چھوڑ دیتی تو ہمیشہ قائم رہتا۔

...فاءُ الْاَمْرَاضِ

...یضوں کوشفا

(285)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ ...هُ عَلٰى يَدَيْهِ ، قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوا عَلٰى ...سُولِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرجُو اَن يُعْطَاهَا، فَقَالَ اَينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ ...ارَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ فَاَرسِلُوا اِلَيهِ ، فَاُتُونِي بِهٖ فَلَمَّا جَآءَ بَصَقَ فِي عَينَيهِ فَدَعَا لَهٗ فَبَرأَ حَتّٰى كَاَن ...م يَكُن بِهٖ وَجعٌ فَاَعطَاهُ الرَّايَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمَرَّالحَدِيثُ [بخاری حدیث رقم:۳۷۰۱]۔

...جمہ: حضرت سہل بن سعد ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کل ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جس کے ...ھ پر اللہ فتح عطا فرمائے گا۔ لوگوں نے رات اس اضطراب میں گزاری کہ جھنڈا کسے عطا ہوگا۔ لوگ صبح کو اٹھے تو ...سول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے ہر ایک کو یہ امید تھی کہ جھنڈا مجھے عطا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ...ہے؟ لوگوں نے بتایا یا رسول اللہ ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں۔ فرمایا: اسے بلواؤ اور میرے پاس لے آؤ۔ جب وہ آ ...ئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف ...تھی ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دے دیا۔ مکمل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(286)۔وَعَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ ﷛ قَالَ اُصِيبَتْ عَيْنُ اَبِي قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ ...ظُفَرِي يَوْمَ اُحُدٍ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ فِي يَدِهٖ ، فَقَالَ مَاهٰذَا يَا اَبَا قَتَادَةَ ؟ قَالَ هٰذَا مَا تَرٰى يَا ...سُولَ اللّٰهِ ، قَالَ اِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ ، وَاِنْ شِئْتَ رَدَدْتُهَا وَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَكَ فَلَمْ تَفْقِدْ ...نْهَا شَيْئًا ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَجَزَاءٌ جَزِيلٌ وَعَطَاءٌ جَلِيلٌ وَلٰكِنِّي رَجُلٌ مُبْتَلًى بِحُبِّ ...نِّسَآءِ اَنْ يَقُلْنَ اَعْوَرَ ، فَلَا يُرِدْنَنِي وَلٰكِن تَرُدُّهَا لِي وَتَسْاَلُ اللّٰهَ لِيَ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ اَفْعَلُ يَا اَبَاقَتَادَةَ ، ...ثُمَّ اَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ فَاَعَادَهَا اِلٰى مَوْضِعِهَا فَكَانَتْ اَحْسَنَ عَيْنَيْهِ اِلٰى اَنْ مَاتَ وَدَعَا ...اللّٰهَ لَهٗ بِالْجَنَّةِ ، قَالَ فَدَخَلَ ابْنُهٗ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَنْ اَنْتَ يَا فَتٰى ؟ فَقَالَ

اَنَا ابْنُ الَّذِي سَالَتْ عَلَى الْخَدِّ عَيْنُهٗ ۔۔۔ فَرُدَّتْ بِكَفِّ الْمُصْطَفٰى اَحْسَنَ الرَّدِّ

فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ لِاَحْسَنِ حَالِهَا   فَيَا حُسْنَ مَا عَيْنٍ وَيَا طِيبَ مَا يَدٍ

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا وَرَوَى الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِي مِثْلَهُ وَمَرَّ حَدِيثُ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيفٍ رضی اللہ عنہ

[مستدرك حاكم حديث رقم:٥٣٥٩ ، دلائل النبوة للبيهقى ٢٥١/٣، ٢٥٢، ٢٥٣، الوفا ٣٣٣/١]۔

ترجمہ: حضرت ہیثم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگِ احد میں حضرت ابوقتادہ بن نعمان ظفری کی آنکھ نکل گئی۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو گئے۔ آنکھ ان کے ہاتھ پر تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوقتادہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ وہی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا: اگر چاہو تو صبر کرو اور تمہیں جنت ملے اور اگر چاہو تو میں اسے واپس رکھ دوں اور اللہ سے دعا کروں اور اس میں سے تیرا کچھ بھی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ بے شک جنت ایک عظیم اجر ہے اور زبردست عطا ہے لیکن میں ایسا آدمی ہوں کہ اپنی بیویوں کی طرف سے کانے پن کا طعنہ سننے کا خدشہ محسوس کر رہا ہوں وہ میری طرف التفات ہی نہیں کریں گی۔ آپ میری آنکھ بھی مجھے لوٹا دیں اور اللہ سے میرے لیے جنت بھی مانگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوقتادہ میں ابھی کرتا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ مبارک سے پکڑا اور اسے اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ وہ ان کی دوسری آنکھ سے بھی بہتر ہو گئی۔ حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے جنت کی بھی دعا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ کا بیٹا جب عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا تو اس نے پوچھا اے نوجوان تم کون ہو؟ اس نے یہ رباعی سنائی۔

میں اس کا بیٹا ہوں جس کے رخسار پر اس کی آنکھ بہہ نکلی۔ وہ مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ سے واپس رکھی گئی اور کیا ہی خوب واپسی تھی۔ وہ آنکھ دوبارہ درست ہو گئی جیسا کہ وہ اعلیٰ ترین حالت میں ہوا کرتی تھی۔ کیا ہی حسین آنکھ تھی اور کیا ہی کامل ہاتھ تھا۔ اس سے پہلے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ والی حدیث گزر چکی ہے۔

(287)۔ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ رَأَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ ، فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ هٰذِهِ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ ، فَقَالَ النَّاسُ اُصِيبَ سَلَمَةُ ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخارى حديث رقم:٤٢٠٦، ابو داؤد حديث رقم:٣٨٩٤]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی عبید فرماتے ہیں کہ میں نے ابومسلم کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا۔ میں نے پوچھا اے ابومسلم یہ نشان کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ اس زخم کا نشان ہے جو مجھے خیبر کے دن لگا تھا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ

وسلم شہید ہوگیا میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔آپ نے اس پر تین بار لعابِ دہن مبارک پھینکا۔آج تک مجھے کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

(288)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتَيكٍ ﷺ قَالَ اِنِّي قَتَلتُ اَبَا رَافِعٍ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ لَهٗ ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَاَنَا اُرىٰ اَنِّي اِنْتَهَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيلَةٍ مُقْمِرَةٍ ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِي ، فَعَصَّبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْتَهَيتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهٗ ، فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ ، فَبَسَطتُّ رِجْلِي ، فَمَسَحَهَا ، فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٤٠٣٩]۔

هٰذِهٖ قِطعَةٌ مِن حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَ مَرَّ حَدِيثُ الغَارِ فِيمَا قَالَ مَالَكَ يَا اَبَابَكرٍ قَالَ لُدِغتُ الخ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عتیک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو رافع کو قتل کیا۔میں ایک ایک کر کے دروازے کھولتا گیا۔حتی کہ میں پہلی منزل پر اتر گیا۔میں نے سمجھا میں زمین پر پہنچ گیا ہوں اور میں نے اپنا پاؤں رکھ دیا۔میں چاندنی رات میں زمین پر گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔میں نے اپنا پاؤں اپنی پگڑی سے باندھا اور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر ساری بات سنائی۔آپ ﷺ نے فرمایا:اپنی ٹانگ آگے کر۔میں نے اپنی ٹانگ آگے کر دی۔آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ مبارک پھیرا۔ایسے لگا جیسے مجھے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے۔اس سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کو سانپ کے ڈسنے والی حدیث گزر چکی ہے۔

(289)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اِمرَاَةً جَآءَ تْ بِابنٍ لَهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَت يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِي بِهٖ جُنُونٌ وَاِنَّهٗ لَيَاْخُذُهٗ عِندَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا ، فَمَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَدْرَهٗ وَدَعَا ، فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوفِهٖ مِثْلُ الجِرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى رَوَاهُ الدَّارِمِي [دارمی حدیث رقم:١٩]۔ وَ مَرَّ حَدِيثُ دَفعِ نِسيَانِ اَبِي هُرَيرَةَ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا بیٹا لے کر آئی۔کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ میرے بیٹے کو جنون کی بیماری ہے اور اسے صبح شام اس کا دورہ پڑتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دعا دی۔اس نے الٹی کر دی اور اس کے پیٹ میں سے کالے رنگ کے پلّے جیسی کوئی چیز دوڑتی ہوئی نکلی۔

اور حضرت ابو ہریرہ ﷺ کے حافظے والی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(290)۔وَعَنْ فَهْدِ بْنِ عَطِيَّةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِصَبِيٍّ قَدْ شَبَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ قَطُّ ، فَقَالَ مَنْ اَنَا

فَقَالَ ، رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [دلائل النبوة للبيهقي ٦/ ٦١،٦٠ ، الشفاء ١/ ٢١١]۔

ترجمہ: حضرت فہد بن عطیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جو جوان ہونے کو تھا مگر ابھی تک بولا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا رسول اللہ۔

قِصَّةُ السُّرَاقَةِ

سراقہ کا قصہ

(291)۔عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ عَنْ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ ﷺ فِي قِصَّةِ الْهِجْرَةِ، قَالَ فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا ، فَلَمْ يُدْرِكْنَا اَحَدٌ مِنْهُمْ اِلَّا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ، فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا ، فَقَالَ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنَّا وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ قِيدُ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الطَّلَبُ قَد لَحِقَنَا وَبَكَيْتُ ، قَالَ لِمَ تَبْكِي؟ قُلْتُ اَمَّا وَاللّٰهِ مَا عَلٰى نَفْسِي اَبْكِي وَلٰكِن اَبْكِي عَلَيْكَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ، فَسَاخَتْ قَوَائِمُ فَرَسِهِ اِلٰى بَطْنِهَا فِي اَرْضٍ صَلْدٍ فَوَثَبَ عَنْهَا وَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ، قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُنْجِيَنِي مِمَّا اَنَا فِيهِ فَوَاللّٰهِ لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَرَائِي مِنَ الطَّلَبِ ، وَهٰذِهٖ كِنَانَتِي فَخُذْ مِنْهَا سَهْمًا ، فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ بِاِبِلِي وَغَنَمِي فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَاحَاجَةَ لِي فِيهَا وَدَعَا لَهُ فَانْطَلَقَ وَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ رَوَاهُ اِبْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا وَرَوَاهُ الْبُخَارِي عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمْ [بخاری حديث رقم: ٣٩٠٦ ، الوفا ١/ ٢٤٠]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے ہجرت کا قصہ روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم چل رہے تھے اور لوگ ہمیں تلاش کر رہے تھے۔ ہمیں ان میں سے کوئی بھی شخص تلاش نہ کر سکا سوائے سراقہ بن جعشم کے جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ہمارا متلاشی ہم تک آ پہنچا۔ فرمایا: مت ڈر بے شک اللہ

ارے ساتھ ہے۔ حتیٰ کہ وہ ہمارے قریب آ گیا۔ اب ہمارے اور اسکے درمیان ایک یا دو یا تین نیزے کا فاصلہ رہ گیا۔
ں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ متلاشی ہم تک پہنچ چکا ہے اور میں رونے لگا۔ فرمایا: کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ
کی قسم میں اپنی جان کے لیے نہیں روتا بلکہ آپ کی وجہ سے روتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا فرمائی۔ اے
للہ تو جیسے چاہے اس کے مقابلے پر ہماری مدد فرما۔ فوراً اسکے گھوڑے کی ٹانگیں سخت زمین میں پیٹ تک دھنس گئیں اور وہ
کود کر نیچے آ گیا۔ کہنے لگا اے محمد میں سمجھ گیا ہوں یہ تیرا عمل ہے۔ اللہ سے دعا کر مجھے اس مصیبت سے نجات دے۔ اللہ
کی قسم میں اپنے پیچھے والے سارے متلاشیوں کو بھٹکا دوں گا۔ یہ مرا ترکش ہے۔ اس میں سے تیر لے لو۔ تم راستے میں
فلاں جگہ پر میرے اونٹوں اور بکریوں کے پاس سے گزرو گے ان میں سے جتنے چاہو لے لینا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
مجھے ان چیزوں کی حاجت نہیں، آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ وہ چلا گیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا۔

شَاةُ اُمِّ مَعْبَدٍ

اُمّ معبد کی بکری

(292)۔عَنْ اَبِی مَعبَدِ الخُزَاعِی ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا هَاجَرَ مِن مَكَّةَ اِلَى المَدِينَةِ هُوَ
وَ اَبُو بَكرٍ وَعَامِرُ بنُ فُهَيرَة وَدَلِيلُهُم عَبدُ اللّٰهِ بنُ اُرَيقَط فَمَرُّوا بِخَيمَتَى اُمِّ مَعبَدِ الخُزَاعِيَةِ وَكَانَتِ
امرَاَةً جَلدَةً بَرزَةً تَحتَبِى وَتَقعُدُ بِفَنَاءِ الخَيمَةِ ، ثُمَّ تَسقِى وَتُطعِمُ ، فَسَاَلُوهَا تَمرًا وَلَحمًا
يَشتَرُونَهُ ، فَلَم يُصِيبُوا عِندَهَا شَيئًا مِن ذٰلِكَ ، فَاِذَا القَومُ مُرمِلُونَ مُسنِتُونَ ، فَقَالَت وَاللّٰهِ
لَو كَانَ عِندَنَا شَيءٌ مَا اَعوَرَكُمُ القِرىٰ ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلىٰ شَاةٍ فِى كَسرِ الخَيمَةِ ، فَقَالَ
مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعبَدٍ ؟ فَقَالَت هٰذِهِ شَاةٌ خَلَّفَهَا الجُهدُ عَنِ الغَنَمِ ، قَالَ هَل بِهَا مِن لَبَنٍ؟ قَالَت
هِىَ اَجهَدُ مِن ذٰلِكَ ، قَالَ اَتَاذَنِينَ لِى اَن اَحلِبَهَا ؟ قَالَت نَعَم بِاَبِى اَنتَ وَاُمِّى اِن كَانَ رَاَيتَ بِهَا
حَلبًا ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشَّاةَ فَمَسَحَ ضَرعَهَا ، وَذَكَرَ اسمَ اللّٰهِ وَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِك لَهَا فِى
شَاتِهَا ، قَالَت فَتَفَاجَّت وَدَرَّت وَاجتَرَّت ، فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُربِضُ الرَّهطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ
الثُّمَالُ ، فَسَقَاهَا ، فَشَرِبَت حَتّٰى رَوِيَت ، وَسَقٰى اَصحَابَهُ حَتّٰى رَوَوا ، وَشَرِبَ ﷺ اٰخِرَهُم ،
وَشَرِبُوا جَمِيعًا عَلَلًا بَعدَ نَهَلٍ ، حَتّٰى اَرَاضُوا ، ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيَةً عَودًا عَلىٰ بَدءٍ فَغَادَرَهُ عِندَهَا

، ثُمَّ ارْتَحَلُوا عَنهَا ، فَقَلَّ مَا لَبِثَ اَن جَآءَ زَوجُهَا اَبُو مَعبَدٍ يَسُوقُ اَعنُزًا حُيَّلًا عِجَافًا يَتَسَاوَكنَ هُزَلًا مُخُّهُنَّ قَلِيلٌ لَا نِقْيَ بِهِنَّ ، فَلَمَّا رَاَى اللَّبَنَ عَجِبَ وَ قَالَ مِن اَينَ لَكُم هٰذَا وَالشَّاةُ عَازِبَةٌ وَلَا حَلُوبَةَ فِي البَيتِ ؟ قَالَت لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنَّهٗ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ كَانَ مِن حَدِيثِهٖ كَيتَ وَكَيتَ ، قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرَاهُ صَاحِبَ قُرَيشٍ الَّذِي تَطلُبُ ، صِفِيهِ لِي يَا اُمَّ مَعبَدٍ ، قَالَت رَاَيتُ رَجُلًا ظَاهِرًا لُوَضَاءَةِ ، مُتَبَلِّجَ الْوَجهِ ، حَسَنَ الْخَلقِ ، لَم تَعِبهُ ثُجلَةٌ وَلَم تُزرِ بِهٖ صُعلَةٌ قَسِيمٌ وَسِيمٌ فِي عَينَيهِ دَعَجٌ ، وَفِي اَشفَارِهٖ وَطَفٌ وَفِي صَوتِهٖ صَحَلٌ اَحوَرُ اَكحَلُ اَزَجُّ اَقرَنُ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعرِ فِي عُنُقِهٖ سَطَعٌ وَفِي لِحيَتِهٖ كَثَافَةٌ اِذَا صَمَتَ فَعَلَيهِ الْوَقَارُ وَاِذَا تَكَلَّمَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ ، كَاَنَّ مَنطِقَهٗ خَرَزَاتٌ نُظِمنَ يَتَحَدَّرنَ ، حُلوًا لْمَنطِقِ فَصلٌ ، لَانَزرٌ وَلَا هَذرٌ ، اَجهَرُ النَّاسِ وَاَجمَلُهٗ مِن بَعِيدٍ وَاَحلَاهُ وَاَحسَنُهٗ مِن قَرِيبٍ رُبعَةٌ لَا تَشنَأُهٗ عَينٌ مِن طُولٍ وَلَا تَقتَحِمُهٗ عَينٌ مِن قِصَرٍ غُصنٌ بَينَ غُصنَينِ فَهُوَ اَبهَى الثَّلَاثَةِ مَنظَراً وَاَحسَنُهُم قَدّاً ، لَهٗ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَ بِهٖ ، اِذَا قَالَ استَمَعُوا لِقَولِهٖ وَاِذَا اَمَرَ تَبَادَرُوا لِاَمرِهٖ ، مَحفُودٌ مَحشُودٌ لَا عَابِسٌ وَلَا مُفنِدٌ ، قَالَ هٰذَا وَاللّٰهِ صَاحِبُ قُرَيشٍ الَّذِي ذُكِرَ لَهٗ مِن اَمرِهٖ مَا ذُكِرَ وَلَو كُنتُ وَافَيتُهٗ لَالتَمَستُ اَن اَصحَبَهٗ وَلَاَفعَلَنَّ اِن وَجَدتُ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيلًا

وَاَصبَحَ صَوتٌ بِمَكَّةَ عَالِياً بَينَ السَّمَاءِ وَالْاَرضِ يَسمَعُونَهٗ وَلَا يَرَونَ مَن يَقُولُهٗ وَهُوَ يَقُولُ:

جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيرَ جَزَائِهٖ — رَفِيقَينِ حَلَّا خَيمَتَي اُمِّ مَعبَدٖ

هُمَا نَزَلَا بِالْبِرِّ وَ ارتَحَلَا بِهٖ — فَاَفلَحَ مَن اَمسٰى رَفِيقَ مُحَمَّدٖ

فَيَالَ قُصَيٍّ مَا زَوَى اللّٰهُ عَنكُمُ — بِهٖ مِن فِعَالٍ لَا تُجَازٰى وَسُؤدَدٖ

سَلُوا اُختَكُم عَن شَاتِهَا وَاِنَائِهَا — فَاِنَّكُمُ اِن تَسأَلُوا الشَّاةَ تَشهَدٖ

دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَت — لَهٗ بِصَرِيحٍ ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزبِدٖ

فَغَادَرَهٗ رَهناً لَدَيهَا لِحَالِبٍ — بِدِرَّتِهَا فِي مَصدَرٍ ثُمَّ مَورِدٖ

فَاَصبَحَ الْقَومُ قَد فَقَدُوا نَبِيَّهُم وَاَخَذُوا عَلٰى خَيمَتَي اُمِّ مَعبَدٍ فَاَجَابَهٗ حَسَّانُ بنُ ثَابِتٍ فَقَالَ

لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ زَالَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ　　وَقُدِّسَ مَنْ يَسْرِي اِلَيْهِ وَ يَغْتَدِي

تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ فَزَالَتْ عُقُولُهُمْ　　وَحَلَّ عَلٰى قَوْمٍ بِنُورٍ مُجَدَّدِ

وَهَلْ يَسْتَوِي ضُلَّالُ قَوْمٍ تَسَفَّهُوا　　عَمًى وَهُدَاةٌ يَهْتَدُونَ بِمُهْتَدِي

نَبِيٌّ يَرىٰ مَا لَا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهٗ　　وَيَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ فِي كُلِّ مَشْهَدِ

وَاِنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ　　فَتَصْدِيقُهَا فِي ضَحْوَةِ الْيَوْمِ اَوْ غَدِ

لِيَهْنِ اَبَا بَكْرٍ سَعَادَةُ جَدِّهٖ　　بِصُحْبَتِهٖ مَنْ يُسْعِدِ اللّٰهُ يَسْعَدِ

وَيَهْنِ بَنِي كَعْبٍ مَكَانُ فَتَاتِهِمْ　　وَمَقْعَدُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ بِمَرْصَدِ

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوزِي فِي الْوَفَا وَالْحَاكِم فِي الْمُستَدرَكِ وَقَالَ الحَاكِم هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَقَالَ الذَّهبِي صَحِيحٌ [الوفا ۱/۲۴۲_۲۴۵ ، مستدرك حاكم:۴۳۲۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو معبد خزاعی ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی اور آپ ﷺ کے ساتھ ابو بکر، عامر بن فہیرہ اور ان کا دلیلِ راہ عبداللہ بن اریقط تھے۔ یہ سب اُمّ معبد خزاعیہ کے دو خیموں کے پاس سے گزرے۔ وہ ایک طاقتور اور قد آور عورت تھی۔ کمر اور ٹانگوں کے گرد کپڑا لپیٹ کر خیمے کے پاس صحن میں بیٹھی رہتی تھی اور آنے جانے والوں کو پانی پلاتی اور کھانا کھلاتی تھی۔ انہوں نے اس سے کھجوریں اور دودھ خریدنے کے لیے پوچھا۔ ان میں سے انہیں کوئی چیز بھی اسکے پاس نہ ملی۔ اس سال لوگوں کو مسکینی اور قحط کا سامنا تھا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم اگر ہمارے پاس کوئی چیز ہوتی تو ہم مہمان نوازی میں کمی نہ کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے خیمے کے ایک کونے میں کھڑی بکری کو دیکھا۔ فرمایا: اے ام معبد یہ بکری کیسی ہے؟ اس نے کہا یہ بکری ہے جو کمزوری کی وجہ سے ریوڑ سے بچھڑ گئی ہے۔ فرمایا: کیا اس میں دودھ ہے؟ اس نے کہا یہ دودھ دینے سے قاصر ہے۔ فرمایا: کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ نکالوں؟ اس نے کہا جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگر اس میں دودھ نظر آتا ہے تو نکال لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کو بلایا۔ اس کی کھسری کو ملا۔ بسم اللہ پڑھی اور دعا فرمائی: اے اللہ اس کی بکری میں برکت دے۔ ام معبد کہتی ہیں کہ بکری نے ٹانگیں کھلی کر دیں، دودھ اتار دیا اور جگالی کرنے لگی۔ آپ ﷺ نے اتنا بڑا برتن منگوایا جو آٹھ دس آدمیوں کے لیے کافی ہو جائے۔ اس میں زور سے دودھ نکالا حتیٰ کہ جھاگ چڑھ آئی۔ آپ نے اس عورت کو دودھ پلایا۔ اس نے اتنا پیا کہ سیر ہو گئی۔ اور آپ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے۔ سب سے آخر

میں آپ ﷺ نے خود نوش فرمایا۔ سب نے رجنے کے بعد دوبارہ پیا۔ حتیٰ کہ کوئی کسر باقی نہ رہی۔ پھر آپ نے اس برتن میں دوبارہ نئے سرے سے ابتدا کرتے ہوئے دودھ دوہا۔ اور اسے اس عورت کے پاس چھوڑ دیا۔ پھر اس کے ہاں سے رخصت ہوئے۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ اس عورت کا شوہر ابو معبد لڑکھڑاتی ہوئی لاغر بکریاں لے کر آ گیا۔ جو دبلے پن کی وجہ سے بالکل آہستہ آہستہ چلتی تھیں۔ ان میں گودا قلیل تھا گویا ان میں رس کھس تھی ہی نہیں۔ جب اس نے دودھ دیکھا تو حیران ہوا۔ کہنے لگا یہ دودھ تمہیں کہاں سے ملا؟ جبکہ بکری نہایت کمزور تھی اور گھر میں دودھ تھا ہی نہیں۔ وہ کہنے لگی واقعی نہیں تھا۔ مگر اللہ کی قسم ہمارے پاس سے ایک برکت والا آدمی گزرا۔ ایسے لگتا تھا کہ اس کی گفتگو سے پھول برستے ہوں۔ آدمی نے کہا بخدا مجھے تو لگتا ہے یہ وہی قریش کا آدمی ہے جسے وہ آج کل تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اے ام معبد اس کی مزید نشانیاں بیان کر۔ اس نے کہا: میں نے ایک مرد دیکھا جس کا نور چھلک رہا تھا، چہرہ کشادہ تھا، وہ حسن و جمال کا پیکر تھا، پیٹ بڑھنے کے عیب سے بری تھا۔ اسکے سر اور گردن میں چھوٹے پن کی کوئی خرابی نہ تھی۔ خوبصورت بدن، حسین چہرہ، آنکھیں کالی اور بڑی، پلکیں گھنی اور خوبصورت، اسکی آواز میں گرج تھی۔ آنکھیں سیاہ سُرمئی تھیں۔ پتلی اور لمبی جڑی ہوئی بھویں، شدید کالے بال، اسکی گردن میں اٹھان، اسکی داڑھی گھنی، جب چپ ہوتا تو چہرے پر وقار رہتا، جب بولتا تھا تو چھا جاتا تھا اور فصاحت کے دریا بہا دیتا تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے اسکی باتیں موتی ہیں جو منظم ہو کر گر رہے ہوں۔ میٹھی میٹھی گفتگو تھی، جدا جدا الفاظ تھے۔ نہ گڈمڈ نہ بے مقصد، سب لوگوں سے بلند، دور سے دیکھو تو سب سے جمیل، قریب سے دیکھو تو سب سے زیادہ پر حلاوت اور حسین، درمیانہ قد، نہ تو دیکھنے والے کی آنکھ اس میں لمبے قد کا عیب نکال سکتی ہے اور نہ ہی چھوٹے قد کی خرابی دیکھ سکتی ہے۔ دو ٹہنیوں کے درمیان ایک ٹہنی تھا، وہ دیکھنے میں تینوں میں بلند تر نظر آتا تھا۔ ان سے زیادہ حسین قد و قامت کا مالک تھا۔ اسکے ساتھی تھے جو اسکے ارد گرد حلقہ بنائے رہتے تھے۔ جب وہ بولتا تو اسکی بات غور سے سنتے تھے۔ جب وہ کوئی حکم کرتا تو اسکے حکم کی تعمیل میں سب بھاگ پڑتے تھے۔ مخدوم تھا، مطاع تھا، نہ موڈ خراب رکھتا تھا نہ دل میں ملال رکھتا تھا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم یہ وہی قریش کا آدمی ہے جسکے چرچے ہو چکے ہیں۔ اگر میری اس سے ملاقات ہو جاتی تو میں اسکا ساتھ دینے کی پوری کوشش کرتا۔ اب بھی جہاں تک میرا بس چلا میں اسی طرح کروں گا۔

صبح صبح مکہ میں زمین اور آسمان کے درمیان آواز بلند ہوئی۔ سب سن رہے تھے مگر آواز لگانے والا نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔

اللہ جو لوگوں کا رب ہے، سب سے اچھی جزا عطا فرمائے ان دو یاروں کو جو امِ معبد کے دو خیموں میں گئے۔ وہ دونوں نیکی کے ساتھ گئے اور نیکی ہی کے ساتھ رخصت ہوئے فلاح پا گیا وہ شخص جس کی محمد ﷺ کی دوستی میں شام ہوئی۔ اے آلِ قصی! اللہ نے تم لوگوں سے وہ عطا واپس نہیں لی تھی جس کا نہ کوئی بدل ہے اور نہ کوئی ہمسر۔ اپنی بہن سے پوچھو اس کی بکری کے بارے میں اور اسکے برتن کے بارے میں۔ بلکہ اگر تم بکری سے بھی پوچھو گے تو وہ بھی گواہی دے گی۔ اس نے حاملہ بکری کو بلایا تو اس نے اس کے لیے دودھ کی ندیاں بہا دیں اور بکری کے تھن مکھن سے لبریز تھے۔ پھر اس کو اسکے پاس ہی چھوڑ دیا، بکری کے تھنوں میں جو دودھ کا مصدر تھے اور برتنوں میں جو دودھ کا مورد تھے۔ قوم صبح کو اٹھی اور وہ اپنے نبی کو کھو چکے تھے۔ وہ امِ معبد کے خیموں کی طرف دوڑے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس آواز کا جواب یوں لکھا ہے۔

یقیناً وہ قوم خسارے میں رہی جس نے اپنا نبی کھو دیا۔ اور وہ لوگ مقدس ہیں جن کے ہاں اس نے راتیں اور دن بسر کیے۔ وہ قوم کے ہاں سے رخصت ہو گیا اور ان کی عقلیں زائل ہو گئیں۔ وہ ایک تازہ ترین نور کے ساتھ اگلی قوم کے ہاں جا پہنچا۔ کیا وہ لوگ جو قوم کے گمراہ ترین تھے اور جان بوجھ کر پاگل بنے ہوئے تھے ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جو ہدایت پر تھے اور ایک ہادی سے ہدایت حاصل کرتے تھے؟ وہ نبی ہے جو اپنے اردگرد وہ کچھ دیکھتا ہے جسے لوگ نہیں دیکھ سکتے اور وہ ہر مجلس میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے۔ اگر اس نے کسی قوم کے سامنے کوئی غیب کی بات بیان کی ہے تو اس کی تصدیق صبح کو نہیں تو اگلے دن ضرور ہوئی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی صحبت میں رہنے کی سعادتِ قسمت مبارک ہو۔ سعادت مند وہی ہوتا ہے جسے اللہ سعادت بخشے۔ اور بنی کعب کو ان کی جوان عورت کی رہائش گاہ مبارک ہو اور اسکی بیٹھک مبارک ہو جو مسلمانوں کے لیے فوجی چھاؤنی ہے۔

اَلْاَسَدُ يُطِيعُ

شیر حکم مانتا ہے

(293)۔عَنِ ابنِ المُنكَدِرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ سَفِينَةَ مَولىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَخطَأَ الجَيشَ بِاَرضِ الرُّومِ اَو اُسِرَ ، فَانطَلَقَ هَارِبًا يَلتَمِسُ الجَيشَ ، فَاِذَا هُوَ بِالاَسَدِ ، فَقَالَ يَا اَبَا الحَارِثِ اَنَا مَولىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِن اَمرِي كَيتَ وَكَيتَ ، فَاَقبَلَ الاَسَدُ لَهُ بَصبَصَةً حَتّىٰ قَامَ اِلىٰ جَنبِهِ ، كُلَّمَا سَمِعَ صَوتًا اَهوىٰ اِلَيهِ ، ثُمَّ اَقبَلَ يَمشِي اِلىٰ جَنبِهِ ، فَلَم يَزَل كَذٰلِكَ حَتّىٰ بَلَغَ الجَيشَ ، ثُمَّ رَجَعَ

الْاَسَدُ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَ الْبَغْوِی [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم :٢٠٥٤٤، دلائل النبوۃ للبیهقی ٤٥/٦،
شرح السنۃ حدیث رقم: ٣٧٣٢، مستدرک حاکم حدیث رقم:٤٢٨٨]۔ قَالَ الْحَاکِمُ صَحِیْحٌ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِیُ

ترجمہ: حضرت ابنِ منکدر تابعی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ ﷜ روم یا اُسر کے علاقے میں اپنے لشکر سے بچھڑ گئے۔ وہ لشکر کی تلاش میں بھاگتے ہوئے جا رہے تھے۔ انہیں اچانک ایک شیر ملا۔ آپ نے فرمایا: اے ابو حارث! میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ میرے ساتھ اس اس طرح ہوا ہے۔ شیر دم ہلاتا ہوا ان کے سامنے آیا حتیٰ کہ ان کے پہلو میں آکر کھڑا ہو گیا۔ جب وہ کہیں سے آواز سنتا تو اس کی طرف بھاگ پڑتا تھا۔ پھر آکر آپ کے ساتھ چلنے لگتا تھا۔ حتیٰ کہ لشکر تک پہنچ گیا۔ پھر شیر واپس آ گیا۔

شَهَادَةُ الْجِنَّاتِ

جنات کی گواہی

(294)۔عَنْ مَعنِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ ، قَالَ سَمِعتُ اَبِیْ ، قَالَ سَئَلْتُ مَسْرُوقًا مَن آذَنَ النَّبِیَّ ﷺ بِالجِنِّ لَیْلَةَ اسْتَمِعُوا الْقُرانَ ، فَقَالَ حَدَّثَنِی اَبُوكَ یَعنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ اَنَّهُ قَالَ ، آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:١٠١١، بخاری حدیث رقم:٣٨٥٩]۔

ترجمہ: حضرت معن بن عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات جنات نے قرآن سنا تھا، یہ بات نبی کریم ﷺ کو کس نے بتائی تھی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے تیرے والد عبداللہ بن مسعود نے بتایا تھا کہ ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ کو درخت نے بتایا تھا۔

اِحْیَاءُ الْاَمْوَاتِ

مردے زندہ کرنا

(295)۔عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَتیٰ رَجُلُ النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَ لَهُ اَنَّهُ طَرَحَ بُنَیَّةً لَهُ فِی وَادِی کَذَا ، فَانْطَلَقَ مَعَهُ اِلَی الْوَادِی وَنَادَاهَا بِاِسْمِهَا یَا فُلَانَةُ ، اَجِیبِی بِاِذنِ اللّٰهِ ، فَخَرَجَتْ وَهِیَ تَقُولُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ ، فَقَالَ لَهَا اِنَّ اَبَوَیْكِ قَد اَسلَمَا ، فَاِن اَحبَبتِ اَن اَرُدَّكِ عَلَیهِمَا ، قَالَت

لَاحَاجَةَ لِي فِيهِمَا وَجَدتُ اللّٰهَ خَيرًا لِي مِنهُمَا رَوَاهُ عَيَاض فِي الشِّفَا [الشفاء ۱/ ۲۱۱]۔

ترجمہ: حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آ کرعرض کرنے لگا، میں نے اپنی چھوٹی سی بیٹی کوفلاں وادی میں پھینکا ہے۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ وادی میں تشریف لے گئے۔ اوراس کا نام لے کر اسے آواز دی اے فلانہ۔ اللہ کے اذن سے مجھے جواب دو۔ وہ نکل آئی اور کہہ رہی تھی لبیک وسعدیک۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے ماں باپ مسلمان ہو چکے ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں ان کے پاس واپس لے آؤں۔ اس نے عرض کیا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ میں نے اللہ کو ان دونوں سے زیادہ مہربان پایا ہے۔

(296)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ شَابًّا مِنَ الْاَنصَارِ تُوُفِّيَ وَلَهُ اُمٌّ عَجُوزٌ عَميَاءُ، فَسَجَّينَاهُ، وَعَزَّينَاهَا، فَقَالَتْ مَاتَ ابنِي؟ قُلنَا نَعَم، قَالَتِ اللّٰهُمَّ اِن كُنتَ تَعلَمُ اَنِّي هَاجَرتُ اِلَيكَ وَاِلٰى رَسُولِكَ رِجَآءَ اَن تُعِينَنِي عَلٰى كُلِّ شِدَّةٍ فَلَا تَحمِلَنَّ عَلَيَّ هٰذِهِ الْمُصِيبَةَ، فَمَا بَرِحنَا اَن كَشَفَ الثَّوبَ عَن وَجهِهٖ فَطَعِمَ وَطَعِمنَا مَعَهٗ رَوَاهُ الْبَيهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [دلائل النبوة للبيهقي ٦/ ٥٠، ٥١، ٥٢، الشفاء ١/ ٢١١، الخصائص الكبرى ٢/ ١١٠]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ انصار کا ایک نوجوان فوت ہو گیا۔ اسکی بوڑھی نابینا ماں تھی۔ ہم نے میت کو ڈھانپ دیا اور بڑھیا سے تعزیت کی، اس نے کہا میرا بیٹا مر گیا: ہم نے کہا جی ہاں۔ اس نے کہا اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری خاطر اور تیرے رسول ﷺ کی خاطر ہجرت کی تھی کہ تو ہر مشکل میں میری مدد کرے گا تو پھر یہ مصیبت مجھ پر مت ڈال۔ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس نوجوان نے اپنے چہرے سے کپڑا اہٹا دیا اور اس نے اور ہم نے ملکر کھانا کھایا۔

اَلْاِخْبَارُ بِمَا يَأْتِي

آئندہ کی خبریں

(297)۔عَنْ اَبِي هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا هَلَكَ كِسرٰى، فَلَا كِسرٰى بَعدَهٗ، وَاِذَا هَلَكَ قَيصَرُ، فَلَا قَيصَرَ بَعدَهٗ، وَالَّذِي نَفسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتُنفَقُنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٣١٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد

کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے ان دونوں کے خزانے لٹا دیے جائیں گے۔

(298)۔وَعَنْ سُفيَانَ بْنِ اَبِی زُهَيرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَومٌ بِاَهْلِيهِمْ يَسُبُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيرٌ لَّهُم لَو كَانُوا يَعلَمُونَ ، ثُمَّ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ قَومٌ بِاَهلِيهِم يَسُبُّونَ وَالمَدِينَةُ خَيرٌ لَهُم لَو كَانُوا يَعلَمُونَ ، ثُمَّ يُفتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَومٌ بِاَهلِيهِم يَسُبُّونَ ، وَالمَدِينَةُ خَيرٌ لَهُم لَو كَانُوا يَعلَمُونَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٣٣٦٤ ، بخاری حديث رقم: ١٨٧٥]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن ابی زہیر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام فتح کرلیا جائے گا۔ پھر مدینہ سے ایک قوم اہل خانہ سمیت برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ پھر یمن فتح ہوگا اور ایک قوم برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔

(299)۔وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُم سَتَفْتَحُونَ مِصرَ ، وَهِيَ اَرضٌ يُسَمّٰى فِيهَا الْقِيرَاطُ ، فَاِذَا فَتَحتُمُوهَا فَاَحسِنُوا اِلٰى اَهلِهَا ، فَاِنَّ لَهُم ذِمَّةً وَرَحِمًا اَو قَالَ ذِمَّةً وَصِهرًا ، فَاِذَا رَاَيتَ رَجُلَينِ يَختَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوضِعِ لَبِنَةٍ فَاخرُجْ مِنهَا ، قَالَ فَرَاَيتُ عَبدَالرَّحمٰنِ بنَ شُرَحبِيلَ بنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيعَةَ يَختَصِمَانِ فِي مَوضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجتُ مِنهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٤٩٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جلد ہی مصر کو فتح کرلو گے۔ وہ ایسی سرزمین ہے جہاں قیراط کے نام سے فصل ناپی جاتی ہے۔ جب تم اسے فتح کرلو تو وہاں کے باشندوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کے لیے امان اور رحم کا رشتہ ہے یا شاید فرمایا کہ ان کے لیے امان اور سسرال کا رشتہ ہے۔ پھر جب تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ کے بارے میں جھگڑتا دیکھو تو وہاں سے نکل جانا۔ حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا تو وہاں سے نکل گیا۔

(300)۔وَعَنْ عَوفِ بنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ اَتَيتُ النَّبِیَّ ﷺ فِي غَزوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ

اٰدَم ، فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَى السَّاعَةِ ، مَوتِى ، ثُمَّ فَتحُ بَيتِ الْمَقْدِسِ ، ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأخُذُ فِيكُم كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ ، حَتّٰى يُعطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ ، فَيَظَلُّ سَاخِطًا ، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَايَبْقَى بَيتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَينَكُم وَبَينَ بَنِى الْاَصْفَرِ ، فَيَغْدِرُونَ فَيَاتُونَكُم تَحتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم:٣١٧٦ ، ابو داؤد حديث رقم: ٥٠٠٠ ، ابن ماجة حديث رقم: ٤٠٩٥]۔موتان: هو الموت الكثير الوقوع ، قعاص: هو داء الدواب يكسر العنق يقال هذه الآية ظهرت فى طاعون عمواس فى خلافة سيدنا عمر ، استفاضة المال: اى كثرته و ظهرت فى خلافة سيدنا عثمان عند الفتوح ، و فتنة :المراد بها التى افتتحت بقتل سيدنا عثمان و استمرت الفتن بعده ، بنى الاصفر: هم الروم ولا سمعنا وقوع القصة

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک ﷜ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس غزوہ تبوک میں حاضر ہوا۔ آپ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے۔ فرمایا: قیامت سے پہلے پہلے چھ چیزیں گن لے۔ میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر زبردست موت جو تمہیں بکریوں کے مرض کی طرح پکڑ لے گی۔ پھر مال کا بہادیا جانا حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض ہو کر گرے گا۔ پھر ایک ایسا فتنہ اٹھے گا کہ عرب کا کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جس میں وہ داخل نہ ہو۔ پھر تمہارے اور بنی اصفر (رومیوں) کے درمیان صلح ہوگی۔ وہ بھاگ پڑیں گے اور اسی (٨٠) جھنڈوں کے نیچے تمہارے پاس آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

(301)۔وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷜ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَومًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ ، حُمْرَ الْوُجُوهِ ، ذُلْفَ الْاُنُوفِ ، كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ، وَتَجِدُونَ مِن خَيرِ النَّاسِ اَشَدَّهُم كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ ، وَالنَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُم فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُم فِى الْاِسْلَامِ وَلَيَاتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُم زَمَانٌ لَاَن يَّرَانِى اَحَبُّ اِلَيهِ مِن اَن يَّكُونَ لَهُ مِثْلُ اَهلِهِ وَمَالِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم:٣٥٨٧ ، ٣٥٨٨ ، ٣٥٨٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور حتیٰ کہ تم ترکوں سے لڑو گے جو چھوٹی آنکھوں والے، سرخ چہروں والے، پچکی ہوئی ناکوں والے ہوں گے۔ ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال جیسے ہوں

گے۔تم دیکھو گے کہ سب سے بہتر آدمی حکمرانی میں ملوث ہونے سے سب سے زیادہ نفرت کرے گا۔حتیٰ کہ ناچار اس میں پھنس جائے گا۔لوگ طرح طرح کے ہوتے ہیں ان میں جولوگ جاہلیت میں آگے آگے تھے وہ اسلام میں بھی سبقت لے گئے ہیں۔تم میں سے کسی نہ کسی پر ایسا وقت آئے گا کہ اسے اپنے اہل وعیال اور مال ودولت سے بڑھ کر مجھے دیکھنا زیادہ محبوب ہوگا۔

(302)-وَعَنْ عَدِيِّ بنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ بَينَا اَنَا عِندَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيهِ الفَاقَةَ ، ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ ، فَشَكَا اِلَيهِ قَطعَ الطَّرِيقِ ، فَقَالَ يَاعَدِيُّ هَل رَأَيتَ الحِيرَةَ ؟ قُلتُ لَم اَرَهَا وَقَد اُنبِئتُ عَنهَا ، قَالَ فَاِن طَالَت بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعبَةِ لَاتَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ، وَلَئِن طَالَت بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسرىٰ ، وَلَئِن طَالَت بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخرِجُ مِلْأَ كَفِّهٖ مِن ذَهَبٍ اَو فِضَّةٍ يَطلُبُ مَن يَقبَلُهُ مِنهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقبَلُهُ مِنهُ ، وَلَيَلقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُم يَومَ يَلقَاهُ وَلَيسَ بَينَهُ وَبَينَهُ تَرجُمَانٌ يُتَرجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ لَهُ اَلَم اَبعَثْ اِلَيكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ ؟ فَيَقُولُ بَلىٰ ، فَيَقُولُ اَلَم اُعطِكَ مَالًا وَوَلَدًا وَاُفضِلْ عَلَيكَ؟ فَيَقُولُ بَلىٰ ، فَيَنظُرُ عَن يَمِينِهٖ فَلَا يَرىٰ اِلَّا جَهَنَّمَ ، وَيَنظُرُ عَن يَسَارِهٖ فَلَا يَرىٰ اِلَّا جَهَنَّمَ ، اِتَّقُوا النَّارَ وَلَو بِشِقِّ تَمرَةٍ ، فَمَن لَم يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ،قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيتُ الظَّعِينَةَ تَرتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعبَةِ لَاتَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ تَعَالىٰ ، وَكُنتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسرىٰ بنِ هُرمُزَ ، وَلَئِن طَالَت بِكُم حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو القَاسِمِ ﷺ يُخرِجُ مِلْأَ كَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۵۹۵]۔

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور بھوک کی شکایت کی۔پھر آپ کے پاس ایک اور آدمی آیا اور اس نے آپ سے ڈاکے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ کا مقام دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے نہیں دیکھا مگر اس کے بارے میں سن رکھا ہے۔فرمایا: اگر تمہاری زندگی رہی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک عورت حیرہ سے سوار ہو کر چلے گی حتیٰ کہ کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے اللہ کے سواء کسی کا خوف نہ ہوگا اور اگر تمہاری زندگی رہی تو کسریٰ کے خزانے ضرور

کھولے جائیں گے۔ اور اگر تمہاری زندگی رہی تو دیکھو گے کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا اور تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کر لے مگر اسے اس سے قبول کرنے والا کوئی نہ ملے گا اور تم میں سے ایک شخص قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو اس کے لیے ترجمہ کرے۔ تو فرمائے گا کہ کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تجھ تک پیغام پہنچایا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ فرمائے گا کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہ دیے تھے اور تجھ پر فضل نہ کیا تھا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو جہنم کے سواء کچھ نظر نہ آئے گا اور اپنی بائیں طرف دیکھے گا تو جہنم کے سواء کچھ نظر نہ آئے گا۔ لوگو! آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر سہی۔ جسے یہ بھی میسر نہ ہو میٹھے بول کے ذریعے ہی سہی۔ عدی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ حیرہ سے سوار ہوئی حتیٰ کہ اس نے کعبہ کا طواف کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سواء کسی سے نہ ڈری اور میں خود ان میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے اور اگر تم لوگوں کی زندگی رہی تو تم لوگ ضرور دیکھو گے جو کچھ ابوالقاسم نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک آدمی مٹھی بھر کر نکلے گا۔

(303)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيئُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ۷۲۸۹]۔ بصرىٰ مدينة الشام

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ حجاز کی زمین سے آگ نکلے گی جو بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن کر دے گی۔ (بصریٰ شام کا ایک شہر ہے)

(304)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهٗ اِقْبَالُ اَبِي سُفْيٰنَ، قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُو بَكْرٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقَالَ اِيَّانَا تُرِيْدُ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَو اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا، وَلَوْاَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا بَدْرًا، وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ، فَاَخَذُوهُ، فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَسْاَلُونَهٗ عَنْ اَبِي سُفْيٰنَ وَاَصْحَابِهٖ، فَيَقُولُ مَالِي عِلْمٌ بِاَبِي سُفْيٰنَ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوهُ، فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُكُمْ هٰذَا اَبُوسُفْيٰنَ، فَاِذَا تَرَكُوهُ فَسَاَلُوهُ، فَقَالَ مَالِي بِاَبِي سُفْيٰنَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ

وَاُمَيَّةُ بِنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ ، فَإِذَا قَالَ هٰذَا اَيضًا ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَ قَالَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهٖ ، لَتَضرِبُونَهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَترُكُونَهُ اِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَصرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرضِ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا ، قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٦٢١]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے مشورہ لیا۔ ابوبکر نے بات کی اور آپ ﷺ نے نہ مانی۔ پھر عمر نے بات کی آپ ﷺ نے نہ مانی۔ پھر سعد بن عبادہ کھڑے ہوگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں جنگ پر آمادہ فرمانا چاہتے ہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ اس سمندر میں چھلانگ لگاؤ تو ہم لگا دیں گے اور اگر ہمیں حکم دیں کہ ہم برک الغماد تک گھوڑے دوڑا دیں تو ہم ایسا بھی کر دیں گے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا۔ لوگ آئے اور وادی بدر میں اترے۔ وہاں ان کے پاس قریش کے پانی پلانے والے بھی پہنچ گئے۔ ان میں بنی حجاج کا ایک سیاہ فام غلام تھا۔ صحابہ نے اسے پکڑ لیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھتے تھے۔ وہ کہتا تھا مجھے ابوسفیان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں لیکن یہاں ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں جب اس نے یہ بتایا تو صحابہ نے اسے پیٹنا شروع کر دیا۔ اس نے کہا اچھا میں تمہیں ابوسفیان کے بارے میں بتاتا ہوں۔ جب انہوں نے اسے چھوڑ کر ابوسفیان کے بارے میں بھی پوچھا تو اس نے کہا مجھے ابوسفیان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں لیکن یہاں لوگوں میں ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں، جب اس نے یہ کہا تو انہوں نے پھر اسے مارنا شروع کر دیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نماز میں کھڑے تھے۔ جب آپ نے یہ منظر دیکھا تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب یہ سچ بولتا ہے تو تم اسے مارتے ہو اور جب یہ جھوٹ بولتا ہے تو تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور آپ زمین پر اس جگہ اور اس جگہ ہاتھ رکھتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی کافر ادھر ادھر نہیں گرا۔

(305)۔ وَعَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ ﷺ زَيدًا وَجَعفَرَ وَابنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبلَ اَن يَّأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ ، فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيدٌ فَاُصِيبَ ، ثُمَّ اَخَذَ جَعفَرٌ فَاُصِيبَ ، ثُمَّ اَخَذَ ابنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيبَ وَعَينَاهُ

تَذْرِفَانِ ، حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ يَعْنِى خَالِدُ بنُ وَلِيدٍ ، حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِى وَمَرَّحَدِيثُ فَتحِ خَيبَرَ وَمَرَّحَدِيثُ وَفَاةِ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا [بخارى حديث رقم:١٢٤٦، ٣٧٥٧]۔ هذه قصة غزوة موتة وهو موضع فى ارض البلقاء من اطراف الشام ، استعمل عليهم زيد

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زید، جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ہی لوگوں میں ان کی شہادت کا اعلان فرمادیا۔ فرمایا کہ زید نے جھنڈا پکڑا اور شہید کردیا گیا، پھر جعفر نے پکڑا اور شہید کر دیا گیا، پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور شہید کر دیا گیا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حتیٰ کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمادی۔ اس سے پہلے حدیث فتح خیبر اور سیدۃ النسآء رضی اللہ عنہا کی وفات والی حدیث گزر چکی ہے۔ (یہ واقعہ غزوہ موتہ سن ۸ ھ کا ہے)

(306)۔وَعَنهُ حَدَّثَهُم اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوبَكرٍ وَعُمَرُ وَعُثمَانُ فَرَجَفَ بِهِم ، فَقَالَ اُثبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيكَ نَبِىٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم: ٣٦٧٥ ، ابو داؤد حديث رقم: ٤٦٥١ ، ترمذى حديث رقم: ٣٦٩٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان تھے۔ پہاڑ لرزا۔ فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا۔ بے شک تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

اَخبَرَ عَنْ وَفَاتِهٖ ﷺ

آپ ﷺ نے اپنی وفات کی خبر دی

(307)۔عَنْ اَبِى سَعِيدِ الْخُدرِى ﷺ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ وَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبدًا بَينَ الدُّنيَا وَبَينَ مَا عِندَهٗ فَاختَارَ ذٰلِكَ الْعَبدُ مَاعِندَ اللّٰهِ ، قَالَ فَبَكىٰ اَبُو بَكرٍ فَتَعَجَّبنَا لِبُكَائِهٖ اَن يُخبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَن عَبدٍ خُيِّرَ ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُو بَكرٍ اَعلَمَنَا رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم: ٣٦٥٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب کیا اور فرمایا کہ بے شک اللہ نے ایک بندے کو دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت دی۔ اس بندے نے آخرت کو پسند کر لیا۔ اس پر

ابوبکر رونے لگے۔ ہمیں اس کے رونے پر تعجب ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بندے کی بات فرما رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا۔ حالانکہ دراصل رسول اللہ ﷺ خود ہی وہ اختیار دیے گئے تھے اور ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم والے تھے۔

(308)۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوِدَاعِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنیٰ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَلَا لَعَلَّكُمْ لَا تَرَوْنِیْ بَعْدَ عَامِكُمْ هٰذَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۲۳۲۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آخری حج پڑھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا خبردار شاید اس سال کے بعد تم مجھے نہ دیکھ سکو تین بار یہی فرمایا۔

(309)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ، خَرَجَ مَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْصِيْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِیْ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلْقَانِیْ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِیْ هٰذَا وَقَبْرِیْ فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِیَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۲۱۱۳]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو رسول اللہ ﷺ انہیں نصیحتیں فرماتے ہوئے ان کے ساتھ نکلے۔ معاذ سواری پر تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کی سواری کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: اے معاذ شاید تم آئندہ سال مجھ سے نہ مل سکو اور شاید تم میری اس مسجد کے پاس سے گزرو تو یہاں میری قبر ہو۔ یہ سن کر معاذ رسول اللہ ﷺ کے فراق کے جوش میں رونے لگے۔ پھر آپ ﷺ پلٹے اور مدینہ کی طرف منہ کر کے فرمایا: لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں، کوئی بھی ہوں کہیں بھی ہوں۔

شَقُّ الْقَمَرِ وَرَدُّ الشَّمْسِ

چاند کا پھٹنا اور سورج کا واپس آنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ [القمر: ۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔

(310)۔عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ اَهلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُرِيَهُم اٰيَةً فَارَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَينِ حَتّٰى رَأَوا حِرَآءَ بَيْنَهُمَا رواهُ مُسلِم وَالْبُخَارِى وَاللَّفظُ لِلبُخَارِى وَكَذَارُوِىَ عَنِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابنِ مَسعُودٍ ﷺ [مسلم حديث رقم:٧٠٧٦، بخارى حديث رقم:٣٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے انہیں چاند کے دوٹکڑے کرکے دکھادیے حتیٰ کہ انہوں نے اس کے دونوں ٹکڑوں کو درمیان سے حِرا ہوا دیکھا۔

(311)۔وَعَنْ اَسمَآءَ بِنتِ عُمَيسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا مِن طَرِيقَينِ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يُوحىٰ اِلَيهِ وَرَأسُهُ فِى حِجرِ عَلِيٍّ فَلَم يُصَلِّ الْعَصرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمسُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصَلَّيتَ يَا عَلِىُّ؟ قَالَ لَا ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ فِى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ فَارْدُدْ عَلَيهِ الشَّمسَ ، قَالَت اَسمَآءُ فَرَأَيتُهَا غَرَبَتْ ثُمَّ رَأَيتُهَا طَلَعَتْ بَعدَ مَا غَرَبَتْ وَوَقَفَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَالْاَرضِ وَذٰلِكَ بِالصَّهبَآءِ فِى خَيبَرَ رَوَاهُ الطَّحَاوِى فِى مُشكِلِ الْاٰثَارِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ ثَابِتٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ وَكَذَافِى الشِّفَاءِ [الشفاء ١/١٨٥، مشكل الآثار حديث رقم:١٢٠٧، ١٢٠٨، مجمع الزوائد حديث رقم:١٤٠٩٧ وقال رواه الطبرانى باسانيد ورجال احدها رجال الصحيح]۔

ترجمہ: حضرت اسمآء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے دوطرح سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہورہی تھی اور آپ ﷺ کا سر مبارک حضرت علی ﷺ کی گود میں تھا۔ وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: اے اللہ یہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا۔ اس کے لیے سورج واپس کردے۔ حضرت اسمآء فرماتی ہیں کہ میں نے اسے ڈوبا ہوا دیکھا تھا پھر دیکھا کہ غروب کے بعد طلوع ہوگیا ہے اور پہاڑوں اور زمین پر ٹھہر گیا ہے۔ یہ خیبر کے علاقے میں موضع صہباء کا واقعہ ہے۔

اَلْمُعجِزَاتُ الْمُتَفَرِّقَةُ

متفرق معجزات

(312)۔عَنْ عَبدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبعًا كَسَبعِ يُوسُفَ ، فَاَخَذَتهُم سَنَةٌ ،حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ ، حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنظُرُ

اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَآءِ ، فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ ، فَاَتَاهُ اَبُو سُفْيٰنَ ، فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ، فَالْبَطْشَةُ يَوْمُ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۱۰۰۷، مسلم حدیث رقم:۷۰۶۶، ترمذی حدیث رقم:۳۲۵۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کفار کی نافرمانی دیکھی تو فرمایا: اے اللہ یوسف کے سات سالہ قحط کی طرح ان پر سات سالہ قحط نازل فرما۔ ان لوگوں کو قحط سالی نے پکڑ لیا۔ اس نے ہر چیز کو تباہ کر دیا حتیٰ کہ لوگوں نے چمڑے، مردار اور حرام گوشت کھائے۔ ان میں سے ایک آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے بھوک کے مارے دھواں نظر آتا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس ابوسفیان آیا اور کہا اے محمد! آپ اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ سے ان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انتظار کرو جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا (سے لے کر) بے شک تم لوٹنے والے ہو اس دن کی طرف جس دن ہم بڑی گرفت کریں گے۔ گرفت سے مراد بدر کا دن ہے اور دھواں، گرفت، لزام اور روم کی نشانی گزر چکی ہے۔

(313)۔وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ﷛ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهٖ ، فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ ، قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ ، قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ ، مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۲۶۸]۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع ﷛ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔ اس نے کہا میں نہیں کھا سکتا۔ فرمایا تو نہیں کھا سکے گا۔ اس نے یہ انکار تکبر کی وجہ سے کیا تھا۔ وہ آئندہ منہ کی طرف ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔

(314)۔وَعَنْ جَرِيْرٍ ﷛ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِي اِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي ، وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّي لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِي صَدْرِي وَ قَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا ، وَكَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَةُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ

الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَةِ ، فَنَفرتُ اِلَيهِ فِي مِائَةٍ وَخَمسِينَ مِنْ اَحمَسَ ، فَكَسَرْنَاهُ وَقَتلنا مَن وَجَدنَا عِندَهُ فَاَتَيْتُهُ فَاَخبَرتُهُ ، قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِاَحمَسَ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:٦٣٦٣ ، بخارى حديث رقم:٣٨٢٢،٣٨٢٣ ، ابن ماجة حديث رقم:١٥٩]۔

ترجمہ: حضرت جریر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں جب سے اسلام لایا تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی نہیں روکا تھا۔ آپ جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے اللہ اسے گھوڑے پر قائم رکھ اور اسے ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا دے۔ زمانہ جہالت میں ایک گھر ہوا کرتا تھا جسے ذوالخلصہ کہتے تھے۔ اور اسے کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کا نام دیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جریر کیا تم مجھے ذوالخلصہ، کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کے فتح ہونے کی خوشخبری سناؤ گے؟ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو لوگوں کے ساتھ اسکی طرف روانہ ہوا۔ ہم نے اسے توڑ دیا اور جن لوگوں کو وہاں پایا انہیں قتل کر دیا۔ میں نے آپکے پاس حاضر ہو کر خوشخبری دی۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے اور قبیلہ احمس کے لیے دعا فرمائی۔

(315)۔ وَعَنْ مَالِكِ الدَّارِ وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ ، قَالَ اَصَابَ النَّاسَ قَحطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ اِلىٰ قَبرِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ لِاُمَّتِكَ فَاِنَّهُم قَد هَلَكُوا فَاَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ لَهُ ائْتِ عُمَرَ ، فَاَقرِئْهُ السَّلَامَ وَ اَخبِرهُ اَنَّكُم مُسْتَقِيُونَ وَ قُل لَهُ عَلَيكَ الْكَيْسُ! عَلَيكَ الكَيس! فَاَتَى عُمَرَ فَاَخبَرَهُ ، فَبَكىٰ عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ لَا آلُو اِلَّا مَا عَجَزتُ عَنهُ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ وَالْبَيْهَقِيُ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [ابن ابى شيبة ٤٨٢/٧ ، دلائل النبوة للبيهقى ٤٧/٧]۔ وَقَالَ ابنُ كَثِيرٍ فِي البِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ هٰذَا سَنَدٌ صَحِيحٌ وَصَحَّحَهُ ابنُ حَجَرٍ فِي فَتحِ البَارِي

ترجمہ: حضرت مالک دار جو کہ حضرت عمر ﷺ کے زمانے میں وزیر خوراک تھے۔ فرماتے ہیں کہ عمر کے زمانے میں لوگوں پر قحط پڑا۔ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمائیں۔ یہ لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔ آپ ﷺ اس آدمی کو خواب میں ملے۔ اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا سلام کہو۔ اسے بتاؤ کہ تم لوگوں کو بارش ضرور نصیب ہوگی۔ اور اسے کہو کہ احتیاط سے کام لو۔ احتیاط سے کام لو۔ وہ آدمی عمر کے پاس آیا اور انہیں ساری بات بتائی۔ عمر رونے لگے۔ پھر کہا اے میرے رب! میں تو جہاں تک بس چلتا ہے پوری کوشش کر رہا ہوں (اس آدمی کا نام سیدنا بلال بن حارث مزنی ہے)۔

(316)۔وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِنَبِيِّ ﷺ فَعَادَ نَصرَانِيًّا ، فَكَانَ يَقُولُ مَايَدرِى مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا كَتَبتُ لَهٗ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوهُ فَاَصبَحَ وَلَقَد لَفِظَتهُ الْاَرضُ ، فَقَالُوا هٰذَا فِعلُ مُحَمَّدٍ وَاَصحَابِهٖ لِمَا هَرَبَ مِنهُم ، نَبَشُوا عَن صَاحِبِنَا فَاَلقَوهُ فَحَفِرُوا لَهٗ فَاَعمَقُوا لَهٗ فِى الْاَرضِ مَااستَطَاعُوا فَاَصبَحَ وَلَقَد لَفِظَتهُ الْاَرضُ فَعَلِمُوا اَنَّهٗ لَيسَ مِنَ النَّاسِ فَاَلقَوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاری حدیث رقم:۳۶۱۷]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی عیسائی تھا اور مسلمان ہو گیا اور اس نے سورۃ بقرۃ اور آلِ عمران پڑھ لیں۔ وہ نبی کریم ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا۔ وہ دوبارہ عیسائی ہو گیا۔ کہتا تھا کہ محمد کچھ نہیں جانتے سوائے اس کے جو میں انہیں لکھ دوں۔ اللہ نے اسے موت دے دی۔ اس کے گھر والوں نے اسے دفن کر دیا۔ صبح اسے زمین نے باہر اچھال دیا تھا۔ لوگوں نے کہا یہ محمد اور اس کے اصحاب کا کام ہے اس لیے کہ یہ ان سے بھاگ گیا تھا۔ انہوں نے ہمارے آدمی کا کفن اتار دیا ہے اور اسے باہر پھینک دیا ہے۔ پھر انہوں نے اس کے لیے زمین میں جہاں تک ہو سکتا تھا گہرا گڑھا کھودا۔ صبح ہوئی تو زمین نے اسے باہر اُگل دیا تھا۔ وہ سمجھ گئے کہ یہ انسانوں کا کام نہیں۔ انہوں نے اسے ویسے ہی پھینک دیا۔

بَابُ الْمِعْرَاجِ

معراج کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى سُبحَانَ الَّذِىٓ اَسرٰى بِعَبدِهٖ لَيلًا [بنی اسرائیل:۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی۔ وَقَالَ وَالنَّجمِ اِذَا هَوٰى [النجم:۱] اور فرمایا: قسم ہے چمکتے ستارے (محمد) کی جب (معراج سے) اترا۔

(317)۔عَن مَالِكِ بْنِ صَعصَعَةَ ﷺ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُم عَن لَيلَةِ اُسرِىَ بِهٖ ، بَينَمَا اَنَا فِى الْحَطِيمِ، وَرُبَّمَا قَالَ فِى الْحِجرِ ، مُضطَجِعًا ، اِذَا اَتَانِى اٰتٍ ، فَشَقَّ مَابَينَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ، قَالَ الرَّاوِى مِن ثُغرَةِ نَحرِهٖ اِلٰى شِعرَتِهٖ ، فَاستَخرَجَ قَلبِى ثُمَّ اُتِيتُ بِطَستٍ مِن ذَهَبٍ مَملُوئَةٍ اِيمَانًا ، فَغُسِلَ قَلبِى ثُمَّ حُشِىَ ثُمَّ اُعِيدَ ثُمَّ اُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغلِ وَفَوقَ الْحِمَارِ اَبيَضَ فَقَالَ الرَّاوِى هُوَ الْبُرَاقُ ، يَضَعُ خَطوَهٗ عِندَ اَقصٰى طَرفِهٖ ، فَحُمِلتُ عَلَيهِ فَانطَلَقَ بِى جِبرِيلُ حَتّٰى اَتٰى

السَّمَآءَ الدُّنيَا فَاستَفتَحَ ، فَقِيلَ مَن هٰذَا ؟ قَالَ ، جِبرِيلُ ، قِيلَ وَمَن مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّد ، قِيلَ وَقَد أُرسِلَ إِلَيهِ ؟ قَالَ نَعَم ، قِيلَ مَرحَبًا بِهٖ فَنِعمَ المَجِئُ جَآءَ ، فَفُتِحَ ، فَلَمَّا خَلَصتُ فَإِذَا فِيهَا اٰدَمُ ، فَقَالَ هٰذَا اَبُوكَ اٰدَمُ فَسَلِّم عَلَيهِ ، فَسَلَّمتُ عَلَيهِ ، فَرَدَّ السَّلَامَ ، ثُمَّ قَالَ مَرحَبًا بِالإِبنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ ، فَاستَفتَحَ ، قِيلَ مَن هٰذَا ؟ قَالَ جِبرِيلُ ، قِيلَ وَمَن مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّد ، قِيلَ وَقَد أُرسِلَ إِلَيهِ ؟ قَالَ نَعَم ، قِيلَ مَرحَبًا بِهٖ فَنِعمَ المَجِئُ جَآءَ ، فَفُتِحَ ، فَلَمَّا خَلَصتُ إِذَا يَحيٰى وَعِيسٰى ، وَهُمَا اِبنَا الخَالَةِ ، قَالَ هٰذَا يَحيٰى وَعِيسٰى ، فَسَلِّم عَلَيهِمَا ، فَسَلَّمتُ ، فَرَدَّا ، ثُمَّ قَالَا مَرحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاستَفتَحَ ، قِيلَ مَن هٰذَا ؟ قَالَ جِبرِيلُ ، قِيلَ وَمَن مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّد ، قِيلَ وَقَد أُرسِلَ إِلَيهِ ؟ قَالَ نَعَم ، قِيلَ مَرحَبًا بِهٖ ، فَنِعمَ المَجِئُ جَآءَ ، فَفُتِحَ ، فَلَمَّا خَلَصتُ إِذَا يُوسُفُ ، قَالَ هٰذَا يُوسُفُ ، فَسَلِّم عَلَيهِ ، فَسَلَّمتُ عَلَيهِ فَرَدَّ ، ثُمَّ قَالَ مَرحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ صَعِدَ بِي ، حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ ، فَاستَفتَحَ ، قِيلَ مَن هٰذَا ؟ قَالَ جِبرِيلُ ، قِيلَ وَمَن مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّد ، قِيلَ وَقَد أُرسِلَ إِلَيهِ ؟ قَالَ نَعَم ، قِيلَ مَرحَبًا بِهٖ فَنِعمَ المَجِئُ جَآءَ ، فَفُتِحَ ، فَلَمَّا خَلَصتُ ، فَإِذَا إِدرِيسُ ، قَالَ هٰذَا إِدرِيسُ ، فَسَلِّم عَلَيهِ فَسَلَّمتُ عَلَيهِ فَرَدَّ ، ثُمَّ قَالَ مَرحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الخَامِسَةَ ، فَاستَفتَحَ ، قِيلَ مَن هٰذَا ؟ قَالَ جِبرِيلُ ، قِيلَ وَمَن مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّد ، قِيلَ وَقَد أُرسِلَ إِلَيهِ ؟ قَالَ نَعَم ، قِيلَ مَرحَبًا بِهٖ ، فَنِعمَ المَجِئُ جَآءَ ، فَلَمَّا خَلَصتُ ، فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هٰذَا هَارُونُ ، فَسَلِّم عَلَيهِ ، فَسَلَّمتُ عَلَيهِ ، فَرَدَّ ، ثُمَّ قَالَ مَرحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ صَعِدَ بِي ، حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ السَّادِسَةَ ، فَاستَفتَحَ ، قِيلَ مَن هٰذَا ؟ قَالَ جِبرِيلُ ، قِيلَ وَمَن مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّد ، قِيلَ وَقَد أُرسِلَ إِلَيهِ ؟ قَالَ نَعَم ، قَالَ مَرحَبًا بِهٖ ، فَنِعمَ المَجِئُ جَآءَ ، فَلَمَّا خَلَصتُ ، فَإِذَا مُوسٰى ، قَالَ هٰذَا مُوسٰى فَسَلِّم عَلَيهِ ، فَسَلَّمتُ عَلَيهِ فَرَدَّ ، ثُمَّ قَالَ مَرحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، فَلَمَّا تَجَاوَزتُ ، بَكٰى ، قِيلَ لَهُ مَا يُبكِيكَ ؟ قَالَ اَبكِي

لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِی یَدخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ یَدخُلُهَا مِنْ اُمَّتِی ، ثُمَّ صَعِدَ بِی اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِیْلُ ، قِیْلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِیْلُ ، قِیْلَ وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَد بُعِثَ اِلَیْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ ، فَنِعمَ الْمَجِیْئُ جَآءَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ ، فَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ ، قَالَ هٰذَا اَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ ، قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ، فَرَدَّالسَّلَامَ ، قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰی سِدرَةِ الْمُنْتَهٰی فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ ، وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِیْلَةِ ، قَالَ هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی ، وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ ، نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ یَا جِبْرِیْلُ ؟ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِی الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّیْلُ وَالْفُرَاتُ ، ثُمَّ رُفِعَ لِیَ الْبَیْتُ الْمَعْمُورُ ، فَاِذَا هُوَ یَدخُلُهٗ كُلَّ یَومٍ سَبعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ ، ثُمَّ اُتِیْتُ بِاِنَآءٍ مِن خَمرٍ وَاِنَآءٍ مِن لَبَنٍ وَاِنَآءٍ مِن عَسَلٍ ، فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ ، فَقَالَ هِیَ الْفِطرَةُ اَنْتَ عَلَیْهَا وَاُمَّتُكَ ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَیَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِیْنَ صَلٰوةً كُلَّ یَومٍ ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰی مُوسٰی ، فَقَالَ بِمَ اُمِرتَ ؟ قَالَ اُمِرتُ بِخَمسِینَ صَلٰوةً كُلَّ یَومٍ ، قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَاتَسْتَطِیْعُ خَمْسِیْنَ صَلٰوةً كُلَّ یَومٍ وَاِنِّی وَاللّٰهِ قَد جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبلَكَ وَعَالَجتُ بَنِی اِسرَائِیلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ ، فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِكَ ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّی عَشرًا فَرَجَعتُ اِلٰی مُوسٰی ، فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّی عَشْرًا ، فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوسٰی ، فَقَالَ مِثْلَهٗ ، فَرَجَعْتُ ، فَوَضَعَ عَنِّی عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوسٰی ، فَقَالَ مِثْلَهٗ ، فَرَجَعْتُ ، فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ یَومٍ ، فَرَجَعْتُ ، فَقَالَ مِثْلَهٗ ، فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ یَومٍ ، فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوسٰی ، فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ ؟ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ یَومٍ ، قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَاتَسْتَطِیْعُ خَمسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ یَومٍ وَاِنِّی قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِی اِسْرَائِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ ، فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِكَ ، قَالَ سَئَلْتُ رَبِّی حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ ، وَلٰكِنِّی اَرْضٰی وَاُسَلِّمُ ، قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰی مُنَادٍ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِی وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِی رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٤١٦ ، بخاری حدیث رقم:٣٨٨٧ ، نسائی حدیث رقم:٤٤٨]۔

ترجمہ: حضرت مالک بن صعصعہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں اس رات کے بارے میں بتایا جب آپ کو سیر کرائی گئی۔ فرمایا: میں حطیم میں تھا۔ بعض دفعہ راوی نے کہا کہ حجر میں لیٹا ہوا تھا۔ میرے پاس ایک آنے والا آیا اور پھر میرے اس مقام سے اس مقام تک چیرا۔ راوی کہتے ہیں کہ حلق کی گھنڈی سے ناف تک۔ اور میرے دل کو نکالا۔ پھر میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میرے دل کو دھویا گیا پھر بھرپور کر دیا گیا، پھر واپس رکھ دیا گیا۔ پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور دراز گوش سے بڑا سفید رنگ کا تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ براق تھا۔ حدِ نگاہ تک وہ اپنا ایک قدم رکھتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبریل مجھے لے کر چلے۔ حتیٰ کہ آسمانِ دنیا پر پہنچ گئے۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبریل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت آدم تھے۔ جبریل نے کہا یہ آپ کے جدِّ امجد آدم ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا۔ پھر فرمایا اچھے بیٹے اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر اوپر چڑھے حتیٰ کہ دوسرا آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ تھے اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبریل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں۔ ان دونوں کو سلام کریں۔ میں نے دونوں کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر دونوں نے کہا کہ اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبریل مجھے لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ جبریل نے کہا یہ یوسف ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبریل مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ چوتھا آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا تو وہاں حضرت ادریس تھے۔ جبریل نے کہا یہ ادریس ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبریل مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ پانچواں آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ جبریل نے کہا یہ ہارون ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ چھٹا آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے۔ فرمایا ہاں۔ کہا ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اچھی تشریف آوری ہوئی۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ تھے۔ جبریل نے کہا یہ موسیٰ ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ جب میں آگے گزرا تو وہ رونے لگے۔ پوچھا گیا رونے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا اس لیے رو رہا ہوں کہ ایک نوجوان جو میرے بعد مبعوث ہوا، میری اُمت کی نسبت اس کی اُمت زیادہ جنت میں جائے گی۔ پھر جبریل مجھے لے کر ساتویں آسمان پر چڑھے۔ جبریل نے اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اچھی تشریف آوری ہوئی۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تھے۔ جبریل نے کہا یہ آپ کے جدِّ امجد ابراہیم ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا اچھے بیٹے اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اٹھایا گیا۔ اس کے بیر ہجر کے مٹکوں جیسے تھے۔ اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔ جبریل نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ وہاں چار نہریں تھیں۔ دو نہریں باطنی تھیں اور دو نہریں ظاہر تھیں۔ میں نے کہا اے جبریل یہ دونوں کیا چیزیں ہیں۔ جبریل نے کہا باطنی دو نہریں جنت کی نہریں ہیں۔ اور ظاہری دو نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور تک لے گئے۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ پھر میرے پاس ایک شراب کا برتن، ایک دودھ کا برتن اور ایک شہد کا برتن لایا گیا۔ میں نے دودھ پکڑ لیا۔ کہا یہی فطرت ہے جس پر آپ ہیں اور آپ کی امت ہے۔ پھر مجھ پر نماز فرض کی گئی۔ ہر روز پچاس نمازیں۔ میں واپس آیا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے کہا آپ کو کیا حکم ملا ہے؟ فرمایا مجھے روزانہ پچاس نمازوں کا حکم ہوا ہے۔ انہوں نے کہا آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں نبھا سکے گی۔ اللہ کی قسم میں نے آپ سے پہلے لوگوں پر تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل کا مکمل علاج کیا ہے۔ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے اپنی اُمت کے لیے نرمی کی درخواست کریں۔ میں

واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔ انہوں نے پھر مجھے وہی بات کہی۔ میں واپس گیا۔ تو مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔ انہوں نے پھر وہی بات کی۔ پھر میں واپس گیا تو مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔ انہوں نے پھر وہی بات کی۔ پھر میں واپس گیا تو مجھے روزانہ دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر میں واپس آیا تو حضرت موسیٰ نے پھر وہی بات کی۔ پھر میں واپس گیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف واپس آیا۔ انہوں نے کہا کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا آپ کی اُمت روزانہ پانچ نمازیں نہیں نبھا سکے گی؟ میں نے آپ سے پہلے لوگوں پر تجربہ کیا ہے اور بنی سرائیل کا مکمل علاج کر کے دیکھا ہے۔ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے اپنی اُمت کے لیے نرمی کی درخواست کریں۔ فرمایا: میں نے اپنے رب سے بار بار سوال کیا ہے۔ حتیٰ کہ اب مجھے حیاء آتی ہے۔ بلکہ اب میں راضی ہوں اور سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔ فرمایا جب میں آگے گزرا تو منادی کرنے والے نے آواز دی۔ میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے نرمی کی۔

(318)۔وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَیْتِی وَاَنَا بِمَکَّۃَ، فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ، فَفَرَجَ صَدْرِی، ثُمَّ غَسَلَہٗ مِنْ مَآءِ زَمْ زَمْ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَھَبٍ مُمْتَلِیءٍ حِکْمَۃً وَاِیمَانًا فَاَفْرَغَھَا فِی صَدْرِی، ثُمَّ اَطْبَقَہٗ، ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِی فَعَرَجَ بِی اِلَی السَّمَآءِ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٤١٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر کی چھت کھولی گئی۔ اور میں مکہ میں تھا۔ پھر جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔ میرا سینہ کھولا۔ پھر اسے زم زم کے پانی سے غسل دیا۔ پھر سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا۔ اسے میرے سینے میں انڈیل دیا۔ پھر اسے سی دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر آسمان پر چڑھ گئے۔

(319)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِکٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اُتِیتُ بِالْبُرَاقِ وَھُوَ دَآبَّۃٌ اَبْیَضُ طَوِیلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ یَضَعُ حَافِرَہٗ عِنْدَ مُنْتَھٰی طَرْفِہٖ، قَالَ فَرَکِبْتُہٗ، حَتّٰی اَتَیْتُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ، قَالَ فَرَبَطْتُہٗ بِالْحَلْقَۃِ الَّتِی یَرْبِطُ بِہِ الْاَنْبِیَآءُ، قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّیْتُ فِیہِ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٤١١]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لائی گئی۔ وہ ایک سفید رنگ کا لمبا جانور ہے جو دراز گوش سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ہے۔ اس کا قدم حدِ نگاہ تک جاتا ہے۔ فرمایا: میں اس پر سوار ہو گیا۔ حتیٰ کہ میں بیت المقدس پہنچا۔ اسے جبریل نے ایک حلقے کے ساتھ باندھا جس کے ساتھ انبیاء اپنی سواریاں باندھتے تھے۔ فرمایا: پھر میں مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔

(320)۔وَعَنْهُ اَنَّهُ ﷺ صَلّٰی بِالْاَنْبِيَآءِ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ رَوَاهُ عَيَاض فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ١/١١١]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ ہی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بیت المقدس میں انبیاء کو نماز پڑھائی۔

(321)۔وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ جَآءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَاقَ حَدِيْثَ الْمِعْرَاجِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤١٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حکم ملنے سے پہلے آپ ﷺ کے پاس تین افراد آئے۔ اس وقت آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ اس سے آگے حدیثِ معراج بیان فرمائی۔

(322)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِيْمَ ﷺ ، مُسْنِداً ظَهْرَهُ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ، وَ اِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ ، ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ، وَ اِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ الْفِيَلَةِ ، وَ اِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ ، قَالَ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ ، تَغَيَّرَتْ ، فَمَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ مَا اَوْحٰى ، فَفَرَضَ عَلَيَّ صَلَاةٌ رواه مسلم [مسلم حديث رقم: ٤١١]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میں (ساتویں آسمان پر) حضرت ابراہیم سے ملا، انھوں نے بیت المعمور کے ساتھ اپنی پشت کی ٹیک لگائی ہوئی تھی، اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ اس کی طرف نہیں آتے، پھر وہ مجھے لے کر سدرۃ المنتہیٰ تک گئے، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے، اور اس کے پھل مٹکوں جیسے تھے، فرمایا پھر جب اسے اللہ کے حکم سے ڈھانپ لیا جس نے بھی ڈھانپا، تو وہ متغیر ہو گئی، اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ اس کے حسن کی شان بیان کر سکے، پس اللہ نے میری طرف وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی، پھر مجھ پر نماز فرض کی گئی۔

(323)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ حَبَّةَ الْاَنْصَارِيِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

بَعدَ لِقَاءِ اِبرَاهِيمَ عَلَيهِ السَّلَامُ ، ثُمَّ عُرِجَ بِی حَتّیٰ ظَهَرتُ لِمُستَوًی اَسمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْاَقلَامِ ثُمَّ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:٤١٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کے بعد آگے فرمایا: پھر مجھے اوپر اٹھایا گیا حتیٰ کہ میں مقام استویٰ تک پہنچا، وہاں میں نے قلموں کی آواز سنی۔ پھر نماز فرض کی گئی۔ (گویا ساتویں آسمان سے اوپر بیت المعمور، پھر سدرۃ المنتہیٰ اور پھر مقام استویٰ ہے)۔

(324)۔وَرُوِیَ عَن اَنَسٍ ﷺ قَالَ ثُمَّ انطَلَقَ بِی جِبرِيلُ حَتّٰی نَأْتِیَ سِدرَةَ المُنتَهٰی ، فَغَشِيَهَا اَلوَانٌ لَا اَدرِی مَاهِیَ ، قَالَ ثُمَّ اُدخِلتُ الْجَنَّةَ ، فَاِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُوءِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسكُ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:٤١٥ ، بخاری حديث رقم:٣٤٩ ، ٣٣٤٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر جبریل مجھے لے کر چلے حتیٰ کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ جس پر ایسے ایسے عجیب وغریب رنگ چھائے ہوئے تھے جنہیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ فرمایا: پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جہاں موتیوں کے گنبد تھے اور جس کی مٹی مشک تھی۔

(325)۔وَعَن عَبدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمَّا اُسرِیَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اُنتُهِیَ بِهٖ اِلٰی سِدرَةِ المُنتَهٰی وَهِیَ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَةِ ، اِلَيهَا يَنتَهِی مَايُعرَجُ بِهٖ مِنَ الْاَرضِ فَيُقبَضُ مِنهَا وَاِلَيهَا يَنتَهِی مَا يُهبَطُ بِهٖ مِن فَوقِهَا فَيُقبَضُ مِنهَا رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:٤٣١ ، نسائی حديث رقم:٤٥١ ، ترمذی حديث رقم:٣٢٧٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ پر جا کر ٹھہرایا گیا۔ وہ چھٹے آسمان پر ہے۔ زمین سے اوپر جانے والی چیزیں سدرہ پر جا کر رک جاتی ہیں۔ وہاں انہیں وصول کیا جاتا ہے۔ اور اوپر سے نیچے آنے والی چیزیں اسی تک آ کر رک جاتی ہیں یہاں انہیں وصول کیا جاتا ہے۔

رَاٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَبَّهٗ بِعَينَی رَاْسِهٖ

رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی [النجم:١٧] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نہ نگاہ پھری اور نہ

حد سے گزری۔

(326)۔عَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ قَالَ سَئَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ ؟ قَالَ نُورٌ اِنّى اَرَاهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٤٤٣ ، ترمذی حدیث رقم:٣٢٨٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: نور ہے میں نے اسے دیکھا ہے۔

(327)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ قُلْتُ لِاَبِی ذَرٍّ لَو رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَسَئَلْتُهٗ فَقَالَ عَنْ اَیِّ شَیءٍ كُنْتَ تَسْئَلُهٗ ؟ قَالَ كُنْتُ اَسْئَلُهٗ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ ؟ قَالَ اَبُو ذَرٍّ قَدْ سَئَلْتُهٗ ، فَقَالَ رَأَيْتُ نُورًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٤٤٤،السنة لابن ابی عاصم حدیث رقم : ٤٥٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شقیق ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوذر سے کہا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرتا تو آپ سے ضرور پوچھتا۔ انہوں نے فرمایا: تم نے کس بارے میں آپ ﷺ سے پوچھنا تھا؟ عرض کی میں نے پوچھنا تھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ حضرت ابوذر نے فرمایا میں نے آپ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا وہ نور ہی نور تھا۔

(328)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَعجِبُونَ اَنْ يَكُونَ الْخِلَّةُ لِاِبْرَاهِيمَ وَالْكَلَامُ لِمُوسٰى وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ [السنة لابن ابی عاصم حدیث رقم: ٤٥١، مستدرک حاکم حدیث رقم:٢١٦ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِی]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگ تعجب کرتے ہو کہ خلیل ہونا ابراہیم کا حصہ ہو اور کلام کرنا موسیٰ کا حصہ ہو اور آنکھوں سے دیکھنا محمد کا حصہ ہو؟

(329)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: رَأَيْتُ رَبِّی تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى [مسند احمد حدیث رقم : ٢٦٣٨، السنة لابن ابی عاصم حدیث رقم : ٤٤٢ ، ٤٤٩]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا۔

(330)۔وَسُئِلَ اَبُوهُرَيرَةَ ﷺ هَل رَأى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهٗ؟ فَقَالَ نَعَم رَوَاهُ عَيَاض فِي الشِّفَاءِ[السنة لعبد الله بن احمد حديث رقم : ٢٠٩، الشفاء ١/ ١٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا سیدنا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں۔

(331)۔وَحَكَى النَّقَّاشُ عَنْ اَحْمَدَ بنِ حَنبَل عَلَيهِ الرَّحْمَةُ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا اَقُولُ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَينِهٖ رَآهُ، رَآهُ، رَآهُ، حَتّٰى انقَطَعَ نَفَسُهٗ يَعْنِي نَفَسُ اَحْمَدَ رَوَاهُ عَيَاض فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ١/ ١٢٠، ١٢١]۔ وَ كَذَا قَالَ عَكْرَمَةُ حِينَ سُئِلَ : تُرِيدُ اَنْ اَقُولَ لَكَ قَدْ رَآهُ فَقَدْ رَآهُ ثُمَّ رَآهُ ثُمَّ رَآهُ حَتّٰى اِنقَطَعَ نَفَسُ عَكْرَمَةَ [السنة لعبد الله بن احمد بن حنبل حديث رقم : ٢١٣]۔

ترجمہ: نقاش نے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں ابنِ عباس کی حدیث کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ آپ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، دیکھا ہے، دیکھا ہے، حتیٰ کہ یہ لفظ کہتے کہتے امام احمد کی سانس ٹوٹ گئی۔ اسی طرح حضرت عکرمہ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے اپنی سانس ٹوٹنے تک فرمایا دیکھا ہے دیکھا ہے دیکھا ہے۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ

کرامات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ [آل عمران:٣٧] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرے پاس کہاں سے آیا۔ وہ کہنے لگی یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ و قَالَ اَنَا اٰتِيكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَرْتَدَّ اِلَيكَ طَرْفُكَ [النمل: ٤٠] اور فرمایا: میں تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے اُسے تیرے پاس لے آؤں گا۔

(332)۔عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ اُسَيدَ بنَ حُضَيرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيلِ سَاعَةٌ فِي لَيلَةٍ شَدِيدَةِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِن عِندِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَنقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِي ضَوءِهَا، حَتّٰى اِذَا افتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيقُ، اَضَاءَتْ لِلآخَرِ عَصَاهُ، فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنهُمَا فِي ضَوءِ عَصَاهُ، حَتّٰى بَلَغَ اَهلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٣٨٠٥]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر اپنے کسی کام کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ سخت اندھیری رات کا اچھا خاصہ حصہ گزر گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے ہاں سے واپس نکلے۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ ان میں سے ایک کی چھڑی چمکنے لگی۔ حتیٰ کہ اس کی روشنی میں چلتے گئے۔ حتیٰ کہ جب دونوں کا راستہ جدا آ گیا تو دوسرے کی لاٹھی بھی چمکنے لگی حتیٰ کہ ان میں ہر ایک اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلنے لگا یہاں تک کہ گھر پہنچ گیا۔

(333)۔ وَعَنْ اَبِی الْجَوْزَآءِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِینَةِ قَحطًا شَدِیدًا فَشَکَوْا اِلٰی عَائِشَةَ، فَقَالَتِ انْظُرُوا قَبرَ النَّبِیِّ ﷺ فَاجْعَلُوا مِنْهُ کُوًی اِلَی السَّمَآءِ حَتّٰی لَا یَکُونَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ سَقْفٌ، فَفَعَلُوا، فَمُطِرُوا مَطَرًا، حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ، حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامُ الْفَتقِ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:٩٣، الوفا ٢/٨٠١]۔ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِی هِدَایَةِ الرُّوَاةِ اِسْنَادُهٗ ضَعِیفٌ

ترجمہ: حضرت ابو جوزاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل مدینہ شدید قحط کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور پر جاؤ اس میں آسمان کی طرف سوراخ کر دو حتیٰ کہ آپ کے اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ لوگ بارش سے نوازے گئے حتیٰ کہ سبزہ پھوٹ پڑا اور اونٹ موٹے ہو گئے حتیٰ کہ چربی سے پھٹنے لگے اور اس سال کا نام پھٹنے کا سال پڑ گیا۔

(334)۔ وَعَنْ سَعِیدِ بنِ عَبدِ الْعَزِیزِ قَالَ لَمَّا کَانَ اَیَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ یُؤَذَّنْ فِی مَسْجِدِ النَّبِیِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ یُقَمْ، وَلَمْ یَبْرَحْ سَعِیدُ بنُ الْمُسَیَّبِ الْمَسجِدَ، وَکَانَ لَا یَعرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ یَسْمَعُهَا مِنْ قَبرِ النَّبِیِّ ﷺ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:٩٤]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ جب حرہ کے دن آئے تو مسجد نبوی میں تین دن تک اذان نہیں دی گئی اور نہ ہی جماعت کرائی گئی۔ سعید بن مسیّب مسجد شریف میں ہی ٹھہرے رہے۔ انہیں نماز کے وقت کا علم اس ہجوم کی آواز سے ہوتا تھا جو نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور سے آتی تھی۔

(335)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَیْشًا وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ رَجُلًا یُدْعٰی

سَارِيَه ، فَبَينَمَا عُمَرُ يَخطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ يَاسَارِيَ الجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ ، فَقَالَ يَا أَمِيرَالْمُؤمِنِينَ لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ يَاسَارِيَ الْجَبَلَ ، فَأَسنَدنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [دلائل النبوة للبيهقي ٦/٣٧٠]۔ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَحَسَّنَهُ ابْنُ حَجَرٍ وَشُهرَتُهُ مَعْرُوفَةٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک لشکر بھیجا اوران پر ساریہ نامی آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ حضرت عمر نے ایک دن خطبے کے دوران چیخنا شروع کر دیا۔ اے ساریہ پہاڑ کی طرف۔ لشکر کی طرف سے ایلچی آیا۔ کہنے لگا اے امیر المومنین دشمن سے ہمارا آمنا سامنا ہوا۔ انہوں نے ہمیں شکست دے دی۔ اچانک ایک آواز دینے والے کی چیخ سنائی دی۔ اے ساریہ پہاڑ کی طرف۔ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کے ساتھ لگا کر جنگ لڑی۔ اللہ نے دشمنوں کو شکست دی۔

(336)۔ وَعَنْ أَبِي بَكرِ الْمِنْقَرِيّ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَالطَّبرَانِي وَأَبُو الشَّيخِ فِي حَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنَّا عَلٰى حَالَةٍ ، فَأَثَّرَ فِينَا الْجُوعُ ، فَوَاصَلْنَا ذٰلِكَ الْيَومَ ، فَلَمَّا كَانَ وَقتُ العِشَاءِ حَضَرتُ قَبْرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْجُوعَ! اَلْجُوعَ! وَانْصَرَفْتُ، فَقَالَ لِي أَبُو الشَّيخِ اِجْلِسْ ، فَإِمَّا أَنْ يَكُونَ الرِّزْقُ أَوِ الْمَوتُ ، قَالَ أَبُو بَكرٍ فَنِمْتُ أَنَا وَأَبُو الشَّيْخِ ، وَالطَّبْرَانِي جَالِسٌ يَنظُرُ فِي شَيْءٍ ، فَحَضَرَ بِالْبَابِ عَلَوِيٌّ ، فَدَقَّ الْبَابَ ، فَإِذَا مَعَهُ غُلَامَانِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنهُمَا زَنْبِيلٌ كَبِيرٌ فِيهِ شَيْءٌ كَثِيرٌ فَجَلَسْنَا وَأَكَلْنَا وَظَنَنَّا أَنَّ الْبَاقِيَ يَأْخُذُهُ الْغُلَامُ ، فَوَلّٰى ، وَتَرَكَ عِندَنَا الْبَاقِي فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الطَّعَامِ قَالَ الْعَلَوِيُّ يَا قَومُ أَشَكَوتُمْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ فَأَمَرَنِي بِحَمْلِ شَيْءٍ إِلَيْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوزِي فِي الْوَفَا [الوفا صفحة ٨٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر منقری فرماتے ہیں کہ میں، طبرانی اور ابوالشیخ رسول اللہ ﷺ کے حرم پاک میں حاضر تھے۔ ہم کسی خاص حال میں تھے۔ ہم پر بھوک اثر انداز ہوئی اور ہم اکٹھے ہو گئے۔ جب عشاء کا وقت آیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی قبرِ انور پر حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھوک بھوک۔ اور میں واپس آ گیا۔ مجھے ابوالشیخ نے کہا بیٹھ جاؤ۔ یا تو کھانا ملے گا یا موت۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں اور ابوالشیخ سو گئے اور طبرانی بیٹھے کہیں دیکھے جا رہے تھے۔

دروازے پر ایک علوی آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس کے ساتھ دو غلام تھے۔ ہر غلام کے پاس ایک بڑی تھیلی تھی جس میں بہت کچھ تھا۔ ہم بیٹھ گئے اور کھانا کھایا۔ ہمارا خیال تھا کہ بچا ہوا کھانا غلام لے جائے گا۔ وہ واپس چلا گیا اور بچا ہوا کھانا ہمارے پاس چھوڑ گیا۔ جب ہم کھانے سے فارغ ہو گئے تو علوی نے کہا اے دوستو تم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تھی؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ آپ نے مجھے تم لوگوں کے پاس کھانا لانے کا حکم دیا۔

(337)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّۃِ کَانُوا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَرَّۃً مَن کَانَ عِندَہٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْھَبْ بِثَالِثٍ ، وَمَن کَانَ عِندَہٗ طَعَامُ اَرْبَعَۃٍ فَلْیَذْھَبْ بِخَامِسٍ ، اَوْبِسَادِسٍ ، اَوْ کَمَا قَالَ وَاَنَّ اَبَابَکْرٍ جَآءَ بِثَلٰثَۃٍ وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ ﷺ بِعَشْرَۃٍ وَاَبُوبَکْرٍ بِثَلٰثَۃٍ ، قَالَ فَھُوَ اَنَا وَاَبِی وَاُمِّی وَلَا اَدرِی ھَلْ قَالَ امْرَاَتِی وَخَادِمِی بَیْنَ بَیْتِنَا وَ بَیْتِ اَبِی بَکْرٍ قَالَ وَاَنَّ اَبَابَکْرٍ تَعَشّٰی عِندَ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صَلَّی الْعِشَآءَ ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشّٰی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَاشَآءَ اللّٰہُ قَالَتْ لَہٗ اِمْرَاَتُہٗ مَاحَبَسَکَ مِنْ اَضْیَافِکَ اَوْضَیْفِکَ ؟ قَالَ اَوَعَشَّیْتِھِمْ ؟ قَالَتْ اَبَوا حَتّٰی تَجِیءَ ، قَدْ عَرَضُوا عَلَیْھِمْ فَغَلَبُوھُمْ فَذَھَبْتُ فَاخْتَبَاْتُ ، فَقَالَ یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ ، وَسَبَّ ، وَ قَالَ کُلُوا وَ قَالَ لَا اَطْعَمُہٗ اَبَدًا ، قَالَ وَاَیْمُ اللّٰہِ مَا کُنَّا نَاخُذُ مِنَ اللُّقْمَۃِ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِھَا اَکْثَرُ مِنْھَا ، حَتّٰی شَبِعُوا وَصَارَتْ اَکْثَرَ مِمَّا کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِکَ ، فَنَظَرَ اَبُو بَکْرٍ فَاِذَا شَیْءٌ اَوْ اَکْثَرُ ، فَقَالَ لِاِمْرَاَتِہٖ یَا اُخْتَ بَنِی فِرَاسٍ مَاھٰذَا ؟ قَالَتْ لَا وَقُرَّۃِ عَیْنِی لَھِیَ الْاٰنَ اَکْثَرُ مِمَّا قَبْلَ ذٰلِکَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ ، فَاَکَلَ مِنْھَا اَبُو بَکْرٍ وَ قَالَ اِنَّمَا کَانَ مِنَ الشَّیْطٰنِ یَعْنِی یَمِیْنَہٗ ثُمَّ اَکَلَ مِنْھَا لُقْمَۃً ، ثُمَّ حَمَلَھَا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَصْبَحَتْ عِندَہٗ ، وَکَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمٍ عَھْدٌ فَمَضَی الْاَجَلُ ، فَعَرَّفْنَا اثْنَی عَشَرَ رَجُلًا ، مَعَ کُلِّ رَجُلٍ مِنْھُمْ اُنَاسٌ ، اَللّٰہُ اَعْلَمُ کَمْ مَعَ کُلِّ رَجُلٍ ، اِلَّا اَنَّہٗ مَعَھُمْ ، قَالَ اَکَلُوا مِنْھَا اَجْمَعُونَ اَوْ کَمَا قَالَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۶۰۲، ۳۵۸۱، ۶۱۴۰، ۶۱۴۱، مسلم حدیث رقم: ۵۳۶۵، ۵۳۶۶ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۲۷۰، ۳۲۷۱]۔

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحابِ صفہ فقیر لوگ تھے۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے وہ تیسرا آدمی ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا

ہے وہ پانچواں آدمی ساتھ لے جائے۔ یا چھٹا آدمی۔ یا جس طرح آپ نے فرمایا۔ اور ابوبکر ﷛ تین آدمیوں کے ساتھ آئے۔ اب نبی کریم ﷺ دس آدمیوں کو ساتھ لے گئے اور ابوبکر ﷛ تین کو۔ فرماتے ہیں کہ (گھر کے افراد میں) میں تھا، میرے والد تھے اور میری والدہ تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں شاید اپنی بیوی اور خادم بھی کہا۔ میرے اور ابوبکر کے گھر کے اندر کے افراد۔ کہتے ہیں کہ ابوبکر نے رات کا کھانا نبی کریم ﷺ کے ہاں کھایا۔ پھر کچھ دیر ٹھہرے حتیٰ کہ عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر واپس آکر ٹھہرے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا۔ جتنی اللہ نے چاہی رات گزر گئی اور اس کے بعد فرمایا کیا تم نے انہیں کھانا کھلا دیا ہے؟ کہنے لگیں انہوں نے انکار کر دیا تھا جب تک آپ نہ آئیں۔ انہیں کھانا پیش کیا گیا تھا۔ انہیں نیند آ گئی۔ میں گئی اور کھانا سنبھال کے رکھ دیا۔ فرمایا اے پھوہڑ۔ انہیں جھاڑا اور برا بھلا کہا۔ اور ہمیں فرمایا کھانا کھاؤ اور میں خود ہرگز نہیں کھاؤں گا۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم جو بھی لقمہ لیتے تھے نیچے سے اس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا۔ حتیٰ کہ تمام لوگ سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے زیادہ ہو گیا۔ ابوبکر ﷛ نے دیکھا تو وہ اتنا ہی تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ آپ نے اپنی زوجہ سے فرمایا اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں نہیں مجھے پیارے کی قسم اب تو یہ اس سے بھی تین گنا زیادہ ہے جتنا پہلے تھا۔ پھر اس میں سے ابوبکر ﷛ نے دیکھا اور کہا اس میں برکت شیطان کی طرف سے ہوئی ہوگی۔ پھر اس میں سے ایک لقمہ کھایا۔ پھر اسے اٹھا کر نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے۔ میں بھی صبح صبح حضور ﷺ کے پاس موجود تھا۔ ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا۔ اس کی مدت گزر گئی۔ ہم نے بارہ آدمیوں کو پہنچایا۔ ان میں سے ہر آدمی کے ساتھ چند آدمی تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے ہر آدمی کے ساتھ کتنے تھے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ ایک آدمی ان کے ساتھ تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ان سب کے سب نے اس میں سے کھانا کھایا۔

(338)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ كَانَ نَحَلَهَا جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقاً مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ غِنًى بَعْدِي مِنْكِ وَلَا اَعَزَّ عَلَيَّ فَقْراً بَعْدِي مِنْكِ، وَ اِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقاً، فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَ احْتَزْتِيْهِ كَانَ لَكِ وَ اِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ، وَ اِنَّمَا هُوَ اَخَوَاكِ وَ اُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا اَبَتِ وَ اللّٰهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَ كَذَا لَتَرَكْتُهُ،

اِنَّمَا هِیَ اَسْمَآءُ فَمَنِ الْاُخْرٰی؟ فَقَالَ ذُوْ بَطْنِ بِنْتُ خَارِجَةَ اُرَاهُ جَارِیَةً رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالک کتاب الاقضیة باب ما لا یجوز من النحل حدیث رقم: ٤٠، شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۲۲٥]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ (زوجہ نبی کریم ﷺ) رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے جنگل کے مال میں سے بیس وسق تحفہ کے طور پر دے دیے تھے۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا: اللہ کی قسم اے میری بیٹی مجھے اپنے بعد تمام لوگوں سے زیادہ تمہارا دولت مند ہونا پسند ہے۔ اور میرے بعد تجھ سے زیادہ کسی کی غربت مجھے ناگوار نہیں۔ میں نے تجھے بیس وسق تحفہ میں دیے تھے۔ اگر تم نے وہ قبضہ میں لے لیے ہوتے اور اپنے لیے مباح کر لیے ہوتے تو وہ تیرے تھے۔ مگر آج وہ وارثوں کا مال ہے۔ وہ تیرے دو بھائی ہیں اور دو بہنیں ہیں۔ اسے اللہ کی کتاب کے مطابق آپس میں تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا ابا جان! اللہ کی قسم یہ مال کتنا ہی زیادہ ہوتا میں نے چھوڑ دینا تھا۔ میری بہن تو اسماء ہے۔ دوسری کون ہے؟ فرمایا بنت خارجہ کے پیٹ والی۔ مجھے دکھایا جا رہا ہے کہ وہ لڑکی ہے۔

بَابُ الْفِتَنِ وَعَلَامَاتِ الْقِیَامَةِ

فتنوں کا باب اور قیامت کی نشانیاں

(339)۔عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَفِیْنَةُ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا، ثُمَّ یَقُوْلُ سَفِیْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِیْ بَكْرٍ سَنَتَیْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً، وَعُثْمَانَ اِثْنَتَیْ عَشَرَةَ وَعَلِیٍّ سِتَّةً

قَالَ سَعِیْدٌ قُلْتُ لِسَفِیْنَةَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ لَمْ یَكُنْ بِخَلِیْفَةٍ، قَالَ: كَذَبَتْ اَسْتَاهُ بَنِی الزَّرْقَاءِ یَعْنِیْ بَنِیْ مَرْوَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ وَاَبُوْ دَاؤُد [ترمذی حدیث رقم: ۲۲۲٦، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٦٤٦، مستدرک حاکم حدیث رقم: ٤٧٥٥]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن جمہان نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلافت تیس سال ہوگی۔ پھر ملوکیت ہو جائے گی۔ پھر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر کی خلافت دو سال شمار کر۔ اور عمر کی خلافت دس سال اور عثمان کی خلافت بارہ سال اور علی کی خلافت چھ سال۔

حضرت سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ ﷺ سے عرض کیا کہ: کچھ لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ خلیفہ نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا یہ بنی مروان کی بکواس ہے۔

(340)۔وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۷۳۲۲]۔ وَمَرَّ حَدِيثُ الصُّلحِ بَيْنَ الْفِئَتَيْنِ فِي فَضَائِلِ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ ﷺ

ترجمہ: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمار ﷺ سے فرمایا کہ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔اس سے پہلے دو جماعتوں میں صلح والی حدیث فضائل سیدنا حسن ﷺ میں گزر چکی ہے۔

(341)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاتَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاتِيَ عَلَى النَّاسِ يَومٌ لَا يَدرِي القَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ ، فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ؟ قَالَ الْهَرَجُ ، اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۷۳۰٤]۔ هو محمول علىٰ من جوز القتل ، او علىٰ ما اذا كان القتال منهما بغير تاويل سائغ ، و هو فى حق المتواجهين بالقتال ولا يلزم من كونهما فى النار ان يكونا فى مرتبة واحدة ، فالقاتل يعذب على القتال والقتل ، والمقتول يعذب على القتال فقط ، فلم يقع التعذيب على العزم المجرد ، و قد اخرج البزار فى حديث القاتل والمقتول فى النار زيادة تبين المراد و هى "اذا اقتتلتم على الدنيا فالقاتل والمقتول فى النار" (فتح البارى: ۱۳/ ٤١)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک لوگوں پر وہ دن نہ آئے کہ قاتل کو علم نہ ہوگا اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو علم نہ ہوگا وہ کیوں قتل کیا گیا۔عرض کیا گیا وہ کیسے ہوگا؟ فرمایا: قتل وغارت۔قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔

(342)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَتَكُونُ فِتَنٌ ، اَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ،وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۷۲٤۷ ، بخارى حديث رقم: ۳٦۰۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلد ہی فتنے ہوں گے۔ان میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا۔کھڑا آدمی چلتے سے بہتر ہوگا۔ چلتا آدمی دوڑتے سے بہتر ہوگا۔جو ان فتنوں کو دیکھ لے گا وہ

فتنے اسے دیکھ لیں گے۔اور جو شخص ان سے پناہ کی جگہ پاسکے وہ پناہ حاصل کر لے۔

(343)۔وَعَنِ الزُّبَيْرِ بِنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا يَلْقَوْنَ مِنَ الْحَجَّاجِ ، فَقَالَ اصْبِرُوا ، فَاِنَّهُ لَايَاتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهٗ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۷۰۶۸ ، ترمذی حدیث رقم:۲۲۰۶]۔

ترجمہ: حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک ﷺ کے پاس آئے۔ہم نے ان سے حجاج کی طرف سے ہونے والے مظالم کی شکایت کی۔فرمایا صبر کرو۔تم پر بعد میں آنے والا ہر زمانہ پہلے سے پر خطر ہوگا۔حتیٰ کہ تم اپنے رب سے جاملو گے۔میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی تھی۔

(344)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ ، حَتّٰى اِذْ لَمْ يُبْقِ عَالِمًا ، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَاَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۶۷۹۶ ، بخاری حدیث رقم:۱۰۰ ، ترمذی حدیث رقم:۲۶۵۲ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۵۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ علم کو اچک کر قبض نہیں کرے گا کہ بندوں میں سے اسے کھینچ لے بلکہ علماء کو قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا۔حتیٰ کہ ایک عالم بھی باقی نہ رہے گا۔لوگ جاہلوں کو اپنا سربراہ بنالیں گے۔پھر ان سے سوال پوچھے جائیں گے۔وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(345)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ اَنْ يَاتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَايَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ ، وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى ، عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ ، مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:۱۹۰۸]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَبَشِيْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ ثِقَةٌ وَلَوْ شَاخَ

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر وہ وقت ضرور آئے گا کہ اسلام کا محض نام باقی رہ جائے گا اور قرآن محض رسم ہو کر رہ جائے گا۔ان کی مسجدیں آباد ہوں گی اور وہ ہدایت سے خالی و خراب

ہوں گی۔ان کے علماء آسمان کے نیچے کی ہر چیز سے بدتر ہوں گے۔انہی میں سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں واپس جائے گا۔

(346)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اِشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا ، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ ، وَيَكْثُرَ النِّسَآءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَأَةً اَلْقَيِّمُ الْوَاحِدُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٧٨٦ ، بخارى حديث رقم:٥٢٣١ ، ترمذى حديث رقم:٢٢٠٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٠٤٥]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا۔اور جہالت زیادہ ہوجائے گی اور زنا کثرت سے ہوگا اور شراب نوشی کثرت سے ہوگی۔اور مرد کم ہوجائیں گے اور عورتیں زیادہ ہوجائیں گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد متولی ہوگا۔

(347)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ اِذْجَآءَ اَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ، قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا ؟ قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخارى حديث رقم:٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔اس نے کہا قیامت کب ہوگی؟ فرمایا: جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا۔اس نے کہا اس کے ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب حکومت نااہلوں کے سپرد کردی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

(348)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دِوَلًا ، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا ، وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا ، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ ، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ ، وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ ، وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ ، وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا ، فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَآءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذى حديث رقم:٢٢١١]۔ وَقَالَ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب غنیمت کو ذاتی دولت، امانت کو غنیمت،

زکوۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے۔ دین کی غرض کے علاوہ کسی دوسری غرض سے تعلیم حاصل کی جائے، آدمی اپنی بیوی کی فرماں برداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اپنے دوست سے قریب اور اپنے باپ سے دور رہے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں، قبیلے کا برا آدمی اسکی قیادت کرے، قوم میں ذلیل آدمی معزز شمار ہونے لگے، آدمی کا احترام اسکے شر سے ڈرتے ہوئے کیا جائے، گانے بجانے والی عورتیں اور موسیقی کے آلات سرِ عام آجائیں، شرابیں پی جائیں اور اس امت کے بعد والے اگلوں پر لعنت بھیجیں تو ایسے وقت میں سرخ آندھی، زلزلے، زمین میں دھنسنے، شکل بدلنے، پتھر برسنے کا انتظار کرنا اور ایسی نشانیاں جو اس طرح مسلسل آئیں گی جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹے تو دانے متواتر گرتے ہیں۔

(349)۔وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ ﷺ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ مَا تَذَاكَرُونَ؟ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧٢٨٥، ابو داؤد حديث رقم: ٤٣١١، ترمذی حديث رقم: ٢١٨٣، ابن ماجة حديث رقم: ٤٠٤١، ٤٠٥٥]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آفتاب نبوت ہم پر طلوع ہوا۔ ہم باتیں کر رہے تھے۔ فرمایا: کیا باتیں کر رہے ہو؟ صحابہ نے بتایا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ فرمایا: وہ اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ ﷺ نے دھویں، دجال، دابہ، سورج کے مغرب سے نکلنے، عیسیٰ بن مریم کے نازل ہونے، یاجوج ماجوج اور تین قسم کا دھنسنا یعنی مشرق میں، مغرب میں اور جزیرہ عرب میں زمین کا بیٹھ جانا اور سب سے آخر میں آگ کا ذکر فرمایا جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کے محشر تک ہانک کر لے آئے گی۔

فِتْنَةُ الْخَوَارِجِ

خوارج کا فتنہ

(350)۔عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ

غَائِرُالْعَيْنَيْنِ نَاتِي الْجَبِيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ ، فَقَالَ ، اِتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ ، قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ اِنْ عَصَيْتُهٗ ؟ اَيَأْمَنُنِي عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي ؟ قَالَ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهٖ ، يَرَوْنَ اَنَّهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَ قْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُودَاوُد ، وَ فِي رِوَايَةٍ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فِيْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ ، فَقَالَ لَهٗ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي ، وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ الرَّجُلُ كَثَّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقَ الرَّأْسِ مُشَمِّرَ الْاِزَارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۲۴۵۱، بخاری حدیث رقم: ۴۳۵۱،۳۳۴۴، ۴۶۶۷، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۶۴، نسائی حدیث رقم: ۲۵۷۸]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷜ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷜ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سونا بھیجا جو ابھی تک اپنی مٹی میں ہی تھا۔ رسول اللہ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ ایک آدمی آ گیا جس کی داڑھی گھنی تھی۔ دونوں گال پھولے ہوئے تھے، دونوں آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی ابھری ہوئی تھی اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا؟ کیا وہ مجھے اہل زمین پر امین مقرر کرتا ہے اور تم نہیں کرتے ہو؟ فرماتے ہیں کہ پھر وہ آدمی لوٹ گیا۔ صحابہ میں سے ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی غالباً وہ خالد بن ولید تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نسل میں سے ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔ اگر میں انہیں پا لیتا تو قوم عاد کی طرح انہیں قتل کر دیتا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر ﷜ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس کے بارے میں اجازت دیجیے میں اس کی گردن مار دوں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ اس کے اور بھی ساتھی ہیں جن کی نمازوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ آدمی گھنی داڑھی والا منڈے ہوئے سر والا اور اونچے تہبند والا تھا۔

(351)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷜ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَيَكُوْنُ فِي اُمَّتِي اِخْتِلَافٌ

وَفُرقَةٌ ، قَومٌ يُحسِنُونَ القِيلَ وَيُسِيئُونَ الفِعلَ ، يَقرَؤُنَ القُرانَ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُم ، يَمرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَايَرجِعُونَ حَتّٰى يَرتَدَّ عَلٰى فُوقِهٖ ، هُم شَرُّ الخَلقِ وَالخَلِيقَةِ، طُوبٰى لِمَن قَتَلَهُم وَقَتَلُوهُ، يَدعُونَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ لَيسُوا مِنهُ فِي شَيءٍ ، مَن قَاتَلَهُم كَانَ اَولٰى بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنهُم ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاسِيمَاهُم ؟ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحلِيقُ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:٤٧٦٥]۔ صَحِيحٌ وَشَاهِدُهٗ فِي الصَّحِيحَينِ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا۔ میری اُمت میں جلد ہی اختلاف اور تفرقہ ہوگا۔ ایک قوم ایسی ہوگی جو حسین بات کرے گی مگر برا عمل کرے گی۔ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، واپس نہیں آئیں گے جب تک وہ تیر اپنی کمان میں واپس نہ آئے۔ وہ انسانوں اور حیوانوں میں سب سے زیادہ شریر ہوں گے۔ خوشخبری ہو اسے جس نے انہیں قتل کیا اور انہوں نے اسے قتل کیا۔ وہ لوگوں کو اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے حالانکہ ان کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ جس نے ان سے جنگ کی وہ ان کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: ان کی نشانی سر منڈوانا ہے۔

(352)۔ وَعَن سَهلِ بنِ حُنَيفٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَتِيهُ قَومٌ قِبَلَ المَشرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُؤُسُهُم رَوَاهُ مُسلِم وَفِي رِوَايَةِ اَبِي سَعِيدٍ سِيمَاهُمُ التَّحلِيقُ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:٢٤٧٢]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم نکلے گی جن کے سر منڈے ہوئے ہوں گے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ان کی نشانی سر منڈانا ہے۔

(353)۔ وَكَانَ ابنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا يَرَاهُم شِرَارَ خَلقِ اللّٰهِ وَ قَالَ اِنَّهُمُ انطَلَقُوا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَت فِي الكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى المُؤمِنِينَ رَوَاهُ البُخَارِي [بخاری کتاب:٨٨ باب:٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو اللہ کی مخلوق میں سب سے شرارتی سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ان آیات کے پیچھے پڑے ہیں جو کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور انہوں نے وہ مسلمانوں پر فٹ کر دی ہیں۔

(354)۔ وَعَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ بَارِك لَنَا فِي شَامِنَا ، اَللّٰهُمَّ بَارِك لَنَا فِي يَمَنِنَا ، قَالُوا وَفِي نَجدِنَا ، قَالَ ، اَللّٰهُمَّ بَارِك لَنَا فِي شَامِنَا ، اَللّٰهُمَّ بَارِك

لَنَا فِی يَمَنِنَا ، قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَفِی نَجدِنَا ، فَاَظُنُّهٗ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم: ٧٠٩٤ ، ترمذی حديث رقم: ٣٩٥٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اور عرض کیا۔ اے میرے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، اے میرے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے، صحابہ نے عرض کیا ہمارے نجد میں بھی برکت ہو۔ فرمایا: اے میرے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، اے میرے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے نجد میں بھی برکت ہو۔ میرا خیال ہے تیسری مرتبہ فرمایا، وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

(355)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلَ الْمَشْرِقِ يَقُولُ، اَلَا اِنَّ الفِتْنَةَ هٰهُنَا ، اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [موطا مالك كتاب الاستيذان باب ما جاء فی المشرق حديث رقم: ٢٩ ، مسلم حديث رقم: ٧٢٩٢ ، بخاری حديث رقم: ٧٠٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ مشرق کی طرف چہرہ انور کر کے تشریف فرما تھے اور فرما رہے تھے، خبردار فتنہ اس طرف ہے، خبردار فتنہ اس طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

فِتْنَةُ الرَّوَافِضِ

روافض کا فتنہ

(356)۔وَعَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ،لَاتَسُبُّوا اَصْحَابِی، فَلَو اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا ، مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِم وَلَا نَصِيفَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٦٤٨٨، بخاری حديث رقم: ٣٦٧٣، ترمذی حديث رقم: ٣٨٦١، ابن ماجة حديث رقم: ١٦١، ابو داؤد حديث رقم: ٤٦٥٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان میں سے کسی ایک کے مُد، یا اس کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (مُد سے مراد رطل کا تیسرا حصہ جو ہیں، مد تقریباً ایک کلوگرام کے برابر ہے)۔

(357)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِي فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم:٣٨٦٦]۔ مَرَّ تَخْرِيْجُهٗ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

(358)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ ، حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً ، لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ ، وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً ، وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً ، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً ، قَالُوْا : مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ [ترمذی حدیث رقم:٢٦٤١]۔ وَقَالَ مُفَسَّرٌ غَرِيْبٌ ، وَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ بِلَفْظِ : اِفْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى اَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى اِحْدٰى اَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً [ابو داؤد حدیث رقم :٤٥٩٦ ، ترمذی حدیث رقم:٢٦٤٠]، وَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ زَادَ "وَهِيَ الْجَمَاعَةُ "[ابو داؤد حدیث رقم:٤٥٩٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر قدم بہ قدم وہی حالات گزریں گے جو بنی اسرائیل پر گزرے، حتیٰ کہ اُن میں سے اگر کوئی شخص اپنی ماں کے پاس اعلانیہ گیا تھا تو میری میں بھی کوئی ایسا شخص ہوگا جو یہی حرکت کرے گا، اور بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے، اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، وہ سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک فرقے کے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: جس راستے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

(359)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهٗ عَلِيٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَلِيُّ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ قَوْمٌ يَّنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَهْلِ الْبَيْتِ لَهُمْ نَبَزٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ ، قَاتِلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [المعجم الكبير للطبرانی حدیث رقم:١٢٨٢٢، مجمع الزوائد ٧٤٩/٩ حدیث رقم:١٦٤٣٤]۔ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس حضرت علی بھی تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی جلد ہی میری امت میں ایک قوم ہوگی جو اہلِ بیت کی محبت کا ڈھونگ رچائے گی، ان کا ایک خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کا نام دیا جائے گا، ان سے جنگ کرو بے شک وہ مشرک ہیں۔

(360)۔عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اخْتَارَنِىْ وَ اخْتَارَ لِىْ اَصْحَابًا فَجَعَلَ لِىْ مِنْهُمْ وُزَرَآءَ، وَاَنْصَارًا وَ اَصْهَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِىْ فِى الْمُعْجَمِ الْاَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ٤٥٦]۔قَالَ الْهَيْثَمِى صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عویم بن ساعدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے صحابہ کو چن لیا، ان میں سے کچھ کو میرے لیے وزراء بنایا، اور انصار، اور سسرال بنایا، جس نے اُن کو گالی دی اس پر اللہ کی لعنت ہے، فرشتوں کی لعنت ہے اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(361)۔عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ لَيْلَتِىْ، وَكَانَ النَّبِىُّ ﷺ عِنْدِىْ، فَاَتَتْهُ فَاطِمَةُ، فَسَبَقَهَا عَلِىٌّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ ﷺ: يَا عَلِىُّ اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ فِى الْجَنَّةِ اِلَّا اَنَّهُ مِمَّنْ يَّزْعَمُ اَنَّهُ يُحِبُّكَ اَقْوَامٌ يَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ، ثُمَّ يَلْفِظُوْنَهُ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، لَهُمْ نَبَزٌ يُقَالُ لَهُمْ: اَلرَّافِضَةُ، فَاِنْ اَدْرَكْتَهُمْ، فَجَاهِدْهُمْ، فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِمْ؟ قَالَ: لَا يَشْهَدُوْنَ جُمُعَةً، وَلَا جَمَاعَةً وَيَطْعَنُوْنَ عَلَى السَّلَفِ الْاَوَّلِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِىْ فِى الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ: اَلْفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ٦٦٠٥، مجمع الزوائد حدیث رقم: ١٦٤٣١]۔ و رواه عبد الله بن احمد بسند آخر ان عليا ﷺ قال ينتحلون حبنا اهل البيت و ليسوا كذالك و آية ذالك انهم يشتمون ابا بكر و عمر [السنة حديث رقم: ١٢٠١]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میری باری کی رات تھی، اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تھے، آپ کے پاس شہزادی فاطمہ حاضر ہوئیں، علی ان سے پہلے پہنچ گئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تم اور تمہارے ساتھی جنت میں ہیں، مگر تمہاری محبت کا دعویٰ کرنے والوں میں سے کچھ اقوام ایسی ہوں گی جو اسلام سے

نکل چکے ہوں گے، صرف زبانی اسلام کا دعویٰ کریں گے، قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، ان کا خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کہا جائے گا، اگر تم انہیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو، بے شک وہ مشرک ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: وہ جمعہ میں حاضر نہیں ہوں گے، اور نہ ہی جماعت کے وقت حاضر ہوں گے، اگلے گزرے ہوئے لوگوں پر طعن کریں گے۔

(362)۔عَنْ عَلِيِّ الْمُرْتَضىٰ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَظْهَرُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُوْنَ الْإِسْلَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٨١١، السنة لعبد الله ابن احمد حديث رقم: ١١٩٧، ١١٩٨، ١١٩٩، ١٢٠٠، مسند البزار حديث رقم: ٢٧٧٦، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٦٤٣٥]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ جِدًّا

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی جنہیں رافضی کہا جائے گا، وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔

(363)۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ [شعب الايمان حديث رقم: ٩٤٦٤، المعجم الاوسط للطبراني حديث رقم: ٦٧٧٢]۔حَسَنٌ لِتَعَدُّدِ طُرُقِهٖ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی بدعتی کا احترام کیا اس نے اسلام کو گرا دینے میں مدد کی۔

(364)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَبَى اللّٰهُ اَنْ يَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَتُوْبَ مِنْ بِدْعَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٥٠]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صاحب بدعت کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک وہ اپنی بدعت سے توبہ نہ کرے۔

(365)۔عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِيْ فَعَلَى الْعَالِمِ اَنْ يُظْهِرَ عِلْمَهٗ، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا رَوَاهُ الْخَلَّالُ فِي السُّنَّةِ [السنة للخلال حديث رقم: ٧٨٧ و قال

إسناده ضعيف، وكذا في الصواعق المحرقة صفحة٣ ومثله في الجامع الصغير حديث رقم: ٧٥١ وعزاه الى ابن عساكر وَقَالَ ضَعِيفٌ، وَنَقَلَهُ الْمُجَدِّدُ لِلْأَلْفِ الثَّانِيْ وَاعْتَمَدَ عَلَيْهِ وَاسْتَدَلَّ بِهٖ]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب فتنے یا بدعات ظاہر ہو جائیں، اور میرے صحابہ کو گالیاں دی جائیں، تو عالم پر لازم ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے، جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ کی لعنت، تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت، اللہ اس کی طرف سے کوئی عوض اور بدلہ قبول نہیں کرے گا۔

(366)۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : سَیَكُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَا تَسْمَعُوْا بِهٖ اَنْتُمْ وَلَا آبَاءُ كُمْ فَاِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مقدمة مسلم حديث رقم: ١٥، ١٦، مسند احمد ٢/٣٤٩ حديث رقم: ٨٦١٧، الجامع الصغير حديث رقم: ٤٧٨٠]۔

ترجمہ: آخری زمانے میں میری امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو تمہیں ایسی باتیں بتائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی، تم پر لازم ہے کہ ان سے بچ کے رہو۔

(367)۔كَانَ مُحَمَّدُ بْنِ سِیْرِیْنَ التَّابِعِی عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ یَرٰی: اَنَّ عَامَّةَ مَا یُرْوٰی عَنْ عَلِیٍّ الْكِذْبُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُ [بخارى حديث رقم: ٣٧٠٧]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ تھی کہ: بے شک حضرت علی ﷺ کی طرف منسوب کر کے روایت کی جانے والی اکثر باتیں جھوٹ ہیں۔

(368)۔عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَیَّاشٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْمُغِیْرَةَ یَقُوْلُ : لَمْ یَكُنْ یُصَدَّقُ عَلٰی عَلِیٍّ ﷺ فِی الْحَدِیْثِ عَنْهُ اِلَّا مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مقدمة صحيح لمسلم حديث رقم: ٢٥]۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی ﷺ کی طرف منسوب کی گئی احادیث کو تسلیم نہیں کیا جاتا تھا سوائے ان احادیث کے جو عبداللہ بن مسعود اور ان کے شاگردوں نے روایت کی ہوں۔

(369)۔عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ : لَمَّا اَحْدَثُوْا تِلْكَ الْاَشْیَاءَ بَعْدَ عَلِیٍّ ﷺ، قَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ : قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَیَّ عِلْمٍ اَفْسَدُوْا رَوَاهُ مُسْلِم [مقدمة صحيح لمسلم حديث رقم: ٢٤]۔

ترجمہ: ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ: جب حضرت علی ﷺ کے بعد لوگوں نے یہ چیزیں گھڑ لیں تو حضرت علی ﷺ کے شاگردوں میں سے ایک نے کہا: اللہ انہیں تباہ کرے، انہوں نے کیسے قیمتی علم کو خراب کر دیا ہے۔

(370)۔عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ: کَتَبْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَسْاَلُہٗ اَنْ یَّکْتُبَ لِیْ کِتَاباً وَّیُخْفِیَ عَنِّیْ ، فَقَالَ : وَلَدٌ نَاصِحٌ ، اَنَا اَخْتَارُ لَہُ الْاُمُوْرَ اِخْتِیَاراً وَّاُخْفِیْ عَنْہُ ، قَالَ : فَدَعَا بِقَضَاءِ عَلِیٍّ ﷺ، فَجَعَلَ یَکْتُبُ مِنْہُ اَشْیَاءَ ، وَیَمُرُّ بِہِ الشَّیْءُ فَیَقُوْلُ : وَاللّٰہِ مَا قَضٰی بِھٰذَا عَلِیٌّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ ضَلَّ [مقدمۃ صحیح لمسلم حدیث رقم: ۲۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکۃ ﷺ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابنِ عباس کی طرف خط لکھا کہ میری طرف کچھ احادیث لکھوا کر بھیج دیں اور میری سمجھ سے بالاتر نہ لکھیں۔ حضرت ابنِ عباس نے سوچا کہ یہ شخص نیک فطرت ہے، میں احادیث کے لکھے ہوئے ذخیرہ میں سے منتخب کر کے چھپا کر اس کو بھیجتا ہوں، اس کے بعد حضرت ابنِ عباس نے حضرت علی کے لکھے ہوئے فیصلے منگوائے اور ان میں سے کچھ باتیں لکھنا شروع کیں، مطالعہ کے دوران حضرت ابنِ عباس فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم یہ حضرت علی کے فیصلے نہیں بلکہ یہ تو کسی گمراہ شخص کے فیصلے ہیں۔

(371)۔عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْراً فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ [مسند احمد حدیث رقم : ۲۱۶۱۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۵۸]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی۔

ذِکْرُ الْمَھْدِیِّ ﷺ

امام مہدی ﷺ کا بیان

(372)۔عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ الْمَھْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۸۴، ابن ماجہ حدیث رقم: ۴۰۸۶، شرح السنۃ حدیث رقم: ۴۲۸۰]۔ اِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری عترت میں سے ہوگا۔ فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔

(373)۔وَعَنْ اَبِی اِسْحٰق قَالَ قَالَ عَلِیٌّ ؓ وَنَظَرَ اِلَی ابْنِهِ الْحَسَنِ ، قَالَ اِنَّ ابْنِی هٰذَا سَیِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاِسْمِ نَبِیِّكُمْ یُشْبِهُهٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا یُشْبِهُهٗ فِی الْخَلْقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٩٠]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضی ؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ بے شک میرا یہ بیٹا سید ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے نام دیا ہے۔ اس کی پشت سے ایک آدمی نکلے گا جس کا نام تمہارے نبی والا رکھا جائے گا۔ وہ اخلاق میں نبی سے مشابہ ہوگا مگر صورت میں مشابہ نہیں ہوگا۔

(374)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَیْتِی یُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِی رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَاَبُوْدَاوٗد [ترمذی حديث رقم: ٢٢٣٠، ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٨٢، مستدرك حاكم حديث رقم: ٨٥٣٦ و قال الذهبی صحيح]۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی عرب کا مالک بن جائے گا۔ اس کا نام میرے نام سے مطابق ہوگا۔

(375)۔وَعَنْ زِرٍّ ؓ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْیَوْمَ ، حَتّٰی یَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّی اَوْ مِنْ اَهْلِ بَیْتِی یُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِی وَاِسْمُ اَبِیْهِ اِسْمَ اَبِی رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٨٢ ، ترمذی حديث رقم: ٢٢٣١]۔ اَلْحَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت زر ؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خواہ دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے پھر بھی اللہ اس دن کو لمبا کر دے گا حتیٰ کہ ایک آدمی کو مجھ سے یا فرمایا میرے اہل بیت سے بھیجے گا جس کا نام میرے والا ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد گرامی والا ہوگا۔

(376)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِی ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَهْدِیُّ مِنِّی اَجْلَی

الْجَبْهَةِ، اَقْنَى الْاَنْفِ، يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٨٥، شرح السنة حديث رقم: ٤٢٨٠، مستدرك حاكم حديث رقم: ٨٨٤٨ و فيه عمران قال الذهبي هو ضعيف]۔ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہوگا۔ کھلی پیشانی والا، بلند بینی والا، زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ سات سال حکومت کرے گا۔

(377)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُوْنُ اِخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاتِيْهِ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ، وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٨٦]۔ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک خلیفہ کی موت پر اختلاف ہو گا۔ اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ چلا جائے گا۔ اہل مکہ میں سے لوگ اسکے پاس آئیں گے۔ وہ اسے باہر نکالیں گے حالانکہ وہ نہیں چاہے گا۔ وہ اس کے ہاتھ پر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے۔ شام سے ایک دستہ اسکے مقابلے کے لیے بھیجا جائے گا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ منظر دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے سرکردہ لوگ اسکے پاس آ کر اسکی بیعت کریں گے، پھر قریش میں سے ایک آدمی کھڑا ہوگا۔ اسکے ننہال بنو کلب ہوں گے وہ انکی طرف فوج بھیجے گا وہ اس فوج پر غالب آ جائیں گے۔ یہ بنی کلب کا لشکر ہوگا۔ وہ لوگوں میں انکے نبی کی سنت کے مطابق احکام نافذ کرے گا۔ اسلام زمین پر اپنی گردن ڈال دے گا۔ وہ سات سال تک رہے گا۔ پھر وفات پائے گا اور مسلمان اس پر جنازہ پڑھیں گے۔

خُرُوْجُ الدَّجَّالِ

دجّال کا نکلنا

(378)۔عَنْ عِمرَانَ بنِ حُصَينٍ ﷺ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَينَ خَلقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمرٌ اَكبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:۷۳۹۵]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت آدم کے پیدا ہونے سے لے کر قیامت قائم ہونے تک دجال سے سخت کوئی معاملہ نہیں۔

(379)۔وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيسَ بِاَعوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ اَعوَرُ العَينِ اليُمنٰى ، كَاَنَّ عَينَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِى [مسلم حديث رقم:۷۳٦۱ ، بخاری حديث رقم:۳٤۳۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور بے شک مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ جیسے اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

(380)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعوَرَ الْكَذَّابَ ، اَلَا اِنَّهُ اَعوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُم لَيسَ بِاَعوَرَ ، مَكتُوبٌ بَينَ عَينَيهِ ك ف ر رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِى [مسلم حديث رقم:۷۳٦۳ ، بخاری حديث رقم:۷۱۳۱ ، ترمذی حديث رقم:۲۲٤۵ ، ابو داؤد حديث رقم:٤۳۱٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نبی نہیں جس نے اپنی اُمت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار وہ کانا ہوگا اور بے شک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔

(381)۔وَعَنْ اَبِى هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُحَدِّثُكُم حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَاحَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَومَهُ اَنَّهُ اَعوَرُ وَاَنَّهُ يَجِئُ مَعَهُ بِمِثلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، فَالَّتِى يَقُولُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ ، وَاِنِّى اُنذِرُكُم كَمَا اَنذَرَ بِهِ نُوحٌ قَومَهُ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِى [مسلم حديث رقم:۷۳۷۲ ، بخاری حديث رقم:۳۳۳۸ ، ابن ماجة حديث رقم:٤۰۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں بات بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی اُمت کو نہیں بتائی۔ بے شک وہ کانا ہے اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ جیسی چیزیں لے کر آئے گا۔ جسے وہ جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی۔ میں تمہیں ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

(382)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَاتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ ، حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٣٣٥١ ، ترمذی حديث رقم: ٢٢٤٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مسیح دجال مشرق سے آئے گا، اس کی منزل مدینہ ہوگا۔ حتیٰ کہ وہ اُحد کے پیچھے پڑاؤ ڈالے گا۔ پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں وہ ہلاک ہوگا۔

(383)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ ، لَهُ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَسَئَلْتُ مَنْ هٰذَا ؟ فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ، قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى ، كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَسَئَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [موطا مالك كتاب صفة النبی ﷺ باب ما جاء فی صفة عيسى ابن مريم عليه السلام والدجال حديث رقم: ٢ ، مسلم حديث رقم: ٤٢٥ ، بخاری حديث رقم: ٥٩٠٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آج رات خواب میں کعبے کے پاس گندمی رنگ کے ایک خوبصورت آدمی کو دیکھا جتنے گندمی رنگ کا کوئی خوبصورت ترین آدمی تم نے دیکھا ہو۔ اس کے گیسو کندھوں تک تھے۔ اتنے خوبصورت جتنے خوبصورت بال تم نے دیکھے ہوں گے۔ ان میں کنگھی کی ہوئی تھی اور ان سے پانی ٹپک رہا تھا۔ دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لے کر کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کہنے لگے یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ فرمایا پھر میں نے گھنگریالے بالوں والے ایک دائیں آنکھ سے کانے آدمی کو دیکھا جس کی آنکھ گویا پھولا ہوا انگور تھی۔ میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں سے وہ ابنِ قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ دو

آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ کہنے لگے یہ مسیح دجال ہے۔

(384)۔وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِىَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِى الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ فِى صَفِّ النِّسَاءِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ، جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ اِنِّى وَ اللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِىَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِياً فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِى حَدِيْثاً وَافَقَ الَّذِىْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِى اَنَّهٗ رَكِبَ فِى سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِى الْبَحْرِ فَارْفَأُوا اِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِى اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِى الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا، حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ مَا رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَاَشَدُّهٗ وِثَاقًا، مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ ! مَا اَنْتَ؟ قَالَ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِىْ فَاَخْبِرُوْنِىْ مَا اَنْتُمْ ؟ قَالُوا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا سَفِيْنَةً بَحْرِيَّةً فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا ، فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ ، فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ ، اِعْمِدُوا اِلٰى هٰذَا فِى الدَّيْرِ ، فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا ، فَقَالَ ، اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ ؟ قُلْنَا نَعَمْ ، قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ ، قَالَ ، اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ ؟ قُلْنَا هِىَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ ، قَالَ اِنَّ مَاءَ هَا يُوْشِكُ اَنْ يَذْهَبَ، قَالَ، اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِى الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا نَعَمْ هِىَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَاءِ هَا ، قَالَ ،اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ نَبِىِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ، قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ ، قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا نَعَمْ ، قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ ؟ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ ، قَالَ

اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُطِيْعُوهُ ، وَاِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي ، اَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ وَاِنِّي يُوْشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِي اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا ، كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا ، اِسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا ، وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ ، هٰذِهٖ طَيْبَةُ ، هٰذِهٖ طَيْبَةُ ، يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ ، اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ؟ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ ، اَلَا اِنَّهٗ فِي بَحْرِ الشَّامِ اَوْبَحْرِ الْيَمَنِ ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ ، وَاَوْمَا بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗد [مسلم حديث رقم: ٧٣٨٦ ، ابو داود حديث رقم: ٤٣٢٦ ، ترمذى حديث رقم: ٢٢٥٣ ، ابن ماجة حديث رقم: ٤٠٧٤]۔

ترجمہ: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے کو اعلان کرتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہا تھا نماز لوگوں کو جمع کرنے والی ہے۔ میں مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں خواتین کی صف میں تھی۔ جب آپ ﷺ اپنی نماز پڑھ چکے تو منبر پر تشریف فرما ہو گئے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: ہر انسان اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہے پھر فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ کی قسم میں نے تمہیں ترغیب دینے یا خوف دلانے کے لیے نہیں بلایا بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ تمیم داری ایک عیسائی آدمی تھا وہ آیا اور مسلمان ہو گیا۔ اس نے مجھے ایک بات سنائی۔ وہ اس بات کے عین مطابق ہے جو میں تمہیں مسیح دجال کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تین آدمیوں کے ہمراہ سمندری کشتی میں سوار ہوا۔ ایک مہینے تک لہریں ان سے سمندر میں کھیلتی رہیں۔ ایک روز وہ غروب آفتاب کے وقت ایک جزیرے پر لنگر انداز ہوئے اور چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے۔ انہیں گھنے بالوں والا موٹا سا جانور ملا۔ بالوں کی کثرت کے باعث اس کے آگے اور پچھلے حصے میں ہم تمیز نہیں کر پا رہے تھے۔ انہوں نے کہا خانہ خراب تو کون ہے؟ کہنے لگی میں جاسوس ہوں۔ تم گرجا میں اس آدمی کے پاس جاؤ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ جب اس نے ہمارے سامنے آدمی کا نام لیا تو ہم ڈر گئے کہ یہ کہیں شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے گئے حتیٰ کہ کلیسا میں داخل ہو گئے۔ وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ایسا آدمی ہم نے کبھی نہ

دیکھا تھا۔ وہ مضبوطی سے بندھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ تھے۔ گھٹنوں سے ٹخنوں تک بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا ہم نے کہا خانہ خراب تو کون ہے؟ کہا کہ میرے متعلق تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا تم بتاؤ کہ کون ہو؟ کہا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں۔ سمندری کشتی میں سوار ہوئے تھے کہ ایک مہینے تک لہریں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں۔ ہم جزیرے میں داخل ہوئے تو ہمیں ایک موٹا سا جانور ملا وہ بولی کہ میں جاسوس ہوں تم اس کلیسا میں اس کے پاس جاؤ۔ ہم جلدی سے تیری طرف آ گئے۔ اس نے کہا کہ مجھے بیسان کے باغ کے متعلق بتاؤ کیا اس میں پھل لگتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا عنقریب وہ پھل نہیں دے گا۔ کہا کہ مجھے بحیرۂ طبریہ کے متعلق بتاؤ کہ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ کہا عنقریب اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ کہا کہ مجھے عین زغر کے متعلق بتاؤ کیا اس کے چشمے میں پانی ہے اور کیا اس کے مالک چشمے کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ کہا کہ مجھے امیوں کے نبی کے متعلق بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ مکہ مکرمہ سے نکل کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہیں۔ کہا کیا عرب ان سے لڑے؟ ہم نے کہا ہاں۔ کہا ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ قرب وجوار کے عرب پر غالب آئے اور وہ لوگ اطاعت گزار ہیں۔ اس نے کہا ان کی اسی میں خیر ہے کہ اس کی پیروی کریں اور میں تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں ہی دجال ہوں۔ عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت ملے گی۔ پس میں نکل کر زمین میں پھروں گا اور چالیس دنوں کے اندر کوئی ایسی بستی نہیں رہے گی جس میں نہ اتروں سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں۔ جب ان میں سے کسی کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو مجھے فرشتہ ملے گا جس کے ہاتھ میں تلوار ہو گی۔ جس کے ساتھ مجھے روکے گا اور انکے ہر راستے پر حفاظت کے لیے فرشتے ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا مبارک عصا منبر پر مارا اور فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ ہے۔ طیبہ ہے۔ طیبہ ہے۔ کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا؟ لوگ عرض گزار ہوئے، جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ بحر شام یا بحرِ یمن میں نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے، اور دست مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

(385)۔ وَعَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ ؓ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا، فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ؟ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ، حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ

وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ ، كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا ، يَاعِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا ، قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ ؟ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا ، يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ ، قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ ؟ قَالَ لَا ، اُقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ ، قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ ؟ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ ، فَيُؤْمِنُونَ بِهٖ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ ، فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهٖ إِلَّا مَاتَ ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ ، فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ ، فَيَقْتُلُهُ ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ

الْيَوْمَ ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَاَصحَابُهٗ ، فَيُرسِلُ اللّٰهُ عَلَيهِمُ النَّغفَ فِي رِقَابِهِم ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْاَرْضِ مَوضِعَ شِبرٍ اِلَّا مَلَأَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتَنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرسِلُ اللّٰهُ طَيرًا كَاَعنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيثُ شَاءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ يُرسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَايَكُنُّ مِنهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ ، فَيَغسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلاَرضِ اَنْبِتِي ثَمَرَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَومَئِذٍ تَاكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقَحفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ ، حَتّٰى اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً ، فَتَاْخُذُهُمْ تَحتَ آبَاطِهِم ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرمِذِي وَاَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ[مسلم حدیث رقم: ۷۳۷۳ ، ترمذی حدیث رقم: ۲۲۴۰ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۳۲۱ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۴۰۷۵]۔

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر فرمایا۔ آپ نے اس کے فتنہ کو کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ بیان کیا حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے۔ جب ہم شام کے وقت آپ ﷺ کے پاس گئے تو آپ ﷺ ہمارے ان تاثرات کو بھانپ گئے آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! صبح آپ نے دجال کا ذکر کیا آپ نے اس کے فتنہ کو کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ بیان کیا۔ حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں سے مجھے زیادہ خوف ہے۔ اگر میری موجودگی میں دجال نکلا تو تمہارے بجائے میں اس سے مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں نکلا تو ہر شخص خود مقابلہ کرے گا اور ہر مسلمان پر اللہ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے۔ دجال نوجوان اور گھونگریالے بالوں والا ہوگا۔ اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ میں اس کو عبدالعزیٰ بن قطن کے مشابہ قرار دیتا ہوں۔ تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں پڑھے۔ بلا شبہ شام اور عراق کے درمیان سے اس کا خروج ہوگا وہ اپنے دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہنا۔ ہم نے کہا یا

رسول اللہ وہ زمین میں کب تک رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن تک، ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں گے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! پس جو دن ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز پڑھنا کافی ہوگا، آپ نے فرمایا: نہیں، تم اس کے لیے ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا، ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ زمین پر کس قدر تیز چلے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارش کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو، وہ ایک قوم کے پاس جا کر ان کو ایمان کی دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کر لیں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ پانی برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزہ اگائے گی، ان کے چرنے والے جانور شام کو آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے لمبے، تھن بڑے اور کوکھیں دراز ہوں گی، پھر وہ دوسری قوم کے پاس جا کر ان کو دعوت دے گا، وہ اس کی دعوت کو مسترد کریں گے۔ وہ ان کے پاس سے لوٹ جائے گا، ان پر قحط اور خشک سالی آئے گی اور ان کے پاس ان کے مالوں سے کچھ نہیں رہے گا، پھر وہ ایک بنجر زمین کے پاس سے گزرے گا اور زمین سے کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو، تو زمین کے خزانے اس کے پاس ایسے آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس جاتی ہیں پھر وہ ایک کڑیل جوان کو بلائے گا اور تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، جیسے نشانہ پر کوئی چیز لگتی ہے، پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا، دجال کے اسی معمول کے دوران اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم کو بھیجے گا، وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس دو زرد رنگ کے حلے پہنے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں گے، جس کافر تک بھی ان کی خوشبو پہنچے گی اس کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا، اور ان کی خوشبو منتہائے نظر تک پہنچے گی، وہ دجال کو تلاش کریں گے حتیٰ کہ بابِ لُدّ پر اس کو موجود پا کر قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت مسیح ابن مریم کے پاس ایک ایسی قوم آئے گی جس کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا، وہ ان کے چہروں پر دستِ شفقت پھیریں گے، اور انہیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے، ابھی وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا، میں نے اپنے کچھ بندوں کو نکالا ہے جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے، تم میرے ان بندوں کو طور کی طرف اکٹھا کرو، اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا، اور وہ ہر بلندی سے بہ سرعت پھسلتے ہوئے آئیں گے، ان کی پہلی جماعتیں بحیرہ طبرستان سے گزریں گی اور وہاں کا تمام پانی پی لیں گی، پھر جب دوسری جماعتیں وہاں سے گزریں گی تو وہ کہیں گی

یہاں پر کسی وقت پانی تھا، اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب محصور ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے نزدیک بیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کے سو دینار سے افضل ہو گی، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب دعا کریں گے، تب اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا تو صبح کو وہ سب یک لخت مر جائیں گے، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب زمین پر اتریں گے مگر زمین پر ایک بالشت برابر جگہ بھی ان کی گندگی اور بدبو سے خالی نہیں ہو گی، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندے بھیجے گا، یہ پرندے ان لاشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا وہاں پھینک دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک بارش بھیجے گا جو زمین کو دھو دے گی اور ہر گھر خواہ وہ مٹی کا مکان ہو یا کھال کا خیمہ وہ آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گا، پھر زمین سے کہا جائے گا تم اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکتیں لوٹاؤ، سو اس دن ان کی جماعت ایک انار کو (سیر ہو کر) کھا لے گی، اور ایک دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلہ کے لیے کافی ہو گی، اور دودھ دینے والی بکری ایک گھر والوں کے لیے کافی ہو گی، اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلم کی روح قبض کرے گی، اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح کھلے عام جماع کریں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہو گی۔

نُزُولُ الْمَسِيحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَآءِ بِجَسَدِهٖ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے جسم سمیت نازل ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا [النساء: ۱۵۷،۱۵۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے یہود نے یقیناً قتل نہ کیا بلکہ اسے اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ [النساء: ۱۵۹] اور فرمایا: کوئی ایسا اہل کتاب نہیں جو اس پر اسکی موت سے پہلے پہلے ایمان نہ لائے۔ وَقَالَ تَعَالٰى وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا [آل عمران ۴۶] اور فرمایا وہ لوگوں سے پنگھوڑے میں اور ادھیڑ عمر میں باتیں کرتا ہے۔ وَقَالَ تَعَالٰى مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ [النساء: ۱۵۷] اور فرمایا انہوں نے اسے نہ تو قتل کیا اور نہ ہی پھانسی پر چڑھایا بلکہ کوئی شخص ان کے لیے تشبیہ دیا گیا۔ وَقَالَ تَعَالٰى وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ [الزخرف: ۶۱] اور فرمایا بے شک وہ قیامت کی نشانی ہے۔ وقال

تعالی اِنِّی مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ [ال عمران:٥٥] اور فرمایا کہ بے شک میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا۔

(386) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَیُوشِکَنَّ اَنْ یَنْزِلَ فِیکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا، فَیَکْسِرُ الصَّلِیبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیرَ وَیَضَعُ الْحَرْبَ وَیُفِیضُ الْمَالَ حَتّٰی لَایَقْبَلَهٗ اَحَدٌ، حَتّٰی تَکُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیهَا ثُمَّ یَقُولُ اَبُو هُرَیْرَةَ وَاقْرَأُوا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُونُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٣٤٤٨، مسلم حدیث رقم:٣٨٩، ترمذی حدیث رقم:٢٢٣٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ وہ دن دور نہیں کہ عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوگا، فیصلے کرے گا، عدل کرے گا، صلیب کو توڑ دے گا اور خنزیر کو قتل کردے گا۔ جنگ بند کردے گا اور مال کو بہادے گا حتیٰ کہ اسے کوئی بھی قبول نہیں کرے گا۔ حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوجائے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ کوئی ایسا اہل کتاب نہیں جو اس پر اس کی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔

(387) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَیْسَ بَیْنِی وَبَیْنَهٗ یَعْنِی عِیسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ نَبِیٌّ اِنَّهٗ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ بَیْنَ مُمَصَّرَتَیْنِ کَاَنَّ رَاْسَهٗ یَقْطُرُ وَاِنْ لَمْ یُصِبْهُ بَلَلٌ، فَیُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَیَدُقُّ الصَّلِیبَ وَیَقْتِلُ الْخِنْزِیرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیُهْلِکُ اللّٰهُ فِی زَمَانِهِ الْمِلَلَ کُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَیُهْلِکُ الْمَسِیحُ الدَّجَّالَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ اَرْبَعِینَ سَنَةً، ثُمَّ یُتَوَفّٰی فَیُصَلِّی عَلَیْهِ الْمُسْلِمُونَ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:٤٣٢٤]، وَفِی رِوَایَةِ مُسْلِمٍ هُوَ مَرْبُوعُ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ حِینَ رَاٰهُ لَیْلَةَ الْمِعْرَاجِ [مسلم حدیث رقم:٤١٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میرے اور اس کے درمیان یعنی حضرت عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اس نے نازل ہونا ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو اسے پہچان لو۔ سرخی اور سفیدی سے ملا جلا آدمی ہے۔ وہ ہلکے پیلے رنگ کے کپڑوں میں ہوگا۔ ایسے لگے گا کہ اس کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہیں خواہ اس

تک رطوبت نہ پہنچی ہو۔وہ لوگوں سے اسلام کی خاطر جنگ لڑے گا۔پس صلیب کو کاٹ دے گا اور خنزیر کو قتل کردے گا اور جزیہ ختم کردے گا اور اس کے زمانے میں اللہ اسلام کے سواء تمام ملتوں کو ہلاک کردے گا۔مسیح، دجال کو قتل کردے گا۔وہ زمین میں چالیس سال گزارے گا۔پھر اسے موت دی جائے گی اور مسلمان اس پر نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔

مسلم کی روایت میں ہے کہ ان کی رنگت سرخی اور سفیدی کے درمیان ملی جلی تھی جب آپ ﷺ نے انہیں معراج کی رات دیکھا تھا۔

(388)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَنْزِلُ اَخِي ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَآءِ رَوَاهُ فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ وَكَذَافِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ [كنز العمال ٢٦٨/٧، مجمع الزوائد ٣٤٩/٧ حديث رقم:١٢٥٤٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے وقت میں میرا بھائی ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔

(389)۔وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْيَهُوْدِ اَنَّ عِيْسٰى لَمْ يَمُتْ وَاِنَّهُ رَاجِعٌ اِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ [ابن جرير ٣٥٥/٣ حديث رقم:٥٦٢٠، در منثور ٢٦/٢، ابن كثير ٥٠٥/١]۔ صحيح، و ما ارسله الحسن فهو عن سيدنا علي رضی اللہ عنہ و كان يكتم اسمه من حجاج

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا: بے شک عیسیٰ نہیں مرے بلکہ وہ قیامت کے دن سے پہلے پہلے تمہارے پاس واپس آنے والے ہیں۔

(390)۔وَعَنْ رَبِيْعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ النَّصَارٰى اَتَوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ رَبَّنَا حَيٌّ لَايَمُوْتُ وَاَنَّ عِيْسٰى يَاْتِي عَلَيْهِ الْفَنَاءُ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ [ابن جرير ٢٠١/٣ حديث رقم:٥١٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیسائی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے مرے گا نہیں اور عیسیٰ پر فنا آئے گی۔

(391)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ وَ قَالَ ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ فَاَمَّكُمْ اَيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث

رقم:٣٩٢،٣٩٣، شرح السنة حديث رقم:٤٢٧٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہاری راہنمائی تمہاری شریعت کے مطابق کرے گا۔ ابن ابی ذئب نے فرمایا کہ وہ تمہاری راہنمائی اللہ کی کتاب اور تمہارے نبی کی سنت سے کرے گا۔

(392)۔وَعَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا ، فَيَقُوْلُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَآءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم:٣٩٥]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری اُمت کا ایک گروہ حق کیلئے غالب ہو کر قیامت تک لڑتا ہی رہے گا۔ فرمایا پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ انکا امیر کہے گا آیئے ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ فرمائیں گے نہیں۔ تم میں سے بعض بعضوں پر امیر ہیں اللہ کی طرف سے اس اُمت کو اعزاز ہے۔

(393)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي[مسلم حديث رقم:٣٩٢، بخاري حديث رقم:٣٤٤٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

(394)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي كِتَابِ الْأَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ وَقَالَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيْحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ ، وَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ يُوْنُسَ ، وَ إِنَّمَا أَرَادَ نُزُوْلَهُ مِنَ السَّمَآءِ بَعْدَ الرَّفْعِ إِلَيْهِ[كتاب الاسماء والصفات للبيهقي ١٦٦/٢]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب عیسیٰ ابن مریم تم میں آسمان سے نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

(395)۔وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حدیث رقم: ۳۰۳۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ابن مریم روحا کے راستے پر ضرور بہ ضرور حج یا عمرہ کے لیے یا دونوں کے لیے آئے ہوئے کلمہ توحید بلند کریں گے۔

(396)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَهْبِطَنَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا وَاِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ بِنِيَّتِهِمَا وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتّٰى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَاَرُدَّنَّ عَلَيْهِ ، يَقُولُ اَبُوهُرَيْرَةَ اَيْ بَنِي اَخِي اِنْ رَاَيْتُمُوهُ فَقُولُوا اَبُوهُرَيْرَةَ يُقْرِءُكَ السَّلَام رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ[مستدرك حاكم حديث رقم: ۴۲۱۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم ضرور بر ضرور اتریں گے۔حاکم، عادل، امام اور منصف بن کر اور حج یا عمرہ کے لیے یا دونوں کی نیت کر کے راستہ چلیں گے اور میری قبر پر ضرور آئیں گے حتی کہ مجھے سلام کہیں گے اور میں ضرور بر ضرور انہیں جواب دوں گا۔ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھائی کے بیٹو! اگر تم انہیں دیکھو تو کہنا ابو ہریرہ آپ کو سلام کہتا ہے۔

(397)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِينَ سَنَةً ، ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِي ، فَاَقُومُ اَنَا وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ مِنْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا [الوفا ۲/۸۱۴]۔ لَمْ يُعْرَفْ سَنَدُهٗ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم زمین کی طرف نازل ہوگا۔ پھر نکاح کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی اور پینتالیس سال زندہ رہے گا۔ پھر فوت ہوگا اور میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن کیا جائے گا اور میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی مقبرے میں ابوبکر اور عمر کے درمیان اٹھیں گے۔

(398)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ؓ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرٰةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ ، وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ ، قَالَ اَبُومَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث

رقم:٣٦١٧]۔ وَقَالَ التِرْمَذِیُ حسنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام ﷜ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ کی صفت تورات میں لکھی ہوئی ہے اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ ابومودود کہتے ہیں کہ روضہ انور میں ایک قبر کی جگہ ابھی باقی ہے۔

قِيَامُ السَّاعَةِ عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت کا شریر ترین لوگوں پر قائم ہونا

(399)۔عَنْ عَبدِ اللّٰهِ بُنِ مَسْعُودٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّاعَلٰی شِرَارِالْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٩٥٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت صرف شریر ترین لوگوں پر قائم ہوگی۔

(400)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷜ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَاتَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ يَقُولُ ،اَللّٰهُ ،اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٣٧٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کسی ایک شخص کے ہوتے ہوئے بھی قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہہ رہا ہو۔

بَابُ شُئُونِ يَومِ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن کے معاملات کا باب

اَلنَّفْخُ فِی الصُّورِ وَالْحَشْرُ

صور پھونکا جانا اور حشر کا ہونا

وقال اللّٰه تعالٰی وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَاهُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ [يٰسين:٥١] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور صور پھونکا جائے گا تو پھر وہ لوگ اپنی قبروں سے اپنے رب کی طرف جلدی جلدی چل پڑیں گے۔

(401)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَاَبُوْدَاوُد وَالدَّارِمِي [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۳۰، ۳۲۴۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۴۲، سنن دارمی حدیث رقم: ۲۸۰۰، مسند احمد حدیث رقم: ۶۵۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

(402)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ، اَلنَّاقُوْرُ الصُّوْرُ، قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى، وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری کتاب الرقاق باب نفخ الصور، ترجمة الباب]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ کے بارے میں فرمایا: کہ ناقور سے مراد صور ہے اور فرمایا کہ راجفہ سے مراد پہلا پھونک ہے اور رادفہ سے مراد دوسرا پھونک ہے۔

(403)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ؟ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۷۱۹۸، بخاری حدیث رقم: ۶۵۲۷، نسائی حدیث رقم: ۲۰۸۴، ابن ماجة حدیث رقم: ۴۲۷۶، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۳۱۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن، ختنہ کے بغیر اٹھائے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورتیں اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے؟ فرمایا: اے عائشہ معاملہ ایک دوسرے کو دیکھنے سے زیادہ سخت ہوگا۔

اَلْحِسَابُ وَالْمِيزَانُ

حساب اور ترازو

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ

ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ [الزلزال: ۷، ۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو معمولی نیکی بھی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو معمولی برائی بھی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ وَ قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ [الفاتحة: ۳] اور فرمایا: بدلے کے دن کا مالک۔ وَقَالَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ [البقرة: ٤] اور فرمایا: وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

(404)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي بَعْضِ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيْرًا، قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ اَنْ يَنْظُرَ فِي كِتَابِهِ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ، اِنَّهُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ، هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمِثْلَهُ فِي مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي واللفظ لاحمد [مسند احمد حديث رقم: ۲٤۲۷۰، مسلم حديث رقم: ۷۲۲۵، ۷۲۲٦، ۷۲۲۷، ۷۲۲۸، بخاری حديث رقم: ۱۰۳، ٤۹۳۹، ترمذی حديث رقم: ۲٤۲٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی نماز میں یوں عرض کرتے ہوئے سنا: اے میرے اللہ مجھ سے آسان حساب لے۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ آسان حساب کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ اسکے اعمال نامے کو دیکھے اور اس سے درگزر کردے۔ بے شک اس دن جس سے حساب شروع ہو گیا اے عائشہ وہ ہلاک ہو گیا۔

اَلْحَوْضُ الْكَوْثَرُ

حوضِ کوثر

(405)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَوْضِي مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ، مَاءُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ، مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۵۹۷۱، بخاری حديث رقم: ٦۵۷۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر طویل ہے۔ اور اس کے اضلاع برابر ہیں اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ اچھی ہے اور اس کے گلاس آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس میں سے پی لے گا ابد تک پیاسا نہ ہوگا۔

(406)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ

قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ ، قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ ، فَاِذَا طِيْنُهٗ مِسْكٌ اَذْفَرُ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٦٥٨١]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں جنت میں سیر کر رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچ گیا۔ جس کے دونوں کنارے ان موتیوں کے قبے تھے جو اندر سے خالی ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے؟ جبریل نے کہا یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی خالص مشک ہے۔

اَلشَّفَاعَةُ

شفاعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ [البقرة: ٢٥٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو اسکی اجازت کے بغیر اس کے ہاں شفاعت کرے۔ وَقَالَ عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا [بنی اسرائیل: ٧٩] اور فرمایا: قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر کھڑا کر دے۔

(407)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَ قَالَ عِيْسٰی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَكٰی ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی يَا جِبْرِيْلُ ، اِذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ فَاسْئَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ ، فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَئَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ اَعْلَمُ ، فَقَالَ اللّٰهُ يَا جِبْرِيْلُ ، اِذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِیْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٤٩٩]۔ وَلَمَّا نَزَلَتْ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذًا لَا اَرْضٰی وَ وَاحِدٌ مِنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت فرمایا: اے میرے رب بے شک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ پس جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے

ہیں۔آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھالیے اور دعا فرمائی : اے میرے اللہ میری امت اور آپ ﷺ رونے لگے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل محمد کے پاس جاؤ۔حالانکہ تیرا رب بہتر جانتا ہے مگر پھر بھی پوچھ کہ اسے کونسی بات رلا رہی ہے؟ آپ کے پاس جبریل حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا۔رسول اللہ ﷺ نے جو بات فرمائی تھی انہیں بتا دی۔اللہ تو بہتر جانتا ہے۔اللہ نے فرمایا: اے جبریل۔محمد کی طرف جاؤ اور کہو ہم آپ کی امت کے بارے میں آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں ہوگا۔

(408)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِى بَعْضٍ، فَيَاْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰى رَبِّكَ ، فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ ، فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ، فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ ، فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ، فَيَاْتُوْنِىْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا ، فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّىْ ، فَيُؤْذَنُ لِىْ وَيُلْهِمُنِىْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِى الْاٰنَ ، فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا ، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ، اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ ، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا ، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ، اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ ، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ، ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا،

فَيُقَالُ يَامُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ يَارَبِّ أْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُ[مسلم حديث رقم: ٤٧٩، بخاری حدیث رقم: ٧٥١٠]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہوکر گھوم رہے ہوں گے، حضرت آدم کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے رب کے ہاں ہماری شفاعت فرمائیے، آپ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ ابراہیم کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں، لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ موسیٰ کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے کلیم ہیں، لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ محمد کے پاس جاؤ، پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے، تو میں کہوں گا میں اس کام کے لیے موجود ہوں، پھر میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا، مجھے اجازت دے دی جائے گی، اللہ تعالیٰ مجھے حمد کے ایسے طریقے الہام فرمائے گا جو اِس وقت میرے خیال میں حاضر نہیں ہیں، میں اس کی ان تعریفات کے ساتھ حمد کروں گا، اور اس کے آگے سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، پھر کہا جائے گا کہ جایئے جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا، پھر واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اس کی حمد کروں گا، پھر سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، کہا جائے گا جایئے جس کے دل میں ایک ذرہ برابر یا رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، پھر واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اس کی حمد کروں گا، پھر اس کے آگے سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، کہا جائے گا جایئے جس کے دل میں رائی کے چھوٹے سے چھوٹے، اس سے بھی چھوٹے دانے کے

برابر ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا، پھر چوتھی مرتبہ واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اسکی حمد کروں گا، پھر سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب مجھے اجازت دے کہ جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا (اسے جہنم سے نکال لوں)، اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کیلیے یہ نہیں تھا پھر بھی مجھے اپنی عزت اور جلال اور کبریائی اور عظمت کی قسم ہے کہ جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا میں اسے جہنم سے نکال دوں گا۔

(409)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ، فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ ، قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ ؟ قَالَ اطْلُبْنِي اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ ، قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ ، قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ ، قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّي لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۲۴۳۳]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں کروں گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا مجھے تلاش کر لینا۔ سب سے پہلے تم مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا اگر میں آپ سے صراط پر نہ مل سکوں تو پھر؟ فرمایا پھر ترازو کے پاس مجھے تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا اگر میں آپ سے ترازو کے پاس بھی نہ مل سکوں تو پھر؟ فرمایا مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا۔ میں ان تین مقامات سے غائب نہیں ہوں گا۔

(410)۔وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُونَ آدَمَ ، فَيَقُولُونَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيئَةُ اَبِيكُمْ ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوا اِلَى ابْنِي اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ ، قَالَ فَيَقُولُ اِبْرَاهِيمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ ، اِعْمِدُوا اِلَى مُوسٰى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيمًا ، فَيَاْتُونَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَيَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ ، اِذْهَبُوا اِلٰى عِيسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوحِهِ ، فَيَقُولُ عِيسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، فَيَاْتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ ، فَيَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا ، فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ ، قَالَ قُلْتُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟

قَالَ أَلَمْ تَرَوا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ يَارَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتّٰى تَعْجَزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتّٰى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا، قَالَ وَفِي حَافَتَي الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ، تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ أَنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٤٨٢]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا۔ مومنین کھڑے ہو جائیں گے حتیٰ کہ جنت ان کے قریب کر دی جائے گی۔ وہ حضرت آدم کے پاس جائیں گے۔ کہیں گے اے ہمارے جدِ امجد ہمارے لیے جنت کھلوائیے۔ وہ فرمائیں گے تمہیں جنت سے تمہارے جدِ امجد کی لغزش نے ہی نکالا تھا۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ میں تو دور رہ کر خلیل تھا۔ تم لوگ موسیٰ کی طرف دھیان دو۔ جس نے اللہ سے خوب کلام کیا تھا۔ وہ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے یہ میرا کام نہیں۔ عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور روح اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے یہ میرا کام نہیں۔ پھر لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے۔ آپ ﷺ کھڑے ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ کو اجازت دی جائے گی اور امانت اور صلہ رحمی کو بھیجا جائے گا۔ وہ دونوں پل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ تم میں سے پہلا شخص بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بجلی کی طرح گزرنا کیا چیز ہے؟ فرمایا تم لوگ بجلی کی طرف نہیں دیکھتے جیسے گزرتی ہے اور پلک جھپکنے میں واپس لوٹتی ہے۔ پھر (اگلا آدمی) ہوا کی طرح، پھر پرندے کی طرح اور کجاوہ کسنے کی طرح، ان کے اعمال انہیں لے کر گزریں گے اور تمہارا نبی پل صراط پر کھڑا ہوگا عرض کر رہا ہوگا اے میرے رب! سلامت رکھنا، سلامت رکھنا۔ حتیٰ کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے۔ چنانچہ ایک آدمی آئے گا اور وہ چلنے کی طاقت نہیں رکھے گا۔ سوائے گھسیٹ کر چلنے کے۔ پل صراط کے دونوں طرف کنڈے لٹکے ہوئے ہوں گے۔ وہ حکم کے پابند ہوں گے۔ جس کے متعلق حکم ہوگا اسے پکڑ لیں گے۔ بعض زخمی ہو کر نجات پائیں گے اور بعض ہاتھ پاؤں باندھ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوہریرہ کی جان ہے۔ بے شک جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت ہے۔

(411)۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِي

وَأَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ ﷺ [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۳۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۳۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۴۳۱۰]۔ قَالَ التِّرْمَذِيُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کیلئے ہے۔

(412)۔وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ اٰخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، وَاٰخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، رَجُلٌ يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَيُقَالُ اَعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهٖ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهٖ، فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا؟ وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ نَعَمْ، لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ، فَيُقَالُ لَهٗ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً، فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا، وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۴۶۷، ترمذی حدیث رقم: ۲۵۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں سب سے آخر میں ڈالے جانے والے آدمی کو جانتا ہوں اور دوزخ سے سب سے آخر میں نکلنے والے آدمی کو جانتا ہوں۔ وہ ایک آدمی ہوگا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا۔ کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے بڑے گناہ اٹھا لو۔ پس اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کیے جائیں گے۔ کہا جائے گا تم نے فلاں فلاں دن یہ یہ عمل کیا؟ اور فلاں دن یہ یہ عمل کیا۔ وہ کہے گا جی، انکار نہ کر سکے گا اور وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ کہیں وہ نہ پیش کر دیے جائیں۔ اسے کہا جائے گا تجھے ہر گناہ کے بدلے نیکی دی جاتی ہے۔ وہ بول اٹھے گا۔ اے میرے رب! میں نے بہت سے کام ایسے بھی کیے ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھتا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے پچھلے دانت مبارک نظر آ گئے۔

(413)۔وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ اُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ، حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۴۰]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت میں کچھ لوگ ایسے

ہوں گے جو ایک گروہ کی شفاعت کریں گے۔ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو ایک قوم کیلیے شفاعت کریں گے۔ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو ایک آدمی کی شفاعت کریں گے۔حتیٰ کہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(414)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ، اَمَا تَعْرِفُنِي ؟ اَنَا الَّذِي سَقَيْتُكَ شَرْبَةً ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ وَضُوءً ، فَيَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣٦٨٥]۔ فِيهِ يَزِيدُ بنُ اَبَانَ وَهُوَ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کی صفیں بنائی جارہی ہوں گی تو ان کے پاس سے اہل جنت میں سے ایک آدمی گزرے گا۔ان میں سے ایک آدمی کہے گا اے فلاں! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے۔میں وہ آدمی ہوں جس نے آپ کو پانی پلایا تھا۔دوسرا کہے گا میں وہ آدمی ہوں جس نے آپ کو وضو کرایا تھا۔ وہ اس کے لیے شفاعت کرے گا اور اسے جنت میں داخل کردے گا۔

(415)۔وَعَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي سَبْعُونَ اَلْفاً بِغَيْرِ حِسَابٍ ، وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، قُلُوبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ ، فَاسْتَزَدْتُ رَبِّي فَزَادَنِي مَعَ كُلِّ رَجُلٍ سَبْعِينَ اَلْفاً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُو يَعْلٰى [مسند احمد حديث رقم:٢٣ ، مسند ابی يعلیٰ حديث رقم:١١٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے،انکے چہرے چودہویں رات کے چاند جیسے ہوں گے،انکے دل ایک ہی آدمی کے قلب پر ہوں گے،میں نے اللہ تعالیٰ سے اضافے کی درخواست کی،تو اللہ نے ہر آدمی کیساتھ ستر ہزار کا اضافہ فرمادیا۔

(416)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ ، اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسُرُرِهِ ، حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٦٠٨]۔ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک گرا ہوا بچہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا جب وہ اس کے ماں باپ کو دوزخ میں ڈالے گا۔کہا جائے گا کہ اے اپنے رب سے جھگڑا کرنے والے

چھوٹو! اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کر لے۔ وہ انہیں ناف سے گھسیٹے گا حتیٰ کہ انہیں جنت میں داخل کر دے گا۔

(417)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ فَاُرِیدُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِیَ دَعْوَتِی شَفَاعَةً لِاُمَّتِی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ٤٨٧، ٤٨٨، بخاری حدیث رقم: ٧٤٧٤، موطا امام محمد صفحة ٣٨٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے حصے میں ایک دعا ہوتی ہے۔ میں نے اپنے حصے کی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کی غرض سے بچا کر رکھ لی ہے۔

صِفَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی صفت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِی وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الآیة [البقرة: ٢٤، ٢٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لیے تیار کر دی گئی ہے اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دو۔

(418)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٧١٣٠، ترمذی حدیث رقم: ٢٥٥٩]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت مشکلات سے ڈھانپ دی گئی ہے اور دوزخ شہوتوں سے ڈھانپ دی گئی ہے۔

(419)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ یَاْكُلُونَ فِیهَا وَیَشْرَبُونَ وَلَا یَتْفُلُونَ وَلَا یَبُولُونَ وَلَا یَتَغَوَّطُونَ وَلَا یَمْتَخِطُونَ، قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، یُلْهَمُونَ التَّسْبِیحَ وَالتَّحْمِیدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٧١٥٢، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٧٤١]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اہل جنت اس میں کھائیں گے اور پییں گے اور نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک بہائیں گے۔ کہنے لگے

کھانے کا کیا بنے گا؟ فرمایا ڈکار آئے گی اور اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ تسبیح اور حمد ان کے دلوں میں ڈالی جائے گی جیسے تمہیں سانس لینے کی عادت ڈالی گئی ہے۔

(420)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ یَنْعَمُ وَلَا یَبْأَسُ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُهٗ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهٗ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٧١٥٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنت میں داخل ہوگا، انعام میں رہے گا اور پریشان نہ ہوگا اور اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے اور اسکی جوانی ختم نہیں ہوگی۔

(421)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ وَاَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یُنَادِی مُنَادٍ ، اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوا ، فَلَا تَسْقَمُوا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوا فَلَا تَمُوتُوا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٧١٥٧ ، ترمذی حدیث رقم:٣٢٤٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک منادی کرنے والا آواز دے گا کہ صحت مند رہنا تمہارا مقدر ہے، کبھی بیمار نہ ہو گے اور ہمیشہ زندہ رہو گے اور کبھی نہ مرو گے اور ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور ہمیشہ انعام میں رہو گے کبھی پریشان نہ ہو گے۔

رُؤْیَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْجَنَّةِ

جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ [القیامة:٢٢،٢٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کچھ چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

(422)۔عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:١٤٣٤، بخاری حدیث رقم:٧٤٣٥ ، ابو داؤد حدیث رقم:٧٤٢٩، ترمذی حدیث رقم:٢٥٥١]۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم جلد ہی اپنے رب کو

سرِ عام دیکھو گے۔

(423)۔وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيْمِهِمْ ، إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ فَرَفَعُوا رُؤُسَهُمْ ، فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوقِهِمْ ، فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ ، قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى سَلٰمٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ، قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ ، وَيَبْقٰى نُوْرُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٨٤، ابو نعيم فى الحلية ٢٠٩/٦]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اہل جنت اپنی عیش وعشرت میں ہوں گے کہ اچانک ان پر ایک نور چھا جائے گا۔ وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو رب کریم ان پر اوپر سے جلوہ فرما ہوگا۔ فرمائے گا السلام علیکم اے اہلِ جنت۔ فرمایا یہی معنی ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔ وہ ان کی طرف دیکھے گا اور یہ اس کی طرف دیکھیں گے۔ بس جب تک دیدار کرتے رہیں گے نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف دھیان نہیں دیں گے حتیٰ کہ وہ خود ان سے محجوب ہو جائے گا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔

(424)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ نَاسٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ دُوْنَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا لَا يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ ؟ قَالُوا لَا يَارَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ ، يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ ، فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ ، وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا ، فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِي غَيْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِي يَعْرِفُوْنَ ، فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ ، فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ، هٰذَا مَكَانُنَا ، حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا ، فَإِذَا اَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ ، فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِي يَعْرِفُوْنَ ، فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ ، فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا ، فَيَتَّبِعُوْنَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٤٥١، بخارى حديث رقم :٦٥٧٣، ٧٤٣٧]۔فيها منافقوها : قال العلماء انما بقوا فى زمرة المومنين لانهم كانوا فى الدنيا مستترين بهم ، فيستترون ايضاً بهم فى الآخرة ، قال بعض العلماء هولاء هم المطرودون عن الحوض الذين يقال لهم

سحقا سحقا كذا فى شرح النووى

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ فرمایا کیا بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ کہنے لگے نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: کیا چودھویں کی رات کو بادل نہ ہوں تو چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ کہنے لگے نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: تم اسے قیامت کے دن اسی طرح دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا جو دنیا میں جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ آج بھی اسی کی پیروی کرے۔ لہٰذا جو شخص سورج کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا اور جو شخص چاند کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا۔ اور جو بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ ان کے ساتھ ہو جائے گا۔ باقی یہ امت رہ جائے گی۔ جس میں (مومنوں کے ساتھ) منافق بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے کسی ایسی صورت میں جلوہ گر ہوگا جسے وہ نہیں پہچانتے ہوں گے۔ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ ہم یہیں ٹھہریں گے۔ حتیٰ کہ ہمارے پاس ہمارا رب تشریف لائے۔ جب ہمارا رب ہمارے پاس جلوہ افروز ہوگا ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں جلوہ گر ہوگا جسے وہ پہچانتے ہوں گے۔ وہ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے تو واقعی ہمارا رب ہے۔ پھر وہ اس کو اہمیت دیں گے۔

بَابٌ فِي اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَسِمَاعُ الْمَوْتٰى ثَابِتٌ وَالْقَبْرُ مَوْضِعُ الْجَسَدِ

باب: قبر کا عذاب حق ہے، مُردوں کا سننا ثابت ہے، اور قبر جسم کی جگہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا الآيه [المؤمن:٤٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آگ پر پیش کیے جائیں گے۔ وَقَالَ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا [النوح:٢٥] اور فرمایا: غرق کر دیے گئے پس آگ میں داخل کر دیے گئے۔ وَقَالَ تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ [محمد:٢٧] اور فرمایا: انہیں فرشتے وفات دیتے ہیں، انکے مونہوں پر اور پیٹھوں پر مارتے ہیں۔ وَقَالَ وَلَوْ تَرٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ الآيه [الانعام: ٩٤] اور فرمایا: کاش تو دیکھے جب ظالم لوگ موت کی غشی میں ہوتے ہیں۔ وَقَالَ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ

[التوبة:۱۰۱]اور فرمایا: ابھی ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

(425)۔عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ، اَلْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِی قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی وَذَھَبَ اَصْحَابُہٗ حَتّٰی اَنَّہٗ یَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اَتَاہُ مَلَکَانِ ، فَاَقْعَدَاہُ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِی ھٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ، فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ ، فَیُقَالُ ، اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّۃِ ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَیَرَاھُمَا جَمِیْعًا ، وَاَمَّا الْکَافِرُ اَوِالْمُنَافِقُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِی ، کُنْتُ اَقُوْلُ کَمَا یَقُوْلُ النَّاسُ ، فَیُقَالُ لَادَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ ، ثُمَّ یُضْرَبُ بِمِطْرَقَۃٍ مِنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَۃً بَیْنَ اُذُنَیْہِ فَیَصِیْحُ صَیْحَۃً یَسْمَعُھَا مَنْ یَلِیْہِ مِنَ الثَّقَلَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۷۲۱۶، بخاری حدیث رقم:۱۳۷۴، ابو داؤد حدیث رقم : ۴۷۵۱ ، ۴۷۵۲ ، نسائی حدیث رقم:۲۰۵۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے اور چلتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھا دیتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ تو اس مرد محمد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے، اللہ نے تجھے اس کی بجائے جنت میں ٹھکانے کی طرف بدل دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے۔ وہ جو کافر یا منافق ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں اسی طرح کہتا تھا جس طرح لوگ کہتے تھے۔ اسے کہا جاتا ہے تم نے نہ سمجھا اور نہ پیروی کی۔ پھر اس کے بعد دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑے کے ساتھ ضرب لگائی جاتی ہے۔ وہ ایک چیخ مارتا ہے جسے اس کے قریب والے تمام جن و انسان سنتے ہیں۔

(426)۔وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِھِمْ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ، یَاْتِیْہِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ : مَنْ رَّبُّکَ ؟ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰہُ ، فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا دِیْنُکَ؟ فَیَقُوْلُ : دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ ، فَیَقُوْلَانِ لَہٗ : مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ؟ قَالَ فَیَقُوْلُ ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ، وَ اَمَّا الْکَافِرُ فَذَکَرَ مَوْتَہٗ قَالَ : وَ تُعَادُ رُوْحُہٗ فِیْ جَسَدِہٖ وَ یَاْتِیْہِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِہٖ ، فَیَقُوْلَانِ لَہٗ : مَنْ رَّبُّکَ ؟ فَیَقُوْلُ: ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِیْ ، فَیَقُوْلَانِ لَہٗ : مَا دِیْنُکَ ؟ فَیَقُوْلُ : ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِیْ ، فَیَقُوْلَانِ لَہٗ : مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ؟ فَیَقُوْلُ : ھَاہْ ھَاہْ لَا

اَدْرِىْ [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۵۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱۸۵۶۱]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ پیٹھ پھیر کر واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی ٹھک ٹھک سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف بھیجی گئی؟ وہ کہتا ہے یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ جہاں تک کافر کی بات ہے تو فرمایا کہ: اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف بھیجی گئی؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔

(427)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِى قَبْرِهٖ، اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۷۲۱۷]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب میت کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو جب وہ واپس پھرتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی ٹھک ٹھک سنتا ہے۔

(428)۔وَعَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَطَّلَعَ النَّبِىُّ ﷺ عَلٰى اَهْلِ الْقَلِيْبِ، فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَقِيلَ لَهٗ تَدعُو اَمْوَاتًا؟ قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِن لَا يُجِيبُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِى وَرَوَاهُ مُسْلِم عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ ﷺ [بخاری حدیث رقم: ۱۳۷۰، مسلم حدیث رقم: ۲۱۵۴]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قلیب بدر والوں کو جھانکا۔ اور فرمایا: کیا تم نے حق پایا جو وعدہ تم سے تمہارے رب نے کیا تھا؟ آپ سے عرض کیا گیا، آپ مردوں کو پکارتے ہیں؟ فرمایا: تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن یہ جواب نہیں دیتے۔

(429)۔وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوتُ اللّٰهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ

عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧٢١٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم دفن ہی نہ کرو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تمہیں قبر کا عذاب سنائے۔

(430)۔وَعَن ابْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ ، يَبْكِي طَوِيْلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ يَا اَبَتَاهُ ، اَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا اَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا ، قَالَ فَاَقْبَلَ وَجْهَهُ وَ قَالَ إِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى اَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ ، لَقَدْ رَاَيْتُنِي وَمَا اَحَدٌ اَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي وَلَا اَحَبَّ إِلَيَّ اَنْ اَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ ، فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِاُبَايِعَكَ ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ ، فَقَبَضْتُ يَدِي، قَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو، قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ، قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَا ذَا ؟ قُلْتُ اَنْ يُغْفَرَ لِي ، قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ ، وَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا اَجَلَّ فِي عَيْنَيَّ مِنْهُ ، وَمَا كُنْتُ اُطِيقُ اَنْ اَمْلَاَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ ، وَلَو سُئِلْتُ اَنْ اَصِفَهُ مَا اَطَقْتُ ، لِاَنِّي لَمْ اَكُنْ اَمْلَاُ عَيْنَيَّ مِنْهُ ، وَلَو مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ اَنْ اَكُونَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ وَلِيْنَا اَشْيَاءَ مَا اَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا ، فَإِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ، ثُمَّ اَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ، وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا ، حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٣٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ شماسہ مہری فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص ﷺ مرضِ موت میں مبتلا تھے، ہم لوگ ان کی عیادت کے لیے گئے، حضرت عمرو بن عاص ﷺ کافی دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا۔ ان کے بیٹے نے کہا ابا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے فلاں فلاں چیز کی بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن عاص ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کی

واحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا ہے۔ اور مجھ پر تین دور گزرے ہیں، ایک وقت وہ تھا جب مجھے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی چیز سے عداوت نہیں تھی اور میں ہر وقت اس فکر میں رہتا تھا کہ کسی طرح (العیاذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کو قتل کر ڈالوں۔ اگر میں اس وقت مر جاتا تو یقیناً جہنمی ہوتا۔ دوسرا دور وہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی رغبت پیدا کی، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ بڑھایئے، میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا میں شرط طے کرنا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس چیز کی شرط رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا میری شرط یہ ہے کہ میرے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرو! کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور ہجرت پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اس وقت مجھے حضور ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہیں تھا اور میری آنکھوں میں آپ سے زیادہ کوئی شخصیت محبوب نہ تھی، اگر کوئی شخص مجھ سے کہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرو تو میں آپ کا حلیہ بیان نہیں کر سکتا، کیونکہ میں آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکا، اگر میں اس وقت فوت ہو جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا، پھر اسکے بعد مجھے کچھ ذمہ داریاں سونپ دی گئیں، میں نہیں جانتا کہ ان کے بارے میں میرا کیا انجام ہوگا؟ اب میرے مرنے کے بعد میرے جنازہ کے ساتھ کوئی ماتم کرنے والی جائے نہ آگ لے جائی جائے اور جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر مٹی ڈال کر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہارے قرب سے مجھے انس حاصل ہو اور میں دیکھوں کہ میں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

(431)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيْرٍ، ثُمَّ قَالَ بَلٰى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ، قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا فَكَسَرَهٗ بِاثْنَتَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٦٧٧، بخاری حدیث رقم: ١٣٧٨، ابو داؤد حدیث رقم: ٢٠، نسائی حدیث رقم: ٣١، ترمذی حدیث رقم: ٧٠، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔

فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے۔ کسی بہت بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا۔ پھر فرمایا کیوں نہیں۔ ان میں سے ایک چغلی کے پیچھے لگا رہتا تھا۔ اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے عود کی تازہ شاخ پکڑی۔ اس کو توڑ کر دو حصے کر دیے اور ان میں سے ہر ایک کو قبر میں گاڑ دیا۔ پھر فرمایا: امید ہے ان دونوں سے عذاب کم کر دیا جائے گا جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہ ہوں۔

(432)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْآخَرِ النَّكِيْرُ، فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِی هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُولُ هٰذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِی قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِی سَبْعِيْنَ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ، فَيَقُولُ اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِی فَاُخْبِرُهُمْ، فَيَقُولَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوسِ الَّذِی لَا يُوقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهِ اِلَيْهِ حَتّٰی يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ، وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا، قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهُ، لَا اَدْرِی، فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِی عَلَيْهِ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰی يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۰۷۱]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب میت کو قبر کے حوالے کر دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو کالے رنگ والے، نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں تو اس مرد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں علم تھا کہ تم یہی کہو گے۔ پھر اس کی قبر کو ستر در ستر ہاتھ کی وسعت دے دی جاتی ہے۔ پھر اس کے لیے اس میں روشنی کر دی جاتی ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جاتا ہوں اور انہیں بتاتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں دلہن کی طرح سو جا جسے اس کے گھر کے سب سے پیارے فرد کے سوا کوئی نہیں جگاتا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس آرام گاہ سے اسے اٹھائے گا۔ اور اگر وہ منافق تھا تو وہ کہے گا کہ میں نے لوگوں کو بات کہتے ہوئے سنا، میں بھی ویسے ہی کہنے لگا۔ مجھے خود کچھ پتہ نہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تم یہی کہو گے۔ پھر زمین سے کہا جاتا ہے کہ اس پر اکٹھی ہو جا۔

پس زمین اس پر اکٹھی ہو جاتی ہے اور اس کی پسلیاں اِدھر اُدھر ہو جاتی ہیں۔ اسے قبر میں عذاب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے اس ٹھکانے سے اٹھائے گا۔

(433)۔وَعَنْ عُثْمَانَ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ، ثُمَّ سَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ رَوَاهُ أَبُودَاوُد[ابو داؤد حديث رقم: ٣٢٢١]۔ سَنَدُهُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عثمان ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو قبر پر ٹھہر جاتے تھے اور فرماتے تھے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو، پھر اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اس وقت اس پر سوال کیے جا رہے ہیں۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِقَدْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ کی تقدیر پر ایمان لانے کا باب

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا [الطلاق:٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقیناً اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر فرمایا ہے۔ وَقَالَ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا [الفرقان:٢] اور فرمایا: اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور اس کا ایک اندازہ مقرر کیا۔ وهيأه لما يصلح له، فجرت المقادير على ما خلق

(434)۔عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٦٧٢٣، بخاري حديث رقم: ٣٢٠٨، ابو

داؤد حديث رقم:٤٧٠٨ ، ترمذی حديث رقم:٢١٣٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٧٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷛ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا اور آپ سچ بولنے والے اور سچائی میں تصدیق شدہ ہیں کہ تم میں سے ہر آدمی اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر اتنا ہی عرصہ جما ہوا خون بنا رہتا ہے۔ پھر اتنا ہی عرصہ لوتھڑا بنا رہتا ہے۔ پھر اللہ اسکی طرف فرشتے کو چار کلمات دے کر بھیجتا ہے۔ وہ اس کے عمل، عمر، رزق اور بد بخت یا خوش بخت ہونا لکھ دیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ اسکی قسم ہے جسکے سواء کوئی معبود نہیں، تم میں سے ایک شخص جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ جہنمیوں والے کام کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ جنتیوں والے کام کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

(435)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم:٣٠٦ ، بخاری حديث رقم:٦٤٩٣]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ (بعض اوقات) جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے اور کبھی بندہ جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے۔ اور اعمال کا دارومدار خاتموں پر ہے۔

(436)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ، قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ ، اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ، ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الآية رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم:٦٧٣١ ، بخاری حديث رقم:٤٩٤٩ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٦٩٤ ، ترمذی حديث رقم:٢١٣٦ ، ابن ماجة حديث رقم:٧٨]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس کا

ٹھکانہ آگ میں نہ لکھ دیا گیا ہو یا جنت میں نہ لکھ دیا گیا ہو۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنی تقدیر کے لکھے پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں اور عمل چھوڑ دیں؟ فرمایا: عمل کرتے رہو۔ ہر شخص کے لیے آسان کر دیا گیا ہے جس مقصد کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو اہلِ سعادت میں سے ہوتا ہے اس کے لیے سعادت کے اعمال آسان ہوتے ہیں اور جو اہلِ شقاوت میں سے ہوتا ہے اس کے لیے شقاوت کے اعمال آسان ہوتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "جس نے عطا کیا اور اللہ سے ڈرا اور بھلائی کی تصدیق کی" الآیۃ۔

(437)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِي اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اَصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ، يُصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٦٧٥٠، مسند احمد حديث رقم: ٦٥٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بنی آدم کے تمام قلوب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسے ایک ہی قلب ہوتا ہے۔ جیسے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی فرماں برداری کی طرف پھیر دے۔

(438)۔ وَعَنْ اَبِي خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ شَيْئًا؟ قَالَ هِيَ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم: ٢٠٦٥، ابن ماجة حديث رقم: ٣٤٣٧، مسند احمد حديث رقم: ١٥٤٧٩]۔ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوخزامہ اپنے والد ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس دم کے بارے میں جو ہم پڑھ کر پھونکتے ہیں اور دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور تدبیر جس کے ذریعے ہم بچاؤ کرتے ہیں، کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر میں سے کسی چیز کو ٹال سکتی ہیں؟ فرمایا یہ تدبیریں بھی تقدیر میں شامل ہیں۔

(439)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخارى حديث رقم: ٥٠٧٦، نسائى حديث رقم: ٣٢١٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جو کچھ تم نے کرنا ہے، قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔

(440)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدْرِ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰی کَاَنَّمَا فُقِیَٔ فِی وَجْنَتَیْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ ، فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ؟ اِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوا فِی هٰذَا الْاَمْرِ، عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَنْ لَاتَنَازَعُوا فِیْهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۱۳۳]۔ اَلْحَدِیْثُ غَرِیْبٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور ہم تقدیر پر بحث کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سخت جلال فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا چہرۂ اقدس سرخ ہو گیا حتیٰ کہ ایسا لگتا تھا کہ آپ ﷺ کے دونوں رخساروں پر انار کے دانے نچوڑ دیے گئے ہوں۔ اور فرمایا: کیا تمہیں اسی بات کا حکم دیا گیا؟ یا میں اسی بات کے لیے تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں؟ تم سے پہلے لوگ اسی بات میں تنازع کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ میں تمہیں سخت تاکید کرتا ہوں کہ اس میں کبھی بحث نہ کرنا۔

بَابُ الْوَسْوَسَةِ

وسوسے کا باب

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا [البقرة:۲۸۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

(441)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِی مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَکَلَّمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۳۳۱، ۳۳۲، بخاری حدیث رقم:۲۵۲۸، ابو داؤد حدیث رقم:۲۲۰۹، نسائی حدیث رقم:۳۴۳۳، ۳۴۳۴، ۳۴۳۵، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۴۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل سے وسوسوں سے درگزر فرمایا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں یا زبان نہ کھولیں۔

(442)۔وَعَنْهُ ؓ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ

فِى اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهٖ ، قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْ تُمُوْهُ ؟ قَالُوا نَعَمْ ، قَالَ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِى رِوَايَةٍ قَالَ تِلْكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ [مسلم حديث رقم: ۳۴۰، ۳۴۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔اور آپ ﷺ سے سوال پوچھا کہ ہم اپنے دل میں ایسی ایسی باتیں پاتے ہیں کہ ان کے بارے میں بولنا ہمیں بہت بڑی بات لگتی ہے۔فرمایا کیا تم لوگوں نے ایسا محسوس کیا ہے؟ کہنے لگے جی ہاں۔فرمایا یہ صریح ایمان ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا یہ خالص ایمان ہے۔

(443)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ اَنَّ النَّبِىَّ كَانَ مَعَ اِحْدىٰ نِسَائِهٖ ، فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَدَعَاهُ ، فَجَاءَ ، فَقَالَ : يَا فُلَانُ هٰذِهٖ زَوْجَتِىْ فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهٖ ، فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِىْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۵۶۷۸، ابو داؤد حديث رقم:۴۹۱۷]۔ كانت هى ام المؤمنين صفية رضى الله عنها

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے ایک کے ساتھ تھے، ایک آدمی آپ کے پاس سے گزرا، آپ نے اسے بلایا، وہ آ گیا، آپ نے فرمایا اے فلاں یہ میری بیوی فلاں ہے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کسی دوسرے کے بارے میں شک کر سکتا ہوں، لیکن آپ کے بارے میں ایسا گمان نہیں کر سکتا ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

بَابُ مُتَعَلَّقَاتِ الْاِيْمَانِ

ایمان کے متعلقات کا باب

اَلْاِيْمَانُ وَالْاِسْلَامُ وَاحِدٌ

ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہیں

(444)۔عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِىَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۱۵۱، ترمذى حديث رقم:۲۶۲۳ ، مسند احمد حديث رقم:۱۷۸۳]۔

ترجمہ: حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہوا۔

(445)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُاللّٰهِ ﷺ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُولُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:١١٤، بخاری حديث رقم:٨، ترمذی حديث رقم:٢٦٠٩]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ یہ گواہی کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(446)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَتَدْرُونَ مَاالْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ؟ قَالُوا، اَللّٰهُ وَ رَسُولُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِیَامُ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:١١٦، بخاری حديث رقم:٥٣، ابو داؤد حديث رقم:٤٦٧٧، ترمذی حديث رقم:٢٦١١]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ واحد پر ایمان کیا چیز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

لَایَخْرُجُ الْمُؤْمِنُ عَنِ الْاِیْمَانِ بِالْكَبِیْرَةِ

مومن گناہِ کبیرہ کرنے سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا

(447)۔عَنْ عُبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ النَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٍ [مسلم حديث رقم:١٤٢، ترمذی حديث رقم:٢٦٣٨]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے لا الہ الا

اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی، اللہ نے اس پر آگ حرام کردی۔

(448)۔وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَعَلَیْهِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَیْتُهُ وَقَدِ اسْتَیْقَظَ، فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِی ذَرٍّ، وَكَانَ اَبُوذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا یَقُولُ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی ذَرٍّ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۷۳، بخاری حدیث رقم:۵۸۲۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے اوپر سفید کپڑا تھا اور آپ سو رہے تھے، پھر میں حاضر ہوا تو آپ جاگ چکے تھے۔ فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جس نے لا الہ الا اللہ کہا پھر اسی پر مر گیا ہو اور وہ جنت میں نہ گیا ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، ابوذر کی ناک رگڑ کر۔ حضرت ابوذر ﷺ جب یہ حدیث بیان کرتے تو فرماتے تھے: خواہ ابوذر کی ناک رگڑ جائے۔

(449)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذْهَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّهُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُونَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۰۹، ترمذی حدیث رقم:۱۵۷۴]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں مومنوں کے سوا کوئی نہیں جائے گا۔

(450)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ، اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ، وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ، وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُذْ بَعَثَنِیَ اللّٰهُ اِلٰی اَنْ یُقَاتِلَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا یُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ، وَالْاِیْمَانُ بِالْاَقْدَارِ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۲۵۳۲]۔ اسناده ضعیف، فیه مجهول وان كان معناه صحیحاً

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایمان کی جڑھ ہیں۔ جس نے لا

الہ الا اللہ کہا اس کے بارے میں زبان کو روکنا؛ گناہ کی وجہ سے اسے کافر مت کہنا اور عمل کی وجہ سے اسے اسلام سے خارج نہ کر دینا، اور جہاد جاری ہے جب سے مجھے اللہ نے مبعوث کیا ہے حتیٰ کہ اس امت کے آخری لوگ دجال کے خلاف جنگ کریں گے۔ اسے کسی ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل باطل نہیں کر سکے گا اور تقدیروں پر ایمان لانا۔

(451)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِراً وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلوٰةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خلف كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِراً وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلوٰةُ وَاجِبَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِراً وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داوٗد حديث رقم:٢٥٣٣]۔ اسناده صحيح منقطع ، مكحول لم يسمع من ابى هريرة

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر جہاد ہر امیر کے ہمراہ واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور خواہ وہ گناہ کبیرہ کرے، اور تم پر ہر مسلمان کے پیچھے نماز واجب ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہ کبیرہ کرے، اور نماز ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرے۔

اِسْتِحْلَالُ الْمَعْصِيَةِ كُفْرٌ

گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے

(452)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَيْحَكُمْ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢٢٥، ٣٩٢٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: خبردار! میرے بعد کافر ہو کر نہ پھر جانا، کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

اِطْلَاقُ اِسْمِ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ مَجَازاً عَلىٰ عَلَامَةِ الشِّرْكِ وَالْكُفْر

شرک اور کفر کا نام مجازاً شرک اور کفر کی علامت پر بولنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ [البقرة: ١٥٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا شکر ادا کرو اور میرا کفر نہ کرو۔

(453)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢٤٧، نسائي حديث رقم:٤٦٤، ابن ماجة حديث رقم:١٠٧٨]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی اور شرک وکفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا حدِّ فاصل ہے۔

اَلْإِيْمَانُ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ جِهَةِ الْمُؤْمِنِ بِهٖ لٰكِنْ بِاعْتِبَارِ الْقُوَّةِ وَالضُّعْفِ فِي مَرَاتِبِ الْإِيْمَانِ

ایمان مومن بہ کے لحاظ سے بڑھتا گھٹتا نہیں ہے لیکن ایمان کے مراتب میں قوت اور ضعف ہو سکتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا [الانفال:٧٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہی لوگ صحیح معنی میں مومن ہیں۔ وَقَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ [البقرة:٢٦٠] اور فرمایا: کیا تم ایمان نہیں رکھتے۔ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اپنے دل کا اطمینان چاہتا ہوں۔ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا [الانفال:٢] فَمَعْنَاهُ اِيْقَانًا اَوِ الْمُرَادُ بِهٖ زِيَادَةُ الْاِيْمَانِ بِزِيَادَةِ نُزُوْلِ الْمُؤْمَنِ بِهٖ وہ جو ارشادِ الٰہی ہے کہ قرآن کی آیات ان کے ایمان کو زیادہ کرتی ہیں۔ تو اس آیت میں ایمان سے مراد ایقان ہے یا پھر مراد یہ ہے کہ مومن بہ کا نزول مزید ہوا تو اس نئی چیز پر بھی ایمان لانا پڑا۔

(454)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:١٧٧، ابو داؤد حديث رقم:١١٤٠، ترمذى حديث رقم:٢١٧٢، ابن ماجة حديث رقم:٤٠١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھوں سے روکے، پھر اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے، پھر اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا جانے یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

اَلطَّاعَةُ وَالْعِبَادَةُ ثَمَرَةُ الْإِيْمَانِ وَعَلَامَتُهُ

فرماں برداری اور عبادت ایمان کا ثمرہ اور اس کی علامت ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ [البقرة:٢٣٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہی نصیحت کیا جاتا ہے جو تم میں اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔

(455)۔عَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ قَالَ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:١٧١، بخاری حديث رقم:١٣، نسائی حديث رقم:٥٠٣٩، سنن الدارمی حديث رقم:٢٧٤٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے پڑوسی یا شاید فرمایا بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(456)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِیْ جَارَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَسْكُتْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:١٧٤، بخاری حديث رقم:٦٠١٨، ابن ماجة حديث رقم:٣٩٧١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اچھی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت پر جمے رہنے کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ [النساء:٥٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔

(457)۔عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا، كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ رَوَى الْحَاكِمُ نَحْوَهٗ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ [موطا مالك كتاب القدر باب النهى عن القول بالقدر حديث رقم:٣ صفحة ٥٦٤، مستدرك حاكم حديث رقم: ٣٢١، ٣٢٢]۔

ترجمہ: امام مالک بن انس نے مرسلاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ جب تک ان سے چمٹے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

(458)۔وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ، فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٦٢٢٥، سنن الدارمي حديث رقم: ٣٣١٧]۔ و سيأتى حديث عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ (المستند: ٤٦٥)، و حديث اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَأَشَارَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ (المستند: ٤٨٠)۔

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں مکہ اور مدینہ کے درمیان خم نامی جھیل کے کنارے خطاب فرمانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے وعظ فرمایا اور نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا: خبردار اے

لوگو! میں انسان ہوں، قریب ہے کہ اللہ کا فرشتہ میرے پاس آئے اور میں ہاں کر دوں۔ اور میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت ہے اور نور ہے، بس اللہ کی کتاب کو پکڑو اس سے چمٹے رہو۔ آپ نے اللہ کی کتاب کی طرف لوگوں کو مائل فرمایا اور ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا اور میرے اہلِ بیت۔ میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔ حدیث آگے آ رہی ہے کہ:

میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا، اور یہ حدیث کہ میرے بعد آنے والے دونوں کی پیروی کرنا اور ابوبکر اور عمر کی طرف اشارہ فرمایا۔

(459)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ، أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا، كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۸۶]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حج میں عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب فرماتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں تم میں وہ کچھ چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہلِ بیت۔

أَقُولُ هٰؤُلَاءِ سُيُوفُنَا عَلَى الرَّوَافِضِ الَّذِينَ لَا يَتَمَسَّكُونَ بِكِتَابِ اللّٰهِ و ينكرون الخلفاء الراشدين، وَعَلَى الْخَوَارِجِ الَّذِينَ لَا يُحِبُّونَ أَهْلَ الْبَيْتِ

مؤلف غفر اللہ لہٗ عرض کرتا ہے کہ یہ حدیثیں رافضیوں کے خلاف ہماری تلواریں ہیں جو اللہ کی کتاب کے ساتھ نہیں چمٹتے اور خلفائے راشدین کو نہیں مانتے اور خوارج کے خلاف بھی جو اہلِ بیت اطہار سے محبت نہیں رکھتے۔

حُجِّيَّتُ السُّنَّةِ

سنت کی حجیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا [الحشر:۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تمہیں رسول دے اسے لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز رہو۔ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [الاحزاب:۲۱] اور فرماتا ہے: تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین

عملی نمونہ ہے۔ وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ [ال عمران :۳۱] اور فرماتا ہے: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔ وَقَالَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا [النساء:٦٥] اور فرمایا: نہیں تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے ہر جھگڑے میں تجھے فیصلہ کن تسلیم نہ کریں پھر جو تم فیصلہ دو اس کے بارے میں اپنے دلوں میں معمولی حرج بھی محسوس نہ کریں اور صحیح صحیح تسلیم نہ کرلیں۔ وَقَالَ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ [النحل:٤٤] اور فرمایا: ہم نے آپ پر قرآن اس لیے اتارا ہے کہ آپ لوگوں پر واضح کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ وَقَالَ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ [القيامة: ١٩] اور فرمایا: پھر قرآن کے مفہوم کی وضاحت ہمارے ذمے ہے۔

(460)۔ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ ، عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم:٢٦٦٤، ابو داؤد حديث رقم:٤٦٠٤، ابن ماجة حديث رقم:١٢، سنن الدارمی حديث رقم: ٥٩٠، مسند احمد حديث رقم:١٧١٩٩]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت مقداد بن معدیکرب ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور ایک چیز اس کے ساتھ دی گئی ہے۔ خبردار وہ وقت دور نہیں جب ایک رجا ہوا آدمی اپنی مسندِ چودھراہٹ پر بیٹھا کہے گا، لوگو قرآن کو کافی سمجھو۔ اس میں جس چیز کو حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جس چیز کو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ حالانکہ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام قرار دیا ہے وہ اسی طرح ہے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہو۔

(461)۔ وَعَنْ حَسَّانَ ﷛ قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [سنن الدارمی حديث رقم:٥٩٢]۔

ترجمہ: حضرت حسان ﷛ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل نبی کریم ﷺ کے پاس سنت لے کر نازل ہوتے تھے جس طرح آپ پر قرآن لے کر نازل ہوتے تھے۔

(462)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَیْءٍ اَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ اُرِیْدُ حِفْظَهُ ، فَنَهَتْنِیْ قُرَیْشٌ ، وَقَالُوا تَكْتُبُ كُلَّ شَیْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰہِ ﷺ بَشَرٌ یَتَكَلَّمُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ ، فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فَاَوْمَا بِاِصْبَعِهٖ اِلٰی فِیْهِ ، وَ قَالَ اُكْتُبْ ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا خَرَجَ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ [ابو داؤد حدیث رقم:٣٦٤٦ ، دارمی حدیث رقم:٤٨٨]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ہر چیز سن کر لکھ لیتا تھا۔ میرا ارادہ زبانی یاد کرنے کا ہوتا تھا۔ قریش کے کچھ بزرگوں نے مجھے منع فرمایا۔ کہنے لگے تم جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنتے ہو ہر چیز لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں، آپ ناراضگی اور رضا کی حالت میں گفتگو فرماتے ہیں۔ میں لکھنے سے باز آ گیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے دھن مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: لکھا کر، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس میں سے حق کے سواء کچھ نہیں نکلتا۔

(463)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمٌ وَالْقَلْبُ یَقْظَانٌ ، فَقَالُوا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ یَقْظَانٌ، فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا وَجَعَلَ فِیْهَا مَاْدُبَةً ، وَبَعَثَ دَاعِیًا ، فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ ، وَمَنْ لَمْ یُجِبِ الدَّاعِیَ لَمْ یَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ یَاْكُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ ، فَقَالُوا اَوِّلُوهَا لَهُ یَفْقَهُهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ یَقْظَانٌ، فَقَالُوا، اَلدَّارُ الْجَنَّةُ ، وَالدَّاعِی مُحَمَّدٌ ﷺ ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصٰی مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ ، مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:٧٢٨١]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس فرشتے آئے اور آپ نیند فرما رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہے ہیں۔ اور ایک نے کہا آنکھ سو رہی اور دل جاگ رہا ہے۔ کہنے لگے تمہارے اس پیارے کی ایک خاص مثال ہے اس کی وہ مثال بیان کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہے ہیں۔ اور ایک نے کہا آنکھ سو رہی

اور دل جاگ رہا ہے۔ کہنے لگے اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے مکان بنایا اور اس میں لنگر پکایا اور دعوت دینے والے کو بھیجا۔ جس نے دعوت دینے والے کو قبول کیا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور لنگر میں سے کھایا اور جس نے دعوت دینے والے کو قبول نہ کیا وہ گھر میں داخل نہ ہوا اور لنگر میں سے نہ کھایا۔ کہنے لگے اس کی تعبیر بیان کرو تا کہ یہ سمجھ جائے۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہا ہے۔ ایک نے کہا آنکھ سو رہی ہے اور دل جاگ رہا ہے۔ پھر کہنے لگے گھر سے مراد جنت ہے۔ داعی سے مراد محمد ﷺ ہیں، جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ محمد ﷺ لوگوں کے درمیان حق و باطل کی پہچان ہے۔

(464)۔ عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ اَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي اَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُصَلِّي حَتّٰى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ١٦٦٨، مسلم حديث رقم: ١٦٢٣]۔

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مغرب اور عشاء کی نمازوں کو مزدلفہ میں جمع کرتے تھے، تاہم جب وہ اس گھاٹی سے گزرتے جس گھاٹی میں رسول اللہ ﷺ (قضائے حاجت کے لیے) مڑ گئے تھے تو اس میں داخل ہو کر قضائے حاجت کرتے اور وضو کرتے اور وہاں نماز نہیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ مزدلفہ میں پہنچ کر نماز پڑھتے تھے۔

(465)۔ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَاَوْصِنَا، فَقَالَ اُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَاِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُورِ، فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ١٧١٤٩، ابو داؤد حديث رقم: ٤٦٠٧، ترمذي حديث رقم: ٢٦٧٦، ابن ماجة حديث رقم: ٤٢]۔ سَنَدُهٗ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر اپنا چہرہ

اقدس ہماری طرف کرلیا اور ہمیں بڑا زبردست وعظ فرمایا جس سے آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور دلوں پر لرزہ طاری ہو گیا۔ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ایسے لگتا ہے کہ یہ خطاب آخری ہے۔آپ ہمیں وصیت فرمائیں۔فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔اور سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ ناک کٹا حبشی کیوں نہ (تمہارا امیر) ہو۔تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ جلد ہی بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت پر عمل کرو۔اس کے ساتھ چمٹے رہو اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔نئے نئے کاموں سے بچ کے رہنا۔ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(466)۔وَ کَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ اِلیٰ عُمَّالِہٖ بِتَعَلُّمِ السُّنَّةِ وَالْفَرَائِضِ وَاللَّحْنِ اَیِ اللُّغَةِ ، وَ قَالَ اِنَّ نَاسًا یُجَادِلُوْنَکُمْ یَعْنِی بِالْقُرْاٰنِ فَخُذُوْھُمْ بِالسُّنَنِ ، فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِکِتَابِ اللّٰہِ رَوَاہُ عَیَاض فِی الشِّفَآءِ [الشفاء ۲/۱۱]۔ قَوْلٌ جَیِّدٌ فِیْ حُجِّیَّتِ الْحَدِیْثِ

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا کہ سنتیں، فرائض اور لہجہ یعنی زبان سیکھیں اور فرمایا کہ لوگ تم سے قرآن پڑھ کر جھگڑا کرتے ہیں تم انہیں سنت دکھا کر پکڑا کرو۔بے شک سنتوں کے ماہر کتاب اللہ کو بہتر جانتے ہیں۔

(467)۔عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ﷺ قَالَ: أَمَرَنِی النَّبِیُّ ﷺ أَنْ آتِیَہُ بِطَبَقٍ یَکْتُبُ فِیْہِ مَا لَا تَضِلُّ أُمَّتُہُ مِنْ بَعْدِہٖ قَالَ: فَخَشِیْتُ أَنْ تَفُوْتَنِیْ نَفْسُہُ قَالَ:قُلْتُ إِنِّیْ أَحْفَظُ وَأَعِیْ قَالَ : أُوْصِیْ بِالصَّلَاةِ وَالزَّکَاةِ وَمَا مَلَکَتْ أَیْمَانُکُمْ [مسند احمد حدیث : ٦٩٦]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضٰی ﷺ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ کاغذ لے کر آؤ تا کہ میں کچھ باتیں لکھ دوں جن کے بعد میری امت گمراہ نہ ہو، مجھے اندیشہ ہوا کہ میں کاغذ ڈھونڈتا رہوں اور حضور کریم ﷺ کا وصال نہ ہو جائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں یاد کرلوں گا آپ زبانی ارشاد فرمادیں، فرمایا: میں تمہیں نماز اور زکوۃ اور غلاموں سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

(468)۔عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَھْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اکْتُبْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِأَبِیْ فُلَانٍ رواہ البخاری [البخاری حدیث رقم : ۱۱۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شریعت کے متعدد احکام ارشاد فرمائے، اتنے میں یمن سے ایک آدمی آگیا، اس نے عرض کیا یارسول اللہ یہ سب باتیں مجھے لکھ کردے دیں، آپ نے حکم دیا: اس آدمی کو لکھ کردے دو۔

(469)۔ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ﷛ فِی الْاٰیَةِ یَوْمَ تَبْیَضُّ وَجُوْهٌ هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ رَوَاهُ الْبَغْوِی وَابْنُ كَثِیْرٍ [معالم التنزیل للبغوی ۱/۳۳۹، تفسیر ابن کثیر ۱/۵۳۶]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہمانے آیت یَوْمَ تَبْیَضُّ وَجُوْهٌ کے بارے میں فرمایا کہ قیامت کے دن جن کے چہرے نورانی ہوں گے ان سے مراد اہلِ سنت ہیں۔

اَلْحُكْمُ بِالْكِتَابِ ثُمَّ بِالسُّنَّةِ ثُمَّ بِمَا قَضٰی بِهِ الصَّالِحُوْنَ ثُمَّ بِالْاِجْتِهَادِ

فیصلہ قرآن سے ہوگا پھر سنت سے پھر صالحین کے فیصلوں سے پھر اجتہاد سے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ [المائدہ:۴۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ کافر ہیں۔ وَقَالَ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ [النساء:۶۵] اور فرمایا: تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک آپ کو اپنے ہر جھگڑے میں فیصلہ کن تسلیم نہ کرلیں۔ وَقَالَ وَ مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا [النساء:۱۱۵] اور فرماتا ہے: جو اپنے پر ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول کی نافرمانی کرے گا اور مومنین کی راہ کے علاوہ کسی کی پیروی کرے گا ہم اُسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرے گا اور اسے جنہم میں واصل کریں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ وَ قَالَ كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ [ال عمران:۱۱۰] اور فرمایا: تم بہترین امت ہو۔ وَ قَالَ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ [النساء:۸۳] اور فرمایا: کاش یہ لوگ معاملے کو اللہ اور رسول اور اپنے میں سے اہل حل وعقد کی طرف لوٹاتے تو ان میں سے استنباط کے ماہر اس مسئلے کا حل نکال لیتے۔ وَقَالَ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ [النحل:۴۳] اور فرمایا: اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو۔

وَقَالَ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ [لقمٰن :١٥] اور فرمایا: میری طرف رجوع کرنے والوں کے راستے پر چل۔ وَقَالَ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ الآيه [التوبة :١٢٢] اور فرمایا: ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان میں سے ہر طبقے میں ایک گروہ نکل پڑتا۔

(470)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ، قَالَ كَيْفَ تَقْضِي اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟ قَالَ اَقْضِي بِكِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، قَالَ اَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالدَّارِمِيْ [ترمذی حدیث رقم:١٣٢٧، ابو داؤد حدیث رقم:٣٥٩٢، سنن الدارمی حدیث رقم: ١٧٠]۔ الحدیث حسن و اسنادہ لیس بمتصل والارسال لا یضرنا

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ آئے گا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی کتاب سے۔ فرمایا: اگر اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ گے تو پھر؟ عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔ فرمایا: اگر رسول اللہ کی سنت میں بھی نہ پاؤ تو پھر؟ عرض کیا پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔

راوی فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا۔ اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے نمائندے کو ایسی بات کی توفیق بخشی جو رسول کو پسند ہے۔

(471)۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ بِهٖ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ شَيْءٌ قَالَ بِهٖ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ شَيْءٌ قَالَ بِمَا قَالَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ فِيْهِ شَيْءٌ قَالَ بِرَاْيِهٖ رواه الحاكم [المستدرك للحاكم حديث رقم : ٤٤٦]۔ صحیح وافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن ابی بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو اگر وہ اللہ کی کتاب میں ہوتا تو آپ کتاب اللہ سے اس کا جواب دیتے اور اگر کتاب اللہ میں موجود نہ ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں موجود ہوتا تو آپ اسی سے اس کا جواب دیتے اور اگر رسول اللہ ﷺ سے اس کا جواب منقول

نہ ہوتا تو آپ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے جواب دیتے۔ اگر حضرت ابو بکر و عمر کی طرف سے اس مسئلہ کے بارے میں کوئی قول نہ ہوتا تو آپ اپنے اجتہاد کی روشنی میں فیصلہ کرتے۔

(472)۔وَعَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ ﷺ يَسْأَلُهُ ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَاِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَاِنْ شِئْتَ فَتَأَخَّرْ ، وَلَا اَرَى التَّأَخُّرَ اِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم:٥٣٩٩]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت قاضی شریح فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر ﷺ کی طرف راہنمائی لینے کیلئے خط لکھا۔ انہوں نے انہیں جوابا لکھا کہ جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے اس سے فیصلہ کرو۔ اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت سے، اگر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی نہ ہو تو پھر جو فیصلے اگلے نیک لوگوں نے دیے ہیں انکی روشنی میں فیصلہ کرو۔ اگر اللہ کی کتاب، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور صالحین کے فیصلوں میں بھی اسکا حل نہ ہو تو پھر اگر چاہو تو آگے بڑھو (یعنی خود اجتہاد کرو) اور اگر چاہو تو پیچھے رہو۔ ویسے میرے خیال میں تمہارا پیچھے رہنا بہتر ہے۔ والسلام علیکم۔

(473)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ وَلَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَلْيَجْتَهِدْ رَأْيَهُ ، وَلَا يَقُولُ اِنِّي اَخَافُ وَاِنِّي اَخَافُ ، فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ ، فَدَعْ مَا يُرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيبُكَ ، قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، هٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثٌ جَيِّدٌ جَيِّدٌ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم:٥٣٩٧]۔ ابو عبد الرحمن ھو الامام النسائی علیہ الرحمۃ

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جسکے سامنے مقدمہ پیش ہو تو وہ اس سے فیصلہ کرے جو اللہ کی کتاب میں ہے اور اگر اسکے پاس کوئی ایسا مسئلہ آجائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو پھر وہ اسکے مطابق فیصلہ کرے جو اسکے

نبی ﷺ نے فیصلہ کیا ہے۔ اگر اسکے پاس کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اسکے نبی ﷺ نے بھی اسکے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو تو اس کے مطابق فیصلہ کرے جو صالحین نے فیصلہ دیا ہے۔ اور اگر اس کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اس کے نبی نے بھی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو اور صالحین نے بھی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو تو اب اپنی رائے سے اجتہاد کرے اور اس طرح نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں میں ڈرتا ہوں۔ بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں۔ پس مشکوک کو چھوڑ کر یقینی بات کو پکڑ لو۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بڑی زبردست چیز ہے، زبردست چیز ہے۔

(474)۔وَعَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ لَوْ جَمَعْتَ النَّاسَ عَلٰى شَيْءٍ، فَقَالَ مَا يَسُرُّنِىْ اَنَّهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا، قَالَ ثُمَّ كَتَبَ اِلَى الْاٰفَاقِ وَ الْاَمْصَارِ لِيَقْضِىْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فُقَهَاؤُهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِىْ [سنن الدارمی حدیث رقم:۶۳۲]۔

ترجمہ: حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے عرض کیا گیا کہ کاش آپ لوگوں کو ایک ہی طریقے پر جمع کر دیتے۔ فرمایا مجھے اس بات سے کوئی خوشی نہیں ہے کہ لوگ اختلاف نہ کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے علاقوں اور شہروں میں لکھ بھیجا کہ ہر قوم اس کے مطابق فیصلہ کرے جس پر ان کے فقہاء کا اتفاق ہے۔

لُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ وَالْاِقْتِدَآءُ بِالْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ

جماعت کو لازم پکڑنا اور ائمہ مجتہدین کی اقتدا کرنا

(475)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِىْ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِى النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىْ [ترمذی حدیث رقم:۲۱۶۷]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا، اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ جو شاذ ہوا وہ آگ میں گرا دیا گیا۔

(476)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِىْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰى

ضَلَالَةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْاِخْتِلَافَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٣٩٥٠]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ بڑے گروہ کے ساتھ ہو جاؤ۔

(477)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِي كَمَا أَتٰى عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثُنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً ، قَالُوا مَنْ هِيَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ٢٦٤١]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر وہی وقت آئے گا جس طرح بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ قدم بہ قدم حتیٰ کہ اگر ان میں سے کوئی ایسا شخص تھا جو اپنی ماں کے پاس اعلانیہ گیا تھا تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا جو اسی طرح کرے گا۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک جہنمی ہوگا سوائے ایک ملت کے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: جس طریقے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

(478)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷛ قَالَ : مَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالَسِي وَالطَّبْرَانِي وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَرَوَاهُ مُحَمَّدٌ مَرْفُوعًا فِي مُوَطَّاهُ [موطا امام محمد صفحة ١٤٤، مسند ابو داؤد الطیالسی حدیث رقم :٢٤٣، ابو نعیم ٣٧٥/١ ، المعجم الاوسط حدیث رقم:٣٦٠٢ ، مسند احمد حدیث رقم:٣٥٩٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ فرماتے ہیں کہ جسے مومنین اچھا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے۔ اس حدیث کو امام محمد علیہ الرحمہ نے موطا میں مرفوعاً روایت فرمایا ہے۔

(479)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷛ قَالَ : خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا ، ثُمَّ قَالَ : هٰذَا سَبِيلُ اللّٰهِ ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَ قَالَ هٰذِهِ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ

يَدْعُو اِلَيْهِ وَقَرَأَ اِنَّ هٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِیماً فَاتَّبِعُوهُ الآية رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِی وَالدَّارِمِی وَرَوٰی مِثْلَهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ ﷺ [مسند احمد حديث رقم: ٤٤٣٦ ، سنن الدارمی حديث رقم: ٢٠٨، ابن ماجة حديث رقم: ١١]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے زمین پر خط کھینچا۔ پھر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے۔ پھر اسکے دائیں بائیں بہت سے خط کھینچے اور فرمایا یہ وہ راستے ہیں جن میں سے ہر ایک پر شیطان ہے جو اس راستے کی طرف بلاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی اتباع کرو''۔

(480)۔وَعَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّی لَا اَدْرِی مَا بَقَائِی فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِن بَعْدِی وَاَشَارَ اِلٰی اَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ اَبِی شَيْبَةَ فِی الْمُصَنَّفِ [ترمذی حديث رقم: ٣٦٦٣ ، ابن ماجة حديث رقم: ٩٧ ، مسند احمد حديث رقم: ٢٣٣٠٧، السنن الكبریٰ للنسائی حديث رقم: ١١١٧٥، ابن ابی شيبة ٤٧٣/٧]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت حذیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے اندر میں نے کتنا عرصہ باقی رہنا ہے۔ میرے بعد آنے والے ان دو کی پیروی کرنا اور حضرت ابوبکر و عمر کی طرف اشارہ فرمایا۔

(481)۔وَعَنْ تَمِيمِ الدَّارِی ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلدِّيْنُ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت تمیم داری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین مخلصانہ طریقے سے حق ادا کرنے کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کا؟ فرمایا: اللہ کا، اسکی کتاب کا، مسلمانوں کے ائمہ کا اور عوام کا۔

(482)۔وَعَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدرِی ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ، وَ اِنَّ رِجَالًا يَاْتُونَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِی الدِّيْنِ، فَاِذَا اَتَوكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ٢٦٥٠ ، ابن ماجة حديث رقم: ٢٤٩]۔ وَقَالَ الْبُخَارِی عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِی تَفْسِيرِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ اِمَامًا [الفرقان: ٧٤]،

اَئِمَّةٌ نَقْتَدِی بِمَن قَبْلَنَا وَیَقْتَدِی بِنَا مَنْ بَعْدَنَا [بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک لوگ تمہارے تابع ہوں گے۔لوگ تمہارے پاس زمین کے کونے کونے سے دین کی فقہ حاصل کرنے کے لیے آئیں گے۔جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں اچھی تربیت دینا۔

امام بخاری علیہ الرحمہ نے اللہ کریم کے ارشاد: وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَاماً کی تفسیر میں نقل فرمایا ہے کہ: ہم ان کی پیروی کرتے ہیں جو ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں اور ہمارے بعد آنے والوں نے ہماری پیروی کرنی ہے۔

(483)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو وَاَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ، فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ، فَلَهُ اَجْرَانِ، وَ اِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَاَخْطَأَ، فَلَهُ اَجْرٌ وَاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٤٤٨٧، بخاری حدیث رقم:٧٣٥٢، ابو داؤد حدیث رقم:٣٥٧٤، ابن ماجة حدیث رقم:٢٣١٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حاکم نے فیصلہ دیا۔اس نے اجتہاد کیا اور درست اجتہاد کیا تو اسے دو اجر ملیں گے۔اور جب حاکم نے فیصلہ دیا۔اس نے اجتہاد کیا اور خطا ہو گئی تو اسے ایک اجر ملے گا۔

اَلْعَافِیَةُ فِی الْاِقْتِدَاءِ بِمَنْ قَدْ مَاتَ

خیریت اسی میں ہے کہ فوت شدہ لوگوں کی اقتدا کی جائے

(484)۔عَنِ ابنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْیَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَیَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَیْهِ الْفِتْنَةُ اُولٰئِكَ اَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، اَبَرَّهَا قُلُوبًا، وَاَعْمَقَهَا عِلْمًا، وَ اَقَلَّهَا تَكَلُّفًا، اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِیِّهٖ، وَلِاِقَامَةِ دِیْنِهٖ، فَاعْرِفُوا لَهُمْ فَضْلَهُمْ، وَاتَّبِعُوهُمْ عَلٰی آثَرِهِمْ، وَ تَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ اَخْلَاقِهِمْ، وَسِیَرِهِمْ، فَاِنَّهُمْ كَانُوا عَلَی الْهُدَی الْمُسْتَقِیْمِ رَوَاهُ رَزِیْنٌ كَمَا فِی الْمِشْكٰوةِ [مشکوٰۃ المصابیح حدیث رقم:١٩٣ وعزاہ الیٰ رزین]۔

اخرجه ابن عبد البر فی جامع بيان العلم وفضله ۲/۹۷ من طريق قتادة عنه فهو منقطع ورواه ابو نعيم فی الحلية ۱/۳۰۵ من طريق عمر بن نبهان عن الحسن عن ابن عمر

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ فرمایا: جو پیروی کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے ان کے طریقے پر چلے جوفوت ہو چکے ہیں۔ بے شک زندہ آدمی فتنوں سے محفوظ نہیں ہوتا۔ وہ لوگ محمد ﷺ کے صحابہ ہیں جو اس امت میں سب سے افضل تھے، انکے دل سب سے نیک تھے، علمی طور پر سب سے گہرے تھے، تکلف میں سب سے کم تھے، اللہ نے انہیں اپنے نبی کی صحبت کیلیے اور دین کی اقامت کیلیے منتخب فرمایا تھا۔ ان کے فضائل کو پہچانو، قدم بہ قدم انکی پیروی کرو۔ جس قدر ہو سکے انکے اخلاق اور طریقے سے سبق حاصل کرو۔ وہی لوگ سیدھی ہدایت پر تھے۔

(485)۔ وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَيَبْقىٰ حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ اَوِالتَّمَرِ، لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۶۴۳۴]۔

ترجمہ: حضرت مرداس اسلمی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صالح لوگ چلے جائیں گے۔ جتنا پہلے تھا اتنا صالح تھا۔ باقی محض ردی بھوسہ رہ جائے گا جسطرح جو کا یا کھجور کا چھلکا ہوتا ہے۔ اللہ انکی کوئی پرواہ نہ کرے گا۔

مَنِ افْتٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ

جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا، اگر ٹھیک بھی تھا تو غلط ہوا

(486)۔ عَنْ جُنْدُبٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْانِ بِرَأْيِهِ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَاَبُوْدَاوٗد [ترمذی حدیث رقم:۲۹۵۲، ابو داؤد حدیث رقم:۳۶۵۲]۔ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت جندب ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہا، اگر وہ ٹھیک بھی تھا تو غلط کیا۔

(487)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۶۷۵۰]۔ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں جس بات کا علم نہ ہو اسے اس کے جاننے والے کے حوالے کر دو۔

(488)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّوَالُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ٣٣٧، ابن ماجة حديث رقم: ٥٧٢، دار قطني حديث رقم: ٧٢٣، السنن الكبرىٰ للبيهقي ١/٢٢٧]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہالت کے مرض کا واحد علاج سوال ہے۔

اَلْاَصْلُ فِي الْاَشْيَآءِ اِبَاحَةٌ

ہر چیز کی اصلیت مباح ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ [الانعام: ١١٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تم پر حرام کیا گیا ہے اس کی تفصیل ہم نے تمہارے لیے بیان کردی ہے۔ وَقَالَ لَا تَسْئَلُوا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ [المائده: ١٠١] اور فرمایا: ایسی چیزوں کے بارے سوال نہ کرو کہ اگر تم پر ظاہر کی جائیں تو پھر برا لگے۔

وَقَالَ قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ [الانعام: ١٤٥] اور فرمایا: فرمادو جو کچھ مجھ پر نازل ہوا ہے میں اس میں کھانے والے کے کھانے کو حرام نہیں پاتا۔

(489)۔عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَ حَرَّمَ حُرُمَاتٍ ، فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا ، فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَآءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطني حديث رقم: ٤٣٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ثعلبہ خشنی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے فرائض کو فرض قرار دیا ہے انہیں ضائع مت کرو۔ اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، انہیں پامال نہ کرو، اس نے کچھ حدود قائم کی ہیں انہیں عبور نہ کرو اور کچھ چیزوں سے خاموشی اختیار فرمائی ہے ان میں بحث مت کرو۔

(490)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَآءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَآءَ تَقَذُّرًا ، فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ ﷺ وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ ، فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ الآية رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٣٨٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہلِ جاہلیت کچھ چیزوں کو کھاتے تھے اور کچھ چیزوں کو ناپاک سمجھتے ہوئے ترک کر دیتے تھے۔ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو بھیجا۔ اور اپنی کتاب اتاری، اپنے حلال کو حلال کیا اور اپنے حرام کو حرام کیا۔ لہٰذا جس چیز کو اللہ نے حلال قرار دیا وہ حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے خاموشی اختیار فرمائی اس کی معافی ہے اور یہ آیت پڑھی قُلْ لَا اَجِدُ فِيمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ۔

(491)۔وَعَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ، قَالَ، اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهٖ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:١٧٢٦، ابن ماجة حدیث رقم:٣٣٦٧]۔ غَرِيْبٌ مُرْسَلٌ

ترجمہ: حضرت سلمان ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور نیل گائے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہو اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہو اور جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی ہے وہ ان چیزوں میں سے ہے جن کی اللہ نے معافی دی ہے۔

(492)۔وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَئَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٦١١٦، بخاری حدیث رقم:٧٢٨٩، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦١٠]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی۔ اب اسکے سوال کرنے کیوجہ سے حرام کر دی گئی۔

اَلْبِدْعَةُ السَّيِّئَةُ وَالْبِدْعَةُ الْحَسَنَةُ

بُری بدعت اور اچھی بدعت

(493)۔عَنْ جَرِيْرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنسائی وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیْ وَرَوَی مِثْلَهٗ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ [مسلم حدیث رقم:۲۳۵۱، ۲۳۵۲ ، نسائی حدیث رقم:۲۵۵٤ ، ابن ماجة ۲۰۳ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۵۱٦]۔

ترجمہ: حضرت جریر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے اپنے اجر میں کمی ہو۔ اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کیا اس کا گناہ اسے ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی ہو۔

(494)۔وَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ فِی جَمَاعَةِ التَّرَاوِیْحِ ، نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۲۰۱۰ ، مؤطا امام مالك كتاب الصلوٰة فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضانحدیث رقم:۳]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے تراویح کی جماعت کے بارے میں فرمایا کہ: یہ اچھی بدعت ہے۔

(495)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِی اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٤٤٩٢، بخاری حدیث رقم:۲٦۹۷ ،ابو داؤد حدیث رقم:٤٦۰٦ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱٤]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہماری اس شریعت میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہ ہو تو اسے رد کر دیا جائے گا۔

(496)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَیْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۲۰۰۵ ، نسائی حدیث رقم:۱۵۷۸، ابن ماجة حدیث رقم:٤۵ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۲]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھی بات کتاب اللہ کی ہے۔ اور بہترین طریقہ محمد کا طریقہ ہے اور سب سے بڑی برائی نئے نئے کام ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

سُنَنُ الزَّوَائِدِ حُكْمُهَا حُكْمُ الْمُسْتَحَبِّ

زائدہ سنتیں مستحب کے حکم میں ہیں

(497)۔عَنْ رَافِعِ بنِ خَدِيجٍ ﷺ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ، فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ؟ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ، قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا، قَالَ فَتَرَكُوهُ فَنَقَصَتْ، قَالَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَائِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦١٢٧]۔

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ شریف میں جلوہ افروز ہوئے۔ وہ لوگ کھجور کے پودوں میں پیوند لگاتے تھے (جلدی پھل دینے والے پودے کی قلم لیتے تھے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا یہی طریقہ ہے۔ فرمایا: شاید تم ایسا نہ کرو تو بہتر ہو۔ انہوں نے وہ طریقہ چھوڑ دیا تو نقصان ہوا۔ انہوں نے یہ بات آپ ﷺ سے عرض کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں، جب میں تمہیں تمہارے دین سے متعلق کوئی حکم دوں تو اسے لے لو۔ اور جب اپنی رائے سے تمہیں کوئی بات کہوں تو میں ایک بشر ہی ہوں۔

(498)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦١٢٨، ابن ماجة حديث رقم:٢٤٧١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے دنیا کے معاملات کو بہتر جانتے ہو۔

(499)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ أَبُودَاؤد وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حديث

رقم:٣٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٣٧ ، سنن الدارمی حديث رقم:٦٦٦]۔ سنده ضعيف ، فيه من لا يعرف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سرمہ لگائے تو تین طاق تعداد میں لگائے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جو ڈھیلے استعمال کرے تو طاق تعداد میں کرے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جس نے کچھ کھایا اور پھر دانتوں میں خلال کر کے نکالا تو اسے تھوک دے اور جو زبان گھمانے سے زبان کے ساتھ لگ گیا اسے نگل لے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جو پاخانے کے لیے باہر گیا اسے چاہیے کہ کسی چیز کی اوٹ میں بیٹھے۔ اور کچھ نہ ملے تو ریت کا ٹیلہ بنا کر اس کی طرف پیٹھ کرلے۔ بے شک شیطان بنی آدم کی شرم گاہ سے کھیلتا ہے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

كِتَابُ الْعِلْمِ وَالتَّعْلِيْمِ

علم اور تعلیم کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ قُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا [طٰهٰ: ١١٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہہ اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

تَعْرِيْفُ الْعِلْمِ

علم کی تعریف

(500) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ ، اٰيَةٌ مُحْكَمَةٌ، اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ ، اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ ، وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٢٨٨٥، ابن ماجة حديث رقم:٥٤]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ ، ثلاثة : اى معرفة ثلاثة اشياء ، آية محكمة : اى غير منسوخة او ما لا يحتمل الا تاويلا واحدا ، سنة قائمة : اى ثابتة صحيحة منقولة عن رسول الله ﷺ معمول بها ، فريضة عادلة : اى مستقيمة ما اتفق عليه المسلمون

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم تین چیزیں ہیں۔ محکم آیات یا قائم شدہ سنت یا عدل والا فریضہ۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے فاضل ہے۔

ضَرُوْرَةُ الْعِلْمِ

علم کی ضرورت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعٰلِمُوْنَ [العنكبوت:٤٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان باتوں کو عالموں کے سواء کوئی نہیں سمجھتا۔

(501)۔عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوَاهِرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٢٤]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ إِلٰى قَوْلِهِ ﷺ كُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور نااہل کے سامنے علم کی بات رکھنے والا ایسے ہے جیسے خنزیر کے گلے میں ہیرے، موتی اور سونا پہنانے والا۔

(502)۔عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنَ [اخرجه ابن عدى:٩٦٣، والبيهقى فى المدخل:٣٢٤، والشعب:١٦٦٣]۔ وقال البيهقى فى شعب الايمان: الحديث شبه مشهور و اسناده ضعيف، وقد روى من اوجه كلها ضعيفة۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو، خواہ چین میں ہو۔

فَضْلُ الْعِلْمِ وَالتَّفَقُّهِ

علم اور فقہ حاصل کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ [الزمر:٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟ وَقَالَ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ [المجادلة:١١] اور فرمایا: تم میں جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا، اللہ ان کے درجات بلند کرتا ہے۔

(503)۔عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حديث رقم:٢٣٨٩، ٤٩٥٦، بخارى حديث رقم:٧١]۔

ترجمہ: حضرت معاویہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جس کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، اور بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔

(504)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِیْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ وَالْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ [ابن ماجة: ٢٢٩ ، سنن الدارمی: ٣٤٩]۔ فی إسناده ضعيفان: عبد الرحمن بن زياد وعبد الرحمن بن رافع

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا یہ دونوں اچھا کام کر رہے ہیں، ان میں سے ایک محفل دوسری محفل سے اچھی ہے، ایک محفل والے اللہ سے دعائیں مانگ رہے ہوں اور اس کی طرف رغبت رکھتے ہیں مگر اللہ کی مرضی ہو تو انہیں عطاء کر دے اور اس کی مرضی ہو تو عطاء نہ کرے، جبکہ دوسری محفل والے فقہ اور علم سیکھ رہے ہیں اور جاہلوں کو سکھا رہے ہیں، اس محفل والے افضل ہیں، میں معلم بنا کر ہی بھیجا گیا ہوں، پھر آپ ﷺ اس محفل والوں کے پاس بیٹھ گئے۔

(505)۔وَعَنْ اَبِیْ حَنِيْفَةَ قَالَ وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِیْ سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِيْنَ وَاَنَا ابْنُ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَرَأَيْتُ حَلْقَةً عَظِيْمَةً ، فَقُلْتُ لِاَبِیْ حَلْقَةُ مَنْ هٰذِهٖ ؟ فَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ تَفَقَّهَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْاَعْظَمُ فِیْ مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ٢٠]۔

ترجمہ: حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں اسی (٨٠) ہجری میں پیدا ہوا اور میں نے اپنے والد کے ساتھ چھیانوے ہجری میں حج ادا کیا۔ میں اس وقت سولہ برس کا جوان تھا۔ جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو میں نے ایک عظیم حلقہ دیکھا۔ میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کیا یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: صحابیِٔ رسول عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی کا۔ میں شوقِ زیارت میں جلدی سے آگے بڑھا۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے دین کی فقہ حاصل کی اللہ اس کے تمام مہمات حل کر دے گا اور اسے وہاں

سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

(506)۔وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِى الدَّرْدَآءِ فِى مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَآءِ اِنِّى جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِى اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ ، قَالَ فَاِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا اَسْلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ ، وَاِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِى جَوْفِ الْمَآءِ ، وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ ، وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ لَمْ يُوَرِّثُوا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِى وَاَبُوْدَاؤد وَابْنُ مَاجَةَ وَ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِى [ترمذی حدیث رقم:۲۶۸۲ ، ابو داؤد حدیث رقم:۳۶۴۱ ، ابن ماجة حدیث رقم:۲۲۳، مسند احمد حدیث رقم:۲۱۷۷۳، سنن الدارمی حدیث رقم:۳۴۷]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت کثیر ابنِ قیس فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابودرداء ﷺ کے پاس دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ان کے پاس ایک آدمی آیا۔کہنے لگا اے ابودرداء میں آپکے پاس مدینۃ الرسول ﷺ سے ایک حدیث کی خاطر آیا ہوں۔میں نے سنا ہے آپ وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔میں کسی اور کام سے نہیں آیا۔انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جس نے علم حاصل کرنے کیلئے سفر کیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلائے گا۔اور بے شک فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔اور بے شک آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اور پانی کے اندر مچھلیاں عالم کے لیے استغفار کرتی ہیں۔اور بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہوتی ہے۔اور بے شک علماء، انبیاء کے وارث ہیں وہ دینار اور درہم کے وارث نہیں ہوتے بلکہ علم کے وارث ہوتے ہیں۔جس نے اسے حاصل کرلیا اسے وافر حصہ نصیب ہوا۔

(507)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا ، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا ، فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ ، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِى [مسلم

حدیث رقم:٦٧٩٦، بخاری حدیث رقم:١٠٠، ترمذی حدیث رقم:٢٦٥٢، ابن ماجة حدیث رقم:٥٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ بندوں میں سے ایک ہی جھٹکے سے اچک لے۔ بلکہ علماء کے قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا۔ حتیٰ کہ ایک عالم بھی باقی نہ رہے گا۔لوگ جاہلوں کو اپنا رئیس بنالیں گے۔ پھر ان پر سوال کیے جائیں گے۔ وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(508)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٢٦٨١، ابن ماجة حدیث رقم:٢٢٢]۔ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے بھاری ہے۔

(509)۔وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ﷺ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ وَاَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٢٦٨٥]۔ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ان میں سے ایک عابد ہے اور دوسرا عالم۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ آدمی پر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں والے اور زمین والے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور حتیٰ کہ مچھلیاں بھی لوگوں کو نیکی سکھانے والے پر رحمت بھیجتی ہیں۔

(510)۔عَنِ الشَّعْبِي: صَلّٰى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقُرِّبَتْ اِلَيْهِ بَغْلَتُهٗ لِيَرْكَبَهَا فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَخَذَ بِرِكَابِهٖ، فَقَالَ زَيْدٌ: خَلِّ عَنْهُ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. هٰكَذَا اُمِرْنَا اَنْ نَّفْعَلَ بِالْعُلَمَاءِ وَالْكُبَرَاءِ، فَقَبَّلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَدَهٗ وَقَالَ: هٰكَذَا اُمِرْنَا اَنْ نَّفْعَلَ بِاَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا ﷺ [طبرانی: ٤٧٤٦، مستدرك حاكم: ٥٨٨١، ٥٨٨٥]۔

ترجمہ: امام شعبی تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت ﷺ نے کسی کی نمازِ جنازہ پڑھی، اس کے بعد ان کا خچر ان کے قریب لایا گیا تاکہ اس پر سوار ہوں، اتنے میں سیدنا ابن عباس ﷺ تشریف لائے اور ان کی رکاب پکڑ لی، حضرت زید نے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے! رکاب چھوڑ دیں، حضرت ابن عباس نے فرمایا: ہمیں اسی طرح علماء اور بزرگوں کا احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے، حضرت زید بن ثابت نے ان کا ہاتھ چوما اور فرمایا: ہمیں اسی طرح اپنے نبی ﷺ کے اہل بیت کا احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اَلْعِلْمُ بِالتِّكْرَارِ وَالْمُذَاكَرَةِ

تکرار اور مذاکرہ کے ذریعے علم کا حصول

(511)۔عَنِ بنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَرْوِىَ حَدِيْثًا ، فَلْيُرَدِّدْهُ ثَلَاثًا رَوَاهُ الدَّارِمِى [سنن الدارمی حدیث رقم:٦١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمرو ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص حدیث کو روایت کرنا چاہے تو چاہیے کہ اسے تین بار دوہرالے۔

(512)۔وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ مِنَّا حَدِيْثًا ، فَتَذَاكَرُوْهُ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِى [سنن الدارمی حدیث رقم:٦١١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم لوگ ہم سے حدیث سنو تو اسے آپس میں سن سنالیا کرو۔

(513)۔وَعَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِى ﷺ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيْثَ فَاِنَّ الْحَدِيْثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ الدَّارِمِى [سنن الدارمی حدیث رقم:٦٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ حدیث کو آپس میں دوہرالیا کرو۔ بے شک ایک حدیث دوسری حدیث کو کھینچتی ہے۔

(514)۔وَعَنِ الشَّعْبِى قَالَ كَانَ سِتَّةٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَتَذَاكَرُوْنَ الْعِلْمَ ، مِنْهُمْ عَلِىُّ بْنُ اَبِى طَالِبٍ ، وَاُبَىٌّ ، وَاَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى حِدَةٍ ، وَعُمَرُ ، وَزَيْدٌ ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِى كِتَابِ الْاٰثَارِ [کتاب الآثار صفحة ٨٦٦]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ محمد کریم ﷺ کے صحابہ میں سے چھ افراد علمی مذاکرات کرتے تھے۔ان میں حضرت علی بن ابی طالب، حضرت اُبی، حضرت ابو موسیٰ کسی حد تک، حضرت عمر، حضرت زید اور حضرت ابن مسعود ﷺ شامل ہیں۔

(515)۔عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [المستدرك للحاكم حديث رقم : ٣٦٣]۔ صحيح على شرط مسلم وافقه الذهبى

ترجمہ: حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ فرمایا: علم کو تحریر کے ذریعے محفوظ کرو۔

اَقْسَامُ الْعِلْمِ

علم کی اقسام

(516)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وِعَائَيْنِ ، فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبَلْعُوْمُ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم: ١٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو علم سیکھے ہیں۔ان میں سے ایک میں تم لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہوں۔مگر وہ جو دوسرا ہے اگر میں اسے بیان کروں تو یہ حلقوم کاٹ دیا جائے۔

(517)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰيَةٍ مِنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَلِكُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ رَوَاهُ فِى شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة ١/١٨٠ حديث رقم:١٢٢]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن سات قرأتوں پر نازل کیا گیا ہے۔ان میں سے ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور ہر علم والے کی ایک حد ہے۔

(518)۔وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِىِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ، فَعِلْمٌ فِى الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمَ النَّافِعُ ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِى [سنن الدارمى حديث رقم:٣٦٨]۔ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علم دو قسم کا ہے۔ایک علم دل میں ہوتا ہے۔وہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے۔وہ اللہ عزوجل کی آدم کے بیٹے پر حجت ہے۔

عَلَامَاتُ الْعَالِمِ

عالم کی نشانیاں

(519)۔وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فِی قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالیٰ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ قَالَ مَنْ خَشِيَ اللّٰهَ فَهُوَ عَالِمٌ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:۳۳۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ کے بارے میں مروی ہے کہ فرمایا: جو اللہ سے ڈرا وہ عالم ہے۔

(520)۔وَعَنِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ عَالِماً حَتّیٰ لَا يَحْسُدَ مَنْ فَوْقَهُ وَلَا يَحْقِرَ مَنْ دُونَهُ وَلَا يَبْتَغِي بِعِلْمِهِ ثَمَناً رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۹۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی آدمی عالم نہیں ہو سکتا جب تک اپنے سے اوپر والے پر حسد نہیں چھوڑتا، اپنے سے نیچے والے کو حقیر سمجھنا نہیں چھوڑتا اور اپنے علم سے دولت کمانا نہیں چھوڑتا۔

إِيَّاكُمْ وَشَرَّ الْعُلَمَآءِ

برے علماء سے بچ کے رہو

(521)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۴۶۱ ، ترمذی حدیث رقم:۲۶۶۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے سن کر آگے پہنچا دو خواہ ایک آیت ہی ہو۔اور بنی اسرائیل سے روایت لے لیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔اور جس نے جان بوجھ کر میرے بارے میں جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(522)۔وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ، فَقَالَ لَا تَسْئَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَسَلُونِي عَنِ الْخَيرِ ، يَقُولُهَا ثَلَاثاً ، ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شَرُّ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ خَيرَ الْخَيرِ خَيرُ الْعُلَمَآءِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:۳۷۴]۔ اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت احوص بن حکیم اپنے والد ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے شر کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: مجھ سے شر کے بارے میں مت پوچھو بلکہ مجھ سے خیر کے بارے میں پوچھو۔ آپ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا: خبردار! سب سے بڑا شر علماء کا شر ہے اور سب سے بڑی بھلائی علماء کی بھلائی ہے۔

(523)۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَالِمٌ لَا یَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم: ٢٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ شریر وہ عالم ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

(524)۔ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِهِ الْعُلَمَآءَ اَوْلِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَآءَ اَوْیَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَیْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ٢٦٥٤]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم اسلیے حاصل کیا کہ علماء کو اپنے پاس بٹھائے یا بے وقوفوں سے بحث کرے، یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے، اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا۔

(525)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ، وَلٰکِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْیَا لِیَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْیَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَیْهِمْ سَمِعْتُ نَبِیَّکُمْ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ، کَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْیَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰهُ فِیْ اَیِّ اَوْدِیَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ٢٥٧ ، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ١٨٨٨]۔ ذَا ضَعِیْفٌ وَشَاهِدُهٗ صَحِیْحٌ [ابن ماجة حدیث رقم: ٤١٠٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر اہل علم حضرات علم کی حفاظت کریں اور اسے علمی اہلیت والوں کے سامنے رکھیں تو وہ اس کے ذریعے اپنے ہم زمانہ لوگوں کی سیادت کریں۔ لیکن انہوں نے اسے دنیا والوں پر خرچ کیا ہے تاکہ ان کی دنیا میں سے کچھ حاصل کریں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ علماء دنیا والوں کے سامنے ہلکے پڑ گئے۔ میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے فرمایا: جس نے اپنی تمام ہمت ایک آخرت کے مشن پر لگا دی اللہ اس کی دنیاوی مہمات میں خود کفایت فرمائے گا اور جس نے دنیا کے احوال کے پیچھے اپنی ہمت بکھیر دی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں، دنیا کی جس وادی

میں جا ہے بھٹک کر ہلاک ہو جائے۔

(526)۔وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمي حديث رقم: ٢٢٠]۔ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ فرماتے ہیں کہ: اسلام کو تین چیزیں منہدم کر دیتی ہیں۔ عالم کا پھسل جانا اور منافق کا قرآن پڑھ کر بحث کرنا اور گمراہ حکمرانوں کی حکومت۔

(527)۔عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّخَعِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسٌ مَعَ عَلِيٍّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَالْكُوفَةُ يَوْمَئِذٍ إِخْصَاصٌ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ: اَلصَّلَاةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلْعَصْرِ فَقَالَ: اِجْلِسْ فَجَلَسَ، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: هٰذَا الْكَلْبُ يُعَلِّمُنَا بِالسُّنَّةِ، فَقَامَ عَلِيٌّ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ رواه الحاكم [المستدرك للحاكم حديث رقم: ٧١٠]۔ صحيح وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت زیاد بن عبدالرحمان نخعی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی المرتضی ﷺ کی خدمت میں بڑی مسجد میں بیٹھے تھے اور ان دنوں کوفہ محض چھپر تھا۔ آپ کے پاس مؤذن آیا اور عصر کی نماز کی اطلاع دیتے ہوئے کہنے لگا: اے امیر المومنین نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جا۔ وہ دوبارہ لوٹ کر آیا اور وہی بات دہرائی۔ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔ حضرت علی المرتضی ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہمیں عصر پڑھائی۔

عَلَيْكُمْ بِخَيْرِ الْعُلَمَاءِ

اچھے علماء کا ساتھ دو

(528)۔عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٢٦، سنن الدارمي حديث رقم: ٤٢٣، ٤٢٨]۔ وَرَوَى الدَّيْلَمِي مِثْلَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعاً

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: بے شک یہ علم دین ہے، خوب غور کر لیا کرو تم اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو؟

(529)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ فِيْمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ

لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا رَوَاهُ ابُوْدَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٩١، المستدرك حديث رقم: ٨٧٧٠، ٨٧٧١]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سیکھا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سر پر ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کردیں گے۔

(530)۔وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذرِيِّ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُوْلُهٗ ، يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِيْنَ وَاِنْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [اخرجه البيهقى فى السنن الكبرىٰ ١٠/٢٠٩]۔ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس علم کی ذمہ داری ہر بعد میں آنے والے زمانے کے بہترین لوگ اٹھائیں گے، وہ اس میں سے غالیوں کی تحریف، تخریب کاروں کی موڑ توڑ اور جاہلوں کی ہیرا پھیری کی نفی کر کے دکھادیں گے۔

(531)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ [مسند احمد: ٢٩٥١، ابو داؤد: ٣٦٥٩، ابن حبان: ٦٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے سنتے ہو اور لوگ تم سے سنیں گے، اور جنہوں نے تم سے سنا ہے بعد والے لوگ ان سے سنیں گے۔

(532)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ ﷛ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ حَتّٰى يَتَعَلَّمَ الآخِرُ فَإِذَا هَلَكَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يَتَعَلَّمَ الآخِرُ هَلَكَ النَّاسُ [سنن الدارمى: ٢٥٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ربیعہ ﷛ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک پہلا عالم موجود ہے حتی کہ وہ اپنے بعد کوئی دوسرا آدمی تیار کر جائے، جب پہلا شخص دوسرے کو تیار کیے بغیر مر گیا تو لوگ ہلاک ہونے لگیں گے۔

(533)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِيرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِهِ اذْهَبِ اطْلُبِ الْعِلْمَ ، فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَحَدَّثَهُ بِأَحَادِيثَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ

يَا بُنَيَّ اذْهَبْ فَاطْلُبِ الْعِلْمَ ، فَغَابَ عَنْهُ أَيْضاً زَمَاناً ثُمَّ جَاءَهُ بِقَرَاطِيسَ فِيهَا كُتُبٌ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ هَذَا سَوَادٌ فِي بَيَاضٍ فَاذْهَبِ اطْلُبِ الْعِلْمَ ، فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ لِأَبِيهِ سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّكَ مَرَرْتَ بِرَجُلٍ يَمْدَحُكَ وَمَرَرْتَ بِآخَرَ يَعِيبُكَ ، قَالَ إِذاً لَمْ أَلُمِ الَّذِي يَعِيبُنِي وَلَمْ أَحْمَدِ الَّذِي يَمْدَحُنِي ، قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِصَفِيحَةٍ قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ لَا أَدْرِي أَمِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ ، فَقَالَ إِذاً لَمْ أُهَيِّجْهَا وَلَمْ أَقْرَبْهَا۔فَقَالَ اذْهَبْ فَقَدْ عَلِمْتَ[سنن الدارمی:۳۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عمیرہ فرماتے ہیں کہ:ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے کہا: جاؤ علم حاصل کرو۔وہ لڑکا چلا گیا اور کچھ عرصہ غائب رہا۔جب واپس آیا تو اس نے اپنے والد کے سامنے کچھ احادیث بیان کیں۔اسکے والد نے کہا: جاؤ علم حاصل کرو۔وہ لڑکا دوبارہ کچھ عرصہ غائب رہا۔پھر وہ کچھ کاغذات لے کر واپس آیا جس میں تحریریں تھیں۔اسکے والد نے اسے کہا: یہ محض سفید کاغذوں پر کالی سیاہی ہے۔جاؤ علم حاصل کرو۔وہ لڑکا پھر چلا گیا۔پھر تیسری بار جب واپس آیا تو اپنے والد سے کہنے لگا: آپ جو چاہیں مجھ سے پوچھ لیں۔والد نے کہا بتاؤ اگر تم کسی ایسے آدمی کے پاس سے گزرو جو تمہاری تعریف کرے اور دوسرے آدمی کے پاس سے گزرو جو تمہارے عیب بیان کرے تو تم کیا کرو گے؟ لڑکے نے کہا: اس صورت حال میں عیب بیان کرنے والے کا برا نہیں مناؤں گا اور تعریف کرنے والے پر خوش نہیں ہوں گا۔پھر والد نے کہا: اگر تم سونے یا چاندی کا ٹکڑا زمین پر گرا ہوا پاؤ تو پھر کیا کرو گے؟ لڑکے نے کہا: میں اسے نہیں اٹھاؤں گا بلکہ اس کے قریب بھی نہیں جاؤں گا۔والد نے کہا جاؤ!اب تم علم سیکھ چکے ہو۔

رُجُوعُ الْعَالِمِ إِلَى الصَّوَابِ

عالم کا اپنی تحقیق سے رجوع کرنا

(534)۔جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي غِبْتُ عَنِ امْرَأَتِي سَنَتَيْنِ فَجِئْتُ وَهِيَ حُبْلَى فَشَاوَرَ عُمَرُ ﷺ نَاسًا فِي رَجْمِهَا فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ﷺ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ كَانَ لَكَ عَلَيْهَا سَبِيلٌ فَلَيْسَ لَكَ عَلَى مَا فِي بَطْنِهَا سَبِيلٌ فَاتْرُكْهَا حَتَّى تَضَعَ فَتَرَكَهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَدْ خَرَجَتْ ثَنَايَاهُ فَعَرَفَ الرَّجُلُ الشَّبَهَ فِيهِ فَقَالَ :ابْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

فَقَالَ عُمَرُ ﷺ عَجَزَتِ النِّسَاءُ أَنْ يَلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ لَوْلَا مُعَاذٌ لَهَلَكَ عُمَرُ [السنن الكبرىٰ للبيهقي جلد۷ صفحہ۴۴۳، جامع المسانيد لابن كثير ۳۶۳/۱۱، ابن عساكر ۳۷۴/۲۴، سير اعلام النبلاء جلد۱ صفحه۴۵۲، الاصابه لابن حجر صفحه۱۸۴۸].

ترجمہ: ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا کہ میں دو سال تک گھر سے غائب رہا ہوں، واپس آیا ہوں تو میری بیوی حاملہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس عورت کو رجم کرنے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ فرمایا، حضرت معاذ ابن جبل ﷺ نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین اس کے پیٹ میں بچے کا کیا قصور؟ اسے بچے کی پیدائش تک چھوڑ دیجیے۔ آپ اس عورت کو سزا دینے سے رک گئے۔ جب وہ بچہ پیدا ہوا تو اس کے دانت نکلے ہوئے تھے۔ اس شخص نے بچے کو شباہت سے پہچان لیا اور کہنے لگا رب کعبہ کی قسم یہ میرا بیٹا ہے۔ سیدنا عمر فاروق ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کے بارے میں فرمایا: عورتیں اس بات سے عاجز آ گئی ہیں کہ معاذ جیسا بیٹا پیدا کریں، اگر معاذ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

(535)۔رُوِيَ اَنَّ اِمْرَأَةً رَدَّتْ عَلٰى عُمَرَ ﷺ وَ نَبَّهَتْهُ عَلَى الْحَقِّ وَهُوَ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَلٰى مَلَإٍ مِّنَ النَّاسِ فَقَالَ : اَصَابَتْ اِمْرَأَةٌ وَ اَخْطَأَ رَجُلٌ [المصنف لعبد الرزاق: ۱۶۰/۶]۔

ترجمہ: ایک عورت نے حضرت عمر فاروق ﷺ کی تردید کی اور انہیں حق کی طرف متوجہ کیا، آپ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: یہ عورت صحیح کہتی ہے، مرد سے غلطی ہوئی۔

(536)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَنْ مَسْئَلَةٍ فَقَالَ فِيْهَا ، فَقَالَ الرَّجُلُ : لَيْسَ هٰكَذَا وَ لٰكِنْ كَذَا وَ كَذَا ، قَالَ عَلِيٌّ اَصَبْتَ وَاَخْطَأْتُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ [تفسير ابن جرير حديث : ۱۴۹۶۷]۔

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ سے کسی آدمی نے کوئی مسئلہ پوچھا، آپ نے اس کا جواب دیا، پاس سے کسی نے کہا کہ یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے بلکہ اس طرح ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ نے فرمایا: یعنی تم نے ٹھیک کہا اور میری تحقیق درست نہ تھی، ہر علم والے سے اوپر علم والا ہے۔

(537)۔عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَاسًا اِرْتَدُّوْا عَلٰى عَهْدِ عَلِيٍّ ﷺ فَاَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ اَنَا كُنْتُ قَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ

فَاقْتُلُوهُ وَلَمْ أَكُنْ أُحَرِّقُهُمْ لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا ؓ فَقَالَ: وَيْحَ ابْنُ عَبَّاس [مستدرك حاكم حديث رقم: ٦٤٠٥]۔

ترجمہ: حضرت عکرمہ ؓ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کے زمانے میں لوگ مرتد ہوئے تو آپ نے انہیں آگ سے جلا دیا۔ سیدنا ابنِ عباس ؓ کو پتا چلا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو ان لوگوں کو ویسے قتل کر دیتا، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو دینِ اسلام سے مرتد ہوا اسے قتل کر دو۔ میں انہیں جلا کر نہ مارتا اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: کسی کو اللہ کا عذاب مت دو۔ سیدنا علی المرتضیٰ نے فرمایا: واہ ابنِ عباس۔

(538)۔عَنْ طَاوُسٍ قَالَ رُبَّمَا رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ الرَّأْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ [سنن الدارمی: ٦٣٤]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس تابعی فرماتے ہیں کہ: کئی دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رائے قائم کرتے تھے مگر بعد میں اس سے رجوع کر لیتے تھے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ [ال عمران: ١١٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ وَقَالَ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ [ال عمران: ١٠٤] اور فرمایا: تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو اسلام کی دعوت دے۔ وَقَالَ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ [حم السجدة: ٣٣] اور فرمایا: اس سے اچھی بات کس کی ہے جس نے اللہ کی طرف دعوت دی، اور نیک عمل کیے، اور کہا کہ بے شک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ وَقَالَ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ الْاٰيه [النحل: ١٢٥] اور فرمایا: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت سے دعوت دو۔ وَقَالَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ [المائده: ٧٩] اور فرمایا: وہ لوگ انہیں برائی سے منع نہیں کرتے تھے جو بھی کرتے۔ وَقَالَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ [البقرة: ١٨٥] اور فرمایا: اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے۔ وَقَالَ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ [ال عمران: ١٥٩] اور فرمایا: یہ اللہ کی

رحمت ہے کہ تم ان پر نرمی کرتے ہو۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ [حم:٣٤] اور فرمایا: اچھے طریقے سے تردید کرو، ایسا لگے کہ جس شخص کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ جگری دوست ہو۔ وَقَالَ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا [الفرقان:٦٣] اور فرمایا: جب ان سے جاہل مخاطب ہوتے ہیں تو یہ انہیں سلام کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ وَقَالَ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا [التحريم:٦] اور فرمایا: اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ وَقَالَ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ [التوبة:١٢٢] اور فرمایا: ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر طبقے سے لوگ دین کی فقہ حاصل کرنے کے لیے نکل پڑتے اور جب واپس آتے تو اپنی قوم کو ڈر سناتے۔

(539)۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ﷜ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٧٧، ابو داؤد حديث رقم:١١٤٠، ترمذى حديث رقم:٢١٧٢، ابن ماجة حديث رقم:٤٠١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔ پھر اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے۔ پھر اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

(540)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخارى حديث رقم:٢٤٠٩، ٢٥٥٤، ٢٥٥٨، ٢٧٥١، ٥١٨٨، ٥٢٠٠، ٧١٣٨، ابو داؤد حديث رقم:٢٩٢٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور بچوں کی نگران ہے اسے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال پر نگران ہے اسے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(541)۔وَعَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلٰثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ، اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَآءِ هِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَة[مسند احمد حديث رقم:٢١٦٤٥، ترمذی حديث رقم:٢٦٥٦، ٢٦٥٧، ٢٦٥٨، ابو داؤد حديث رقم: ٣٦٦٠، ابن ماجة حديث رقم:٢٣٠، ٢٣١، ٢٣٢، سنن الدارمی حديث رقم:٢٣٤، ٢٣٥، ٢٣٦]۔ رواه جماعة بالفاظ مختلفة

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ آباد رکھے اس شخص کو جس نے میری بات کو سنا اور اسے یاد رکھا اور آگے پہنچا دیا۔ کتنے ہی علمی نکات رٹنے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ان نکات کی خود کوئی سمجھ نہیں ہوتی اور کتنے ہی علمی نکات جاننے والے ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ بیان کرتے ہیں تو اگلا ان سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ اللہ کی خاطر مخلصانہ عمل، مسلمانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی اکثریت کا ساتھ دینا۔ بس بے شک ان کی دعوت (کی برکت) ان کی پشت پناہی کرتی ہے۔

اَحَادِيْثُ الرَّوَافِضِ :عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ رَوَاهُ الْكُلِيْنِي فِي الْكَافِي فِي بَابِ التَّقِيَّةِ[الاصول من الكافی حديث رقم:٢٢٣٤] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ تِسعَةَ اَعشَارِ الدِّيْنِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ، وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا فِي النَّبِيْذِ وَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ الْكُلِيْنِي فِي الْكَافِي[الاصول من الكافی حديث رقم:٢٢٣٥] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّكُمْ عَلٰى دِيْنٍ مَنْ كَتَمَهُ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَذَاعَهُ اَذَلَّهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْكُلِيْنِي فِي الْكَافِي فِي بَابِ الْكِتْمَانِ[الاصول من الكافی حديث رقم:٢٢٥٩]۔

روافض کی احادیث

ترجمہ: حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نیکی تقیہ یعنی دین کو چھپانے کا نام ہے اور برائی اسے ظاہر کرنا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: بے شک دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے۔ جو تقیہ نہیں کرتا اسکا کوئی دین نہیں اور تقیہ ہر چیز میں ہے سوائے نبیذ والی شراب کے اور موزوں پر مسح کرنے کے اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ ایسے دین پر ہو کہ جس نے اسے چھپایا اللہ اسے عزت دے گا اور جس نے اسے ظاہر کیا اللہ اسے ذلیل کرے گا۔

اَلدَّعْوَةُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمُعَامَلَةُ عَلٰى قَدرِ عُقُوْلِ النَّاسِ وَضَرُوْرَتِهِمْ

حکمت کے ذریعے دعوت دینا اور لوگوں سے انکی عقل اور ضرورت کے مطابق پیش آنا

(542)۔عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ نَحْوَ اَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلٰى اَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ، فَاِذَا عَرَفُوْا ذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَاِذَا صَلُّوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فَقِيْرِهِمْ فَاِذَا اَقَرُّوْا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيْ [بخاری حدیث رقم:۷۳۷۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے معاذ بن جبل کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا تم اہلِ کتاب قوم کی طرف جا رہے ہو۔پس پہلی چیز جس کی طرف تم انہیں دعوت دو یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ کی توحید کو مانیں، پھر جب وہ اسے سمجھ جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔پھر جب وہ نماز پڑھنے لگ جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر انکے مال میں سے زکوۃ فرض کی ہے۔جو ان کے امیر سے لی جائے اور غریب کو دی جائے۔پھر جب وہ لوگ اس کا اقرار کرلیں تو ان سے زکوۃ وصول کرو اور لوگوں کا اچھا اچھا مال نہ چھین لینا۔

(543)۔وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِيْ [مسلم حدیث رقم:۷۱۲۹، بخاری حدیث رقم:۷۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ لوگوں کو ہر جمعرات کے دن وعظ فرماتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ و نصیحت کریں۔فرمایا: میرے لیے اس میں رکاوٹ یہ ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ آپ لوگوں کو بیزار کردوں۔میں تمہیں کبھی کبھی وعظ کرتا ہوں جس طرح نبی کریم ﷺ ہمیں کبھی کبھی وعظ فرماتے تھے ہمارے اکتا جانے کے پیش نظر۔

(544)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ تِسْعَ سِنِيْنَ فَمَا اَعْلَمُهٗ قَالَ لِيْ قَطُّ لِمَ

فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئاً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٦٠١٤، بخاری حدیث رقم:٦٠٣٨]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نو سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آپ نے مجھے کبھی یہ فرمایا ہو کہ یہ یہ کام تم نے کیوں کیا؟ اور نہ ہی مجھ میں کبھی کوئی عیب نکالا۔

(545)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِىٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَهْ مَهْ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ، ثُمَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَاتَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ وَاِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَمَرَ رَجُلاً مِنَ الْقَوْمِ فَجَآءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَّآءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِم [مسلم حديث رقم :٦٦١ ، بخاری حديث رقم :٢١٩، ٦٠٢٥، ٦١٢٨، نسائی حدیث رقم:٥٣ ، ابن ماجة حديث رقم:٥٢٨]۔

ترجمہ: آپ ﷺ ہی سے روایت ہے کہ فرمایا: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے کہا رک جا، رک جا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا پیشاب نہ روکو۔ اسے چھوڑ دو۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا یہ مسجدیں اس پیشاب جیسی چیزوں کے لیے نہیں ہوتیں اور نہ ہی نجاست کے لیے ہوتی ہیں۔ یہ تو اللہ کے ذکر کے لیے، نماز کے لیے اور قرآن پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں۔ یا جیسے بھی رسول اللہ ﷺ نے اسے سمجھایا۔ پھر آپ ﷺ نے حاضرین میں سے ایک آدمی کو حکم دیا، وہ پانی کا ایک ڈول لایا اور اس پر بہا دیا۔

(546)۔وَعَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ حَتّٰى تَبْلُغَ اِبْطَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ ؟ فَقَالَ يَا بَنِي فَرُّوْخَ اَنْتُمْ هٰهُنَا ، لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ ، سَمِعْتُ خَلِيْلِي يَقُوْلُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم :٥٨٦، نسائی حديث رقم:١٤٩،

مسند احمد حديث رقم:۸۸٦۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا۔ وہ نماز کے لیے وضو فرما رہے تھے۔ آپ اپنا ہاتھ اتنا بڑھاتے تھے کہ بغلوں تک چلا جاتا تھا۔ میں نے عرض کیا اے ابو ہریرہ یہ کیسا وضو ہے؟ انہوں نے فرمایا اے چوزے کے بچے تم کہاں کھڑے ہو؟ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم لوگ یہاں کھڑے ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے پیارے ﷺ سے سنا ہے فرمایا: مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہے۔

(547)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُودَاؤد [ابو داؤد حديث رقم:٤٨٤٢]۔ ذكره مسلم تعليقاً في مقدمته والحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں سے انکے مرتبے کے مطابق پیش آیا کرو۔

لَاتُفَرِّقُوا اَمْرَ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ

اس امت کا شیرازہ مت بکھیرو جب یہ متحد ہو

(548)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَو لَا حَدَاثَةُ قَومِكِ بِالْكُفرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبرَاهِيمَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٣٢٤٠، بخارى حديث رقم:١٥٨٥، نسائى حديث رقم:٢٩٠١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اگر تیری قوم کے کافر ہو جانے کا ڈر نہ ہوتو میں کعبہ کو گرا دوں۔ پھر اسے بنیادِ ابراہیمی پر تعمیر کروں۔

(549)۔وَعَنْ اَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بِي وَمُعَاذِ بنِ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَختَلِفَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِمُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٥٢٦، بخارى حديث رقم:٣٠٣٨، مسند احمد حديث رقم:١٩٧٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو فرمایا: دونوں آسانی کرنا مشکلات پیدا نہ کرنا۔ لوگوں کو خوش رکھنا متنفر نہ کرنا، دونوں ایک جیسی بات کرنا اور اختلاف نہ کرنا۔

(550)۔وَعَنْ اَبِي مُوسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَحَداً مِنْ اَصحَابِهٖ فِي

بَعضِ اَمرِہٖ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤٥٢٥ ، بخاری حدیث رقم:٦٩ ، ابو داؤد حدیث رقم:٤٨٣٥ ، مسند احمد حدیث رقم:١٩٥٩١]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے کسی صحابی کو کسی مشن پر روانہ کرتے تو فرماتے خوش رکھو، تنفر نہ کرو اور آسانی پیدا کرو اور مشکلات پیدا مت کرو۔

(551)۔وَعَنْ عَرْفَجَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَن اَرَادَ اَن يُفَرِّقَ اَمرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِناً مَن كَانَ رَوَاهُ مُسْلِم

[مسلم حدیث رقم:٤٧٩٦ ، ابو داؤد حدیث رقم:٤٧٦٢ ، نسائی حدیث رقم:٤٠٢١]۔

ترجمہ: حضرت عرفجہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرمایا: جلد ہی ایسے ایسے معاملات ہوں گے۔تو جو شخص اس امت کا شیرازہ بکھیرنے کا ارادہ کرے جب کہ یہ متحد ہو تو اسے تلوار سے مارو۔خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

لَا تَخْتَلِفُوا حَتّٰى تَرَوا فِي الْحَاكِمِ كُفراً بَوَاحاً

جب تک حکمران میں کھلا کفر نہ دیکھو، اختلاف نہ کرو

(552)۔عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَإِنِّي اَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتّٰى يَكُونَ النَّاسُ جَمَاعَةً اَوْ اَمُوتَ كَمَا مَاتَ اَصْحَابِي وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرٰى اَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰى عَنْ عَلِيٍّ الْكِذْبُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٣٧٠٧]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ اپنے فیصلے اسی طرح کرتے رہو جس طرح تم پہلے کرتے رہے ہو۔ میں اختلاف کو ناپسند کرتا ہوں حتیٰ کہ تمام لوگ ایک جماعت ہو جائیں یا مجھے موت آجائے جیسا کہ میرے ساتھی فوت ہو چکے ہیں اور امام ابن سیرین کی تحقیق یہ تھی کہ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے منسوب کر کے روایت کی جانے والی اکثر باتیں من گھڑت جھوٹ ہوتی ہیں۔

(553)۔وَعَنْ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ ﷺ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَبَايَعنَاهُ ، فَكَانَ فِيمَا اَخَذَ عَلَينَا ، اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَينَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ ، قَالَ إِلَّا اَنْ تَرَوا كُفراً بَوَاحاً عِنْدَكُم مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ رَوَاهُ مُسْلِم

وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٤٧٧١، بخاری حديث رقم: ٧٠٥٥]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بلایا اور ہم نے آپ سے بیعت کی۔ آپ نے ہم سے جو وعدے لیے ان میں یہ بھی تھا کہ ہم نے اپنی خوشی یا ناخوشی میں، تنگی اور فراخی میں، حالات سے متاثر ہو جانے کے باوجود سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور اس پر کہ ہم حکومتی معاملات کو متنازع نہیں بنائیں گے۔ سوائے اس کے کہ تم کھلا کفر دیکھ لو اور تمہارے پاس اس معاملے میں اللہ کی طرف سے واضح دلیل موجود ہو۔

لَاتُسْرِعُوا اِلَى الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ

کفر کا فتویٰ دینے میں جلدی نہ کرو

(554)۔وَعَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلاً قَرَءَ آيَةً وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَءُ خِلَافَهَا، فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَ قَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُ [بخاری حديث رقم: ٢٤١٠، ٣٤٧٦، ٥٠٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو ایک آیت پڑھتے سنا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ میں اس آدمی کو پکڑ کر نبی کریم ﷺ کے پاس لایا اور آپ کو ساری بات عرض کی۔ میں نے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔ فرمایا: تم دونوں ٹھیک ہو۔ اختلاف مت کرو۔ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا اور ہلاک ہو گئے۔

(555)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِاَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ كَانَ كَمَا قَالَ اِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٢١٦، بخاری حديث رقم: ٦١٠٤، ترمذی حديث رقم: ٢٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے کسی بھائی کو کافر کہا ان میں ایک اس کفر کا حقدار ہو گیا۔ اگر اس نے صحیح کہا تو صحیح ورنہ وہ کفر اس کی اپنی طرف لوٹ جائے گا۔

كِتَابُ الطَّهَارَةِ
طہارت کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ [التوبة:١٠٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

بَابُ الْمِيَاهِ
پانیوں کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا [الفرقان:٤٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا۔

(556) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَاءُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ رَوَاهُ التِّرمِذِي وَأَبُودَاوُد وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [موطا امام مالك كتاب الطهارة باب الطهور للوضوء حديث رقم :١٢، موطا امام محمد صفحة ٦٧، ترمذى حديث رقم:٦٩، ابو داؤد حديث رقم:٨٣ ، نسائى حديث رقم:٥٩، ابن ماجة حديث رقم:٣٨٦ ،٣٨٧، سنن الدارمى حديث رقم:٧٣٣ ، مسند احمد حديث رقم:٨٧٥٦]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال پوچھا۔ عرض کیا یارسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہتے ہیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کرلیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

(557) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَمُسلِم وَالْبُخَارِي [شرح معانى الآثار للطحاوى ١٣/١، مسلم حديث رقم:٦٥٦ ، ٦٥٧ ، بخارى حديث رقم:٢٣٩، ابو داؤد حديث رقم :٦٩ ، ترمذى حديث رقم:٦٨، نسائى حديث رقم:٥٨، مسند احمد حديث رقم:٨٥٧٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے جو چل نہ رہا ہو۔ پھر اسی میں غسل کرے گا۔

(558)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٥٦٠، بخاری حدیث رقم: ١٦٢، ابو داؤد حدیث رقم: ١٤٠، نسائی حدیث رقم:٨٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے جاگے تو اپنے وضو کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھولے۔ تم میں سے کسی کو کچھ معلوم نہیں کہ اسکے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

(559)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوا حَوْضاً ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ ؟ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَاصَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا ، فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا [موطا امام مالككتاب الطهارة باب الطهور للوضوء حديث رقم :١٤، موطا امام محمد صفحة ٦٦]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ ایک وفد کے ساتھ نکلے جس میں عمرو بن عاص ﷺ بھی تھے۔ حتیٰ کہ سب ایک حوض پر پہنچے۔ حضرت عمرو بن عاص نے حوض کے مالک سے فرمایا: اے صاحب حوض! کیا تیرے حوض پر درندے آتے رہتے ہیں؟ حضرت عمر بن خطاب نے اسے فرمایا اے صاحب حوض! ہمیں مت بتاؤ ہم درندوں والے حوض پر جاتے رہتے ہیں اور وہ ہمارے حوض پر آتے رہتے ہیں۔

(560)۔وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءً ، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ ، قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِي اَنْظُرُ اِلَيْهِ ، فَقَالَ اَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَتَ اَخِي ؟ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَاَبُودَاوٗد وَالنَّسَائِي [ترمذی حديث رقم :٩٢، ابو داؤد حديث رقم :٧٥ ، نسائی حديث رقم :٦٨، ابن ماجة حديث رقم: ٣٦٧ ، سنن الدارمی حديث رقم: ٧٤٠ ، موطا امام مالك كتاب الطهارةباب الطهور للوضوء

حدیث رقم:۱۳، مسند احمد ۳۰۳/۵ حدیث رقم:۲۲۶٤۱، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۷/۱]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت کبشہ بنتِ کعب بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جو ابن ابی قتادہ کی زوجہ تھیں کہ حضرت ابو قتادہ ان کے گھر آئے۔ انہوں نے انہیں وضو کرایا۔ اس دوران بلی آئی اور وہ اس میں سے پینے لگی۔ ابو قتادہ نے برتن اس کے سامنے کر دیا حتیٰ کہ اس نے پی لیا۔ حضرت کبشہ کہتی ہیں کہ ابو قتادہ نے دیکھا میں انہیں گھور کر دیکھ رہی تھی۔ انہوں نے فرمایا اے بھتیجی تم حیران ہو رہی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ نجس نہیں ہوتی۔ یہ تمہارے گھر میں آنے جانے والے مردوں اور عورتوں میں سے ہے۔

(561)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۷۳۱، بخاری حدیث رقم: ۲۵۰]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔

(562)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ جَمِيعاً فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [مؤطا امام محمد صفحة ٦١]۔ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں شوہر اور بیویاں اکٹھے وضو کرتے تھے۔

(563)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۷٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلی درندہ ہے۔

(564)۔ وَعَنْهُ قَالَ سُؤْرُ الْهِرَّةِ يُهْرَاقُ وَيُغْسَلُ الْاِنَاءُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۸/۱]۔ سؤر الهرة مكروه استعماله مع وجود غيره

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلی کا جھوٹا بہا دیا جائے اور برتن ایک یا دو مرتبہ دھو دیا جائے۔

(565)۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ وَلْيَغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَرَوَى الدَّارَقُطْنِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ مَرْفُوْعاً بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ وَ مَوْقُوْفاً عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ بِسَنَدٍ حَسَنٍ [ابن عدی ۳٦٦/۲، سنن الدارقطنی حدیث رقم: ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۳، ۱۹٤، السنن الکبریٰ للبیهقی ۲٤۰/۱، شرح معانی الآثار للطحاوی ۲۱/۱]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا لاک لے تو اسے بہادے اور برتن کو تین مرتبہ دھوئے۔

(566)۔وَكَانَ اَبُوهُرَيْرَةَ ﷺ يَرٰى اَنَّ الثَّلٰثَ يُطَهِّرُ الْاِنَاءَ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيْهِ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲۱/۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ کی تحقیق یہ تھی کہ کتے کے جھوٹے برتن کو تین مرتبہ دھونا پاک کر دیتا ہے۔

(567)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا حَدَّثَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقِيْلَ لَهٗ اَهٰذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ؟ فَقَالَ كُلُّ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يُحَدِّثُهُمْ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۹/۱]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے کوئی روایت بیان کرتے تو آپ سے پوچھا جاتا کہ یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے؟ وہ فرماتے ابو ہریرہ ﷺ کی ہر بات نبی کریم ﷺ سے لی گئی ہوتی ہے، وہ یہ بات اس لیے کرتے تھے کہ ابو ہریرہ انہیں ہر بات نبی کریم ﷺ ہی کی بتاتے تھے۔

(568)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ وَمُسْلِمٌ [مسند امام اعظم:۳۷ ، مسلم حدیث رقم:۸۱۲]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب چمڑے کو رنگ لیا گیا تو پاک ہو گیا۔

(569)۔وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ ، فَلْتَقْرُصْهُ ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ، ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِى [مسلم حدیث رقم:۶۷۵ ، بخاری حدیث رقم:۲۲۷، ۳۰۷، ابو داؤد حدیث رقم:۳۶۱ ، نسائی حدیث رقم:۳۹۴، ابن ماجۃ حدیث رقم:۶۲۹]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حکم ہے جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے مل دے پھر وہ اسے پانی کے ساتھ دھو کر

پاک کرلے پھر نماز پڑھ لے۔

(570)۔وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٧٢، بخاری حديث رقم:٢٣٠، ابو داؤد حديث رقم:٣٧٣، ترمذی حديث رقم:١١٧، نسائی حديث رقم:٢٩٥، ابن ماجة حديث رقم:٥٣٦، مسند احمد حديث رقم:٢٥١٥١]۔

ترجمہ: حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جاتی ہے، تو فرمایا میں اسے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھو دیتی تھی۔ آپ نماز کے لیے نکلتے تھے اور دھلائی کا نشان آپ کے کپڑے پر موجود ہوتا تھا۔

(571)۔وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَجْلَسَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٦٥، بخاری حديث رقم:٢٢٣، ابو داؤد حديث رقم:٣٧٤، ترمذی حديث رقم:٧١، ابن ماجة حديث رقم:٥٢٤، نسائی حديث رقم:٣٠٢، موطا امام مالك كتاب الطهارة حديث رقم:١١٠]۔

ترجمہ: حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر جس نے ابھی تک کھانا شروع نہیں کیا تھا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود مبارک میں بٹھایا۔ اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور بہا دیا اور اسے دھویا نہیں۔

رِوَايَةُ الرَّوَافِضِ: سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ جِلْدِ الْخِنْزِيرِ يُجْعَلُ دَلْوًا يُسْتَقٰى بِهِ الْمَاءُ، فَقَالَ لَا بَأْسَ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ [من لا يحضره الفقيه حديث رقم:١٤]۔

روافض کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خنزیر کی جلد کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا اس کا ڈول بنایا جا سکتا ہے جس کے ذریعے پانی نکالا جائے تو فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء کے آداب کا باب

(572)-عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ، قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ یَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٦١٨، ابو داؤد حدیث رقم:٢٥، مسند احمد حدیث رقم:٨٨٧٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دھتکارے ہوؤں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ دھتکارے ہوئے کون ہیں۔ فرمایا: جو لوگوں کے راستے میں پاخانہ کرتے ہیں یا انکے سائے میں۔

(573)-وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰی لَا یَرَاهُ اَحَدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ [ابو داؤد حدیث رقم:٢، ابن ماجة حدیث رقم:٣٣٥]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنا دور تک چلے جاتے حتیٰ کہ آپ کو کوئی بھی نہ دیکھتا۔

(574)-وَعَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْنَسْتَنْجِیَ بِالْیَمِیْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِرَجِیْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٦٠٦، ترمذی حدیث رقم:١٦، نسائی حدیث رقم:٤١، ابو داؤد حدیث رقم:٧، ابن ماجة حدیث رقم:٣١٦، مسند احمد حدیث رقم:٢٣٧٨١]۔

ترجمہ: حضرت سلمان ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قضائے حاجت کے وقت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے، یا دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے یا تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا کرنے یا اونٹ کی لید یا ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

(575)-وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [مسلم حدیث رقم:٥٦٢، بخاری حدیث رقم:١٦١، نسائی حدیث رقم:٨٨، ابن ماجة حدیث رقم:٤٠٩، ترمذی حدیث رقم:٢٧، دارمی حدیث رقم:٧٠٧، موطا امام مالك كتاب الطهارة حدیث رقم:٣، مسند احمد حدیث رقم:٧٢٤٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ڈھیلا استعمال کیا وہ طاق تعداد میں ڈھیلے استعمال کرے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

(576)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرجِسَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حديث رقم:٢٩، نسائی حديث رقم:٣٤، مسند احمد حديث رقم:٢٠٨٠٣]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سرجس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بل میں پیشاب ہرگز نہ کرے۔

(577)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ، مَا كَانَ يَبُولُ اِلَّا قَاعِدًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي [مسند احمد حديث رقم:٢٥٦٥١، ترمذی حديث رقم:١٢، نسائی حديث رقم:٢٩، ابن ماجة حديث رقم:٣٠٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس نے تم سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے اس کی تصدیق مت کرنا۔ آپ ﷺ صرف اور صرف بیٹھ کر پیشاب فرماتے تھے۔

(578)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَكَذَافِي التِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حديث رقم:٢٧، ترمذی حديث رقم:٢١، نسائی حديث رقم:٣٦، ابن ماجة حديث رقم:٣٠٤]۔ اَلْحَدِيثُ ثَابِتٌ اِلٰى قَوْلِهٖ ﷺ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے پھر اسی میں غسل کرے یا وضو کرے۔ عام طور پر وسواس اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

(579)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٨٣١، بخاری حديث رقم:١٤٢، ابو داؤد حديث رقم:٤، ترمذی حديث رقم:٥، نسائی حديث رقم:١٩، ابن ماجة حديث رقم:٢٩٨، سنن الدارمی حديث رقم:٦٧٣، مسند احمد حديث رقم:١١٩٥٣]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اے اللہ میں خباثت اور خبیثوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(580)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، غُفْرَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِى وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِى [ترمذی حدیث رقم :٧، ابن ماجة حدیث رقم : ٣٠٠، ابو داؤد حدیث رقم: ٣٠، سنن الدارمی حدیث رقم: ٦٨٤، مسند احمد حدیث رقم: ٢٥٢٧٤]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو فرماتے تھے: میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔

(581)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنِّى الْاَذٰى وَعَافَانِى رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:٣٠١]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو فرماتے تھے: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت کو دور فرمایا اور مجھے آسائش بخشی۔

(582)۔وَعَنْ اَبِى اَيُّوبَ وَجَابِرٍ وَ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِى الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ؟ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِى بِالْمَاءِ، فَقَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:٣٥٥]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ وَشَوَاهِدُهٗ صَحِيْحَةٌ

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری، حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہِ انصار بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے۔ تمہارا پاکیزگی کا طریقہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم نماز کے لیے نیا وضو کرتے ہیں اور جنابت کا غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ فرمایا: وہ یہی ہے اسی طرح کرتے رہو۔

بَابُ الْوُضُوءِ

وضو کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ الْآيَه [المائده: ٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے مونہوں کو دھولیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت، اور اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت۔

(583)۔عَنْ عُثْمَانَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ [مسلم حدیث رقم:٥٧٨، مسند احمد حدیث رقم:٤٧٨ ، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٢٧٣١]۔

ترجمہ: حضرت عثمان ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، اس کے جسم سے گناہ نکل گئے حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل گئے۔

(584)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَآءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٥٨٩ ، بخاری حدیث رقم:٨٨٧ ، ٧٢٤٠ ، ترمذی حدیث رقم:٢٢ ، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٨٧، مسند احمد حدیث رقم:٧٣٥٨ ، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٢٧٦٩ ، ٢٧٧١]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ فکر نہ ہوتی کہ میری امت پر گراں گزرے گا تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(585)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم :٥٧ ، مسند احمد حدیث رقم: ٢٥٣٢٧]۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات میں یا دن میں جب بھی سو کر جاگتے تھے تو وضو سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔

(586)۔وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاتٌ لِلرَّبِّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُ وَالدَّارِمِيُ وَالنَّسَائِي [مسند احمد حديث رقم: ٢٤٢٥٨، بخاری كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ :٢٧ السِّوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ، سنن النسائی حدیث رقم :٥، سنن الدارمی حدیث رقم:٦٨٨، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:٣٨٤]۔ سَنَدُهُ صَحِيحٌ

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کو پاک کرنے اور رب کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔

(587)۔وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفاً رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [مسند احمد حديث رقم :٢٦٣٩٤، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:٢٧٧٣ ، ٢٧٧٤]۔ اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نماز کے لیے مسواک کیا جاتا ہے وہ اس نماز سے ستر گنا افضل ہے جس کے لیے مسواک نہیں کیا جاتا۔

(588)۔وَعَنْ عُثْمَانَ ﷺ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثاً، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثاً، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثاً، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثاً، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثاً، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثاً، ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٥٣٩، بخاری حديث رقم:١٥٩، ابو داؤد حديث رقم:١٠٦، نسائی حدیث رقم:٨٥، مسند احمد حدیث رقم: ٤٨٠]۔

ترجمہ: حضرت عثمان غنی ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا۔ پھر کلی کی اور ناک جھاڑی پھر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا، پھر اپنا بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھویا، پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا۔

(589)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ اَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلٰثاً ثَلٰثاً، ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُورُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُو دَاؤُد وَالتِّرْمَذِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/٢٦، ابو داؤد حدیث رقم :١١١، ١١٤، ١١٦، ترمذی حدیث رقم:٤٨، ٤٩، سنن النسائی حدیث رقم:٩٦]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضٰی ﷺ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے تین تین بار اعضاء دھو کر وضو فرمایا۔ پھر فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے۔

(590)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا فِی صِفَةِ الْوُضُوءِ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاَدْخَلَ اِصْبَعَیْهِ السَّبَّاحَتَیْنِ فِی اُذُنَیْهِ وَمَسَحَ بِاِبْهَامَیْهِ ظَاهِرَ اُذُنَیْهِ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَالنَّسَائِی [ابو داؤد حدیث رقم:١٣٥ ، نسائی حدیث رقم: ١٤٠، ابن ماجة حدیث رقم:٤٢٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے وضو کے طریقے کے بارے میں مروی ہے کہ پھر آپ نے اپنے سر کا مسح فرمایا اور اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور اپنے انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے باہر کے حصے پر مسح فرمایا۔

(591)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَأُوا بِمَیَامِنِکُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:٤١٤١ ، مسند احمد حدیث رقم :٨٦٧٣ ، ابن ماجة حدیث رقم:٤٠٢]۔ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنے دائیں اعضاء سے شروع کرو۔

(592)۔وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَالتِّرْمَذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:١٤٢ ، ترمذی حدیث رقم:٧٨٨ ، نسائی حدیث رقم:٨٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:٤٠٧]۔

ترجمہ: حضرت لقیط بن صبرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعضاء کو بھر بھر کے وضو کرو۔ اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو سوائے اس کے کہ تم روزے سے ہو۔

(593)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ فِی خَیْشُوْمِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم :٥٦٤، بخاری حدیث رقم:٣٢٩٥ ، نسائی حدیث رقم: ٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے اٹھے تو

تین بار ناک میں پانی ڈالے۔ بے شک شیطان اس کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔

(594)۔وَعَنْ عُثْمَانَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحيَتَهُ فِي الوُضُوءِ رَوَاهُ التِرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۱ ، ابن ماجة : ۴۳۰ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۷۰۸]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عثمان ﷺ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ وضو میں اپنی داڑھی مبارک میں خلال فرماتے تھے۔

(595)۔وَعَنْ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْكُم مِن اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبلِغُ اَو فَيُسبِغُ الوُضُوءَ ، ثُمَّ يَقُولُ اَشهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبدُهٗ وَ رَسُولُهٗ وَفِي رِوَايَةٍ وَحدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ ، اِلَّا فُتِحَت لَهٗ اَبوَابُ الجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ ، يَدخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ رَوَاهُ مُسلِم وَزَادَ التِرمَذِی اَللّٰهُمَّ اجعَلنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجعَلنِي مِنَ المُتَطَهِّرِينَ [مسلم حدیث رقم:۵۵۳ ، ترمذی حدیث رقم:۵۵ ، نسائی حدیث رقم:۱۴۸ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۴۷۰]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اچھی طرح مبالغے کے ساتھ وضو کرتا ہے پھر کہتا ہے اَشهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبدُهٗ وَ رَسُولُهٗ ایک روایت میں وَحدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ کا اضافہ بھی ہے۔تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

امام ترمذی علیہ الرحمہ نے ان الفاظ کا اضافہ بھی فرمایا ہے: اَللّٰهُمَّ اجعَلنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجعَلنِي مِنَ المُتَطَهِّرِينَ یعنی اے میرے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور پاک ہونے والوں میں سے کردے۔

(596)۔عَنْ عُثْمَانَ بنِ عَفَّانَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكعَتَينِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۵۹ ، مسلم حدیث رقم: ۵۳۸ ، ۵۳۹ ، ابوداؤد حدیث رقم: ۱۰۶]۔

ترجمہ: حضرت عثمان غنی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں اپنے آپ سے باتیں نہ کرتا رہا ہو، اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے۔

(597)۔وَعَنْ ثَوبَانَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِستَقِيمُوا وَلَن تُحصُوا وَاعلَمُوا اَنَّ خَيرَ

اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِك وَ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [موطا امام مالك كتاب الطهارة حديث رقم:٣٦ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٧٧ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٦٥٩، مسند احمد حديث رقم:٢٢٤٩٥]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ثوبان ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: استقامت اختیار کرواور یہ تمہارے بس کا کام نہیں۔اور جان لوکہ تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نماز ہےاور وضو میں ہمیشہ کوئی بھی نہیں رہتا سوائے مومن کے۔

(598)۔وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : بَالَ جَرِيْرٌ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ، فَقِيْلَ : تَفْعَلُ هٰذَا؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٢٢ ، ٦٢٣ ، بخاری حدیث رقم:٣٨٧ ، ابو داؤد حديث رقم:١٥٤، ترمذی حدیث رقم:٩٣ ، نسائی حدیث رقم:١١٨، ٧٧٤ ، ابن ماجة حديث رقم:٥٤٣]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ مُتَوَاتِرٌ

ترجمہ: حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت جریر ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا، اوراپنے موزوں پر مسح کیا، آپ سے کہا گیا کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ تو فرمایا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب فرمایا، پھر وضو فرمایا، اوراپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

اَلتَّائِيْدُ مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ :عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ جَلَسْتُ اَتَوَضَّأُ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اِبْتَدَءْتُ فِي الْوُضُوْءِ فَقَالَ لِي تَمَضْمَضْ وَاسْتَنْشِقْ وَاسْتَنِ ثُمَّ غَسَلْتُ وَجْهِي ثَلَاثًا فَقَالَ يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَّتَانِ قَالَ فَغَسَلْتُ ذِرَاعَيَّ فَمَسَحْتُ بِرَأْسِي مَرَّتَيْنِ فَقَالَ قَدْ يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَّةُ وَ غَسَلْتُ قَدَمَيَّ فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ خَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ لَا تُخَلَّلُ بِالنَّارِ رَوَاهُ فِي الْاِسْتِبْصَارِ [الاستبصار حديث رقم:١٩٦]۔

وَعَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ اِنْ نَسِيْتَ فَغَسَلْتَ ذِرَاعَيْكَ قَبْلَ وَجْهِكَ فَاَعِدْ غَسْلَ وَجْهِكَ ثُمَّ اغْسِلْ ذِرَاعَيْكَ بَعْدَ الْوَجْهِ فَاِنْ بَدَءْتَ بِذِرَاعِكَ الْاَيْسَرِ قَبْلَ الْاَيْمَنِ فَاَعِدْ غَسْلَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ اغْسِلِ الْيَسَارَ وَ اِنْ نَسِيْتَ مَسْحَ رَأْسِكَ حَتّٰى تَغْتَسِلَ رِجْلَيْكَ فَامْسَحْ

رَأْسَكَ ثُمَّ اغْسِلُ رِجْلَيْكَ رَوَاهُ فِي الْإِسْتِبْصَارِ [الاستبصار حديث رقم:۲۲۷]۔

روافض کی کتابوں سے تائید

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں وضو کرنے کے لیے بیٹھا۔ جب میں نے ابتداء کی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا: کلی کر، ناک میں پانی ڈال اور مسواک کر۔ پھر میں نے تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، فرمایا: یہ تیرے لیے دو مرتبہ بھی کافی ہے۔ پھر میں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر میں نے دو مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا۔ فرمایا: یہ تیرے لیے ایک مرتبہ ہی کافی ہے اور میں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر مجھے فرمایا: اے علی! انگلیوں کے درمیان خلال کر۔ آگ سے خلال دیے جانے سے بچ جاؤ گے۔

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو بھول جائے اور اپنے منہ سے پہلے اپنے بازو دھو لے تو اپنا چہرہ دوبارہ دھو پھر چہرے کے بعد اپنے بازو دھو۔ اگر تو دائیں بازو کی بجائے بائیں بازو سے شروع کر بیٹھے تو دائیں ہاتھ کو دوبارہ دھو پھر اس کے بعد بائیں کو دھو اور اگر تو اپنے سر کا مسح بھول جائے حتیٰ کہ اپنے دونوں پاؤں دھو ڈالے تو اب اپنے سر کا مسح کر اور اس کے بعد پاؤں دھو۔

نَوَاقِضُ الْوُضُوْءِ

وضو توڑنے والی چیزیں

(599)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:۵۳۷، بخاری حدیث رقم:۱۳۵، ابو داؤد حديث رقم:۶۰، ترمذی حدیث رقم:۷۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ریاح خارج کی اس کی نماز قبول نہیں ہوگی جب تک وضو نہ کرے۔

(600)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِى اَنْ اَسْئَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ، فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي وَالطَّحَاوِي [مسلم حديث رقم :۶۹۵، بخاري حديث رقم :۱۳۲، نسائی حدیث رقم:۱۵۷، مسند احمد حديث رقم:۶۰۸، شرح معانی الآثار للطحاوی ۳۸/۱]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایسا مرد تھا کہ میری مذی بہت نکلتی تھی۔ میں نبی کریم ﷺ سے پوچھنے میں حیاء محسوس کرتا تھا کیونکہ آپ ﷺ کی شہزادی میرے نکاح میں تھی۔ میں نے مقداد سے کہا تو انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ذکر دھولے پھر وضو کرلے۔

(601)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعاً، فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ ، اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَ اَبُو دَاوٗد [ترمذی حدیث رقم:۷۷، ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۲، مسند احمد حدیث رقم:۲۳۱۹]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو اس شخص کے لیے ضروری ہے جو لیٹ کر سو گیا۔ جب وہ لیٹ گیا تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ گئے۔

(602)۔وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهٗ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ، قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا بِضْعَةٌ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۸۲، ترمذی حدیث رقم:۸۵، نسائی حدیث رقم:۱۶۵، ابن ماجة حدیث رقم:۴۸۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۲۹۲]۔ صَحِيحٌ وَشَوَاهِدُهٗ كَثِيرَةٌ

ترجمہ: حضرت طلق بن علی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے آدمی کے وضو کرنے کے بعد اپنے ذکر کو چھونے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا یہ اسی کے جسم کا حصہ ہی تو ہے۔

(603)۔وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ خَمْسَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَحُذَيْفَةُ ابْنُ الْيَمَانِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَرَجُلٌ آخَرُ اَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرَوْنَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوءً رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَفِيهِ آثَارٌ كَثِيرَةٌ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۶۳/۱]۔

ترجمہ: حضرت حسن نے رسول اللہ ﷺ کے پانچ صحابہ سے روایت فرمایا ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، حذیفہ ابن یمان، عمران بن حصین اور ایک اور صحابی ہیں۔ یہ سب کے سب ذکر کو چھونے سے وضو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ اس موضوع پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔

(604)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۷۹، ترمذی

حدیث رقم:۸٦ ، نسائی حدیث رقم: ۱۷۰، ابن ماجة حدیث رقم:۵۰۲]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کو بوسہ دے لیتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے اور دوبارہ وضو نہیں فرماتے تھے۔

(605)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا اُبَالِی قَبَّلْتُهَا اَوْشَمَمْتُ رَيْحَاناً رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاق [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۵۰۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بیوی کو بوسہ دے لوں یا خوشبو سونگھ لوں۔

(606)۔وَعَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا اللَّمْسُ هُوَ الْجِمَاعُ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَكْنِیْ بِمَا شَاءَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَابْنُ جَرِيْرٍ [المصنف لابن ابی شیبة ۱۹۲/۱، ابن جریر ۱۳۱/۴]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لمس سے مراد جماع ہے لیکن اللہ جس لفظ کو چاہے کنایہ کے طور پر استعمال فرمائے۔ (آیت لَا مَسْتُمُ النِّسآءَ کی طرف اشارہ ہے)

(607)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا قَهْقَهَ فِی الصَّلٰوةِ اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَاَعَادَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِی [دار قطنی حدیث رقم:۶۰۱]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے تو وضو بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔

(608)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ الطَّحَاوِی وَالنَّسَائِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۵۴/۱، نسائی حدیث رقم:۱۸۵]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا چھوڑ دیا تھا۔

(609)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَناً فَمَضْمَضَ وَ قَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَماً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۷۹۸ ، بخاری حدیث رقم:۲۱۱، ابو داؤد حدیث رقم:۱۹۶، ترمذی حدیث رقم:۸۹ ، نسائی حدیث رقم:۱۸۷، ابن ماجة حدیث رقم:۴۹۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا اور کلی کی اور فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

(610)۔وَعَنْ تَمِيمِ الدَّارِي ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوُضُوءُ مِن كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِي [سنن الدار قطني حديث رقم: ٥٧١]۔ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت تمیم داری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر طرح کا خون بہنے کے بعد وضو کرنا چاہیے۔

(611)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیدٍ ﷺ مَرْفُوعاً إِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الشَّيطَانُ فَقَالَ إِنَّكَ اَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ كَذَبتَ رَوَاهُ الحَاكِم [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٧١]۔ صَحِيحٌ وَافَقَهُ الذَّهَبِي

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷺ نے مرفوعاً (یعنی نبی کریم ﷺ سے) روایت کیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آئے اور وسوسہ ڈالے کہ تم نے ہوا خارج کی ہے پس اسے کہے تم نے جھوٹ بولا ہے۔

بَابُ الْغُسْلِ
غسل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا [المائده: ٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو پاک ہو لیا کرو۔ وَقَالَ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ [البقرة: ٢٢٢] اور فرمایا: بیویوں کے قریب مت جاؤ حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ وَقَالَ لَا يَمَسُّهٗ إِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ [الواقعة: ٧٩] اور فرمایا: قرآن کو پاک لوگوں کے سواء کوئی نہ چھوئے۔

(612)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ اَحَدُكُم بَيْنَ شُعَبِهَا الأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا ، فَقَد وَجَبَ الغُسلُ وَإِن لَم يُنْزِلْ رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَى الْبُخَارِي نَحوَهُ [مسلم حديث رقم: ٧٨٣ ، بخاري حديث رقم: ٢٩١، نسائي حديث رقم: ١٩١، ابن ماجة حديث رقم: ٦١٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھے اور پھر باقاعدہ مباشرت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال نہ بھی ہو۔

(613)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت ، قَالَت اُمُّ سُلَيمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا

يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ ، قَالَ نَعَمْ ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا ، وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ ؟ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ أُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ اَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ [مسلم حديث رقم:٧١٢ ، بخاری حدیث رقم:١٣٠، ترمذی حدیث رقم:١٢٢، ابن ماجة حديث رقم:٦٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم نے عرض کی یا رسول اللہ، اللہ حق کی بات سے نہیں شرماتا۔ کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر غسل لازم ہے؟ فرمایا ہاں جب وہ پانی دیکھے۔ حضرت ام سلمہ نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ اس کا بچہ کس چیز کی بنا پر مشابہ ہوتا ہے۔ امام مسلم علیہ الرحمہ نے ام سلیم کی روایت میں یہ اضافہ بھی فرمایا ہے کہ مرد کا پانی گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا اور پیلا ہوتا ہے۔ ان میں سے جو بھی غالب آجائے یا پہل کر جائے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

(614)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ اِحْتِلَامًا، قَالَ يَغْتَسِلُ، وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَرَى اَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا ، قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ، قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذٰلِكَ غُسْلٌ ؟ قَالَ نَعَمْ ، اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم:٢٣٦ ، ترمذی حدیث رقم:١١٣، مسند احمد حدیث رقم:٢٦٢٤٩]۔ صَحِيحٌ اِسْتَدَلَّ بِهِ الْفُقَهَاءُ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو رطوبت پاتا ہے مگر اسے احتلام یاد نہیں۔ فرمایا: وہ نہائے۔ اور اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو دیکھتا ہے کہ اسے احتلام ہوا ہے اور رطوبت نہیں پاتا تو فرمایا: اس کے ذمے غسل نہیں۔ حضرت ام سلیم نے عرض کیا کہ اگر عورت یہ چیز دیکھے تو اس کے ذمے غسل ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عورتیں، مردوں کے مشابہ ہیں۔

(615)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ لِلْجُنُبِ فَرِيضَةٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:٤٠٣]۔ اِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَلَهُ شَوَاهِدُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جنبی پر فرض ہے۔

(616)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ۲۴۸، ترمذی حدیث رقم: ۱۰۶، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۵۹۷]۔ اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے نیچے ناپاکی ہوتی ہے۔ بالوں کو دھویا کرو اور جلد کو صاف کیا کرو۔

(617)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ ، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلَاثًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ۲۴۹، سنن الدارمی حدیث رقم: ۷۵۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۵۹۹، مسند احمد حدیث رقم: ۷۳۰]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ناپاکی کے بعد ایک بال برابر بھی جگہ چھوڑ دی اسے نہیں دھویا، اس کی وجہ سے اس کا آگ میں برا حشر ہوگا۔ یہاں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ یہاں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ تین بار فرمایا۔

(618)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ إِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ جَنَابَةٍ فَلَا تَنْقُضْ شَعْرَهَا ، وَلٰكِنْ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى أُصُولِهِ وَتَبُلُّهُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۱۶۳]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ جب عورت غسل جنابت کرے تو اپنے بال نہ کھولے بلکہ ان کی جڑوں میں پانی پہنچا دے اور تر کرے۔

(619)۔وعن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۱۰۷، نسائی حدیث رقم: ۲۵۲، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۵۷۹]۔ قَالَ التِّرْمَذِيُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

(620)۔وعن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ

يَدَاً فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ ، فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِي اُصُوْلِ الشَّعْرِ ثُمَّ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ، ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ [مسلم حديث رقم:٧١٨، بخاری حدیث رقم:٢٧٢، نسائی حدیث رقم:٤٢٠]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو ابتداء میں اپنے دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ پھر وضو فرماتے پھر پانی لیتے اور اپنی انگلیاں بالوں کی جڑوں میں پہنچاتے پھر اپنے سر پر تین لپ ڈالتے پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہادیتے پھر پاؤں دھوتے تھے۔

(621)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٧٠٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانے کا ارادہ کرے تو ان دونوں کے درمیان وضو کر لے۔

(622)۔وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاهُ مُحَمَّدٌ عَنْ اَنَسٍ وَالْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا [مسند احمد حديث رقم:٢٠١١٢، ابو داؤد حديث رقم:٣٥٤، ترمذی حديث رقم:٤٩٧، نسائی حديث رقم:١٣٨٠، سنن الدارمی حديث رقم:١٥٤٧، مؤطا امام محمد صفحة ٧٤]۔ حسن والعمل على هذا عند اهل العلم

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ بھی کافی ہے اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

(623)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْماً يَغْسِلُ فِيْهِ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم:١٩٦٣، بخاری حديث رقم:٨٩٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر ہفتے میں ایک دن غسل کرے جس میں اپنا سر اور جسم دھوئے۔

(624)۔ وَعَنِ الْفَاكِهِ ابْنِ سَعْدٍ ﷛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحرِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٣١٦]۔

ترجمہ: حضرت فاکہ بن سعد ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن اور قربانی کے دن اور حج کے دن غسل فرماتے تھے۔

(625)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:٣٤٨، مسند احمد حديث رقم:٢٥٢٤٤، مستدرك حاكم حديث رقم:٥٩٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ چار موقعوں پر غسل فرماتے تھے۔ جنابت کے بعد، جمعہ کے دن، پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد۔

(626)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:٢٣٢]۔ صَحِيحٌ وَعَلَيهِ الْعَمَل

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں حیض والی عورت اور ناپاک جسم والے مرد کے لیے مسجد کو حلال نہیں ٹھہراتا۔

(627)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷛ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُباً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم:٢٦٩، ابو داؤد حديث رقم:٢٢٩، ترمذى حديث رقم:١٤٦، نسائى حديث رقم:٢٦٥، ابن ماجة حديث رقم:٥٩٤]۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تک غسل لازم نہ ہوتا ہمیں قرآن پڑھاتے رہتے تھے۔

(628)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷛ أَنَّ عُمَرَ ﷛ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيلِ، قَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَنَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٧٠٤، بخارى حديث رقم:٢٩٠، ابو داؤد حديث رقم:٢٢١، نسائى حديث رقم:٢٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ انہیں رات کو ناپاکی لاحق ہو جاتی ہے فرمایا: وضو کرو اور اپنا ذکر دھو لے اور سو جا۔

(629)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْرَءِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرانِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ١٣١، ابن ماجة حدیث رقم: ٥٩٦]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حائضہ عورت اور جنبی، قرآن میں سے کچھ بھی تلاوت نہ کرے۔

(630)۔وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ : ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ ، وَ نَفَخَ فِيْهِمَا ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَ كَفَّيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ٣٣٨ الیٰ ٣٤٧ ، مسلم حدیث رقم: ٨٢٠ ، ٨٢١ ، ابو داؤد حدیث رقم : ٣٢٣ ، ٣٢٤ ، ٣٢٨ ، ترمذی حدیث رقم: ١٤٤ ، نسائی حدیث رقم: ٣١١ ، ٣١٥ الیٰ ٣١٨ ، ابن ماجة حدیث رقم: ٥٦٩]۔

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے (تیمم فرماتے وقت) اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، پھر انہیں جھاڑا، پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے مبارک کا مسح فرمایا اور دونوں ہاتھوں کا مسح فرمایا۔

وَفِي رِوَايَةِ الرَّوَافِضِ :لَابَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ اَصَابَهٗ خَمْرٌ ، لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ شُرْبَهَا وَلَمْ يُحَرِّمِ الصَّلٰوةَ فِي ثَوْبٍ اَصَابَهٗ رَوَاهُ الصَّدوق قُمِّي فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيه [من لا يحضره الفقيه حديث رقم: ١٦٧]۔

روافض کی روایت میں: ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس پر شراب لگی ہو۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل نے اس کا صرف پینا حرام قرار دیا ہے اور اس کپڑے میں نماز حرام نہیں قرار دی جو شراب میں بھیگ جائے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ (وَهُوَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ)

تیمّم کا باب (یہ مسلمان کا وضو ہی ہے)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا

بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ [المائدہ: ٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو یا تم نے بیویوں سے صحبت کی ہو۔ اب پانی نہ پاؤ تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا کرو۔

(631)۔عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ رواه البخاري

[البخاری حدیث رقم: ٣٣٤، ٣٦٧٢، ٣٧٧٣، ٤٥٨٣، مسلم حدیث رقم: ٨١٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں نکلے حتیٰ کہ جب ہم مقام البیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا، پس رسول اللہ ﷺ اس کو ڈھونڈنے کے لیے ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے اور لوگ پانی (یعنی جھیل وغیرہ) کے پاس نہیں تھے، پھر لوگ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ حضرت عائشہ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو ٹھہرا لیا، اور لوگ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے! پھر حضرت ابوبکر صدیق آئے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سر رکھ کر سو چکے تھے، انہوں نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ کو اور لوگوں کو ٹھہرا لیا، حالانکہ لوگ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے! حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے چاہا، وہ کہتے رہے اور وہ اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں انگلیاں چبھو رہے تھے اور مجھے ہلنے سے کوئی چیز مانع نہیں تھی،

سوا اس کے کہ رسول اللہ ﷺ کا سر میرے زانو پر تھا، پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی: ''پس تم تیمم کرو''۔ پھر اسید بن حضیر نے کہا: اے آلِ ابی بکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت تو نہیں ہے! حضرت عائشہ نے کہا: پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا، جس پر میں تھی تو ہمیں اس کے نیچے ہار مل گیا۔

(632)۔عَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَمْ یَجِدِ الْمَاءَ عَشَرَ سِنِیْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِی وَاَبُوْدَاوٗد وَالنَّسَائِی [مسند احمد حدیث رقم:۲۱۳۶۳، ترمذی حدیث رقم:۱۲۴، ابو داؤد حدیث رقم:۳۳۲، نسائی حدیث رقم:۳۲۲]۔ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ مٹی مسلمان کا وضو ہے خواہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔

(633)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ : فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی اَکُوْنُ فِی الرَّمْلِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ اَوْ خَمْسَةَ اَشْهُرٍ ، فَیَکُوْنُ فِیْنَا النُّفَسَاءُ وَالْحَائِضُ وَالْجُنُبُ ، فَمَا تَرٰی؟ قَالَ: عَلَیْکَ بِالتُّرَابِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِی وَ اَبُوْیَعْلٰی [مسند احمد حدیث رقم:۷۷۶۵، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۲۰۱۱، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم:۵۸۶۳]۔ اَلْحَدِیْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا کہ: ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ریت کے علاقے میں چار ماہ یا پانچ ماہ تک رہتا ہوں، ہم میں نفاس اور حیض والی عورتیں اور ناپاک جسم والے بھی ہوتے ہیں، آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: مٹی یا ریت (سے تیمم کرنے) کو لازم پکڑو۔

(634)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اِذَا جَاءَتِ الْجَنَازَةُ وَاَنْتَ عَلٰی غَیْرِوُضُوْءٍ فَتَیَمَّمْ رَوَاهُ ابْنُ عَدِی [ابن عدی ۱۸۲/۷]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب جنازہ آجائے اور تمہارا وضو نہ ہو تو تیمم کر لیا کرو۔

(635)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَمْسَحُ عَلَی الْجَبَائِرِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِی [دار قطنی حدیث رقم:۷۷۴]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پٹی پر مسح فرماتے تھے۔

بَابُ الْحَيضِ

حیض کاباب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ [البقرة:٢٢٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب یہ لوگ تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرمادو یہ اذیت ناک چیز ہے لہٰذا حیض کے دنوں میں عورتوں سے علیحدہ رہو۔

(636)۔عَنْ وَاثِلَةَ بنِ الْاَسقعِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَقَلُّ الْحَيضِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَاَكْثَرُهُ عَشَرَةُ اَيَّامٍ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:٨٣٦]۔ اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیض کا کم سے کم عرصہ تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن۔

(637)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَقْعُدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعِينَ يَوماً رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالتِّرمَذِي [ترمذی حدیث رقم:١٣٩، ابو داؤد حدیث رقم:٣١١، ابن ماجة حدیث رقم:٦٤٨]۔ اَلْحَدِيثُ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نفاس والی عورتیں نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چالیس دن تک بیٹھتی تھیں۔

(638)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ وُقِّتَ لِلنُّفَسَاءِ اَربَعِينَ يَوماً اِلَّا اَن تَرَى الطُّهرَ قَبلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارقُطْنِي [ابن ماجة حدیث رقم:٦٤٩، سنن الدار قطنی حدیث رقم:٨٤١]۔ اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے لیے چالیس دن کی حد مقرر کی گئی ہے سوائے اس کے کہ اس سے پہلے عورت پاک ہو جائے۔

(639)۔وَعَنْ عَلقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ مَولَاةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَت كَانَ النِّسَاءُ يَبعَثْنَ اِلٰى عَائِشَةَ بِالدِّرَجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ مِنَ الْحَيضِ فَتَقُولُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى

تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرَوَى الْبُخَارِي مِثْلَهُ تَعْلِيقاً [موطا امام مالك كتاب الطهارة باب طهر الحائض ، حديث رقم:٩٧ من هذا الكتاب ، بخارى كتاب الحيض باب اقبال المحيض وادباره فى ترجمة الباب، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:١١٥٩]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں جو کہ زوجہ نبی ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ ہیں انہوں نے فرمایا کہ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لپٹا ہوا کپڑا بھیجتی تھیں جس میں روئی ہوتی تھی اس روئی پر حیض کا پیلا پن لگا ہوا ہوتا تھا۔ آپ فرماتی تھیں کہ جلدی نہ کریں جب تک کپڑا سفید نہ دیکھ لیں۔ آپ سفید کپڑے کا لفظ بول کر حیض سے پاک ہونا مراد لیتی تھیں۔

(640)۔ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ ، فَقَالَتْ اَحَرُورِيَّةٌ اَنْتِ؟ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ وَلٰكِنِّي اَسْأَلُ ، قَالَتْ كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٧٦٣ ، بخارى حديث رقم :٣٢١، ابو داؤد حديث رقم:٢٦٢، ترمذى حديث رقم :١٣٠، نسائى حديث رقم:٣٨٢ ، ابن ماجة حديث رقم:٦٣١]۔

ترجمہ: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال پوچھا۔ میں نے عرض کیا حیض والی عورت کا مسئلہ کس طرح ہے، یہ روزے کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی؟ فرمایا کیا تم حروری فرقے سے تعلق رکھتی ہو؟ میں نے عرض کیا میں حروریہ نہیں ہوں بلکہ میں تو پوچھ رہی ہوں۔ فرمایا: ہمیں یہ چیزیں پیش آتی تھیں تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

(641)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ لَكَ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم :٢١٢، ترمذى حديث رقم:١٣٣، ابن ماجة حديث رقم:٦٥١]۔ اَلْحَدِيثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میری عورت کا کیا کچھ میرے لیے حلال ہے جبکہ وہ حائضہ ہو۔ فرمایا: تیرے لیے ازار سے اوپر اوپر حلال ہے۔

(642)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرقَ وَاَنَا حَائِضٌ ، ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم :٦٩٢ ، ابو داؤد حدیث رقم :٢٥٩، نسائی حدیث رقم:٢٨٢، ابن ماجة حدیث رقم:٦٤٣ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٥٠٠٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی تھی پھر اسے نبی کریم ﷺ کی طرف پھیر دیتی تھی۔تو آپ اپنا دہن مبارک میرے منہ والی جگہ پر رکھ دیتے تھے اور پی لیتے تھے اور میں حیض کی حالت میں رس نچوڑتی تھی پھر اسے نبی کریم ﷺ کو پیش کر دیتی تھی تو آپ اپنا دہن مبارک میرے منہ والی جگہ پر رکھ دیتے تھے۔

(643)۔وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَءُ الْقُرانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم :٦٩٣ ، بخاری حدیث رقم :٢٩٧ ، نسائی حدیث رقم:٢٧٣، ابن ماجة حدیث رقم:٦٣٤]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ لیتے تھے حالانکہ میں حیض میں ہوتی تھی۔ پھر آپ ﷺ قرآن پڑھتے تھے۔

(644)۔وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقُلْتُ اِنِّي حَائِضٌ ، فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم :٦٨٩، ترمذی حدیث رقم:١٣٤، ابو داؤد حدیث رقم:٢٦١ ، نسائی حدیث رقم:٢٧١]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کہ مسجد سے مجھے چٹائی پکڑاؤ۔ میں نے عرض کیا میں حیض سے ہوں۔فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(645)۔وَعَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي مِرطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَاَنَا حَائِضٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:١١٤٦، بخاری حدیث رقم:٣٧٩، ابو داؤد حدیث رقم:٣٦٩ ، ابن ماجة حدیث رقم:٦٥٣ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٦٨٦١]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چادر اوڑھ کر نماز پڑھتے تھے۔اس کا کچھ

حصہ مجھ پر ہوتا تھا اور کچھ حصہ آپ پر ہوتا تھا اور میں حیض سے ہوتی تھی۔

(646)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَتیٰ حَائِضاً اَوِ امْرَأَةً فِی دُبُرِهَا اَوْ کَاهِناً فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۹۰۴، ترمذی حدیث رقم:۱۳۵، ابن ماجة حدیث رقم:۶۳۹، مسند احمد حدیث رقم:۹۳۱۰]۔ اَلْحَدِیْثُ غَرِیْبٌ وَعَلَیْهِ فَتْوٰی اَهْلِ الْعِلْمِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حائضہ سے مباشرت کی یا بیوی کے دبر سے وطی کی یا کاہن کے پاس گیا اس نے اس کا انکار کر دیا جو کچھ محمد پر نازل ہوا۔

(647)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَأَةً کَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلیٰ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّیَالِی وَالْاَیَّامِ الَّتِی کَانَتْ تَحِیْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبلَ اَنْ یُصِیْبَهَا الَّذِی اَصَابَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَاِذَا خَلَفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ثُمَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [موطا امام مالك كتاب الطهارة باب جامع الحيفة حديث رقم:۱۰۵، موطا امام محمد صفحة ۸۰، مسند احمد حديث رقم:۲۶۵۶۶، ابو داؤد حديث رقم:۲۷۴، ابن ماجة حديث رقم:۶۲۳، سنن الدار قطنی حديث رقم:۸۳۳، سنن الدارمی حديث رقم:۷۸۴، سنن النسائی حديث رقم:۲۰۸]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو خون بہت پڑتا تھا۔ اس کی بابت حضرت اُمِ سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا۔ فرمایا: وہ کچھ راتیں اور کچھ دن انتظار کرے جن میں وہ اس بیماری سے پہلے ہر ماہ حیض سے رہا کرتی تھی۔ اسی مقدار کے برابر ہر مہینے میں نماز ترک کر دیا کرے۔ جب اس سے آگے بڑھ جائے تو نہا لے، پھر کپڑے سے صفائی کر لے۔ پھر نماز پڑھے۔

(648)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، اَلْمُسْتَحَاضَةُ لَا بَأْسَ اَنْ یُجَامِعَهَا زَوْجُهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِی مُصَنَّفِهٖ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:۱۱۸۹]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ مستحاضہ کا شوہر اس سے جماع کرے۔

کِتَابُ الصَّلٰوۃِ

نماز کی کتاب

بَابُ فَرْضِیَّۃِ الصَّلٰوۃِ وَفَضَائِلِھَا

نماز کی فرضیت اور اس کے فضائل کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ [البقرۃ:٤٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز قائم کرو۔ وَقَالَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ [العنکبوت:٤٥] اور فرمایا: بے شک نماز فحاشی اور گناہ سے روکتی ہے۔

(649)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِیبَۃَ الطَّائِفِی اَنَّہٗ سَأَلَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی، فَقَالَ سَأَقْرَءُ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰی تَعْرِفَھَا، اَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِی کِتَابِہٖ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ؟ اَلظُّھْرُ، اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ، اَلْمَغْرِبُ، وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ لَکُمْ، اَلْعَتَمَۃُ، وَیَقُوْلُ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْداً، اَلصُّبْحُ، ثُمَّ قَالَ حَافِظُوا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی، وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ، ھِیَ الْعَصْرُ ھِیَ الْعَصْرُ رَوَاہُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن لبیبہ طائفی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: ابھی میں تمہارے سامنے قرآن پڑھتا ہوں حتیٰ کہ تو سمجھ جائے گا۔ کیا اللہ عزوجل اپنی کتاب میں نہیں فرماتا: کہ نماز قائم کر سورج ڈھلنے سے لے کر، اس سے مراد ظہر ہے۔ رات کا اندھیرا آنے تک، اس سے مراد مغرب ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد تمہارے لیے تین وقت پردے کے ہیں، اس سے مراد عشاء ہے، اور فرماتا ہے: بے شک فجر کے قرآن پر حاضری ہوتی ہے، اس سے مراد صبح ہے۔ پھر فرمایا: نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز اور اللہ کے لیے عاجزی سے کھڑے رہو، اس سے مراد عصر ہے، اس سے مراد عصر ہے۔

(650)۔وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِعْتَمُوْا بِھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّکُمْ قَدْ

فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلىٰ سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّ اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ ابُوْدَاؤدَ [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢١، مسند احمد حديث رقم: ٢٢١٢٧]۔ ج

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عشاء کی نماز پر مجمع لگایا کرو، تم اس کے ذریعے سے تمام امتوں پر فضیلت دیے گئے ہو، تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

(651)۔وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِى الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ [ابو داؤد حديث رقم: ٤٩٥، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٨٤/٣، مسند احمد حديث رقم: ٦٦٩٨، سنن الدار قطنى حديث رقم: ٨٧٦]۔ قَالَ التِّرْمِذِىُّ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو۔ اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کی خاطر سزا دو اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔

(652)۔وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتُمْ لَوْاَنَّ نَهْراً بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْساً، هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَئٌ؟ قَالُوا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَئٌ، قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم: ١٥٢٢، بخارى حديث رقم: ٥٢٨، ترمذى حديث رقم: ٢٨٦٨، نسائى حديث رقم: ٤٦٢، سنن الدارمى حديث رقم: ١١٨٥، مسند احمد حديث رقم: ٨٩٤٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو، وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کی میل میں سے کچھ باقی رہ جائے گا؟ صحابہ نے عرض کیا اس کی میل میں سے کچھ باقی نہ رہے گا۔ فرمایا: پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے، ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

(653)۔وَعَنْ اَبِى ذَرٍّ ﷺ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، قَالَ فَقَالَ يَا اَبَاذَرٍّ، قُلْتُ لَبَّيْكَ

يَارَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ اِنَّ العَبدَ الْمُسلِمَ لَيُصَلِّى الصَّلوٰةَ يُرِيدُ بِهَا وَجهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتَ عَنهُ ذُنُوبُهٗ كَمَا تَهَافَتَ هٰذَا الوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجرَةِ رَوَاهُ اَحمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٢١٦١١]۔ اِسنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لے گئے جب کہ پتے جھڑ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو ان سے پتے جھڑنے لگے۔ فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ فرمایا: جب بندۂ مسلم اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے یہ پتے گرے ہیں۔

(654)۔ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: أَتَينَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمنَا عِندَهٗ عِشرِينَ يَومًا وَلَيلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشتَهَينَا أَهلَنَا أَوْ قَدِ اشتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكنَا بَعدَنَا فَأَخبَرنَاهُ قَالَ ارجِعُوا إِلَى أَهلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشيَاءَ أَحفَظُهَا أَوْ لَا أَحفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَليُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكبَرُكُمْ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ٦٣١، مسلم حديث رقم: ١٥٣٥، ١٥٣٦، ابوداؤد حديث رقم: ٥٨٩، الترمذی حديث رقم: ٢٠٥، ابن ماجة حديث رقم: ٩٧٩]۔

ترجمہ: حضرت مالک ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور ہم، ہم عمر نوجوان تھے، ہم آپ کے پاس بیس دن اور بیس راتیں ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ نرم دل مہربان تھے، جب آپ نے یہ گمان کیا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کے پاس جانے کا شوق ہو رہا ہے، تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ: ہم گھر میں کس کو چھوڑ آئے ہیں، تو ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ، پس ان میں رہو اور ان کو تعلیم دو اور ان کو حکم دو اور آپ نے چند چیزوں کا ذکر کیا جو مجھے یاد ہیں یا یاد نہیں ہیں (ابو قلابہ کو شک ہے کہ حضرت مالک بن حویرث نے کیا کہا تھا)۔ اور اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو، پس جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو، وہ امامت کرائے۔

(655)۔ عَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ شَيءٍ أَحَبُّ عِندَ اللّٰهِ فِي الْإِسلَامِ قَالَ: اَلصَّلَاةُ لِوَقتِهَا وَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا دِينَ لَهٗ وَ الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ [شعب الايمان للبيهقی حديث رقم: ٢٨٠٧]۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ، اللہ تعالیٰ کو اسلام میں کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا، جس نے نماز کو ترک کیا اسکا کوئی دین نہیں، اور نماز دین کا ستون ہے۔

(656)۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوْءُ رواه الترمذى [الترمذی حدیث رقم: ٤]۔ صحيح لغيره

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے، اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

(657)۔عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَتْرُكِي الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ رواه احمد [مسند احمد حديث رقم: ٢٧٤٣١]۔

ترجمہ: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز جان بوجھ کر مت چھوڑنا۔ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی۔ اللہ کی ذمہ داری اور اس کے رسول کی ذمہ داری اس سے ہٹ گئی۔

(658)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ رواه مسند احمد [مسند احمد حديث رقم: ٦٥٨٤، صحيح ابن حبان حديث رقم: ١٤٦٧] إسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن آپ ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا: جس نے نماز کی پابندی کی تو یہ نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات بن جائے گی، اور جس نے اس کی پابندی نہیں کی اس کے لیے کوئی نور، دلیل اور برہان نہیں ہوگی، اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(659)۔وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٢٤٧، نسائى حديث رقم: ٤٦٤، شعب الايمان للبيهقى ٢٧٩٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔

(660)۔وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ

قَامَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَكَ ذَنْبَكَ اَوحَدَّكَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٧٠٠٦ ، بخاری حديث رقم:٦٨٢٣]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میں نے حد لگنے والا جرم کیا ہے۔ آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اس سے جرم کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔ نماز کا وقت آ گیا تو اس آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نبی کریم ﷺ نماز پڑھ چکے تو وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ میں نے حد لگنے والا جرم کیا ہے مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: بے شک اللہ نے تیرا گناہ یا تیری حد معاف فرمادی۔

(661)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِی تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ رواه البخاری [البخاری حديث رقم : ٥٥٢، مسلم حديث رقم : ١٤١٧ ، ابو داؤد حديث رقم : ٤١٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا اس کے اہل اور مال کو ہلاک کر دیا گیا۔

(662)۔عَنْ اَبِی الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِی غَزْوَةٍ فِی يَوْمٍ ذِی غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [البخاری حديث : ٥٥٣، النسائی حديث رقم : ٤٧٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوملیح سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت بریدہ ﷺ کے ساتھ ابر آلود دن میں ایک غزوہ میں تھے، انہوں نے کہا: اول وقت میں عصر کی نماز پڑھو، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے عصر کی نماز کو ترک کر دیا، اس کا عمل ضائع ہو گیا۔

(663)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :اَلصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ رواه مسلم [مسلم حديث رقم : ٥٥٠ ، الترمذی حديث رقم : ٢١٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں، اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ

تک، اس عرصہ کے درمیان والے گناہوں کے لیے کفارہ ہے، جب تک کبیرہ گناہوں کا غلبہ نہ ہو جائے۔

(664)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ٦١٥، ٦٥٤، ٧٢١، مسلم حدیث رقم: ٩٨١، الترمذی حدیث رقم: ٢٢٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے میں اور پہلی صف میں کتنا اجر ہے، پھر ان کو قرعہ اندازی کے بغیر اس کا موقع نہ ملے تو وہ قرعہ اندازی کریں گے اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ دوپہر کے وقت میں (یعنی ظہر کی) نماز پڑھنے میں کتنا اجر ہے تو وہ اس کی طرف ضرور سبقت کریں گے اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح میں کتنا اجر ہے تو وہ ان کو پڑھنے کے لیے ضرور آئیں گے خواہ وہ گھسیٹتے ہوئے آئیں۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

نمازوں کے اوقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا [النساء:١٠٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک وقتِ مقررہ پر نماز مومنوں پر فرض کر دی گئی ہے۔ وَقَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ [هود:١١٤] اور فرمایا: دن کے دونوں طرف نماز قائم کر اور رات کے کچھ حصے میں بھی۔ وَقَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ [بنی اسرائیل:٧٨] اور فرمایا: سورج ڈھلنے سے لے کر رات چھا جانے تک نماز قائم کرو۔ وَقَالَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآءِ الَّيْلِ الآيه [طٰہٰ:١٣٠] اور فرمایا: اپنے رب کی تسبیح اور حمد کر سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔

(665)۔عَنْ أَبِي مُوسٰى ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا، قَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ

وَهُوَ كَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالعَصرِ وَالشَّمْسُ مُرتَفِعَةٌ ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ المَغرِبَ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ العِشَآءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ، ثُمَّ اَخَّرَ الفَجرَ مِنَ الغَدِ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْهَا وَالقَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ كَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰی كَانَ قَرِيباً مِنْ وَقتِ العَصرِ بِالْاَمْسِ ، ثُمَّ اَخَّرَ العَصرِ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْهَا وَالقَائِلُ يَقُولُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ اَخَّرَ المَغرِبَ حَتّٰی كَانَ عِندَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ، ثُمَّ اَخَّرَ العِشَآءَ حَتّٰی كَانَ ثُلُثُ اللَّيلِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ ، فَقَالَ الوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۱۳۹۳، ابو داؤد حديث رقم: ۳۹۵ ، نسائی حديث رقم: ۵۲۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ ایک آدمی آپ کے پاس نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے صبح پھوٹتے ہی حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے صبح کی نماز کھڑی کر دی حالانکہ لوگ ایک دوسرے کو اندھیرے کی وجہ سے پہچان بھی نہیں سکتے تھے۔ پھر جب سورج ڈھلا تو ان کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی نماز کھڑی کر دی حالانکہ کوئی کہہ سکتا تھا کہ ابھی تو آدھا دن ہوا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ ان سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ پھر جب سورج ابھی اچھا خاصہ بلند تھا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے عصر کی نماز کھڑی کر دی۔ پھر جیسے ہی سورج ڈوبا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی نماز کھڑی کر دی۔ پھر جب شفق غائب ہوا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی نماز کھڑی کر دی۔ پھر اگلے دن صبح کی نماز اتنی مؤخر فرمائی کہ جب سلام پھیرا تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے والا ہو گیا۔ پھر ظہر کو اتنا مؤخر فرمایا کہ کل والی عصر کے وقت کے قریب وقت ہو گیا۔ پھر عصر کو اتنا مؤخر فرمایا کہ جب سلام پھیرا تو کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ سورج سرخ ہو گیا۔ پھر مغرب کو اتنا مؤخر فرمایا کہ شفق کے غائب ہونے کے قریب وقت آ گیا۔ پھر عشاء کو اتنا مؤخر فرمایا کہ پہلی رات کا تہائی حصہ گزر گیا۔ پھر صبح ہوئی تو سائل کو بلایا۔ اور فرمایا نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

(666)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلصَّلوٰةِ اَوَّلاً وَآخِراً ، وَاِنَّ وَقتَ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَآخِرُ وَقتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقتُ العَصرِ رَوَاهُ التِّرمِذِی [ترمذی حديث رقم: ۱۵۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کا اوّل ہے اور آخر ہے۔ ظہر کے وقت کا اول سورج کے ڈھلنے کے وقت ہے اور اس کا آخری وقت عصر کے داخل ہونے کا وقت ہے۔

(667)۔وَ قَالَ اَبُوهُرَيرَةَ ﷺ حِينَ سُئِلَ عَن وَقتِ الصَّلوٰةِ ، فَقَالَ اَنَا اُخبِرُكَ صَلِّ الظُّهرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثلَكَ وَالعَصرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثلَيكَ [موطا امام مالك كتاب وقوت الصلوٰة ، باب وقوت الصلوٰة حديث رقم: ۹ ، موطا امام محمد صفحة ۴۱]۔ اَلحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے جب نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں۔ ظہر اس وقت پڑھ جب تیرا سایہ تیرے قد کے برابر ہو جائے اور عصر اس وقت پڑھ جب تیرا سایہ تیرے قد کے دوگنا ہو جائے۔

(668)۔وَعَن خَالِدِ بنِ دِينَارٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَمِيرُنَا الجُمُعَةَ ثُمَّ قَالَ لِاَنَسٍ كَيفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الظُّهرَ؟ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشتَدَّ البَردُ بَكَّرَ بِالصَّلوٰةِ وَاِذَا اشتَدَّ الحَرُّ اَبرَدَ بِالصَّلوٰةِ رَوَاهُ البُخَارِى [بخارى حديث رقم: ۹۰۶]۔

ترجمہ: حضرت خالد بن دینار فرماتے ہیں کہ ہمارے امیر نے ہمارے ساتھ جمعہ پڑھا۔ پھر حضرت انس ﷺ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کیسے پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا کہ جب سردی زیادہ ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ یہ نماز جلدی پڑھتے تھے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تھی تو نماز دیر سے ادا فرماتے تھے۔

(669)۔وَعَن اَبِى هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَولَا اَن اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِى لَاَمَرتُهُم اَن يُؤَخِّرُوا العِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيلِ اَو نِصفِهٖ رَوَاهُ التِّرمِذِى وَابنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم: ۱۶۷، ابن ماجة حديث رقم: ۶۹۱]۔ قَالَ التِّرمِذِىُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری امت کے لیے مشکل نہ ہوتی تو میں عشاء کی نماز کو تہائی رات تک یا نصف رات تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔

(670)۔وَعَن عُبَيدِ بنِ جُرَيجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِى هُرَيرَةَ مَا اِفرَاطُ صَلوٰةِ العِشَآءِ؟ قَالَ طُلُوعُ الفَجرِ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانى الآثار للطحاوى ۱/۱۱۸]۔

ترجمہ: حضرت عبید بن جریج ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے پوچھا کہ عشاء کی نماز کا آخری وقت کیا ہے؟ تو فرمایا: طلوع فجر۔

(671)۔وَعَن رَافِعِ بنِ خَدِيجٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَسفِرُوا بِالفَجرِ فَاِنَّهٗ اَعظَمُ لِلاَجرِ رَوَاهُ التِّرمِذِى [ترمذى حديث رقم: ۱۵۴، ابو داؤد حديث رقم: ۴۲۴، نسائى حديث رقم: ۵۴۹، ابن

ماجة حديث رقم: ٦٧٢]۔ قَالَ التِّرمِذِیُّ حَسَنٌ صَحِیحٌ

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کو سفیدی میں پڑھو اسکا اجر زیادہ ہے۔

(672)۔عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَتَعَاقَبُونَ فِیكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُونَ فِی صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِینَ بَاتُوا فِیكُمْ فَیَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَیْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِی فَیَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّونَ وَأَتَیْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّونَ رواه البخاری [البخاری حدیث: ٥٥٥، ٣٢٢٣، مسلم حدیث رقم: ١٤٣٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور وہ فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں، پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں اللہ ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہیں گے کہ ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس آئے تھے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

(673)۔عَنْ أَبِی بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَیْبَةَ عَنْ أَبِیهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ لَنْ یَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا یَعْنِی الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ رواه مسلم [مسلم حدیث رقم: ١٤٣٦، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ بن عمارہ بن رویبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص آگ میں نہیں پڑے گا جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز پڑھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی یعنی فجر اور عصر۔

اَوقَاتُ النَّهيِ

ممنوع اوقات

(674)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِیِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّیْطٰنِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا، فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا، فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا

، فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فِى تِلْكَ السَّاعَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِى وَابْنُ مَاجَةَ [موطا امام مالك كتاب القرآن ، باب النهى عن الصلوٰة بعد الصبح وبعد العصر حديث رقم: ٤٤ ، نسائى حديث رقم: ٥٥٩ ، ابن ماجة حديث رقم: ١٢٥٣]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ ، اُخْتُلِفَ فِىْ صَحَابِيَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِى

ترجمہ: حضرت عبداللہ صنابحی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج نکلتا ہے تو اسکے ساتھ ہی شیطان کا سینگ بھی نکلتا ہے۔ جب بلند ہوتا ہے تو وہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ سورج استواء پر آتا ہے تو اس سے جڑ جاتا ہے۔ پھر جب ڈھل جاتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب غروب کے قریب ہوتا ہے تو اس سے جڑ جاتا ہے اور جب غروب ہو جاتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

(675)۔ وَعَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِى ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَاصَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم: ١٩٢٣ ، بخارى حديث رقم: ٥٨٦ ، نسائى حديث رقم: ٥٦٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز نہیں جب تک سورج بلند نہ ہو اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز نہیں جب تک سورج غائب نہ ہو۔

(676)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَى الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاهُ التِّرْمَذِى [ترمذى حديث رقم: ٤٢٣]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں نہ پڑھیں وہ انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔

بَابُ الْاَذَانِ

اذان کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ الْاٰية [المائدة: ٥٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے اذان دو۔ وَقَالَ اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ [الجمعة: ٩] اور فرمایا: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے۔

(677)۔عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِی بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنصَارِ مَرَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰهُ حَزِيناً، وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَعِمَ تُجْمَعُ اِلَيهِ فَانطَلَقَ حَزِيناً بِمَا رَاٰى مِن حُزْنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَرَكَ طَعَامَهٗ وَمَا كَانَ يَجتَمِعُ اِلَيهِ، وَدَخَلَ مَسجِدَهٗ يُصَلِّي فَبَينَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ نَعَسَ فَاَتَاهُ آتٍ فِی النَّومِ، فَقَالَ هَل عَلِمتَ مِمَّا حَزِنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهُوَ لِهٰذَا التَّاذِينِ فَاْتِهٖ فَمُرْهُ اَن يَاْمُرَ بِلَالاً اَن يُؤَذِّنَ، فَعَلَّمَهُ الْاَذَانَ، اَللّٰهُ اَكبَرُ اَللّٰهُ اَكبَرُ مَرَّتَينِ، اَشهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَينِ، اَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَينِ، حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَينِ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَينِ، اَللّٰهُ اَكبَرُ اَللّٰهُ اَكبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ مِثلَ ذٰلِكَ وَ قَالَ فِی آخِرِهٖ قَد قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَد قَامَتِ الصَّلٰوةُ، اَللّٰهُ اَكبَرُ اَللّٰهُ اَكبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، كَاَذَانِ النَّاسِ وَاِقَامَتِهِم، فَاَقبَلَ الْاَنصَارِیُّ فَقَعَدَ عَلٰى بَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَمَرَّ اَبُو بَكرٍ فَقَالَ استَاْذِنْ لِی وَقَد رَاٰى مِثلَ ذٰلِكَ فَاَخبَرَ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ ثُمَّ استَاْذَنَ الْاَنصَارِیُّ فَدَخَلَ فَاَخبَرَ بِالَّذِی رَاٰى، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ قَد اَخبَرَنَا اَبُو بَكرٍ مِثلَ ذٰلِكَ، فَاَمَرَ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعظَمُ فِی مُسنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ٤٤، ٤٦]۔ الحديث صحيح و شواهده شهيرة

ترجمہ: حضرت علقمہ نے حضرت ابو بریدہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ کو غمگین دیکھا، یہ آدمی کھانے کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا، اس نے جب رسول اللہ ﷺ کو غمگین دیکھا تو وہ کھانا اور جمع شدہ چیزیں چھوڑ کر غمگین ہو کر چلا گیا، نماز پڑھنے کے لیے اپنی مسجد میں داخل ہوا، اس دوران وہ سو گیا اور اسے خواب میں آنے والا آیا اور کہا تمہیں پتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کیوں غمگین ہیں؟ اس نے کہا نہیں، اس نے کہا وہ اس اذان کے بارے میں متفکر ہیں، ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ وہ بلال کو اذان کہنے کا حکم دیں، پھر اس نے اسے اذان سکھائی، اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ دو مرتبہ، حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ، حی علی الفلاح دو مرتبہ، اللہ اکبر اللہ اکبر ایک مرتبہ، لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ، پھر اسے اسی طرح اقامت سکھائی اور اس کے آخر میں کہا قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، جس طرح لوگ اذان اور اقامت کہتے ہیں، وہ انصاری حاضرِ خدمت ہوا اور نبی کریم ﷺ کے دروازے پر بیٹھ گیا، اس کے پاس سے ابو بکر گزرے اور اجازت چاہی، انہوں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا تھا، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو اپنا خواب عرض کیا،

اس کے بعد انصاری نے اجازت چاہی اور داخل ہوا، اور جو کچھ دیکھا تھا وہ عرض کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابو بکر نے بھی ہمیں اسی طرح سنایا ہے، آپ ﷺ نے بلال کو حکم دیا کہ اسی طرح اذان پڑھیں۔

(678)۔عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ رواه ابو داؤد [ابوداؤد حديث رقم: ٥١٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اپنے مقتدیوں کا ضامن ہوتا ہے، اور موذن امانت دار ہوتا ہے! اے اللہ ائمہ کو ہدایت دے اور موذنوں کی مغفرت فرما۔

(679)۔عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا رواه ابو داؤد [ابوداؤد حديث رقم: ٥١٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: موذن کی مغفرت اس کی آواز کی بلندی کے مطابق کر دی جاتی ہے، اور ہر خشک و تر چیز اس کے حق میں گواہی دیتی ہے اور نماز (با جماعت) میں حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نمازیں لکھ دی جاتی ہیں اور اسکے ان کے درمیان والے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(680)۔عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رواه مسلم [مسلم حديث رقم: ٨٥٠، ابوداؤد حديث رقم: ٥٢٧]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو تم میں سے بھی کوئی کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، جب موذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو وہ بھی کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ، جب موذن کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو وہ بھی کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ، جب موذن کہے حی الصلوۃ تو وہ کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ، جب موذن کہے حی علی الفلاح تو وہ کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ، پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو

وہ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، پھر جب موذن کہے لا الہ الا اللہ تو وہ کہے لا الہ الا اللہ۔ یہ جواب جب اس نے سچے دل سے دیے تو جنت میں داخل ہو گیا۔

(681)۔وَعَنْ اَبِی مَحذُورَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ مَرَّتَینِ مَرَّتَینِ مَعَ اِضَافَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ مَرَّتَینِ فِی الْاِقَامَةِ رَوَاهُ ابنُ اَبِی شَیبَةَ [ابن ابی شیبة ۲۳۱/۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو محذورہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ اذان اور اقامت کے الفاظ دو دو مرتبہ ہوتے ہیں، اقامت میں دوبار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے اضافے کے ساتھ۔

(682)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ ﷺ قَالَ کَانَ اَذَانُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَفْعاً شَفْعاً فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۱۹۴]۔ اَلْحَدِیثُ صَحِیحٌ وَالْاَحَادِیثُ وَالْآثَارُ فِیهِ کَثِیرَةٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اذان جوڑا جوڑا ہوتی تھی، اذان بھی اور اقامت بھی۔ اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔

(683)۔وَعَنْ اَبِی مَحذُورَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْاُولیٰ مِنَ الصُّبحِ ، اَلصَّلٰوةُ خَیرٌ مِنَ النَّومِ ، اَلصَّلٰوةُ خَیرٌ مِنَ النَّومِ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالنَّسَائِی [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۰۰ ، نسائی حدیث رقم:۶۳۳]۔ صحیح و له طرق کثیرة

ترجمہ: حضرت ابو محذورہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے پہلی یعنی صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَیرٌ مِنَ النَّومِ اَلصَّلٰوةُ خَیرٌ مِنَ النَّومِ روایت فرمایا ہے (یعنی نماز نیند سے بہتر ہے)۔

(684)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِی اَذَانِ الْفَجرِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، قَالَ ، اَلصَّلٰوةُ خَیرٌ مِنَ النَّومِ رَوَاهُ ابنُ خُزَیمَةَ وَالدَّارقُطنِیوَالْبَیهَقِی وَرَوَی الطَّبْرَانِی وَالْبَیهَقِی عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَیضاً وَلِهٰذَا [سنن الدار قطنی حدیث رقم :۹۳۳ ، السنن الکبریٰ للبیهقی ۴۲۳/۱ ، ابن خزیمه صفحة ۳۸۶ ، وروی الطبرانی مثله عن بلال وابی هریرة و ام المومنین عائشة رضی اللّٰه عنهم کما فی مجمع الزوائد:۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جب موذن صبح کی اذان حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہہ چکے تو کہے اَلصَّلٰوةُ خَیرٌ مِنَ النَّومِ۔

(685)۔وَعَنْ اَبِی جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ بِلَالاً ﷺ خَرَجَ اِلَی الْاَبْطَحِ فَاَذَّنَ، فَلَمَّا بَلَغَ حَیَّ عَلَی الصَّلوٰةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ لَوّٰی عُنُقَهٗ یَمِیناً وَشِمَالاً وَلَمْ یَسْتَدِرْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۰]۔ الحدیث صحیح و روی البخاری بمعناه [حدیث رقم: ۶۳۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال ﷺ کو دیکھا وہ موضع ابطح کی طرف گئے اور وہاں اذان پڑھی۔ جب حَیَّ عَلَی الصَّلوٰةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں بائیں پھیرا اور خود نہیں گھومے۔

(686)۔وَعَنْهُ ﷺ قَالَ رَاَیْتُ بِلَالاً یُؤَذِّنُ وَیَدُوْرُ وَیَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِی اُذُنَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۹۷، مسلم، حدیث رقم: ۱۱۱۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۰]۔ اَللَّفْظُ لِلتِّرْمَذِی

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال ﷺ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اپنا دہن مبارک ادھر ادھر گھمایا اور پھیرا جب کہ آپ کی دو انگلیاں دونوں کانوں میں تھیں۔

(687)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَیَّ، فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلوٰةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْراً، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَاتَنْبَغِی اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ، فَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۸۴۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۳، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۱۴، نسائی حدیث رقم: ۶۷۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کو سنو تو جس طرح وہ کہے اسی طرح تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو۔ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ یہ جنت میں ایک منزل کا نام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے کسی خاص بندے کو ملے گی، میں امید رکھتا ہوں کہ میں وہی بندہ ہوں۔ لہٰذا جس نے میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(688)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلوٰةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ، حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَالتِّرْمَذِی وَاَبُوْدَاوُد

وَالنَّسَائِي وَابُنُ مَاجَةَ [بخاری حدیث رقم:٦١٤، ابو داؤد حدیث رقم:٥٢٩، ترمذی حدیث رقم:٢١١، نسائی حدیث رقم:٦٨٠، ابن ماجة حدیث رقم:٧٢٢]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کہا: اے اللہ، اے کامل دعوت کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(689)۔وَعَنُ عَبُدِ اللّٰهِ بُنِ مُحَمَّد بنِ عَبُدِ اللّٰهِ بُنِ زَيُدٍ عَن اَبِيهِ عَن جَدِّهٖ اَنَّهٗ حِينَ اُرِىَ الْاَذَانَ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَالاً فَاَذَّنَ ، ثُمَّ اَمَرَ عَبُدَ اللّٰهِ فَاَقَامَ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [طحاوی ١/١٠٧]۔ رُوَاتُهٗ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید ﷺ فرماتے ہیں کہ انہیں خواب میں جب اذان دکھائی گئی، نبی کریم ﷺ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اذان پڑھی، پھر عبداللہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت پڑھی۔

(690)۔وَعَنِ امُرَاَةٍ بَنِى النَّجَّارِ قَالَتُ كَانَ بَيُتِى مِنُ اَطُوَلِ بَيُتٍ ، كَانَ حَوُلَ الْمَسُجِدِ، فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيهِ الْفَجُرَ فَيَأْتِى بِسَحَرٍ فَيَجُلِسُ عَلَى الْبَيُتِ يَنُظُرُ اِلَى الْفَجُرِ ، فَاِذَا رَاٰهُ تَمَطّٰى ، ثُمَّ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَحُمَدُكَ وَاَسُتَعِينُكَ عَلٰى قُرَيُشٍ اَن يُقِيمُوا دِينَكَ ، قَالَتُ ثُمَّ يُؤَذِّنُ ، قَالَتُ وَ اللّٰهِ مَاعَلِمتُ كَانَ تَرَكَهَا لَيلَةً وَاحِدَةً يَعنِى هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم:٥١٩]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: بنونجار کی ایک عورت سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میرا گھر بلند ترین گھروں میں سے تھا۔ جو مسجد کے اردگرد تھے۔ حضرت بلال ﷺ اس پر چڑھ کر صبح کی اذان پڑھتے تھے۔ آپ سحری کے وقت آجاتے تھے، گھر کے اوپر چڑھ کر فجر کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ جب دیکھتے کہ فجر ابھر آئی، پھر کہتے: اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے قریش کے بارے میں مدد مانگتا ہوں کہ وہ تیرا دین قائم کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد اذان پڑھتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ انہوں نے اسے کسی ایک رات بھی ترک کیا ہو یعنی یہ کلمات۔

وَشَدَّ الْاِمَامُ النَّسَائِىُ بَاباً سَمَّاهُ : اَلصَّلوٰةُ عَلَى النَّبِيِّ بَعُدَ الْاَذَانِ

امام نسائی علیہ الرحمہ نے ایک باب باندھا ہے جس کا نام رکھا ہے: اذان کے بعد نبی پر درود۔

وَفِي حَدِيثِ الرَّوَافِضِ

رَوَىٰ اَبُو بَكْرٍ وَ كُلَيبِ الْاَسَدِى عَنْ اَبِى عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ حَكَىٰ لَهُمَا الْاَذَانَ فَقَالَ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلوٰةِ حَيَّ عَلَى الصَّلوٰةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلٰى خَيرِ الْعَمَلِ حَيَّ عَلٰى خَيرِ الْعَمَلِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَالْاِقَامَةَ كَذٰلِكَ وَلَا بَأْسَ اَنْ يُقَالَ فِى صَلوٰةِ الْغَدَاةِ عَلٰى اِثْرِ حَيَّ عَلٰى خَيرِ الْعَمَلِ اَلصَّلوٰةُ خَيرٌ مِنَ النَّومِ مَرَّتَينِ لِلتَّقِيَّةِ وَ قَالَ مُصَنِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ، هٰذَا هُوَالْاَذَانُ الصَّحِيحُ لَايُزَادُ فِيهِ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُ وَالْمُفَوِّضَةُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ قَدْ وَضَعُوا اَخْبَاراً وَزَادُوا فِى الْاَذَانِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ خَيرُ الْبَرِيَّةِ مَرَّتَينِ وَفِى بَعْضِ رِوَايَاتِهِم بَعدَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً وَلِىُّ اللّٰهِ مَرَّتَينِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَوَىٰ بَدلَ ذٰلِكَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً وَلِىُّ اللّٰهِ حَقّاً مَرَّتَينِ، وَلَا شَكَّ فِى اَنَّ عَلِيّاً وَلِىُّ اللّٰهِ وَاَنَّهُ اَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ حَقّاً وَاَنَّ مُحَمَّداً وَآلَهُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيهِمْ خَيرُ الْبَرِيَّةِ، وَلٰكِن لَيسَ ذٰلِكَ فِى اَصلِ الْاَذَانِ، اِنَّمَا ذَكَرتُ ذٰلِكَ لِيُعْرَفَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ الْمُتَّهَمُونَ بِالتَّفْوِيضِ الْمُدَلِّسُونَ بِاَنفُسِهِم فِى جُمْلَتِنَا رَوَاهُ الصَّدُوقُ الْقُمِّى فِى مَن لَايَحضُرُهُ الْفَقِيهِ وَالطُّوسِى فِى الْاِسْتِبْصَارِ [من لا يحضره الفقيه حديث رقم:۸۹۷، الاستبصار حديث رقم:۱۱۳۴، ۱۱۳۵]۔ وَفِى رِوَايَةِ الْاِسْتِبْصَارِ قَالَ: فَاَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالاً فَلَمْ يَزَلْ يُؤَذِّنُ بِهَا حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ [الاستبصار حديث رقم:۱۱۳۴]۔

روافض کی حدیث

ترجمہ: ابوبکر اور کلیب اسدی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ان دونوں کو اذان سنائی اور فرمایا: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد

اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کے لیے آؤ، نماز کے لیے آؤ۔ فلاح کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ۔ سب سے اچھے عمل کے لیے آؤ، سب سے اچھے عمل کے لیے آؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ اسی طرح اقامت بھی سنائی۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ صبح کی اذان میں حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ تقیہ کے طور پر کہا جائے۔ اور اس کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ یہی اذان صحیح ہے۔ اس میں نہ زیادہ کیا جائے اور نہ کم کیا جائے۔ شیعہ کے مفوضہ فرقہ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے حدیثیں گھڑی ہیں اور انہوں نے اذان میں محمد اور آلِ محمد خیر البریہ دو مرتبہ پڑھنے کا اضافہ کر لیا ہے۔ اور ان کی بعض روایات میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے بعد اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ دو مرتبہ پڑھنے کا اضافہ ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اس کی جگہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ حَقًّا دو مرتبہ رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علی اللہ کے ولی ہیں اور وہ صحیح معنی میں امیر المومنین ہیں اور یہ کہ محمد اور ان کی آل صلوات اللہ علیہم خیر البریہ ہیں لیکن یہ سب باتیں اصل اذان میں شامل نہیں ہیں۔ یہ بات میں نے اس لیے بیان کی ہے تاکہ اس زیادتی سے ہمارے اندر پائے جانے والے ان لوگوں کی شناخت ہو جائے جنہیں تفویضی قرار دے دیا گیا ہے اور وہ حدیثیں اپنے پاس سے بنا کر بزرگوں کا نام کر دیتے ہیں۔ استبصار کی روایت میں ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسی اذان کا بلال کو حکم دیا تھا، وہ یہی اذان پڑھتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

بَابُ السِّتْرِ

ستر کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ [الاعراف: ۳۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر مسجد کے پاس اپنی زینت پکڑو۔ وَقَالَ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا [النور: ۳۱] اور فرمایا: عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے۔

(691) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ اِلٰى رُكْبَتِهٖ مِنَ الْعَوْرَةِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي وَاَبُوْ دَاوٗدَ [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۸۷٦، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٩٦، السنن الکبریٰ للبیهقی ۸٤/۳]۔ شواهده كثيرة صحيحة

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مرد کی ناف سے نیچے اس کے گھٹنوں تک ستر ہے۔

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّی

نمازی کا سُترہ

(692)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ فِی غَزوَةِ تَبُوكَ عَن سُتْرَةِ الْمُصَلِّی ، فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحلِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:١١١٤]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے غزوہ تبوک میں نماز کے سُترہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا اتنا ہو جتنا اونٹ کے کجاوے کا پچھلا حصہ۔

(693)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ مَرَرتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّی وَاَنَا عَلٰی حِمَارٍ وَمَعِی غُلَامٌ مِن بَنِی هَاشِمٍ فَلَمْ يَنصَرِفْ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [طحاوی ١/٢٩٩۔٣٠٠]۔ اِسْنَادُهُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں گدھے پر سوار تھا اور میرے ساتھ بنی ہاشم کا ایک نوجوان تھا۔ آپ نے نماز کا سلام نہیں پھیرا۔

(694)۔وَعَن سَالِمِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ ﷺ كَانَ يَقُولُ لَا يَقطَعُ الصَّلوٰةَ شَیْءٌ مِمَّا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّی رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالك كتاب قصر الصلوٰة فی السفر، باب الرخصة فی المرور بين يدی المصلی حديث رقم:٤٠]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ: نمازی کے سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔

(695)۔وَعَن اَبِی جُهَيمِ بنِ الحَارِثِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَو يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّی مَا ذَا عَلَيهِ مِنَ الْاِثْمِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَربَعِينَ خَيراً لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:١١٣٢، بخاری حديث رقم:٥١٠، ابو داؤد حديث رقم:٧٠١،

ترمذی حدیث رقم:٣٣٦ ، نسائی حدیث رقم:٧٥٦ ، ابن ماجة حدیث رقم:٩٤٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوجُہیم بن حارث ﷜روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس کا گناہ کتنا ہے تو چالیس سال تک کھڑا رہنے کو اس کے سامنے سے گزرنے سے بہتر سمجھے۔

(696)۔وَعَنْ سَعِيدِ بنِ الْمُسَيِّبِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّ عَلِيّاً وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَئٌ وَادْرِؤُا عَنهَا مَا اسْتَطَعتُمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِى وَكَذَا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ﷜ وَفِيهِ آثَارٌ كَثِيرَةٌ تَدُلُّ عَلىٰ اِثْمِ الْمَارِّ وَعَدمِ الْاِنقِطَاعِ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٣٠٢/١]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن میںب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسلمان کی نماز کو کوئی دوسری چیز نہیں توڑ سکتی مگر جتنا ہو سکے نماز سے ایسی چیز کو ہٹاؤ۔اسی طرح ابن عمر﷜ سے بھی روایت کیا گیا ہے اور اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔جو سامنے سے گزرنے والے کے گناہ کو اور نماز کے نہ ٹوٹنے کو ثابت کرتے ہیں۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ

مساجد کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَحَيْثُمَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ [البقرة:١٤٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جہاں کہیں ہو اپنے چہرے اس کی طرف پھیرلو۔ وَقَالَ فِى بُيُوتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهٗ [النور:٣٦] اور فرمایا: ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔وَقَالَ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ الآيه [التوبة:١٨] اور فرمایا: مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

(697)۔عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷜ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَن بَنیٰ مَسجِداً لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيتاً فِى الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حدیث رقم:١١٨٩، بخاری حدیث رقم:٤٥٠]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔جس نے اللہ کی خاطر مسجد بنائی اللہ نے اس کے لیے جنت میں گھر بنایا۔

(698)۔وَعَن اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اَسْوَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:١٥٢٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہروں میں اللہ کی سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں ان کی مسجدیں ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں ان کے بازار ہیں۔

(699)۔وَعَن اَبِی حُمَيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:١٦٥٢، ابو داؤد حديث رقم:٤٦٥، نسائى حديث رقم:٧٢٩، ابن ماجة حديث رقم:٧٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوحمید ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ کہے اے میرے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب نکلے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(700)۔وَعَن اَبِی قَتَادَةَ السُّلَمِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:١٦٥٤، بخارى حديث رقم:٤٤٤، ابو داؤد حديث رقم:٤٦٧، ترمذى حديث رقم:٣١٦، نسائى حديث رقم:٧٣٠، ابن ماجة حديث رقم:١٠١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سلمی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

(701)۔وَعَن اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا، قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ الْمَسَاجِدُ، قِيلَ وَمَا الرَّتْعُ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذى حديث رقم:٣٥٠٩]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو ان میں سے چر لیا کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ فرمایا: مسجدیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ چرنا کیا ہے؟ فرمایا۔ پڑھا کرو۔ اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(702)-عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ٤٤٤، مسلم حديث رقم: ١٦٥٤، الترمذي حديث رقم: ٣١٦، ابو داؤد حديث رقم: ٤٦٧، ابن ماجة حديث رقم: ١٠١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سلمی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرے۔

(703)-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ، مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ١٢٤٨، بخاري حديث رقم: ٨٥٣، ابو داؤد حديث رقم: ٣٨٢٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر میں فرمایا: جو شخص اس پودے میں سے یعنی لہسن کھائے تو وہ مسجدوں میں ہرگز نہ آئے۔

(704)-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُوراً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ١٨٢٠، بخاري حديث رقم: ٤٣٢، ابو داؤد حديث رقم: ١٠٤٣، ابن ماجة حديث رقم: ١٣٧٧]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ نماز اپنے گھروں میں بھی پڑھ لیا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ۔

(705)-وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالتِّرْمَذِي [ابو داؤد حديث رقم: ٤٩٢، ترمذي حديث رقم: ٣١٧، ابن ماجة حديث رقم: ٧٤٥]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَلَهُ شَوَاهِدُ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ساری کی ساری زمین مسجد ہے سوائے قبرستان کے اور حمام کے۔

(706)-وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حديث رقم: ٤٤٩، ابن ماجة

حدیث رقم:۷۳۹ ، نسائی حدیث رقم:۶۸۹ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۴۱۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ مسجدوں میں فخر کریں گے۔

(707)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَأَیْتُمْ مَنْ یَبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَأَیْتُمْ مَنْ یَنْشُدُ فِیْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیْكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ وَالدَّارِمِیْ [ترمذی حدیث رقم:۱۳۲۱، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۴۰۷]۔ قَالَ التِّرْمَذِیْ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں بیچتا یا خریدتا ہے تو کہو: اللہ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب تم اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں کھوئی ہوئی چیز کا اعلان کرتا ہے تو کہو: اللہ کرے تجھے نہ ملے۔

(708)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلوٰةُ الرَّجُلِ فِی بَیْتِهٖ بِصَلوٰةٍ وَصَلوٰتُهٗ فِی مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ صَلوٰةً وَصَلوٰتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُجَمَّعُ فِیْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلوٰةٍ وَصَلوٰتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلوٰةٍ وَصَلوٰتُهٗ فِی مَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلوٰةٍ وَصَلوٰتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلوٰةٍ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:۱۴۱۳]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی نماز اس کے گھر میں ایک نماز کے برابر ہے اور قبیلے کی مسجد میں اس کی نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جامع مسجد میں اس کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور مسجدِ اقصیٰ میں اس کی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد میں اس کی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجدِ حرام میں اس کی نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

لَا یَجُوْزُ خُرُوْجُ الشَّابَّةِ اِلَی الْمَسْجِدِ

نوجوان عورت کا مسجد میں جانا جائز نہیں

(اَلْبَیْتُ خَیْرٌ لِلنِّسَآءِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَیَجُوْزُ خُرُوْجُ الْعَجُوْزِ بِالْاِذْنِ فِی اللَّیْلِ وَاَوْلٰی اَنْ لَا تَخْرُجَ

لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ)

(عورتوں کے لیے مسجد کی نسبت ان کا گھر بہتر ہے اور بوڑھی عورت کا رات کو اجازت لے کر نکلنا جائز ہے مگر بہتر ہے کہ وہ بھی نہ نکلے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔)

(709)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَأْذَنَکُمْ نِسَآءُ کُمْ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوْا لَھُنَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۹۹۱ ، بخاری حدیث رقم: ۸۶۵، ترمذی حدیث رقم: ۵۷۰ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۶۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تمہاری عورتیں تم سے رات کے وقت مسجد کے لیے اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دو۔

(710)۔وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَوْ اَدْرَکَ النَّبِیُّ ﷺ مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَھُنَّ الْمَسْجِدَ کَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۹۹۹، بخاری حدیث رقم: ۸۶۹ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۶۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آج عورتیں جو کچھ کر رہی ہیں اگر نبی کریم ﷺ دیکھ لیتے تو انہیں مسجدوں میں جانے سے منع فرما دیتے جیسا کی بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔

(711)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سُوَیْدِ نِ الْاَنْصَارِی عَنْ عَمَّتِہٖ اُمِّ حُمَیْدِ امْرَأَۃِ اَبِیْ حُمَیْدِ نِ السَّاعِدِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَنَّھَا جَآءَ تِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ الصَّلٰوۃَ مَعَکَ ، قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّکِ تُحِبِّیْنَ الصَّلٰوۃَ مَعِی ، وَصَلٰوتُکِ فِیْ بَیْتِکِ خَیْرٌ لَّکِ مِنْ صَلٰوتِکِ فِیْ حُجْرَتِکِ وَصَلٰوتُکِ فِیْ حُجْرَتِکِ خَیْرٌ لَّکِ مِنْ صَلٰوتِکِ فِیْ دَارِکِ وَصَلٰوتُکِ فِیْ دَارِکِ خَیْرٌ لَّکِ مِنْ صَلٰوتِکِ فِیْ مَسْجِدِیْ ، قَالَ فَاَمَرَتْ فَبُنِیَ لَھَا مَسْجِدٌ فِیْ اَقْصٰی شَیْءٍ مِنْ بَیْتِھَا وَاَظْلَمِہٖ فَکَانَتْ تُصَلِّیْ فِیْہِ حَتّٰی لَقِیَتِ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۷۱۵۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی ام حمید سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت ابو حمید ساعدی ﷺ کی زوجہ ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں۔ فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو۔ تیرے کمرے میں تیری نماز بہتر ہے تیرے حجرے میں

تیری نماز سے۔اور تیرے حجرے میں تیری نماز بہتر ہے تیرے گھر کے صحن میں تیری نماز سے اور تیرے گھر کے صحن میں تیری نماز بہتر ہے میری مسجد میں تیری نماز سے۔راوی فرماتے ہیں کہ ام حمید کے کہنے پر انکے گھر کے دور اندر اندھیرے کونے میں انکے لیے نماز کی جگہ بنائی گئی۔وہ اس میں نماز پڑھا کرتی تھیں حتیٰ کہ اللہ عزوجل سے جاملیں۔

(712)۔وَعَنْ اَبِی عَمْرٍو الشَّیْبَانِی اَنَّهٗ رَاٰی عَبْدَ اللّٰهِ ﷺ یُخْرِجُ النِّسَآءَ مِنَ الْمَسْجِدِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَقُوْلُ ، اُخْرُجْنَ اِلٰی بُیُوْتِکُنَّ ، خَیْرٌ لَّکُنَّ رَوَاهُ الطَّبْرَانِی فِی الْکَبِیْرِ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۹۳۶۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ کو جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالتے دیکھا اور فرما رہے تھے۔اپنے گھروں کو نکل جاؤ وہ تمہارے لیے بہتر ہیں۔

(713)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَیْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ قَعْرُ بُیُوْتِهِنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۶۶۲۶]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھروں کی اندھیری کوٹھڑیاں ہیں۔

(714)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ عَلَیْکُنَّ بِالْبَیْتِ فَاِنَّهٗ جِهَادُکُنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۴۴۴۷]۔ شَوَاهِدُهٗ هٰؤُلَاءِ الْاَحَادِیْثُ کَثِیْرَةٌ وَ مَفْهُوْمُهَا ثَابِتٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ فرمایا: اے عورتو! تم پر اپنے گھروں میں رہنا لازم ہے، یہی تمہارا جہاد ہے۔

(715)۔وَعَنْ اَبِی مُوْسٰی ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَةٌ وَاِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِیَ کَذَا کَذَا یعنی زَانِیَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَلِاَبِی دَاوٗد وَالنَّسَائِی نَحْوَهٗ [ترمذی حدیث رقم:۲۷۸۶ ، ابو داؤد حدیث رقم:۴۱۷۳ ، نسائی حدیث رقم:۵۱۲۶]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آنکھ زانیہ ہے اور جب عورت عطر لگاتی ہے اور کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ وَتَرْكِيْبِهَا

نماز کا طریقہ اور اس کی ترکیب کا باب

(716)۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ، ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، فَرَجَعَ فَصَلّٰى ، ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ ، فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِیَ قَائِماً ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِساً ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِساً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِیَ قَائِماً ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیْ وَزَادَ التِّرْمِذِیْ وَالنَّسَائِیْ وَاَبُوْدَاؤٗد فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئاً اِنْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ [مسلم حديث رقم:٨٨٥ ، بخاری حديث رقم:٦٢٥١ ، ابو داؤد حديث رقم:٨٥٦ ، ترمذی حديث رقم:٣٠٣ ، نسائی حديث رقم:٨٨٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی۔ پھر آیا اور آپ ﷺ سے سلام عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: وعلیکم السلام۔ واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ آدمی واپس گیا اور نماز پڑھی۔ پھر آ کر سلام عرض کیا۔ فرمایا: وعلیکم السلام واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ یا شاید اس کے بھی بعد اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سکھایئے۔ فرمایا: جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اچھی طرح وضو کر۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ۔ پھر تجھ سے جتنا ہو سکے قرآن پڑھ۔ پھر رکوع کر حتیٰ کہ تجھے رکوع کا اطمینان ہو جائے۔ پھر اوپر ہو حتیٰ کہ تو برابر کھڑا ہو جائے۔ پھر سجدہ کر حتیٰ کہ تجھے سجدے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر سر اٹھا حتیٰ کہ تجھے بیٹھنے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر سجدہ کر حتیٰ کہ تجھے سجدے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر سر اٹھا حتیٰ کہ تجھے بیٹھنے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر کھڑا ہو جا حتیٰ کہ تو سیدھا

کھڑا ہو جائے۔ پھر اپنی ساری نماز میں ایسا ہی کر۔ ترمذی، نسائی اور ابوداؤد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ جب تم نے ایسا کیا تو تیری نماز مکمل ہوگئی اور اگر تم نے اس میں سے کچھ بھی کمی کی تو تیری نماز میں کمی رہ گئی۔

(717)۔ وَعَنْ اَبِی حُمَیدِ السَّاعِدِی ﷺ قَالَ فِی نَفَرٍ مِنْ اَصحَابِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ اَنَا کُنتُ اَحفَظُکُم لِصَلٰوۃِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ رَاَیتُہُ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیہِ حَذوَ مَنکِبَیہِ وَاِذَا رَکَعَ اَمکَنَ یَدَیہِ مِن رُکبَتَیہِ ثُمَّ ھَصَرَ ظَھرَہٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ اسْتَوٰی حَتّٰی یَعُودَ کُلُّ فَقَارٍ مَکَانَہٗ وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیہِ غَیرَ مُفتَرِشٍ وَلَا قَابِضَھُمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطرَافِ اَصَابِعِ رِجلَیہِ القِبلَۃَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکعَتَینِ جَلَسَ عَلٰی رِجلِہِ الیُسرٰی وَنَصَبَ الیُمنٰی، فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکعَۃِ الاٰخِرَۃِ قَدَّمَ رِجلَہُ الیُسرٰی وَنَصَبَ الاُخرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقعَدَتِہٖ رَوَاہُ البُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۸۲۸، ابو داؤد حدیث رقم:۹۶۳، ترمذی حدیث رقم:۳۰۴، ابن ماجۃ حدیث رقم:۸۶۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدی ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے مجمع میں فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب تکبیر فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے اور جب رکوع فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جمائے پھر اپنی پشت مبارک کو برابر کر دیا۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھایا تو بالکل سیدھے ہو گئے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ گئے۔ اور جب سجدہ فرمایا تو اپنے ہاتھ نہ تو پھیلا کر رکھے اور نہ ہی انہیں بند کیا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف فرمایا۔ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کر لیا اور اپنے مقعد پر تشریف فرما ہوئے۔

(718)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا افتَتَحَ الصَّلٰوۃَ کَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ یَدَیہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ اِبھَامَیہِ اُذُنَیہِ، ثُمَّ یَقُولُ سُبحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمدِکَ وَتَبَارَکَ اسمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیرُکَ رَوَاہُ الدَّار قُطنِی وَفِی رَفعِ الیَدَینِ اِلَی الاُذُنَینِ حِینَ کَبَّرَ اَحَادِیثُ کَثِیرَۃٌ [دار قطنی حدیث رقم:۱۱۳۵، السنن الکبریٰ للبیہقی ۳۴/۲ ورواہ البیہقی فی السنن الکبریٰ عن ام المؤمنین عائشۃ]۔ ھٰذَا ضَعِیفٌ وَشَوَاھِدُہٗ صَحِیحَۃٌ کَثِیرَۃٌ فِی الدَّار قُطنِی

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر کہتے پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر ہو جاتے۔ پھر آپ ﷺ حمد پڑھتے۔ اے اللہ تو پاک ہے اور تیری

ہی حمد ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند و بالا ہے اور تیرے سواء کوئی معبود نہیں اور تکبیر کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بارے میں کثرت سے صحیح احادیث موجود ہیں۔

(719)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم: ٧٤٠]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں مرد اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں کلائی پر رکھے۔

(720)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيهِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَضَعُ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ تَحتَ السُّرَّةِ رَوَاهُ ابنُ اَبِي شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شيبة ١/٤٢٧]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ بن وائل بن حجر اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے نماز میں ناف کے نیچے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔

(721)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ﷺ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَداً مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِي قَالَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَداً مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ [مسلم حديث رقم: ٨٩٠، نسائي حديث رقم: ٩٠٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی میں نے ان میں سے کسی کو بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ نسائی کی روایت میں ہے کہ میں نے انہیں بسم اللہ اونچی آواز میں پڑھتے نہیں سنا۔

(722)۔وَعَنْ اَبِي وَائِلٍ ﷺ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٥٠]۔ فِيهِ اَبُو سَعْدٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ابو وائل ﷺ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر اور حضرت علی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو اونچی آواز سے نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی اعوذ باللہ اور نہ ہی آمین۔

(723)۔عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْمَا اُمِرَ وَسَكَتَ فِيْمَا اُمِرَ: وَمَا كَانَ رَبُّكَ

نسیا، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۱) رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۷۷۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جس نماز میں قرأت کا حکم ملا آپ نے قرأۃ فرمائی اور جس نماز میں آیت پڑھنے کا حکم ملا آہستہ پڑھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے۔ اور فرماتا ہے: بلاشبہ تمہارے لیے اللہ کے رسول کی ذات میں عملی نمونہ موجود ہے۔

(724)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ، فَقَالَ آمِينَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۸]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھا۔ پھر فرمایا آمین اور اپنی آواز آہستہ رکھی۔

(725)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۹۵۹، بخاری حدیث رقم: ۷۴۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکوع اور سجدہ صحیح طریقے سے کرو۔ اللہ کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(726)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ إِبْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِي وَمُسْلِمٍ عَنْهُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ [ابن ماجة حدیث رقم: ۸۷۵، مسلم حدیث رقم: ۸۶۸، بخاری حدیث رقم: ۷۹۵، نسائی حدیث رقم: ۱۱۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرماتے تھے تو اس کے بعد فرماتے تھے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ پھر جب اپنی کمر کو رکوع سے اٹھاتے تو فرماتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (اللہ نے سن لی جس نے اس کی حمد کی) پھر کھڑے ہو کر فرماتے تھے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے رب تیرے لیے ہی حمد ہے)۔

(727)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي

رُكُوعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ ، وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِی سُجُودِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَاَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٢٦١ ، ابو داؤد حدیث رقم:٨٨٦ ، ابن ماجة حدیث رقم:٨٩٠]۔

صحیح لکن لیس بمتصل والعمل علیٰ ھذا

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے اور رکوع میں تین بار کہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پاک ہے میرا ربِ عظیم۔ اس کا رکوع مکمل ہوگیا اور یہ اس کی کم سے کم تعداد ہے اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین بار کہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پاک ہے میرا رب اعلیٰ۔ اس کا سجدہ مکمل ہوگیا اور یہ اسکی کم سے کم تعداد ہے۔

(728)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّكْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ وَلَا اَكْفِتَ الثِّیَابَ وَلَا الشَّعْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی

[مسلم حدیث رقم:١٠٩٨ ، بخاری حدیث رقم:٨١٢ ، نسائی حدیث رقم:١٠٩٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:٨٨٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ماتھے پر، دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں پر، قدموں کے اطراف پر اور یہ کہ میں اپنے کپڑے اور بال الٹے سیدھے نہ کروں۔

(729)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَقْرَبُ مَا یَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:١٠٨٣ ، نسائی حدیث رقم:١١٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔ پس کثرت سے دعا مانگا کرو۔

(730)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷛ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَكَفُّهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ ، اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی وَاَبُودَاوٗد وَالتِّرْمِذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ

مَاجَةَ وَالـلَّفظُ لِلنَّسَائِی وَرَوَىٰ مُحَمَّدٌ مِثلَهُ وَقَالَ التَّشَهُّدُ الَّذِی ذُکِرَ کُلُّهُ حَسَنٌ وَ لَیسَ یَشْبَهُ
تَشَهُّدَ عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ ، عِندَنَا تَشَهُّدُهُ لِاَنَّهُ رَوَاهُ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ عَلَیهِ العَامَّةُ عِندَنَا
وَکَانَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ مَسعُودٍ ؓ یَکرَهُ اَن یُّزَادَ فِیهِ حَرفٌ اَو یُنقَصَ مِنهُ حَرفٌ [مسلم حدیث
رقم:۸۹۷ ، بخاری حدیث رقم :۸۳۱ ، ابو داؤد حدیث رقم :۹۶۸ ، ترمذی حدیث رقم :۱۱۰۵ ، نسائی
حدیث رقم:۱۱۶۳ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱۸۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تشہد اس طرح سکھایا جس طرح قران کی سورة سکھاتے تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ سامنے ہوتے تھے۔ سب احترام اللہ کے لیے ہیں اور دعائیں اور اچھے اعمال، اے نبی آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔ ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے صالح بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں تشہد کے جتنے الفاظ بھی احادیث میں بیان کیے گئے ہیں سب اچھے ہیں لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے بیان کردہ تشہد کی مثال نہیں۔ ہمارے نزدیک انہی کا تشہد بہترین تشہد ہے اس لیے کہ آپ نے اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا ہے اور ہمارے عام علماء کا اسی پر عمل ہے اور ابن مسعود ؓ اس میں کسی لفظ کا اضافہ کرنا یا کمی کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

(731)۔وَعَن کَعبِ بنِ عُجرَةَ ؓ قَالَ سَأَلنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلنَا یَارَسُولَ اللّٰهِ کَیفَ الصَّلٰوةُ عَلَیکُم اَهلَ البَیتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَد عَلَّمَنَا کَیفَ نُسَلِّمُ عَلَیکَ ، قَالَ قُولُوا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلیٰ اِبرَاهِیمَ وَعَلیٰ آلِ اِبرَاهِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلیٰ اِبرَاهِیمَ وَعَلیٰ آلِ اِبرَاهِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ رَوَاهُ مُسلِمٌ وَالبُخَارِی وَاللَّفظُ لِلبُخَارِی [مسلم حدیث رقم :۹۰۸، بخاری حدیث رقم:۳۳۷۰، ابو داؤد حدیث رقم:۹۷۶، ابن ماجة حدیث رقم:۹۰۴]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرة ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال پوچھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ کے اہل بیت پر درود کس طرح پڑھا جائے۔ بے شک اللہ نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ آپ ﷺ پر سلام کیسے پڑھنا ہے۔ فرمایا: کہو اے اللہ محمد اور محمد کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا ہے۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ محمد پر اور محمد کی آل پر برکتیں بھیج جس طرح تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی

آل پر برکتیں بھیجی ہیں۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(732)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَاءِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِی الدُّعَاءِ بَعدَ التَّشَهُّدِ اَلْفَاظٌ مُخْتَلِفَةٌ

[مسلم حدیث رقم:١٣٢٦، مسلم حدیث رقم:١٣٢٤، ابن ماجة حدیث رقم:٩٠٩، سنن النسائی حدیث رقم:١٣٠٩، ابو داؤد حدیث رقم:٩٨٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرے۔ جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے اور تشہد کے بعد دعا کے مختلف الفاظ احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

(733)۔وَعَنِ ابنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرىٰ بَيَاضَ خَدِّهِ رَوَاهُ اَبُودَاوٗدَ وَالنَّسَائِی وَرَوَى التِّرْمَذِی مِثْلَهُ [ابو داؤد حدیث رقم:٩٩٦، نسائی حدیث رقم:١٣٢٥، ترمذی حدیث رقم:٢٩٥، سنن الدارمی حدیث رقم:١٣٥١]۔ اَلْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے اور فرماتے تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور بائیں طرف بھی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک کی روشنی نظر آجاتی تھی۔

(734)۔وَعَنْ سَمُرَةَ بنِ جُندُب ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٥٩٣٧، بخاری حدیث رقم:٨٤٥، ترمذی حدیث رقم:٢٢٩٤]۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ چکتے تو ہماری طرف چہرۂ انور پھیر لیتے تھے۔

(735)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَثِيراً يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:١٦٣٨، بخاری حدیث رقم:٨٥٢، ابو داؤد حدیث

رقم:۱۰۴۲، نسائی حدیث رقم:۱۳۵۹، ابن ماجة حدیث رقم:۹۳۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ نے فرمایا یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو کثرت سے دیکھا کہ آپ ﷺ بائیں طرف گھوم کر تشریف فرما ہوتے تھے۔

(736)۔وَعَن اَنَسٍ ﷜ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنصَرِفُ عَن يَمِينِهٖ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۱۶۴۰، ۱۶۴۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف گھوم کر تشریف فرما ہوتے تھے۔

(737)۔وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷜ قَالَ كُنتُ اَعرِفُ اِنقِضَآءَ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكبِيرِ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۱۳۱۶، بخاری حدیث رقم:۸۴۲، ابو داؤد حدیث رقم:۱۰۰۲، نسائی حدیث رقم:۱۳۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷜ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا اختتام تکبیر کے بلند ہونے سے سمجھ جاتا تھا۔

(738)۔وَعَن ثَوبَانَ ﷜ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انصَرَفَ مِن صَلٰوتِهٖ ، اِستَغفَرَ ثَلٰثاً وَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ اَنتَ السَّلَامُ وَمِنكَ السَّلَامُ تَبَارَكتَ يَا ذَا الجَلَالِ وَالاِكرَامِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۱۳۳۴، ابو داؤد حدیث رقم:۱۵۱۳، ترمذی حدیث رقم:۳۰۰، نسائی حدیث رقم:۱۳۳۷، ابن ماجة حدیث رقم:۹۲۸، مسند احمد حدیث رقم:۲۲۴۲۸]۔

ترجمہ: حضرت ثوبان ﷜ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تھے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے تھے، اور پڑھتے تھے: اے اللہ تو سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے، تو برکت والا ہے اے جلال اور اکرام والے۔

(739)۔وَعَن كَعبِ بنِ عُجرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكتُوبَةٍ ، ثَلٰثٌ وَثَلَاثُونَ تَسبِيحَةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَحمِيدَةً وَاَربَعٌ وَثَلٰثُونَ تَكبِيرَةً رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۱۳۴۹، ترمذی حدیث رقم:۳۴۱۲، نسائی حدیث رقم:۱۳۴۹]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد کے کچھ وظائف ہیں جنہیں ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی خسارے میں نہیں رہتا، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔

(740)۔وَعَن عَلِيٍّ ﷜ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَن قَرَأَ آيَةَ الكُرسِيِّ فِي

دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِيْنَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ قَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٢٣٩٥]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضٰی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے موت کے سواء جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی، اور جس نے اسے رات سوتے وقت پڑھا اللہ اس کے گھر کو محفوظ کردے گا، اور اسکے پڑوسی کے گھر کو اور اس کے اردگرد کے گھروں کو۔

صَلٰوةُ النِّسَآءِ وَاَنَّ لِلْمَرْءَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ

عورتوں کی نماز، اور اس بات کا بیان کہ عورت کی ایک مخصوص ہیئت ہے جو مرد کے لیے نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى [ال عمران:٣٦] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مرد عورت کی طرح نہیں ہے۔

(741)۔عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حَذَآءَ اُذُنَيْكَ وَالْمَرْاَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حَذَآءَ ثَدْيَيْهَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَكَذَا فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ وَمَجْمَعِ الزَّوَائِدِ [كنز العمال حديث رقم :١٩٦٣٦ ، مجمع الزوائد حديث رقم :٢٥٩٤، ١٦٠٠٥، وعزاه الى الطبراني ولم اجده فيه]۔ قال الهيثمي اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھا، اور عورت اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتیوں کے برابر اٹھائے۔

(742)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ يَتَجَافُوْا فِي سُجُوْدِهِمْ وَ يَأْمُرُ النِّسَآءَ اَنْ يَنْخَفِضْنَ فِي سُجُوْدِهِنَّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [السنن الكبرىٰ للبيهقي ٢/٢٢٢]۔

ترجمہ: صحابی رسول حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ: آپ ﷺ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ اپنے سجدے اونچے کریں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ اپنے سجدوں میں نیچی رہا کریں۔

(743)۔ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّهُ سُئِلَ كَيْفَ كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنَّ يَتَرَبَّعْنَ ، ثُمَّ اُمِرْنَ اَنْ يَحْتَفِزْنَ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِيْ مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ۷۳]۔

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں کیسے نماز پڑھتی تھیں؟ فرمایا: چوکڑی مارتی تھیں اور بعد میں حکم ہوا کہ سمٹ جایا کریں۔

(744)۔ وَعَنْ يَزِيْدِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى امْرَاَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ اِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ فِيْ ذٰلِكَ لَيْسَتْ كَالرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ مَرَاسِيْلِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ [السنن الكبرىٰ للبيهقى ۲/۲۲۳، مراسيل ابى داؤد صفحة ۸]۔ الحديث صحيح مرسل

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین کے ساتھ لگا دیا کرو، بے شک اس معاملے میں عورت مرد کی طرح نہیں ہے۔

(745)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَتِ الْمَرْاَةُ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰى فَخِذِهَا الْاُخْرٰى وَ اِذَا سَجَدَتْ اَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِيْ فَخِذَيْهَا كَاَسْتَرِ مَا يَكُوْنُ لَهَا وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَيَقُوْلُ يَا مَلَائِكَتِيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [السنن الكبرىٰ للبيهقى ۲/۲۲۳]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران کو دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں پر لگا دے۔ یہ اسکے ستر کے شایانِ شان ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اسکی طرف دیکھتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے فرشتو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔

(746)۔ وَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخْعِيُّ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تُؤْمَرُ اِذَا سَجَدَتْ اَنْ تُلْزِقَ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا كَيْلَا تَرْتَفِعَ عَجِيْزَتُهَا وَلَا تُجَافِيْ كَمَا يُجَافِي الرَّجُلُ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابى شيبة ۱/۳۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عورت کو حکم دیا جاتا تھا کہ جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ

چپکادے تاکہ اس کے سرین اٹھے نہ رہیں اور اس طرح اونچا سجدہ نہ کرے جس طرح مرد اونچا سجدہ کرتا ہے۔

(747)۔وَعَنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ ﷺ اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَۃُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَیْھَا رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۳۰۲]۔

ترجمہ: حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ نے فرمایا: جب عورت سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو سمیٹے۔

(748)۔وَ قَالَ عَطَاءٌ لَاتَرْفَعُ بِذٰلِكَ یَدَیْھَا وَاَشَارَ فَخَفِضَ یَدَیْہِ جِدًّا وَجَمَعَھُمَا اِلَیْہِ جِدًّا وَ قَالَ اِنَّ لِلْمَرْأَۃِ ھَیْئَۃً لَیْسَتْ لِلرَّجُلِ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۲۷۰]۔ لا شك فی صحۃ مفھوم الاحادیث فی ھذا الفصل والعمل علیہ ثابت بالتواتر

ترجمہ: حضرت عطا تابعی فرماتے ہیں کہ عورت اس کے لیے اپنے ہاتھ نہ اٹھائے اور اشارہ کر کے سمجھایا اور اپنے ہاتھ بالکل پست رکھے اور انہیں اپنی طرف خوب سمیٹ لیا اور فرمایا بے شک عورت کے لیے ایک مخصوص ہیئت ہوتی ہے جو مرد کی نہیں ہوتی۔

اَھْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ

علم والے اور فضیلت والے امامت کے زیادہ حقدار ہیں

(749)۔عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ ﷺ قَالَ : مَرِضَ النَّبِیُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُہٗ ، فَقَالَ : مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ، قَالَتْ عَائِشَۃُ : اِنَّہٗ رَجُلٌ رَقِیْقٌ ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَعَادَتْ ، فَقَالَ: مُرِیْ اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَاِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ ، فَاَتَاہُ الرَّسُوْلُ ، فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فِیْ حَیَاۃِ النَّبِیِّ ﷺ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم :۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۲، ۳۳۸۵ ، مسلم ۹۴۸ ، ترمذی حدیث رقم :۳۶۷۲]۔ ذَکَرَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابٍ: اَھْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ، وَ شَدَّ النَّسَائِیْ بَابَ " اِمَامَۃِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ " وَذَکَرَ فِیْہِ اِمَامَۃَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ وَ تَقَدُّمَہُ النَّبِیَّ ﷺ مَعَ قَوْلِہٖ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَءُ ھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ ، فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرْءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ الحدیث [مسلم حدیث رقم :۱۵۳۲] وَ اِجْتَمَعَتِ الْاُمَّۃُ عَلٰی اَعْلَمِیَّۃِ الصِّدِّیْقِ ﷺ مَعَ اَفْضَلِیَّتِہٖ [ابن بطال شرح البخاری ۲/۱۱۵، فتح الباری لابن رجب ۴/۱۱۷ ، منھاج السنۃ لابن تیمیہ ۳/۱۳۵ و غیرھم]۔ وَ ذَکَرَہُ الشَّارِحُوْنَ فِیْ بَابِ "مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ"

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ فانکن صواحب یوسف ای فی التظاهر علی ما ترون

لَا قِرَأَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ

امام کے پیچھے قرأت منع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

[الاعراف: ٢٠٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور چپ رہو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔ وَشَدَّ الْإِمَامُ النَّسَائِيُّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ بَاباً سَمَّاهُ: تَاوِيلَ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(750)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَ خَلْفَهٗ قَوْمٌ فَخَلَطُوا عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا رَوَاهُ الْبَيهِقِي وَكَذَا رَوَى ابْنُ جَرِيْرٍ وَ ابْنُ اَبِي حَاتِمٍ وَالْبَيهِقِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِي حَاتِمٍ وَالْبَيهِقِي فِي كِتَابِ الْقِرَاءَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷺ وَرَوَى الْبَيهَقِي عَنْ مُجَاهِدٍ وَرَوَى الْبَيهِقِي عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ وَرَوَى ابْنُ جَرِيْرٍ وَالْبَيهِقِي عَنِ الزُّهْرِي [ابن جرير ٦/١٩٨ حديث رقم:١٢١١٩، ورواه ابن ابی حاتم وابن جریر باسانید کثیرة، انظر ابن ابی حاتم حديث رقم:٨٧٢٦ الیٰ ٨٧٣٥ و ابن جرير حديث رقم :١٢٠٩٩ الیٰ ١٢١٢٦، السنن الكبرىٰ للبيهقی ٢/١٥٥، رواه الدار قطنی عن ابی هريرة حدیث رقم:١٢٢٦]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ کے پیچھے لوگ موجود تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی قرأت میں خلل ڈالا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور چپ رہو۔ اس حدیث کو مختلف محدثین نے مختلف اسناد کے ساتھ روایت فرمایا ہے۔

(751)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ اَنَّهٗ ﷺ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ فَسَمِعَ نَاساً يَقْرَؤُوْنَ خَلْفَهٗ فَقَالَ

اَمَا آنَ لَكُمْ اَنْ تَفْهَمُوْهُ؟ اَمَا آنَ لَكُمْ اَنْ تَعْقِلُوْهُ اِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْر وَابْنُ اَبِي حَاتِمٍ [ابن جرير حديث رقم:١٢١٠٢، ابن ابی حاتم حديث رقم: ٨٧٣٠]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کے ہمراہ نماز ادا فرمائی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اپنے پیچھے قرآن پڑھتے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو قرآن سمجھ نہیں آتا؟ کیا تم لوگوں کی عقل میں نہیں آتا؟ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو۔

(752)۔عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا صَلٰوةَ لِمَن لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِداً قَالَ سُفْيَانُ: لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[ابو داؤد حديث رقم:٨٢٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے فاتحۃ الکتاب اور اس سے کچھ زیادہ کی قرأت نہیں کی اس کی نماز نہیں۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حکم اسکے لیے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

(753)۔وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رَوَى ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ مِثْلَهٗ [ترمذی حديث رقم :٣١٣، موطا امام محمد صفحة ٩٥، موطا امام مالك : كتاب الصلوٰة باب ما جاء في ام القرآن حديث رقم:٣٨]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے رکعت پڑھی اور اس میں ام القرآن نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(754)۔وَقَالَ السُّفْيَانُ فِي تَوْضِيْحِ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا صَلٰوةَ لِمَن لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِداً ذٰلِكَ لِمَنْ يُّصَلِّي وَحْدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد ، وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ ، قَالَ اَحْمَدُ فَهٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلٰوةَ لِمَن لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنَّ هٰذَا اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[ترمذی

حدیث رقم:۲۴۷ ، ابو داؤد حدیث رقم:۸۲۲ ، مسند احمد حدیث رقم:۲۲۷۴۳ ، ابن ماجة حدیث رقم:۸۳۷ ، مسلم حدیث رقم:۸۷۴ ، بخاری حدیث رقم:۷۵٦ ، نسائی حدیث رقم:۹۱۰ ، ۹۱۱]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد کہ "اس کی کوئی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ اور اس سے کچھ زیادہ نہیں پڑھا" اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ اس آدمی کیلیے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا تعلق اکیلے آدمی سے ہے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے جس میں انہوں نے روایت کیا ہے کہ جس نے نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں یہ ایسا مرد ہے جس نے اس حدیث کا تعلق اکیلے آدمی سے بتایا ہے۔

(755)۔ وَعَنْهُ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۵۹]۔ الصحيح انه موقوف علىٰ سيدنا جابر ﷺ كما رواه مالك

ترجمہ: انہوں نے ہی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے رکعت پڑھی اور اس میں ام القرآن نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(756)۔ وَعَنْهُ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [السنن الكبرىٰ للبيهقی ۲/۱٦۰]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں وہ ام القرآن نہیں پڑھتا تو وہ ناقص ہے سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(757)۔ وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِي عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ ﷺ سَمِعَهٗ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَفِي كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَاءَةٌ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهٖ ، فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ ، فَقَالَ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَ النَّسَائِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۵۸، نسائی حدیث رقم:۹۲۳]۔ الحديث صحيح الا قال النسائى : ما ارى هو قول ابى الدرداء ﷺ

ترجمہ: حضرت کثیر بن مرہ حضرمی نے حضرت ابو درداء ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا ہر نماز میں قراءۃ ضروری ہے؟ فرمایا: ہاں انصار میں سے ایک آدمی نے کہا یہ واجب ہو گئی پھر آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور میں تمام لوگوں کی نسبت آپ ﷺ کے قریب تھا۔ فرمایا میرا فیصلہ یہ ہے کہ جب امام کسی قوم کی امامت کرائے تو وہی ان کی طرف سے کافی ہے۔

(758)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِیْهَا بِالْقِرَاْةِ، فَقَالَ هَلْ قَرَءَ مَعِی اَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا؟ قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اِنِّی اَقُوْلُ مَالِی اُنَازَعُ الْقُرْآنَ، فَانْتَهَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاْةِ فِیْمَا جَهَرَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقِرَاْةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِی وَاَبُوْدَاوٗد وَالنَّسَائِی وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ [مسند احمد حدیث رقم: ۷۲۸۹، موطا مالك كتاب الصلوٰة باب ما جاء في التامين خلف الامام حديث رقم: ٤٤، ابو داؤد حديث رقم: ٨٢٦، ترمذی حدیث رقم: ٣١٢، نسائی حدیث رقم: ٩١٩، ابن ماجة حديث رقم: ٨٤٨]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز سے سلام پھیرا جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز سے قراءۃ فرمائی تھی۔ فرمایا: کیا تم لوگوں میں سے ابھی کسی نے میرے ساتھ قراءۃ کی تھی؟ ایک آدمی نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا: میں بھی کہوں مجھے کیا ہو گیا ہے کہ قرآن میں خلل پاتا ہوں۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو اس کے بعد جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ بلند آواز سے قرآن پڑھتے تھے لوگ ان میں قراءۃ سے باز آ گئے۔

(759)۔ وَعَنْهُ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالنَّسَائِی وَ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ٦٠٤، نسائی حدیث رقم: ٩٢٢، ابن ماجة حديث رقم: ٨٤٦، مسند احمد حديث رقم: ٩٤٤٥، المصنف لابن ابی شیبة ٤١٤/١، سنن الدار قطنی حدیث رقم: ١٢٢٩]۔ الحديث صحيح و ابو خالد هذا هو سليمان بن حيان الاحمر وهو من الثقات الذی احتج البخاری ومسلم بحديثهم فی صحيحهما

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اسی لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب قراءۃ کرے تو تم چپ رہو۔

(760)۔ وَعَنْ اَبِی مُوْسٰی ﷺ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ

فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَاِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوا رَوَاهُ مُسْلِم وَ اَحْمَدُ [مسلم حديث رقم: ٩٠٥، ابن ماجة حديث رقم: ٨٤٧، ابو داؤد حديث رقم: ٩٧٣، نسائی حديث رقم: ٨٣٠، ١١٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی فرمایا: جب تم نماز کے لیے اٹھو تو تم میں سے ایک آدمی تمہاری امامت کرے اور جب امام قراۃ کرے تو تم چپ رہو۔

(761)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْقَارِی غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِيْن فَوَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ اَهْلِ السَّمَآءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٩٢٠]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قاری نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھا اور اس کے پیچھے والوں نے آمین کہا اور اس کی دعا آسمان والوں کی دعا کے موافق ہوگئی تو اس کے پچھلے گناہ سارے معاف ہو گئے۔

(762)۔ وَعَنْ اَبِی مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْن رَوَاهُ مُسْلِم: قَالَ الْاَحْنَافُ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ وَفِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰی اَنَّ الْمَأْمُوْمَ لَا يَقْرَءُ الْفَاتِحَةَ وَاِلَّا كَانَ الْاَنْسَبُ اَنْ يَقُوْلَ اِذَا قُلْتُمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْن [مسلم حديث رقم: ٩٠٤، ابو داؤد حديث رقم: ٩٧٢، نسائی حديث رقم: ٨٣٠، ١٠٦٤، ١١٧٢، ١٢٨٠، مسند احمد حديث رقم: ١٩٦١٤، ١٩٦٨٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ کہے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ تو کہو آمین۔ احناف علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ اس میں دلالت ہے کہ امام کے پیچھے والا آدمی فاتحہ نہیں پڑھتا ورنہ زیادہ مناسب تھا کہ آپ ﷺ فرماتے جب تم لوگ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھو تو کہو آمِین۔

(763)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ وَالْاِمَامُ يَقْرَءُ فَسَكَتُوْا فَسَأَلَهُمْ ثَلٰثًا، فَقَالُوْا اِنَّا لَنَفْعَلُ، قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٥٩]۔ رواته ثقات

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ پھر چہرۂ انور ہماری طرف کرلیا اور فرمایا: کیا تم لوگ اس وقت قرأۃ کرتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے؟ وہ سب خاموش ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے تین مرتبہ پوچھا۔ کہنے لگے ہم اسی طرح کرتے ہیں۔ فرمایا: اس طرح مت کیا کرو۔

(764)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَأَةُ الْإِمَامِ قِرَأَةٌ لَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارُقُطْنِي [ابن ماجة حديث رقم: ٨٥٠، ابن ابی شيبة ١/٤١٤، سنن الدار قطنی حديث رقم: ١٢٣٩، السنن الكبرىٰ للبيهقی ٢/١٦٠، شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٥٩]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جسکا امام ہو تو امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔

(765)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَأَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَأَةٌ رَوَاهُ مُحَمَّد وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ [موطا محمد صفحة ٩٩]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ ہے۔

(766)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَأَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَأَةٌ رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِي [سنن الدار قطنی حديث رقم: ١٢٥٠، رواه الدار قطنی عن جابر بن عبد الله، و ابن عمر، وابو هريرة ﷺ، انظر الدار قطنی حديث رقم: ١٢٢٠، ١٢٢١، ١٢٢٣، ١٢٢٥، ١٢٥٠]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا امام ہو تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ ہے۔ (اس طرح کے الفاظ مختلف کتابوں میں مختلف سندوں کے ساتھ موجود ہیں)

(767)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ شَدَّادِ بنِ الْهَادِ قَالَ أَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَصْرِ قَالَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ، فَغَمَزَهُ الَّذِي يَلِيهِ، فَلَمَّا أَنْ صَلّٰى قَالَ لِمَ غَمَزْتَنِي؟ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُدَّامَكَ فَكَرِهْتُ أَنْ تَقْرَءَ خَلْفَهُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَأَتَهُ لَهُ قِرَأَةٌ رَوَاهُ مُحَمَّد وَالدَّارُقُطْنِي وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَهُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنُ عُمَرَ وَأَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِي وَأَبُوهُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ كَذَا فِي عُمْدَةِ الْقَارِي وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيهِم أَحَدٌ مِنَ

الصَّحَابَةِ فَثَبَتَ الْاِجْمَاعُ [مؤطا محمد صفحة ۱۰۰، سنن الدار قطني حديث رقم:۱۲۲۳، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:۲۷۹۷، المصنف لابن ابی شیبة ۴۱۲/۱، السنن الكبرىٰ للبيهقي ۱۶۰/۲]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شداد بن ھاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی امامت کرائی۔ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے قرأۃ کی۔ اس کے ساتھ والے نے اسے اشارے سے روکا۔ جب نماز پڑھ چکے تو اس نے کہا تم نے مجھے کہنی کیوں ماری تھی؟ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ تیری امامت کر رہے تھے۔ میں نے تمہارا آپ ﷺ کے پیچھے پڑھنا غلط سمجھا۔ اس گفتگو کو نبی کریم ﷺ نے سن لیا۔ فرمایا جس کا امام ہو تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ ہے۔ اس حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور باقیوں میں سے کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ لہٰذا اس پر صحابہ کا اجماع ثابت ہو گیا۔

(768)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ حَصِرٌ، وَ مَتٰى لَا يَرَاكَ يَبْكِي وَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ، فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَخَرَجَ اَبُو بَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَ رِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ، فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ سَبَّحُوْا بِاَبِي بَكْرٍ، فَذَهَبَ لِيَسْتَاْخِرَ، فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ اَيْ مَكَانَكَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَ قَامَ اَبُو بَكْرٍ، وَ كَانَ اَبُو بَكْرٍ يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَ النَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِاَبِي بَكْرٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنَ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ كَانَ بَلَغَ اَبُو بَكْرٍ قَالَ وَكِيْعٌ وَ كَذَا السُّنَّةُ قَالَ فَمَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهٖ ذٰلِكَ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:۱۲۳۵]۔ اسناده قوی

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو وہ تکلیف ہوئی جس میں آپ ﷺ کا وصال ہو گیا تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر نرم دل والے اور آپ ﷺ کے معاملے میں حساس آدمی ہیں۔ جب وہ آپ ﷺ کو نہیں دیکھیں گے تو روئیں گے اور لوگ بھی روئیں گے۔ بہتر ہے آپ حضرت عمر کو حکم دیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکر نکل آئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ رسول اللہ ﷺ نے افاقہ محسوس فرمایا۔ آپ ﷺ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نکلے اور

آپ ﷺ کے پاؤں مبارک زمین پر گڑ کھا رہے تھے۔ جب لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو ابو بکر کو تسبیح کہہ کر اشارہ دیا وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی رہو۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور ابو بکر کھڑے ہو گئے۔ ابو بکر نبی کریم ﷺ کی امامت میں تھے اور لوگ ابو بکر کی امامت میں تھے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قراۃ وہاں سے شروع فرمائی جہاں تک ابو بکر پہنچ چکے تھے۔ وکیع فرماتے ہیں کہ سنت اسی طرح ہے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اسی تکلیف میں وصال فرما گئے۔

(769)-وَعَنْ اَبِی بَكْرَةَ ﷺ اَنَّهُ اِنْتَهٰی اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَ هُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَصِلَ اِلَی الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصاً وَلَا تَعُدْ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۷۸۳، ابو داؤد حدیث رقم:۶۸۳، ۶۸۴، نسائی حدیث رقم:۸۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشکل سے پہنچے جب کہ آپ ﷺ رکوع میں جا چکے تھے۔ انہوں نے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر دیا۔ پھر جھکے جھکے صف کی طرف چل پڑے۔ انہوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے عرض کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے شوق میں اضافہ فرمائے۔ آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(770)-وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ وَ نَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهُ شَيْئاً، وَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم:۸۹۳]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کی طرف آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرو اور اسے شمار میں مت لاؤ۔ جس نے ایک رکعت بھی پالی اس نے نماز پالی۔

(771)-وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ، وَ مَنْ فَاتَهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْآنِ، فَقَدْ فَاتَهُ خَيْرٌ كَثِيرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك كتاب وقوت الصلوٰة حديث رقم:۱۸]۔ اسناده معزل، ذكرناه تائيداً للاحاديث المرفوعة

ترجمہ: حضرت امام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان تک حدیث پہنچی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی اور جس سے ام القرآن کی قراۃ (سورۃ فاتحہ کی قراۃ) چھوٹ گئی اس سے خیر کثیر چھوٹ گئی۔

(772)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرَأَتُہٗ لَہٗ قِرَأَۃٌ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۲۲۵]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ جس کا امام ہو تو امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔

(773)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی وَرَآءَ الْاِمَامِ کَفَاہُ قِرَأَۃُ الْاِمَامِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِی [السنن الکبریٰ للبیھقی ۱۶۱/۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی، امام کی قرأت اس کے لیے کافی ہے۔

(774)۔وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَرَءَ رَجُلٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَنَھَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَوَاہُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِیْ مُسْنَدِہٖ [مسند امام اعظم صفحۃ ۶۱]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قرأۃ کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے منع فرمایا۔

(775)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَکْفِیْکَ قِرَأَۃُ الْاِمَامِ خَافَتَ اَوْ جَھَرَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۲۳۸]۔ اَسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کی قرأۃ تیرے لیے کافی ہے خواہ آہستہ ہو یا اونچی۔

(776)۔وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ یَنْھَوْنَ عَنِ الْقِرَأَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۲۸۱۰]۔ ضعیف

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان امام کے پیچھے قرأۃ سے منع فرماتے تھے۔

(777)۔وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ سَئَلَ زَیْدًا ؓ عَنِ الْقِرَأَۃِ مَعَ الْاِمَامِ، فَقَالَ لَا قِرَأَۃَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ فِیْ بَابِ سُجُوْدِ التِّلَاوَۃِ [مسلم حدیث رقم:۱۲۹۸، نسائی حدیث رقم:۹۶۰]۔

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید ؓ سے امام کے پیچھے قرأۃ کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا امام کے ساتھ کسی لحاظ سے بھی قرأۃ کی ضرورت نہیں۔

(778)۔وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بنِ مُقْسِمٍ اَنَّہٗ سَئَلَ عَبْدَ اللّٰہِ بنَ عُمَرَ وَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بنَ عَبْدِ اللّٰہِ، فَقَالُوا لَا تَقْرَأُوا خَلفَ الْاِمَامِ فِی شَیْءٍ مِنَ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/ ۱۶۰]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن مقسم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: امام کے پیچھے کسی طرح کی نماز میں بھی قرأۃ مت کرو۔

(779)۔وَعَنِ الْمُخْتَارِ بنِ عَبْدِ اللّٰہِ بنِ اَبِی لَیْلیٰ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ ﷺ مَن قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَیْسَ عَلَی الْفِطرَۃِ رَوَاہُ الطَّحَاوِی وَالدَّارُقُطْنِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/ ۱۶۰، سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی وہ فطرت پر نہیں ہے۔

(780)۔وَعَنْ اَبِی جَمْرَۃَ قَالَ قُلْتُ لِابنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَقْرَأُ وَالْاِمَامُ بَیْنَ یَدَیَّ؟ فَقَالَ لَا رَوَاہُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/ ۱۶۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا، کیا میں قرأۃ کروں جب کہ امام میرے سامنے ہو۔ فرمایا: نہیں۔

(781)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّہٗ کَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ یَقْرَأُ اَحَدٌ مَعَ الْاِمَامِ، قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ مَعَ الْاِمَامِ فَحَسْبُہٗ قِرَأَۃُ الْاِمَامِ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَقْرَأُ مَعَ الْاِمَامِ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ وَعَنْہُ رِوَایَاتٌ کَثِیرَۃٌ [موطا محمد صفحۃ ۹۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ آیا کوئی شخص امام کے ساتھ قرأۃ کرے؟ تو فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے لیے امام کی قرأۃ کافی ہے اور ابنِ عمر خود امام کے ساتھ قرأۃ نہیں کرتے تھے۔

(782)۔وَعَنْ عُمَرُ بنُ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: تَکْفِیْكَ قِرَأۃُ الْاِمَامِ رَوَاہُ ابنُ اَبِی شَیْبَۃَ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۱/ ۴۱۲]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔

(783)۔وَعَنْ اَبِی وَائِلٍ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ الْقِرَأَةِ خلفَ الْإِمَامِ، قَالَ اُنْصِتْ، فَاِنَّ فِی الصَّلوٰةِ شُغْلاً سَیَکْفِیْكَ ذَاكَ الْإِمَامُ رَوَاهُ مُحَمَّد وَرَوَی الطَّحَاوِی مِثْلَهٗ وَهٰذَا سَنَدٌ جَیِّدٌ لَا كَلَامَ فِیْهِ [موطا محمد صفحة ۹۹، ۱۰۰، المصنف لابن ابی شیبة ۱/۴۱۲، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۰، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۲۸۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے امام کے پیچھے قرأۃ کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا: چپ رہو۔ نماز میں ایک خاص لگن ہوتی ہے۔ اس میں تیرے لیے امام کافی ہے۔ اس حدیث کی سند بڑی زبردست ہے اس میں کسی قسم کا کلام نہیں۔

(784)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ بنِ قَیْسٍ قَالَ لَاَنْ اَعَضَّ عَلٰی جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا محمد صفحة ۱۰۰]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قرأۃ کرنے کی بجائے آگ میں جل جانا مجھے زیادہ بہتر لگتا ہے۔

(785)۔وَعَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَجُلٌ اُتُّهِمَ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا امام محمد صفحة ۱۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی، غیر محقق شخص تھا۔

(786)۔وَعَنْ سَعْدِ بنِ اَبِی وَقَّاصٍ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِی یَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِی فِیْهِ جَمْرَةٌ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا محمد صفحة ۱۰۱]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ کرے اس کے منہ میں آگ ڈال دی جائے۔

(787)۔وَعَنْ مُحَمَّد بن عَجلَانَ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ قَالَ لَیْتَ فِی فَمِ الَّذِی یَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ حَجَراً رَوَاهُ مُحَمَّدَ [موطا محمد صفحة ۱۰۲]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا۔ کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ

کرتا ہے اس کے منہ میں پتھر ہو۔

(788)۔وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيتَ الَّذِى يَقرَأُ خَلفَ الْاِمَامِ مُلِئَ فُوهُ تُرَاباً رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ کرتا ہے اسکا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

(789)۔وَعَن عَمرِو بنِ مُحَمَّدِ بنِ زَيدٍ عَن مُوسَى بنِ سَعدِ بنِ زَيدِ بنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُهُ عَن جَدِّهِ اَنَّهُ قَالَ مَن قَرَأَ خَلفَ الْاِمَامِ فَلَا صَلوٰةَ لَهُ رَوَاهُ مُحَمَّد وَرَوَاهُ عَبدُ الرَّزَّاقِ [موطا محمد صفحة ١٠٢، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٨٠٢، والآثار مثل هؤلاء كثيرة في ابن ابي شيبة ٤١٢/١ الى ٤١٥ وعبد الرزاق حديث رقم:٢٧٩٧ الى ٢٨٢٠ لا يمكن ان يكون كذباً]۔

وَمَنِ احتَجَّ بِلَا صَلوٰةَ لِمَن لَم يَقرَأْ بِاُمِّ الْقُرآنِ ، قُلنَا زَادَ مُسلِم : فَصَاعِداً وَكَذَا فِى النَّسَائِى وَزَادَ اَبُو دَاؤد وَمَا تَيَسَّرَ وَاَيضاً فَمَا زَادَ [مسلم حديث رقم:٨٧٧، ابو داؤد حديث رقم:٨١٨، ٨١٩، نسائي حديث رقم:٩١١، مسند احمد حديث رقم:٢٢٨١٦، صحيح ابن حبان حديث رقم:١٧٨٦]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن محمد بن زید نے حضرت موسیٰ بن سعد بن زید بن ثابت سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی اس کی کوئی نماز نہیں۔اسی حدیث کو عبدالرزاق نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔

جو شخص لَا صَلوٰةَ لِمَنْ لَّمْ يَقرَأْ بِاُمِّ الْقُرآنِ والی حدیث سے استدلال کرے تو ہم جواب دیں گے کہ امام مسلم نے اس کے آگے فَصَاعِداً کا اضافہ کیا ہے۔اسی طرح نسائی اور ابی عوانہ میں بھی ہے اور امام ابوداؤد نے وَمَا تَيَسَّرَ کا اضافہ کیا ہے اور فَمَا زَادَ کا اضافہ بھی کیا ہے۔

اَلتَّامِينُ بِالسِّرِّ

آمین آہستہ کہنی چاہیے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً [الاعراف: ٥٥] وَ قَالَ عطاء اٰمِين دعاء اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور آہستہ پکارو۔حضرت عطاء تابعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آمین دعا ہے۔

(790)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ ، فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَولُهُ قَولَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِن ذَنبِهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَاللَّفظُ لِلْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٩٢٠، بخاری حديث رقم: ٧٨٢ ، ابو داؤد حديث رقم:٩٣٥ ، ترمذی حديث رقم: ٢٥٠ ، نسائی حديث رقم: ٩٢٧، ابن ماجة حديث رقم: ٨٥١، ٨٥٢ ، سنن الدارمی حديث رقم: ١٢٤٧ ، ابن حبان حديث رقم: ١٨٠٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام غَيرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّين کہے تو کہو آمِین۔ بے شک جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔

(791)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّامِينَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ غَيرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ حَتّٰى يَسْمَعَ اَهْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسجِدُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٨٥٣]۔ اِسنَادُهُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ جب غَيرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّين پڑھتے تو فرماتے تھے آمین حتیٰ کہ اسے پہلی صف والے سنتے تھے پھر اس سے مسجد گونج اٹھتی تھی۔

(792)۔وَعَنْ وَائِلِ بنِ حُجرٍ عَن اَبِيهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ غَيرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ وَخَفِضَ بِهَا صَوتَهُ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حديث رقم: ٢٤٨ ، ابو داؤد حديث رقم: ٩٣٢، مسند احمد حديث رقم: ١٨٨٦٦]۔ مر تخريجه

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غَيرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّين پڑھا اور اپنی آواز کو پست رکھا۔

(793)۔وَعَنهُ ﷺ اَنَّهُ ﷺ فَلَمَّا بَلَغَ غَيرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ وَاَخفٰى بِهَا صَوتَهُ رَوَاهُ اَحمَدُ وَاَبُو دَاؤد الطِّيَالَسِی وَالتِّرمَذِی وَالدَّار قُطنِی وَاِسنَادُهُ صَحِيحٌ وَفِی مَتنِهِ

اِضطِرَابٌ [مسند احمد حدیث رقم:۱۸۸۷۸ ، مسند ابو داؤد الطیالسی حدیث رقم :۱۱۱۷، ترمذی حدیث رقم:۲۴۸، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۲۵۶، ابن ماجة حدیث رقم:۸۵۵]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ پر پہنچے تو فرمایا آمین اور اپنی آواز کو مخفی رکھا۔

(794)۔وَعَنۡهُ ﷺ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ لَا يَجۡهَرَانِ بِبِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِيۡنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/ ۱۵۰]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرمایا: حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اونچا نہیں پڑھتے تھے، نہ ہی اعوذ باللہ اور نہ ہی آمین۔

(795)۔وَعَنِ الۡحَسَنِ رَحۡمَةُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اَنَّ سَمُرَةَ بۡنَ جُنۡدُبٍ ﷺ وَعِمۡرَانَ ابۡنَ حُصَيۡنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بۡنُ جُنۡدُبٍ ﷺ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ سَكۡتَتَيۡنِ، سَكۡتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكۡتَةً اِذَا فَرَغَ مِنَ الۡقِرَاءَةِ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ فَحَفِظَ ذٰلِكَ سَمُرَةُ وَ اَنۡكَرَ عَلَيۡهِ عِمۡرَانُ بۡنُ حُصَيۡنٍ فَكَتَبَا فِيۡ ذٰلِكَ اِلٰى اُبَيِّ بۡنِ كَعۡبٍ ﷺ فَكَانَ فِيۡ كِتَابِهٖ اِلَيۡهِمَا اَنَّ سَمُرَةَ قَدۡ حَفِظَ رَوَاهُ اَبُوۡ دَاوٗدَ وَاِسۡنَادُهٗ صَالِحٌ [ابو داؤد حدیث رقم : ۷۷۹ ، ترمذی حدیث رقم:۲۵۱ ، ابن ماجة حدیث رقم:۸۴۴]۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے آپس میں گفتگو فرمائی۔ حضرت سمرہ بن جندب نے حدیث بیان فرمائی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے یاد رکھے ہیں۔ ایک سکتہ اس وقت جب آپ ﷺ نے تکبیر فرمائی اور ایک سکتہ اس وقت جب آپ ﷺ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ پڑھنے سے فارغ ہو گئے۔ اس بات کو حضرت سمرہ نے یاد کر لیا۔ حضرت عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا۔ آپ دونوں نے یہ مسئلہ حضرت ابی بن کعب ﷺ کو لکھ کر بھیجا۔ ان کے جواب میں لکھا تھا کہ سمرہ نے بات کو یاد رکھا ہے۔

تَرْکُ رَفْعِ الیَدَیْنِ
رفع یدین ترک کردیا گیا ہے

(کَانَ الْعَمَلُ الْکَثِیرُ وَالْاِلْتِفَاتُ وَرَفْعُ الْیَدَیْنِ عِنْدَ کُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ مَشْرُوعاً فِی اِبْتِدَاءِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بِالتَّدْرِیجِ)

(ابتدائے اسلام میں عملِ کثیر، ادھر ادھر پھرنا اور اوپر نیچے ہوتے وقت ہر بار رفع یدین کرنا مشروع تھا پھر آہستہ آہستہ یہ سب کچھ منسوخ ہوا)۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ [البقرۃ:۲۳۸] اور فرمایا: اللہ کے لیے ادب سے کھڑے رہو۔

(796)۔عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ ﷜ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ رَفَعَ یَدَیْہِ فِی صَلوٰتِہٖ اِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ السُّجُودِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا فُرُوعَ اُذُنَیْہِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ [سنن النسائی حدیث رقم: ۸۸۰، ۸۸۱]۔ اِسْنَادُہٗ صَحِیحٌ

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث ﷜ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اپنی نماز میں جب رکوع فرمایا اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھایا، جب سجدہ کیا اور جب اپنا سر سجدے سے اٹھایا تو رفع یدین کیا۔حتیٰ کہ آپ کے دونوں ہاتھ کانوں کی لو کے برابر ہوگئے۔

(797)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷜ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَرْفَعُ یَدَیْہِ عِنْدَ کُلِّ تَکْبِیرَۃٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۸۶۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین فرماتے تھے۔

(798)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷜ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا رَکَعَ وَاِذَا سَجَدَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِی جُزْءِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ [جزء رفع یدین حدیث رقم: ۸۲]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے اور سجدہ کرتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

(799)۔وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ ﷜ کَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلوٰۃِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ

رَفَعَ یَدَیہِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیہِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّکعَتَینِ رَفَعَ یَدَیہِ وَرَفَعَ ذٰلِکَ ابنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ رَوَاہُ البُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۷۳۹، ابو داؤد حدیث رقم:۷٤۱]۔

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے اور جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو رفع یدین کرتے تھے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ یہ طریقہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان فرمایا۔

(800)۔وَعَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَرفَعُ یَدَیہِ حَذوَ مَنکِبَیہِ اِذَا افتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأسَہٗ مِنَ الرُّکُوعِ رَوَاہُ مُسلِم وَالبُخَارِی وَفِیہِ اِضطِرَابٌ کَمَا یَجرِی بَیَانُہٗ [مسلم حدیث رقم:۸٦۲، بخاری حدیث رقم:۷۳٦، نسائی حدیث رقم:۸۷٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے اور جب رکوع کے لیے تکبیر فرماتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تھے۔ اس حدیث میں اضطراب ہے جیسا کہ اس کا بیان ابھی جاری ہے۔

(801)۔وَعَنہُ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا افتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیہِ حَذوَ مَنکِبَیہِ وَاِذَا رَفَعَ رَأسَہٗ مِنَ الرُّکُوعِ رَفَعَہُمَا کَذٰلِکَ اَیضاً وَ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الحَمدُ، وَکَانَ لَا یَفعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُودِ رَوَاہُ مَالِك وَرَوَاہُ البُخَارِی فِی جُزءِ رَفعِ الیَدَینِ اِلیٰ قَولِہٖ مِنَ الرُّکُوعِ [مؤطا مالك کتاب الصلوٰۃ باب افتتاح الصلوٰۃ حدیث رقم:۱٦، بخاری حدیث رقم:۷۳۵، مسلم حدیث رقم:۸٦۲، سنن النسائی حدیث رقم:۸۷۸، جزء رفع یدین حدیث رقم:۵۲، ۵۳]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا افتتاح فرماتے تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو پھر بھی اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور پڑھتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور سجدوں میں یہ عمل نہیں کرتے تھے۔

(802)۔وَعَن مُجَاہِدٍ قَالَ صَلَّیتُ خَلفَ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا فَلَم یَکُن یَرفَعُ یَدَیہِ

اِلَّافِی التَّکْبِیرَۃِ الْاُولٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ الطَّحَاوِی وَمِثْلُہٗ فِی الْمُصَنَّفِ لِابنِ اَبِی شَیبَۃَ وَرَوَاہُ الْبُخَارِی فِی جُزْءِ رَفعِ الیَدَینِ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۳، ابن ابی شیبۃ ۱/۲۶۸، جزء رفع یدین حدیث رقم:۱۶، ۱۰۲]۔ وَقَالَ الطَّحَاوِی فَھٰذَا ابنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَدرَأَ النَّبِیَّ ﷺ یَرفَعُ ثُمَّ قَد تَرَکَ ھُوَ الرَّفعَ بَعدَ النَّبِیِّ ﷺ فَلَا یَکُونُ ذٰلِکَ اِلَّا وَقَد ثَبَتَ عِندَہٗ نَسخُ مَا قَد رَأَی النَّبِیَّ ﷺ فَعَلَہٗ وَقَامَتِ الحُجَّۃُ عَلَیہِ بِذٰلِکَ

ترجمہ: حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو وہ اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے نماز کی پہلی تکبیر کے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ یہی ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے بعد رفع یدین ترک کر دیا۔ یہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک ان پر نبی کریم ﷺ کے آنکھوں دیکھے عمل کا نسخ ثابت نہ ہوا ہو اور ان پر اس کے بارے میں حجت قائم نہ ہوئی ہو۔

(803)۔ وَعَن عَلقَمَۃَ قَالَ قَالَ عَبدُ اللّٰہِ بنُ مَسعُود ﷺ اَلَا اُصَلِّی بِکُم صَلٰوۃَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ؟ فَصَلّٰی فَلَم یَرفَع یَدَیہِ اِلَّا فِی اَوَّلِ مَرَّۃٍ رَوَاہُ التِّرمِذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۵۷، ابو داؤد حدیث رقم:۷۴۸، نسائی حدیث رقم:۱۰۲۶، ۱۰۵۸، جزء رفع الیدین حدیث رقم:۳۲، مسند احمد حدیث رقم:۴۲۱۰]۔ قَالَ التِّرمِذِیُّ حَدِیثُ ابنِ مَسعُودٍ حَدِیثٌ حَسَنٌ وَبِہٖ یَقُولُ غَیرُ وَاحِدٍ مِن اَھلِ العِلمِ مِن اَصحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَالتَّابِعِینَ وَھُوَ قَولُ سُفیَانَ وَ اَھلِ الکُوفَۃِ

ترجمہ: حضرت علقمہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھاؤں؟ انہوں نے نماز پڑھی اور اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھایا سوائے نماز کے آغاز کے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ نبی کریم ﷺ کے متعدد اہل علم صحابہ کا یہی قول ہے، اور یہی قول سفیان اور اہل کوفہ کا بھی ہے۔

(804)۔ وَعَنِ البَرَاءِ ﷺ قَالَ رَأَیتُ النَّبِیَّ ﷺ یَرفَعُ یَدَیہِ اِذَا کَبَّرَ ثُمَّ لَم یَرفَع رَوَاہُ البُخَارِی فِی جُزءِ رَفعِ الیَدَینِ [جزء رفع یدین حدیث رقم:۳۶، ابو داؤد حدیث رقم:۷۴۹ بلفظ ثم لا یعود]۔

وشد ابو داؤد باباً: من لم یذکر الرفع عند الرکوع فذکر فیہ خمسۃ احادیث فی عدم الرفع

ترجمہ: حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے پھر آپ ﷺ نے ہاتھ نہیں اٹھائے۔

(805)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالِی اَرَاكُمْ رَافِعِی اَيْدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، اُسْكُنُوا فِی الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٩٦٨]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: میں کیا دیکھ رہا ہوں، تم لوگ اپنے ہاتھ اس طرح اٹھا رہے ہو جیسے اتھرے گھوڑے دم ہلاتے ہیں۔ نماز میں سکون سے رہا کرو۔

(806)۔ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَلٰی اِبْرَاهِيمَ النَّخْعِی قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِی عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ الْحَضْرَمِی عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ صَلّٰی مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَآهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَ اِذَا رَكَعَ وَ اِذَا رَفَعَ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ مَا اَدْرِی لَعَلَّهُ لَمْ يَرَ النَّبِیَّ ﷺ يُصَلِّی اِلَّا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَحَفِظَ هٰذَا مِنْهُ وَلَمْ يَحْفَظْهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَاَصْحَابُهُ، مَا سَمِعْتُهُ مِنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ، اِنَّمَا كَانُوا يَرْفَعُونَ اَيْدِيَهُمْ فِی بَدْءِ الصَّلٰوةِ حِينَ يُكَبِّرُونَ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا امام محمد صفحة ٩٣،٩٢]۔

ترجمہ: حضرت حصین بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں اور عمرو بن مرہ، ابراہیم نخعی کے پاس گئے۔ عمرو نے کہا مجھے علقمہ بن وائل حضرمی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو انہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا جب تکبیر کہی اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے اٹھے۔ ابراہیم نے فرمایا: میرا خیال ہے شاید انہوں نے نبی کریم ﷺ کو صرف اسی دن نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اس بات کو یاد کر لیا ہے اور اسے ابن مسعود اور ان کے ساتھیوں نے یاد نہیں رکھا۔ میں نے ان حضرات میں سے کسی ایک سے بھی یہ بات نہیں سنی۔ یہ سب کے سب نماز کی ابتداء میں رفع یدین کرتے تھے جب تکبیر کہتے تھے۔

(807)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ فَاِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ فَغَضِبَ وَ قَالَ رَآهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَلَا اَصْحَابُهُ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٦٣]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں حضرموت کی مسجد میں داخل ہوا، آگے حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کر کے بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع سے پہلے اور بعد رفع یدین فرماتے تھے۔ میں نے یہ

بات ابراہیم کو بتائی۔ وہ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا اس نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے اور ابن مسعود نے نہیں دیکھا اور نہ ہی ان کے ساتھیوں نے دیکھا ہے؟

(808)۔وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قُلْتُ لِإِبرَاهِيمَ حَدِيثَ وَائِلٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلوٰةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، فَقَالَ إِنْ كَانَ وَائِلٌ رَآهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ رَآهُ عَبْدُ اللّٰهِ خَمسِينَ مَرَّةً لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۲]۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کے سامنے حضرت وائل کی حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا۔ انہوں نے فرمایا اگر وائل نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو عبداللہ بن مسعود نے آپ کو پچاس مرتبہ ایسا نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(809)۔وَعَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ لَا أُحْصِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيهِ فِي بَدءِ الصَّلوٰةِ فَقَطْ وَحَكَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَالِمٌ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ وَحُدُودِهِ مُتَفَقِّدٌ لِأَحْوَالِ النَّبِيِّ ﷺ مُلَازِمٌ لَهُ فِي إِقَامَتِهِ وَأَسْفَارِهِ ، وَقَدْ صَلَّىٰ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَالَا يُحْصىٰ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهِ [مسند امام اعظم صفحة ۴۷]۔

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے لاتعداد لوگوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انہوں نے صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرمایا اور اس عمل کو نبی کریم ﷺ سے نقل فرمایا اور عبداللہ بن مسعود اسلامی تعلیمات اور حدود کے عالم ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے حالات کی جستجو میں رہتے تھے۔ ہر وقت آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے آپ ﷺ کی امامت میں بھی اور سفروں میں بھی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ اتنی نمازیں پڑھی ہیں جن کا میرے پاس کوئی شمار نہیں۔

(810)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِساً مَعَ نَفَرٍ مِنْ صَحْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَا صَلوٰةَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيدِ السَّاعِدِي ، أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلوٰةِ

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ ، وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضَهُمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْأُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَلَمْ يَذْكُرْ رَفْعَ الْيَدَيْنِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ [بخاری حدیث رقم: ۸۲۸ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۹۶۳ ، ۹۶۴]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن عمرو بن عطاء روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی نفری میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے نبی کریم ﷺ کی نماز کا ذکر چھیڑا۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب تکبیر فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے اور جب رکوع فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جمائے پھر اپنی پشت مبارک کو برابر کر دیا۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھایا تو بالکل سیدھے ہو گئے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ گئے اور جب سجدہ فرمایا تو اپنے ہاتھ نہ تو پھیلا کر رکھے اور نہ ہی انہیں بند کیا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف فرمایا۔ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کر لیا اور اپنے مقعد پر تشریف فرما ہوئے۔

(811)۔ وَعَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حَنِيفَةَ وَالْأَوْزَاعِي فِي دَارِ الْحَنَّاطِينَ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ الْأَوْزَاعِي لِأَبِي حَنِيفَةَ ، مَا بَالُكُمْ لَا تَرْفَعُونَ أَيْدِيَكُمْ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ ، فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لِأَجْلِ أَنَّهُ لَمْ يَصِحَّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيهِ شَيْءٌ ، قَالَ كَيْفَ لَا يَصِحُّ وَقَدْ حَدَّثَنِي الزُّهْرِي عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَعِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلَا يَعُودُ لِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ الْأَوْزَاعِي أُحَدِّثُكَ عَنِ الزُّهْرِي عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَتَقُولُ

حَدَّثَنِی حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيم ، فَقَالَ لَهُ اَبُو حَنِيفَةَ كَانَ حَمَّادٌ اَفْقَهَ مِنَ الزُّهْرِی وَ كَانَ اِبْرَاهِيمُ اَفْقَهَ مِن سَالِمٍ وَعَلْقَمَةُ لَيسَ بِدُونِ ابْنِ عُمَرَ فِی الْفِقْهِ وَاِنْ كَانَتْ لِابْنِ عُمَرَ صُحْبَةٌ وَلَهُ فَضْلُ صُحْبَةٍ فَالْاَسْوَدُ لَهُ فَضْلٌ كَثِيرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَكَتَ الْاَوزَاعِی كَذَا فِی مُسْنَدِ الْاِمَامِ الْاَعْظَم [مسند امام اعظم صفحة ۵۰ ، جامع المسانید ۱/۳۵۲]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی مکہ میں دار الحناطین میں اکٹھے ہوگئے۔ امام اوزاعی نے امام ابوحنیفہ سے کہا تم لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ نماز میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین نہیں کرتے ہو؟ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اس لیے کہ اسکے بارے میں کوئی صحیح حدیث نبی کریم ﷺ کی طرف سے نہیں پہنچی۔ انہوں نے کہا صحیح کیسے نہیں؟ مجھے زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین فرماتے تھے۔ امام ابوحنیفہ نے ان سے فرمایا: مجھے حماد نے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے اور اسود سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ افتتاح کے علاوہ رفع یدین نہیں فرماتے تھے اور رفع یدین کا اعادہ نہیں کرتے تھے۔ امام اوزاعی نے کہا میں آپ سے زہری، سالم اور ان کے والد سے روایت کر کے سنا رہا ہوں اور آپ کہتے ہیں مجھے حماد اور ابراہیم نے بتایا ہے۔ امام ابوحنیفہ نے ان سے فرمایا: حماد، زہری سے زیادہ فقیہ تھے اور ابراہیم، سالم سے زیادہ فقیہ تھے۔ اور علقمہ، ابنِ عمر سے فقہ میں کم نہیں اگرچہ ابن عمر صحابی ہیں اور ان کے پاس صحابیت کا شرف موجود ہے اور اسود بھی بڑی فضیلت والے ہیں اور حضرت عبداللہ تو عبداللہ ہیں۔ یہ سن کر امام اوزاعی خاموش ہوگئے (علیہم الرحمۃ والرضوان)۔

(812)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعُوا اَيْدِيَهُمْ اِلَّا عِنْدَ اِسْتِفْتَاحِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِی وَابْنُ عَدِیّ [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۱۱۲۰ ، ابن عدی ۶/۱۵۲ ، بخاری فی جزء رفع الیدین حدیث رقم: ۳۵]۔ اِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے نماز کے افتتاح کے۔

(813)۔وَعَن عَبدِ العَزِيزِ بنِ حَكِيم قَالَ رَأَيتُ بنَ عُمَرَ يَرفَعُ يَدَيهِ حِذَآءَ اُذُنَيهِ فِي اَوَّلِ تَكبِيرِ اِفتِتَاحِ الصَّلٰوةِ، وَلَم يَرفَعهُمَا فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا محمد صفحة ٩٣، ٩٤]۔

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو نماز کے افتتاح والی پہلی تکبیر میں کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا اور اس کے علاوہ آپ نے کبھی ہاتھ نہیں اٹھائے۔

(814)۔وَعَن اِبرَاهِيمَ عَنِ الاَسوَدَ قَالَ رَأَيتُ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ ﷺ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي اَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ [شرح معانى الآثار للطحاوى ١٦٤/١]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت اسود سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں نے عمر بن خطاب کو پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(815)۔وَعَن عَاصِم بنِ كُلَيبِ الجَرمِيِّ عَن اَبِيهِ وَكَانَ مِن اَصحَابِ عَلِيٍّ اَنَّ عَلِيَّ بنَ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجهَهُ الكَرِيمَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي التَّكبِيرَةِ الاُولٰى الَّتِي يُفتَتَحُ بِهَا الصَّلٰوةُ، ثُمَّ لَا يَرفَعُهُمَا فِي شَيءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُحَمَّد وَالطَّحَاوِي وَابنُ اَبِي شَيبَةَ [موطا امام محمد صفحة ٩٤، شرح معانى الآثار للطحاوى ١٦٣/١، المصنف لابن ابى شيبة ٢٦٧/١]۔

ترجمہ: حضرت سالم بن کلیب جرمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت علی ﷺ کے ساتھیوں سے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم تکبیر اولیٰ میں رفع یدین فرماتے تھے جس سے نماز کا آغاز کیا جاتا ہے پھر پوری نماز میں رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

(816)۔وَعَن اِبرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبدُ اللّٰهِ لَا يَرفَعُ يَدَيهِ فِي شَيءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِي الاِفتِتَاحِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانى الآثار للطحاوى ١٦٤/١، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٥٣٣، المصنف لابن ابى شيبة ٢٦٧/١]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نماز کے افتتاح کے علاوہ کہیں بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(817)۔وَعَنهُ قَالَ لَا تَرفَعُ يَدَيكَ فِي شَيءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ بَعدَ التَّكبِيرَةِ الاُولٰى رَوَاهُ مُحَمَّد فِي المُوَطَّا وَكِتَابِ الآثَارِ وَقَالَ مُحَمَّد وَفِي ذٰلِكَ آثَارٌ كَثِيرَةٌ [موطا امام محمد صفحة ٩٢، كتاب الآثار حديث رقم:٧٣، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٥٣٥، المصنف لابن ابى شيبة ٢٦٧/١، جامع المسانيد ٣٥٣/١]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرمایا: پہلی تکبیر کے بعد پوری نماز میں کہیں بھی ہاتھ مت اٹھانا۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔

اِسْتِحْبَابُ الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کا مستحب ہونا

(818)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاس كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۱۳۱۸، بخاری حدیث رقم:۸۴۱، ابو داؤد حدیث رقم:۱۰۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ بے شک فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی بلند آواز سے ذکر کرنا نبی کریم ﷺ کے زمانے میں رائج تھا اور حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں ذکر کی آواز سن کر صحابہ کے سلام پھیرنے سے آگاہ ہو جاتا تھا۔

(819)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۳۳۸۳، ابن ماجة حدیث رقم:۳۸۰۰]۔ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

(820)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱۳۴۳، ابو داؤد حدیث رقم:۱۵۰۶، نسائی حدیث رقم:۱۳۳۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو بلند آواز سے

فرماتے لا الہ الا اللہ الیٰ آخرہ یعنی اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کا ملک ہے اور اس کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے باز رہنے اور عبادت کرنے کی طاقت محض اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے سوائے اس کے۔ اس کی نعمت ہے۔ اسی کا فضل ہے اور اسی کی اچھی ثناء خوانی ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ ہم اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں خواہ کافروں کو نا گوار ہو۔

(821)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ كُنْتُ اَعرِفُ اِنقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:١٣١٦، بخارى حديث رقم:٨٤٢، ابو داؤد حديث رقم:١٠٠٢، نسائى حديث رقم:١٣٣٥]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ہو چکنا تکبیر سے جان لیتا تھا۔

سُجُودُ السَّهوِ وَالتِّلاوَةِ

سجدہِ سہو اور سجدہِ تلاوت

(822)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِى الَّذِىْ لَا يَدرِى صَلّٰى ثَلاثاً اَم اَربعاً، قَالَ يُعِيدُ حَتّٰى يَحفَظَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِى شَيبَةَ [المصنف لابن ابى شيبة ٤٧٩/١]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جسے یاد نہ ہو کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔ فرمایا: وہ دوبارہ پڑھے جب تک اسے یاد نہ آ جائے۔

(823)۔وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُم فِى صَلٰوةٍ فَلَا يَدرِى ثَلَاثاً صَلّٰى اَم اَربعاً فَلْيَتَحَرَّ فَلْيَنظُرْ اَفضَلَ ظَنِّهٖ فَاِنْ كَانَ اَكبَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهَا ثَلَاثٌ قَامَ فَاَضَافَ اِلَيهَا الرَّابِعَةَ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَسَلَّمَ وَسَجَدَ سَجدَتَىِ السَّهوِ وَاِن كَانَ اَفضَلُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰى اَربعاً تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجدَتَىِ السَّهوِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِى كِتَابِ الآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:١٧٤، المصنف لابن ابى شيبة ٤٧٨/١]۔ اِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے یاد نہ

ہو کہ تین پڑھیں یا چار تو وہ غور کرے اور اپنے گمان کا رجحان دیکھے۔ اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے تین پڑھی ہیں تو کھڑا ہو جائے اور ان میں چوتھی شامل کرے پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار پڑھی ہیں تو تشہد پڑھے پھر سلام پھیر دے۔ پھر سہو کے دو سجدے کرے۔

(824)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى أَوِ اثْنَتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلَاثٍ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۹۸ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱۲۰۹]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جب تم میں سے نماز میں کسی سے بھول ہو جائے اور اسے یاد نہ رہے کہ ایک پڑھی ہے یا دو تو وہ ایک پر بنا کرے۔ اگر یاد نہ ہو کہ دو پڑھی ہیں یا تین تو دو پر بنا کرے۔ اور اگر یاد نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنا کرے اور دو سجدے کرلے۔

(825)۔وَعَنْ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلٰى مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ سَهْوٌ فَإِنْ سَهَا الْإِمَامُ فَعَلَيْهِ وَعَلٰى مَنْ خَلْفَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [السنن الكبرىٰ للبيهقي ۳۵۲/۲]۔

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے ہو اس کے ذمے سجدۂ سہو نہیں ہے۔ اور اگر امام سے غلطی ہو جائے تو اس کے ذمے سجدۂ سہو ہے اور اس کے پیچھے والوں کے ذمے بھی ہے۔

(826)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاق : كَانَ الثَّوْرِيُّ يُعْجِبُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا: نبی کریم ﷺ ہم پر قرآن پڑھتے تھے۔ جب سجدے والی آیت سے گزرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ فرماتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے۔ عبدالرزاق کہتے ہیں کہ: یہ حدیث امام ثوری کو بڑی پسند تھی۔

بَابُ وُجُوبِ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

جماعت کے واجب ہونے کا اور اس کی فضیلت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ [البقرة: ٤٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

(827)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ١٤٧٧، بخاری حديث رقم: ٦٤٥، نسائی حديث رقم: ٨٣٧، موطا امام مالك كتاب: صلاة الجماعة حديث رقم: ١، مسند احمد حديث رقم: ٥٣٣١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔

(828)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا مَا فِی الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْيَانِیْ يُحَرِّقُوْنَ مَا فِی الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٨٨١٧]۔ حَسَنٌ لِكَثْرَةِ طُرُقِهٖ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز کھڑی کر دیتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا، وہ ان کو جلا دیتے جو گھروں میں ہیں۔

(829)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ اِتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ، قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ صَلّٰی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ [ابو داؤد حديث رقم: ٥٥١، ابن ماجة حديث رقم: ٧٩٣، سنن الدار قطنی حديث رقم: ١٥٤٢]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مؤذن کی آواز سنی اور اسے کوئی عذر مانع نہ تھا، کہ اس کا کہنا مانتا تو اسکی وہ نماز قبول نہیں ہوگی جو اس نے پڑھی۔ صحابہ نے عرض کیا عذر کیا ہے؟ فرمایا: خوف یا مرض۔

(830)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا اَنَّھَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ لَا صَلٰوۃَ بِحَضرَۃِ طَعَامٍ وَّلَا وَھُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم :١٢٤٦، ابو داؤد حدیث رقم:٨٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کھانا آجائے تو نماز نہیں اور نہ ہی پیشاب پاخانہ تنگ کر رہا ہو تو نماز ہے۔

(831)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بنِ اَرقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ اِذَا اُقِیمَتِ الصَّلٰوۃُ وَوَجَدَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ رَوَاہُ التِّرمَذِی وَرَوَی مَالِكٌ وَاَبُودَاوٗد وَالنَّسَائِی نَحْوَہٗ [ترمذی حدیث رقم :١٤٢، موطا امام مالك :کتاب:قصر الصلاۃ حدیث رقم:٤٩ ، ابو داؤد حدیث رقم:٨٨ ، نسائی حدیث رقم :٨٥٢ ، ابن ماجۃ حدیث رقم :٦١٦ ، مسند احمد حدیث رقم :١٦٤٠٦، سنن الدارمی حدیث رقم:١٤٣٣]۔ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ارقم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب نماز کھڑی کر دی جائے اور تم میں سے کسی کو بیت الخلاء کی حاجت محسوس ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

(832)۔ وَعَنْ اَبِی مُوسَی الْاَشعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِثْنَانِ فَمَا فَوقَھَا جَمَاعَۃٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:٩٧٢]۔ اِسْنَادُہٗ ضَعِیفٌ جِداً

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو اور دو سے زیادہ آدمیوں سے جماعت ہوتی ہے۔

تَسْوِیَۃُ الصَّفِّ

صف سیدھی کرنا

(833)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بنِ بَشِیرٍ ﷛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ خَرَجَ یَوماً فَقَامَ حَتّٰی کَادَ اَنْ یُکَبِّرَ فَرَاٰی رَجُلاً بَادِیاً صَدرُہٗ مِنَ الصَّفِّ ، فَقَالَ عِبَادَ اللّٰہِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَکُم اَولَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَینَ وُجُوھِکُم رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم :٩٧٨ ، بخاری حدیث رقم :٧١٧ ، ابو داؤد حدیث رقم :٦٦٣ ، ترمذی

حديث رقم:۲۲۷ ، نسائی حدیث رقم: ۸۱۰ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۹۹٤ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۸٤٥٦]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ تکبیر کہنے ہی لگے تھے کہ ایک آدمی کو صف میں سے سینہ نکالے ہوئے دیکھا۔ فرمایا اللہ کے بندو! تمہیں ضرور صفیں سیدھی کرنا پڑیں گی ورنہ اللہ تم میں باہم اختلاف ڈال دے گا۔

(834)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا؟ وَ اللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَاِنِّي لَاَرَاكُمْ وَرَآءَ ظَهْرِي رَوَاهُ الْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۹٥۸ ، بخاری حدیث رقم:٤١٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میرے چہرے کا رخ اس طرف دیکھتے ہو؟ اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع اور خشوع پوشیدہ نہیں اور میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(835)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ ، اِسْتَوُوا اِسْتَوُوا اِسْتَوُوا ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنِّي لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم:۸۱۳]۔ اسناده صحيح وشواهده كثيرة

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: سیدھے ہو جاؤ، سیدھے ہو جاؤ، سیدھے ہو جاؤ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہیں اپنے پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح تمہیں اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

(836)۔ وَعَنْهُ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ مِنَ الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاهُ اَبُودَاوُد [ابوداؤد حدیث رقم:٦٧١ ، نسائی حدیث رقم:٨١٨]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلی صف کو مکمل کرو۔ پھر اس کے بعد والی اگر کوئی کمی ہو تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔

(837)۔ وَعَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَيَجْعَلُ الرِّجَالَ قُدَّامَ الْغِلْمَانِ وَالْغِلْمَانَ خَلْفَهُمْ وَالنِّسَآءَ خَلْفَ الْغِلْمَانِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۲۹۷۲]۔ شاهده فی ابی داؤد [حدیث رقم:٦٧٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز میں ان کی صفیں بناتے تھے۔ مردوں کو لڑکوں سے آگے اور لڑکوں کو مردوں کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتوں کو لڑکوں کے پیچھے۔

(838)۔ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَیْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَیْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا رواه مسلم [مسلم حدیث رقم: ٩٨٥، النسائی حدیث رقم: ٨١٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے افضل پہلی صف ہے اور سب سے کم آخری صف ہے۔ اور عورتوں کی صف میں سب سے افضل آخری صف ہے اور سب سے کم پہلی صف ہے۔

(839)۔ عَنْ أَنَسٍ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ سَوُّوا صُفُوفَکُمْ فَإِنَّ تَسْوِیَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ٧٢٣، مسلم حدیث رقم: ٩٧٥، ابن ماجة حدیث رقم: ٩٩٣، ابوداؤد حدیث رقم: ٦٦٨]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی صفوں کو برابر رکھو کیونکہ صفوں کو برابر رکھنا بھی امامت نماز میں سے ہے۔

(840)۔ عَنْ أَبُو هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسِّطُوا الإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ رواه ابوداؤد [ابوداؤد حدیث رقم: ٦٨١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کو درمیان میں رکھو اور صفوں کے درمیان خلاء کو پر کرو۔

اَلْإِمَامَةُ وَمَا عَلَی الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ

امامت اور امام اور مقتدی کی ذمہ داریاں

(841)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ مَعَ کُلِّ أَمِیرٍ بَرًّا کَانَ اَو فَاجِراً وَإِن عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلوٰةُ وَاجِبَةٌ عَلَیْکُمْ خلفَ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَو فَاجِراً وَإِن عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلوٰةُ وَاجِبَةٌ عَلیٰ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَو فَاجِراً وَإِن عَمِلَ الْکَبَائِرَ

رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَ مَرَّ الْحَدِيْثُ[ابو داؤد حديث رقم:٢٥٣٣]۔الحديث متعلق بالحاكم اذا كان صحيح العقائد

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر ہر امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور خواہ وہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو اور تم پر ہر مسلمان کے پیچھے نماز واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو اور نماز ہر مسلمان پر لازم ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو۔ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(842)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُمْ ، مَنْ تَقَدَّمَ قَوماً وَهُمْ لَهٗ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَاراً وَالدِّبَارُ اَنْ يَّأْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوتَهٗ وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم :٥٩٣ ، ابن ماجة حديث رقم: ٩٧٠]۔ اسناده ضعيف ، لا تقبل : اى تكون ناقصة جداً

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ ان سے انکی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ جو کسی قوم کا لیڈر بن بیٹھے حالانکہ قوم اسے ناپسند کرتی ہو اور وہ آدمی جو نماز کے لیے پیٹھ کرکے آئے۔ پیٹھ کرکے آنے سے مراد یہ ہے کہ نماز ہو چکی ہو اور وہ بعد میں آئے اور وہ آدمی جس نے کسی آزاد عورت کو غلام بنالیا۔

(843)۔ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اِشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ اِمَاماً يُصَلِّي بِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ

[ابو داؤد حديث رقم:٥٨١ ، ابن ماجة حديث رقم:٩٨٢ ، مسند احمد حديث رقم:٢٧٢٠٤]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت سلامہ بنت حر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مسجد والے امامت کی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈالیں گے انہیں امامت کرانے والا کوئی نہ ملے گا۔

(844)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُم لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُم لِنَفسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَاءَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١٠٤٦ ، بخاری حديث رقم:٧٠٣ ، ابوداؤد حديث رقم :٧٩٤ ، نسائی حديث رقم:٨٢٣ ، ترمذی حديث رقم:٢٣٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے۔ بے شک ان میں بیمار، کمزور اور بوڑھے ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی اکیلے اپنی نماز

پڑھے تو جتنا چاہے لمبا کر لے۔

(845)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٩٣٢، ابن ماجة حديث رقم: ٩٦٠، مسند احمد حديث رقم:٩٦٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام سے آگے مت نکلو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم کہو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(846)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٩٦١]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف رخِ انور پھیر کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں رکوع میں مجھ سے آگے مت نکلو اور نہ ہی سجود میں نہ ہی قیام میں اور نہ ہی سلام پھیرنے میں۔ میں تمہیں اپنے آگے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی۔

(847)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذى حديث رقم:٥٩١]۔ وقال غريب

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے آئے اور امام کسی جگہ پہنچ چکا ہو تو وہ بھی اسی طرح کرے جس طرح امام کر رہا ہو۔

(848)۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ ﷺ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَوَاحِي الْمَدِيْنَةِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا فَمَالَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَجَمَعَ اَهْلَهٗ فَصَلّٰى بِهِمْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانى حديث رقم: ٤٦٠١، مجمع الزوائد حديث رقم:٢١٧٧ وعزاه الهيثمى الى الطبرانى الكبير والاوسط وقال رجاله ثقات]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے نواحی علاقے سے تشریف لائے، نماز کا ارادہ فرمایا لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ اپنے کاشانہ اقدس کی طرف مڑ گئے۔ اپنے گھر والوں کو اکٹھا کیا اور ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

(849)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهِيَ خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُوْلِهَا، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْئَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:١٧٨٩، ١٨٥٥، بخاری حديث رقم:١٨٣، ابو داؤد حديث رقم:١٣٦٧، ابن ماجة حديث رقم:١٣٦٣، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٢/٤٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں ایک مرتبہ زوجہ رسول حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات ٹھہرا، وہ ان کی خالہ تھیں، میں تکیہ کے عرض پر سویا اور رسول اللہ ﷺ اور ان کے گھر والے تکیہ کے طول پر سوئے، رسول اللہ ﷺ آدھی رات تک سوئے رہے یا اس سے تھوڑا پہلے تک، یا شاید اس سے تھوڑا بعد تک، رسول اللہ ﷺ جاگے اور اپنے چہرہ اقدس سے ہاتھ کے ساتھ نیند کے آثار کو ملنے لگے، پھر سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں، پھر لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے، اس میں سے وضو فرمایا اور نہایت اچھی طرح وضو فرمایا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بھی اٹھا اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا میں نے بھی وہی کیا، پھر میں گیا اور آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور مجھے دائیں کان سے پکڑ کر کان کو مروڑا، آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر وتر پڑھے، پھر لیٹ گئے حتیٰ کہ آپ کے پاس مؤذن آیا، آپ کھڑے ہو

گئے اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرمائیں، پھر نکلے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

(850)۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً اَنْ يَتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۲۳۳]۔ وقال حسن غريب

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے ہوجایا کرے۔

يُكْرَهُ جَمَاعَةُ النِّسَآءِ وَحْدَهُنَّ

عورتوں کی الگ جماعت مکروہ تحریمی ہے

(يَدُلُّ عَلَيْهِ الْحَدِيْثُ خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ وَغَيْرُهُ)

(اس موضوع پر خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ جیسی احادیث دلالت کرتی ہیں)

(851)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا خَيْرَ فِيْ جَمَاعَةِ النِّسَآءِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِي [مسند احمد حديث رقم:۲۴۴۳۰، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۹۳۵۹، مجمع الزوائد حدیث :۲۱۰۴ وقال فيه ابن لهيعة وفيه كلام]۔ اقول ابن لهيعة حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی جماعت میں کوئی بھلائی نہیں ہے سوائے مسجد کے۔

(852)۔ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِيْ كِتَابِ الْآثَارِ لَا يُعْجِبُنَا اَنْ تَؤُمَّ الْمَرْأَةُ فَاِنْ فَعَلَتْ قَامَتْ فِيْ وَسْطِ الصَّفِّ مَعَ النِّسَآءِ كَمَا فَعَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

[كتاب الآثار حديث رقم:۲۱۷]۔ صحيح استدل به فقهاء نا

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الآثار میں فرمایا ہے کہ ہمیں پسند نہیں ہے کہ عورت امامت کرائے۔ اگر وہ امامت کرائے ہی تو صف کے درمیان عورتوں کے ساتھ کھڑی ہو جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ کیا تھا۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ الْوِتْرِ

وتروں کا باب

(853)۔ عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ ابُوْدَاوٗد وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَصَحَّحَهٗ [ابو داؤد حديث رقم:١٤١٩، مستدرك حاكم حديث رقم:١١٧٤، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٢/٤٧٠، مسند احمد حديث رقم:٢٣٠٨٣]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: وتر حق ہیں۔ جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

(854)۔ وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِي [سنن الدار قطني حديث رقم:١٦٢٤]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابوایوب ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: وتر حق ہیں، واجب ہیں۔

(855)۔ وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةٍ يُصَلِّي اَرْبَعاً فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعاً فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثاً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١٧٢٣، بخاری حديث رقم:١١٤٧، ابو داؤد حديث رقم:١٣٤١، ترمذی حديث رقم:٤٣٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان میں اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعت ایسی پڑھتے تھے کہ ان کے حُسن اور طول کے بارے میں مت پوچھ۔ پھر چار پڑھتے تھے اور ان کے حسن اور طول کے بارے میں مت پوچھ۔ پھر تین پڑھتے تھے۔

(856)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ٤٦٠]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھتے تھے۔

(857)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِاَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُودَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ١٣٦٢، مسند احمد حدیث رقم: ٢٥٢١٢]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے۔ فرمایا: آپ پڑھتے تھے۔ چار اور تین، چھ اور تین، گویا وتروں سمیت سات سے کم رکعتیں نہیں ہوتی تھیں اور تیرہ سے زیادہ رکعتیں نہیں ہوتی تھیں۔

(858)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيقَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِی رَكْعَتَی الْوِتْرِ رَوَاهُ النَّسَائِی [نسائی حدیث رقم: ١٦٩٨، مستدرک حاکم حدیث رقم: ١١٦٧ علی شرطهما ووافقه الذهبی]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتروں کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(859)۔ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، كَانَ يَقْرَأُ فِی الْاُولٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ رَوَاهُ النَّسَائِی [نسائی حدیث رقم: ١٦٩٩، ابن ماجة حدیث رقم: ١١٧١]۔

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعتیں وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی، دوسری میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

(860)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وِتْرُ اللَّيْلِ ثَلَاثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ١٦٣٧]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے وتر تین ہوتے ہیں

جس طرح دن کے وتر یعنی مغرب کی نماز کی تین رکعتیں ہوتی ہیں۔

(861)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِىْ آخِرِهِنَّ رَوَاهُ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۱۹۴/۲]۔

ترجمہ: حضرت حسن فرماتے ہیں کہ: مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ وتر تین ہیں، سلام صرف انکے آخر میں پھیرے۔

بَابُ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

سنتوں اور نفلوں کا باب

(862)۔ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثُنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ، اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلوٰةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمَذِىْ [ترمذی حدیث رقم:۴۱۵، ابن ماجة حديث رقم:۱۱۴۱، نسائی حديث رقم:۱۸۰۱،۱۸۰۲،۱۸۰۳]۔ قال الرمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا گیا۔ چار ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

(863)۔ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوْا اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِم وَالطَّحَاوِى وَابْنُ مَاجَةَ [مسلم حديث رقم :۲۰۳۷، شرح معانی الآثار للطحاوی ۲۳۴/۱، ابن ماجة حديث رقم:۱۱۳۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھو۔

(864)۔ وَعَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ عَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ النَّاسَ اَنْ يُصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا، فَلَمَّا جَآءَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ عَلَّمَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْ سِتًّا رَوَاهُ الطَّحَاوِىْ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲۳۴/۱]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ﷺ نے لوگوں کو سکھایا کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرو۔ پھر جب حضرت علی بن ابی طالب ﷺ تشریف لائے تو آپ نے انہیں چھ رکعتیں پڑھنے کی تعلیم دی۔

(865)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعاً رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَاَبُوْدَاوٗد [ترمذی حدیث رقم: ۴۳۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۲۷۱]۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

(866)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس ﷺ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَآءَ، ثُمَّ جَآءَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۱۱۷، ۱۳۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۳۵۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری۔ نبی کریم ﷺ بھی ان کے ہاں ان کی باری کی رات کو موجود تھے۔ نبی کریم ﷺ نے نمازِ عشاء ادا فرمائی۔ پھر اپنے کاشانۂ اقدس میں تشریف لے آئے اور چار رکعتیں ادا فرمائیں۔

(867)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُداً مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۱۶۸۶، بخاری حدیث رقم: ۱۱۶۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۲۵۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نفلی نمازوں میں سے صبح کی دو رکعتوں سے بڑھ کر کسی نماز کی پابندی نہیں فرماتے تھے۔

(868)۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَاَبُوْدَاوٗد وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۶۸۲۸، ترمذی حدیث رقم: ۴۲۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۲۶۹، نسائی ھدیث رقم: ۱۸۱۶، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۱۶۰ قال الترمذی حسن صحیح]۔

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے ظہر سے

پہلے چار رکعتوں کی پابندی کی اور چار کی اس کے بعد، اللہ اسے آگ پر حرام کردے گا۔

(869)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَرَوَى الطَّحَاوِي مِثْلَهُ عَنْ اَبِي عَائِشَةَ وَاَبِي اَمَامَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ٤٧١، ابن ماجة حديث رقم: ١١٩٥، شرح معانی الآثار للطحاوی ١/٢٣٧]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ابن ماجہ نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ وہ دو رکعتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں اور آپ بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

(870)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ [ترمذی حديث رقم: ٤٢٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں نہیں پڑھیں وہ انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔

(871)۔ وَعَنْ طَاوٗسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا يُصَلِّيْهِمَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ [ابو داؤد حديث رقم: ١٢٨٤]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ﷺ سے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی کو انہیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

صَلٰوةُ اللَّيْلِ

رات کی نماز (تہجد)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ [بنی اسرائیل: ٧٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رات میں سے تہجد پڑھ، یہ صرف تیرے لیے ہے۔ وَقَالَ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا [المزمل: ٦] اور فرمایا: بے شک رات کو اٹھنا نفس کو روند کے رکھ دیتا ہے اور تلاوت اعلیٰ طریقے سے ہوتی ہے۔ وَقَالَ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ [المزمل: ٢٠] اور فرمایا: جتنا آسانی

سے ہو سکے قرآن پڑھو۔

(872)۔ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۱۲۰، ۷۳۸۵، مسلم حدیث رقم: ۱۸۰۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۳۵۵]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جب رات کو نبی کریم ﷺ تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے، تو ہی آسمانوں کا اور زمینوں کا اور ان میں موجود چیزوں کا قائم کرنے والا ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے، آسمانوں اور زمینوں کا اور ان میں موجود چیزوں کا تو ہی مالک ہے، اور تیرے لیے ہی حمد ہے اور تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملاقات حق ہے اور تیرا قول حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور (سیدنا) محمد (ﷺ) حق ہیں، اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے لیے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کی اور تیری ہی وجہ سے لڑا، اور تیری ہی طرف مقدمہ کیا، سو تو میرے ان کاموں کو معاف فرما جو میں نے پہلے کیے جو بعد میں کیے، اور جن کو میں نے چھپا کر کیا اور جن کو میں نے دکھا کر کیا، تو ہی مقدم کرنے والا ہے اور تو ہی مؤخر کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔

(873)۔ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۱۴۵، ۶۳۲۱، مسلم حدیث رقم: ۱۷۷۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۳۳، الترمذی حدیث رقم: ۳۴۹۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی

طرف متوجہ ہوتا ہے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، وہ فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اس کو عطاء کروں اور کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں؟

(874)۔ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۱۲۲، مسلم حدیث رقم: ۶۳۷۰، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۹۱۹]۔

ترجمہ: حضرت حفصہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے کاش! وہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا۔ اس کے بعد وہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔

(875)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۲۷۳۳، بخاری حدیث رقم: ۱۱۵۲، نسائی حدیث رقم: ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۳۳۱، مسند احمد حدیث رقم: ۶۵۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ فلاں کی طرح نہ ہو جا۔ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

(876)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، وَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [الترمذی حدیث رقم: ۲۴۸۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۳۳۴، ۳۲۵۱]۔ قال أبو عيسى هذا حديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگ

آپ کی طرف اُمڈ پڑے، ہر طرف آواز گونج رہی تھی: رسول اللہ ﷺ آ گئے، رسول اللہ ﷺ آ گئے، رسول اللہ ﷺ آ گئے، میں بھی لوگوں میں آیا تا کہ آپ کو دیکھوں، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کو نگاہ بھر کر دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے، سب سے پہلے آپ نے جو بات فرمائی، یہ تھی کہ: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، غریبوں کو کھانا کھلاؤ، اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(877)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيلِ ثَلَاثَ عَشرَةَ رَكعَةً مِنهَا الوِترُ وَ رَكعَتَا الفَجرِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۱۷۲۷، بخاری حدیث رقم:۱۱۴۰، ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۳۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ان میں وتر اور صبح کی دو رکعتیں شامل ہیں۔

(878)۔ وَعَنهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَثَقُلَ كَانَ اَكثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِساً رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۱۷۱۱، بخاری حدیث رقم:۴۸۳۷، مسند احمد حدیث رقم:۲۴۸۸۷]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک قدرے بھاری ہو گیا اور وزن مبارک بڑھ گیا تو آپ اکثر بیٹھ کر نوافل ادا فرماتے تھے۔

(879)۔ وَعَن عَمرِو بنِ عَبسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَقرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ العَبدِ فِي جَوفِ اللَّيلِ الآخِرِ فَاِنِ استَطَعتَ اَن تَكُونَ مِمَّن يَذكُرُ اللّٰهَ فِي تِلكَ السَّاعَةِ فَكُن رَوَاهُ التِّرمِذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۵۷۹]۔ وقال حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب رات کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے۔ اگر ہو سکے تو ان لوگوں میں سے ہو جا جو اس لمحے اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

(880)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَشرَافُ اُمَّتِي حَمَلَةُ القُرآنِ وَاَصحَابُ اللَّيلِ رَوَاهُ البَيهَقِي فِي شُعَبِ الاِيمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم:۲۷۰۳]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بلند ترین لوگ قرآن کے

حامل ہیں اور رات کو اٹھنے والے ہیں۔

(881)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْغَبُ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ رَكْعَةً رواه الدارمي [سنن الدارمي حديث رقم : ۲۷۲٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے قیام (یعنی تہجد) کی ترغیب دیتے تھے، حتیٰ کہ فرمایا: خواہ ایک رکعت (یعنی دو نفل) ہی پڑھ لو۔

صَلٰوةُ الضُّحٰى

دن کے نوافل

(882)۔ عَنْ مَعَاذِ بنِ اَنَسٍ الجُهَنِي ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكعَتَي الضُّحٰى لَا يَقُولُ اِلَّا خَيراً غُفِرَلَهٗ خَطَايَاهُ وَاِن كَانَتْ اَكثَرَ مِن زَبَدِ البَحرِ رَوَاهُ اَبُودَاؤد [ابو داؤد حديث رقم:۱۲۸۷، مسند احمد حديث رقم:۱۵٦۲۹]۔ اسناده ضعيف وعليه عمل اهل العمل

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس جہنی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہا حتیٰ کہ اس نے اشراق کے دو نفل پڑھے۔ اس نے اچھی بات کے سواء کوئی بات نہیں کی تو اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے خواہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

(883)۔ وَعَنْ مَعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَربَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَاشَآءَ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۱٦٦۳، ابن ماجة حديث رقم:۱۳۸۱، مسند احمد حديث رقم:۲۵۱۷٦]۔

ترجمہ: حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ دن کے کتنے نفل پڑھتے تھے۔ فرمایا: چار رکعتیں اور اس سے زیادہ جتنا اللہ چاہے۔

(884)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَي عَشَرَةَ رَكعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصراً مِن ذَهَبٍ فِي الجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذي حديث رقم:٤۷۳، ابن ماجة حديث رقم:۱۳۸۰]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن کی نماز بارہ رکعتیں پڑھی، اللہ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔

(885)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ ؓ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی الضُّحٰی حَتّٰی نَقُولَ لَا یَدَعُھَا وَیَدَعُھَا حَتّٰی نَقُولَ لَا یُصَلِّیھَا رَوَاہُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٤٧٧]۔ وقال حسن غریب

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ دن کے نوافل پڑھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ آپ ﷺ انہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے، اور آپ جب انہیں چھوڑ دیتے تھے تو ہم کہتے تھے کہ آپ انہیں کبھی نہیں پڑھیں گے۔

اَلنَّوَافِلُ بَعدَ المَغرِبِ

مغرب کے بعد نوافل

(886)۔ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَن صَلّٰی بَعدَ المَغرِبِ سِتَّ رَکعَاتٍ لَم یَتَکَلَّمْ فِیمَا بَینَھُنَّ بِسُوْءٍ عَدَلنَ لَہٗ بِعِبَادَۃِ ثِنْتَی عَشرَۃَ سَنَۃً رَوَاہُ التِّرمَذِی وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیثٌ غَرِیبٌ [ترمذی حدیث رقم:٤٣٥، ابن ماجۃ حدیث رقم:١١٦٧، ١٣٧٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں۔ ان کے درمیان اس نے کوئی بری بات نہیں بولی تو یہ اس کی بارہ سال کی عبادت کے برابر ہیں۔

(887)۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَن صَلّٰی بَعدَ المَغرِبِ عِشرِینَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیتاً فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٤٣٥]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں، اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

صَلٰوۃُ تَحِیَّۃِ الوُضُوْءِ وَالْاِسْتِخَارَۃِ وَالتَّوبَۃِ وَالْحَاجَۃِ

تحیۃ الوضو، استخارہ، توبہ اور حاجت کی نماز

(888)۔ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لِبِلَالٍ عِندَ صَلٰوۃِ الْفَجرِ یَا بِلَالُ

حَدِّثْنِی بِاَرجیٰ عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِی الْاِسلَامِ فَاِنِّی سَمِعتُ دَفَّ نَعلَیكَ بَینَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ، قَالَ مَا عَمِلتُ عَمَلاً اَرجیٰ عِندِی اَنِّی لَم اَتَطَهَّرْ طُهُوراً فِی سَاعَةٍ مِن لَیلٍ وَلَا نَهَارٍ اِلَّا صَلَّیتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِی اَن اُصَلِّیَ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِی وَفِی رِوَایَةِ التِّرمَذِی وَمَا اَصَابَنِی حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِندَهٗ وَرَاَیتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَیَّ رَكعَتَینِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمَا [مسلم حدیث رقم:٦٣٢٤، بخاری حدیث رقم:١١٤٩، ترمذی حدیث رقم:٣٦٨٩، مسند احمد حدیث رقم:٨٤٢٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال سے فرمایا: اے بلال اپنا سب سے پُر امید عمل بتاؤ جسے تم نے اسلام میں آ کر کیا ہو؟ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی تھی۔ عرض کیا میں نے اس سے زیادہ پُر امید عمل کبھی نہیں کیا کہ رات اور دن کے کسی بھی وقت جب وضو کرتا ہوں تو اس وضو کے ساتھ نفل پڑھتا ہوں جو میری قسمت میں لکھ دیے گئے ہیں۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں اور میں نے اللہ کے لیے دو رکعتیں اپنے اوپر لازم کر رکھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی لیے۔

(889)۔وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یُعَلِّمُنَا الْاِستِخَارَةَ فِی الْاُمُورِ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرآنِ یَقُولُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُم بِالْاَمرِ فَلْیَركَعْ رَكعَتَینِ مِن غَیرِ الْفَرِیضَةِ، ثُمَّ لِیَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَستَخِیرُكَ بِعِلمِكَ وَاَستَقدِرُكَ بِقُدرَتِكَ وَاَسئَلُكَ مِن فَضلِكَ العَظِیمِ فَاِنَّكَ تَقدِرُ وَلَا اَقدِرُ وَتَعلَمُ وَلَا اَعلَمُ وَاَنتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ، اَللّٰهُمَّ اِن كُنتَ تَعلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمرَ خَیرٌ لِّی فِی دِینِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ اَمرِی فَاقدِرهُ لِی وَیَسِّرهُ لِی ثُمَّ بَارِكْ لِی فِیهِ، وَاِن كُنتَ تَعلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمرَ شَرٌّ لِی فِی دِینِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ اَمرِی فَاصرِفهُ عَنِّی وَاصرِفنِی عَنهُ وَاقدُر لِیَ الخَیرَ حَیثُ كَانَ ثُمَّ اَرضِنِی بِهٖ، قَالَ وَیُسَمِّی حَاجَتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَالتِّرمَذِی وَاَبُو دَاؤد [بخاری حدیث رقم:٦٣٨٢، ترمذی حدیث رقم:٤٨٠، ابو داؤد حدیث رقم:١٥٣٨، نسائی حدیث رقم:٣٢٥٣، ابن ماجة حدیث رقم:١٣٨٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اہم کاموں کے لیے استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو دو رکعتیں نفل پڑھے۔ پھر کہے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے مطابق مشورہ لیتا ہوں۔ اور تیری قدرت سے طاقت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں۔ بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں

جانتا اور تو غیب جاننے والا ہے۔اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے اچھا ہے تو اسے میرے مقدر میں کردے اور اسے میرے لیے آسان کردے پھر اس میں میرے لیے برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے نصیب میں بھلائی کردے وہ جہاں بھی ہو۔ پھر مجھے اس پر راضی کردے۔ فرمایا کہ اب اپنی حاجت کا نام لے۔

(890)۔ عَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [الترمذی حدیث رقم: ۲۱۵۱]۔الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم کے بیٹے کی خوش نصیبی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہے، اور آدم کی بیٹے کی بدنصیبی ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ کرنا ترک کردے اور آدم کے بیٹے کی بدنصیبی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ کے فیصلے پر ناراض ہو۔

(891)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ ﷺ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِن رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنباً ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَءَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا ابْنُ مَاجَةَ لَم يَذْكُرِ الآيَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۴۰۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۵۲۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۳۹۵، مسند احمد حدیث رقم: ۲]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو بکر نے حدیث بیان فرمائی اور حضرت ابو بکر نے سچ فرمایا۔ فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بھی کسی آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے پھر وہ اٹھتا ہے اور وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ اسے ضرور بخش دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وہ لوگ جب کوئی فحش عمل کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جان پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔

(892)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي أَوفىٰ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ

اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ بَنِى آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٤٧٩، ابن ماجة حديث رقم:١٣٨٤]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ سے کوئی حاجت ہو یا اولادِ آدم میں سے کسی سے کوئی کام ہو، وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے پھر اللہ کی ثناء کرے اور نبی ﷺ پر درود پڑھے۔ پھر کہے، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں جو حلم والا کریم ہے۔ اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے وہ سارے جہانوں کا رب ہے۔ میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنیوالی چیزیں مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے سامان مانگتا ہوں۔ میرا کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑ جسے تو معاف نہ کردے اور کوئی مشکل نہ چھوڑ جسے تو حل نہ کردے اور کوئی حاجت نہ چھوڑ جو تیری رضا کا باعث ہو جسے تو پورا نہ کرے اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

صَلٰوةُ التَّسْبِيْحِ

نمازِ تسبیح

(893)۔ عَنْ اَبِى وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلٰوةِ الَّتِى يُسَبَّحُ فِيْهَا، قَالَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، ثُمَّ يَقُوْلُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً، ثُمَّ يَقُوْلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، يُصَلِّى

اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلٰى هٰذَا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيحَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، يَبْدَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسِ عَشْرَةِ تَسْبِيحَةٍ، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَ رَوَى اَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوُد قَالَ فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ اَعْظَمَ اَهْلِ الْاَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَلَكَ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوُد وَابْنِ مَاجَةَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمْرِكَ مَرَّةً [ترمذى حديث رقم: ٤٨١، ٤٨٢، ابن ماجة حديث رقم: ١٣٨٦، ابو داؤد حديث رقم: ١٢٩٧]۔ اشار الحاكم ثم الذهبى الىٰ تقويته وللحديث طرق وشواهده كثيرة صحيحة

ترجمہ: حضرت ابو وہب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کے بارے میں پوچھا جس میں تسبیح کی جاتی ہے۔ فرمایا: پڑھنے والا تکبیر کہے پھر پڑھے سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ، پھر پندرہ مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھے۔ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف، سورہ فاتحہ اور سورۃ پڑھے۔ پھر دس مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھے۔ پھر رکوع کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر اپنا سر اٹھائے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر سجدہ کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر اپنا سر اٹھائے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر دوسرا سجدہ کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ اسی طرح چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں پچھتر بار تسبیح۔ ہر رکعت میں پندرہ بار تسبیح سے شروع کرے۔ پھر قرأت کرے۔ پھر دس مرتبہ تسبیح کرے۔ اسی طرح کی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت فرمائی ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اگر تم ساری زمین والوں سے زیادہ گناہگار ہوئے تو پھر بھی تمہاری بخشش ہو جائے گی۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر اسے روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کی طاقت ہے تو پڑھ۔ اور اگر نہیں تو ہر ہفتے میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو پھر ہر مہینے میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کرو تو پوری عمر میں ایک بار۔

قِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنَّ التَّرَاوِيحَ غَيْرُ التَّهَجُّدِ

رمضان کا قیام اور یہ کہ تراویح اور تہجد الگ الگ چیزیں ہیں

(894)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ

رَمَضَانَ مِن غَيرِ اَن يَّأْمُرَهُم بِعَزِيمَةِ اَمرٍ فِيهِ ، فَيَقُولُ مَن قَامَ رَمَضَانَ اِيمَاناً وَاِحتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِي [سنن النسائی حدیث رقم:٢١٩٥]۔ صحیح وطرقه كثيرة

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سختی کیے بغیر لوگوں کو رمضان میں قیام کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان میں قیام کیا اس کے سابقہ گناہ سب معاف ہو گئے۔

(895)۔ وَعَن اَبِي ذَرٍّ ؓ قَالَ صُمتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَمَضَانَ وَلَم يَقُم بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبعٌ مِنَ الشَّهرِ ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيلَةُ السَّابِعَةُ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا ، حَتّٰى مَضٰى ثُلُثُ اللَّيلِ ، ثُمَّ لَم يُصَلِّ بِنَا السَّادِسَةَ حَتّٰى خَرَجَ اللَّيلَةَ الخَامِسَةَ فَصَلّٰى بِنَا ، حَتّٰى مَضٰى شَطرُ اللَّيلِ فَقُلنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ لَو نَفَّلتَنَا ، فَقَالَ اِنَّ القَومَ اِذَا صَلُّوا مَعَ الاِمَامِ حَتّٰى يَنصَرِفَ كُتِبَ لَهُم قِيَامُ تِلكَ اللَّيلَةِ ، ثُمَّ لَم يُصَلِّ بِنَا الرَّابِعَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ اللَّيلَةُ الثَّالِثَةُ خَرَجَ وَخَرَجَ بِاَهلِهٖ فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى خَشِينَا اَن يَفُوتَنَا الفَلَاحُ قُلتُ وَمَا الفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَرَوَى اَبُودَاوٗد وَالتِّرمَذِي وَالنَّسَائِي وَابنُ مَاجَةَ نَحوَهٗ [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/٢٤٢ ، ابو داؤد حدیث رقم:١٣٧٥، ترمذی حدیث رقم:٨٠٦ ، سنن النسائی حدیث رقم:١٣٦٤، سنن الدارمی حدیث رقم:1783، ابن ماجة حدیث رقم:١٣٢٧، مسند احمد حدیث رقم:٢١٤٧٦، السنن الكبرىٰ للبيهقی ٢/٤٩٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ آپ نے ہمارے ساتھ مل کر قیام نہیں فرمایا حتیٰ کہ مہینے کے سات دن باقی رہ گئے۔ جب ساتویں رات آئی تو آپ باہر نکلے اور ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ تہائی رات گزر گئی۔ پھر چھٹی رات کو نماز نہیں پڑھائی۔ حتیٰ کہ پانچویں رات کو نکلے اور ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ رات کا اچھا خاصہ حصہ گزر گیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ ہمیں مزید نفل پڑھاتے۔ فرمایا: جب لوگ امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو ان کے لیے اس پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر آپ نے ہمیں چوتھی رات کو بھی نماز نہیں پڑھائی۔ حتیٰ کہ جب تیسری رات آئی تو آپ نکلے اور اپنے گھر والوں کے ہمراہ نکلے۔ ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ہم سے فلاح نہ چھوٹ جائے۔ اس حدیث کو روایت کرنے والے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر سے پوچھا فلاح کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا سحری۔

(896)۔ وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ﷺ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَاِذَا اُنَاسٌ فِی رَمَضَانَ یُصَلُّوْنَ فِی نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ مَا ھٰؤُلَآءِ ؟ فَقِیْلَ ھٰؤُلَآءِ نَاسٌ لَیْسَ مَعَھُمْ قُرْآنٌ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یُصَلِّی وَھُمْ یُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِہٖ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَصَابُوْا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۷۷]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں نکلے۔ لوگ رمضان میں مسجد کے کونے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہو رہا ہے؟ عرض کیا گیا یہ سب لوگ ہیں جن کے پاس قرآن نہیں ہے اور اُبی بن کعب انہیں نماز پڑھا رہے ہیں اور وہ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انہوں نے اچھا کیا ہے۔ اور کیا ہی خوب ہے جو انہوں نے طریقہ سوچا ہے۔

(897)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِنِ الْقَارِیِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ لَیْلَۃً اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ ، یُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِہٖ ، وَیُصَلِّی الرَّجُلُ فَیُصَلِّی بِصَلَاتِہٖ الرَّھْطُ ، فَقَالَ عُمَرُ اِنِّی لَوْ جَمَعْتُ ھٰؤُلَآءِ عَلٰی قَارِیٍٔ وَاحِدٍ لَکَانَ اَمْثَلَ ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَھُمْ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ ، قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَہٗ لَیْلَۃً اُخْرٰی وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلَاۃِ قَارِئِھِمْ ، قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ ، وَالَّتِی تَنَامُوْنَ عَنْھَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِی تَقُوْمُوْنَ فِیْھَا ، یُرِیْدُ آخِرَ اللَّیْلِ وَکَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ۲۰۱۰ ، السنن الکبرٰی للبیھقی ۴۹۳/۲]۔ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ ، لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوۃِ فِی شَھْرِ رَمَضَانَ اَنْ یُصَلِّیَ النَّاسُ تَطَوُّعاً بِاِمَامٍ لِاَنَّ الْمُسْلِمِیْنَ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰی ذٰلِکَ وَ رَاَوْہُ حَسَناً

وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ مَا رَآہُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَناً فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ وَ مَا رَآہُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِیْحاً فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ قَبِیْحٌ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ [موطا امام محمد صفحۃ ۱۴۴]۔

ترجمہ: حضرت قاری عبدالرحمٰن بن عبد فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب ﷺ کے ساتھ ایک رات مسجد میں گیا۔ آگے لوگ ٹولیاں ٹولیاں متفرق تھے۔ کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی آدمی ایک گروپ کو نماز پڑھا رہا تھا۔ عمر ﷺ نے فرمایا اگر میں ان سب کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو بڑا ازبر دست طریقہ ہوگا۔ پھر ارادہ کر لیا اور انہیں اُبی بن

کعب کے پیچھے جمع کر دیا۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں ایک رات ان کے ساتھ مسجد میں گیا تو سب لوگ ایک قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ عمر ﷺ نے فرمایا یہ بڑی اچھی بدعت ہے۔ اس نماز کو چھوڑ کر سو جانے سے تمہارا یہ قیام بہتر ہے۔ آپ کا اشارہ رات کے آخری حصے کی طرف تھا۔ لوگ رات کے اول حصے میں سو جاتے تھے۔ اس حدیث کو امام مالک اور امام محمد روایت کر چکے تھے بعد میں امام بخاری علیہم الرحمہ نے بھی اسے روایت کیا۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم ان تمام باتوں سے دلیل پکڑتے ہیں۔ لوگ رمضان کے مہینے میں یہ فالتو نماز با جماعت پڑھیں تو اس میں کوئی خرابی نہیں اس لیے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہو چکا ہے اور انہوں نے اسے اچھا سمجھا ہے۔

اور بلاشبہ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ جس کام کو مومن اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے اور جس کام کو مومن برا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی برا ہے۔

(898)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّأْمُرَهُمْ فِیْهِ بِعَزِیْمَةٍ، فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَصَدْراً مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰی ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۱۷۸۰، بخاری حدیث رقم: ۲۰۰۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۳۷۱، ترمذی حدیث رقم: ۸۰۸، نسائی حدیث رقم: ۲۲۰۸]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں پر سختی کیے بغیر انہیں رمضان میں قیام کی ترغیب دیتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جس نے رمضان میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کیا اسکے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہو گیا اور معاملہ اسی طرح تھا۔ پھر ابو بکر کی مکمل خلافت اور عمر ﷺ کی خلافت میں کچھ عرصہ تک معاملہ اسی طرح رہا۔

(899)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَكْعَةٍ فِیْ غَیْرِ جَمَاعَةٍ وَالْوِتْرَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیْ وَابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ [السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۴۹۶، المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۸۶]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خود رمضان میں جماعت کے بغیر بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(900)۔ وَعَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا قَالَت اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ صَلّٰی فِی المَسجِدِ فَصَلّٰی بِصَلَاتِہٖ نَاسٌ، ثُمَّ کَثَرُوا مِنَ القَابِلَةِ، ثُمَّ اجتَمِعُوا اللَّیلَةَ الثَّالِثَةَ اَوِ الرَّابِعَةَ فَکَثَرُوا فَلَم یَخرُج اِلَیھِم رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَلَمَّا اَصبَحَ قَالَ قَد رَأَیتُ الَّذِی قَد صَنَعتُمُ البَارِحَةَ، فَلَم یَمنَعنِی اَن اَخرُجَ اِلَیکُم اِلَّا اَنِّی خَشِیتُ اَن یُفرَضَ عَلَیکُم وَذٰلِكَ فِی رَمَضَانَ رَوَاہُ اَحمَدُ وَ رَوٰی مُسلِمٌ نَحوَہٗ [موطا مالك کتاب الصلوٰۃ فی رمضان باب الترغیب فی الصلوٰۃ فی رمضان حدیث رقم:۱، موطا امام محمد صفحة ۱٤۱، مسند احمد حدیث رقم:۲٥٤۹۹، مسلم حدیث رقم:۱۷۸٤، بخاری حدیث رقم:۹۲٤، السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/٤۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر اگلی رات بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ پھر تیسری یا شاید چوتھی رات کو بھی لوگ کثرت سے جمع ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ ان کی طرف نہیں نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے تم لوگوں کا رات کو جمع ہونا دیکھا تھا۔ مجھے تمہاری طرف آنے سے محض اس ڈر نے روکا کہ یہ نماز کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے۔ یہ واقعہ رمضان کا ہے۔

(901)۔وَعَن یَزِیدِ بنِ رُومَان قَالَ کَانَ النَّاسُ یَقُومُونَ فِی زَمَنِ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ بِثَلَاثٍ وَعِشرِینَ رَکعَةٍ رَوَاہُ مَالِك وَاِسنَادُہٗ مُرسَلٌ قَوِیٌّ وَلَا یَضُرُّنَا الاِرسَالُ بَل یُقَوِّی [موطا امام مالك کتاب الصلوٰۃ فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان حدیث رقم:٥ ، السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/٤۹٦]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن رومان فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب کے زمانے میں لوگ بیس اور تین رکعتیں پڑھتے تھے۔

(902)۔ وَعَن عُمَرَ ﷺ اَنَّہٗ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیِّ بنِ کَعبٍ وَکَانَ یُصَلِّی بِھِم عِشرِینَ رَکعَةً رَوَاہُ ابنُ اَبِی شَیبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۸٥]۔

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے اُبی بن کعب کی امامت میں تمام لوگوں کو جمع کر دیا۔ وہ انہیں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

(903)۔ وَعَنِ السَّائِبِ بنِ یَزِیدِ قَالَ کُنَّا نَقُومُ فِی عَھدِ عُمَرَ بِعِشرِینَ رَکعَةً وَالوِترِ رَوَاہُ البَیھَقِی فِی المَعرِفَةِ بِالاِسنَادِ الصَّحِیحِ وَ قَالَ النَّوَوِی فِی الخُلَاصَةِ اِسنَادُہٗ صَحِیحٌ وَفِی رِوَایَةِ البَیھَقِی وَعَلٰی عَھدِ عُثمَانَ وَعَلِیٍّ مِثلَہٗ [السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/٤۹٦]۔

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ عمرؓ کے زمانے میں بیس رکعت کا قیام کرتے تھے۔ بیہقی کی روایت میں عثمان اور علی کے زمانے کا بھی اسی طرح ذکر ہے۔

(904)۔ وَعَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ اَنَّ عَلِیًّا دَعَا الْقُرَّآءَ فِی رَمَضَانَ فَاَمَرَ رَجُلًا بِاَنْ یُصَلِّیَ بِالنَّاسِ عِشْرِینَ رَکْعَةً وَکَانَ عَلِیٌّ یُوتِرُ بِهِمْ رَوَاهُ الْبَیْهَقِی [السنن الکبریٰ للبیهقی ٢/٤٩٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے رمضان میں قاریوں کو بلوایا اور ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔ حضرت علی خود انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

(905)۔ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ اَنَّهٗ سَمِعَ الْاَعْرَجَ یَقُوْلُ، مَا اَدْرَکْتُ النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ یَلْعَنُوْنَ الْکَفَرَةَ فِی رَمَضَانَ، قَالَ وَکَانَ الْقَارِی یَقْرَأُ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِی ثَمَانِ رَکَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِی اثْنَتَیْ عَشَرَةَ رَکْعَةً رَاَی النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ [موطا امام مالك کتاب الصلوٰة فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان حدیث رقم:٦]۔

ترجمہ: حضرت مالک نے داؤد بن حصین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اعرج کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے لوگوں کو رمضان میں کافروں پر لعنت بھیجتے ہوئے سنا ہے۔ قاری آٹھ رکعتوں میں سورۃ بقرۃ پڑھا کرتا تھا۔ جب وہ بارہویں رکعت کے لیے کھڑا ہوتا تھا تو لوگ تعداد میں کم رہ جاتے تھے۔

(906)۔ وَعَنْ یَحْیٰ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ اَمَرَ رَجُلًا یُصَلِّی بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ [المصنف لابن ابی شیبة ٢/٢٨٥]۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔

(907)۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رَفِیْعٍ قَالَ کَانَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ ؓ یُصَلِّی بِالنَّاسِ فِی رَمَضَانَ بِالْمَدِیْنَةِ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَیُوتِرُ بِثَلَاثٍ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ [المصنف لابن ابی شیبة ٢/٢٨٥]۔

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ اُبی بن کعب رمضان میں لوگوں کو نماز میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(908)۔ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْرَکْتُ النَّاسَ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَعِشْرِیْنَ رَکْعَةً بِالْوِتْرِ

رَوَاهُ ابنُ اَبِی شَیبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ٢/٢٨٥]۔

ترجمہ: حضرت عطا فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو بیس تراویح اور تین وتر پڑھتے ہی دیکھا ہے۔

(909)۔ وَعَن اَبِی الخَصِیب قَالَ کَانَ یَؤُمُّنَا سُوَیدُ بنُ غَفلَةَ فِی رَمَضَانَ فَیُصَلِّی خَمسَ تَروِیحَاتٍ ، عِشرِینَ رَکعَةً رَوَاهُ البَیهَقِی وَاِسنَادُهُ حَسَنٌ [السنن الکبریٰ للبیهقی ٢/٤٩٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوخصیب فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ رمضان میں ہماری امامت کرتے تھے اور ہمیں پانچ ترویحات میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔

(910)۔ وَعَنِ ابنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ ابنُ اَبِی مُلَیکَةَ یُصَلِّی بِنَا فِی رَمَضَانَ عِشرِینَ رَکعَةً رَوَاهُ ابنُ اَبِی شَیبَةَ وَاِسنَادُهُ صَحِیحٌ [المصنف لابن ابی شیبة ٢/٢٨٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابنِ ابی ملیکہ ہمیں رمضان میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔

(911)۔ وَعَن سَعِیدِ بنِ عُبَیدٍ اَنَّ عَلِیَّ بنَ رَبِیعَةَ کَانَ یُصَلِّی بِهِم فِی رَمَضَانَ خَمسَ تَروِیحَاتٍ وَیُوتِرُ بِثَلَاثٍ رَوَاهُ ابنُ اَبِی شَیبَةَ وَاِسنَادُهُ صَحِیحٌ [المصنف لابن ابی شیبة ٢/٢٨٥]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن عبید فرماتے ہیں کہ رمضان میں ہمیں علی بن ربیعہ پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(912)۔ وَعَن شُتَیرِ بنِ شَکَلٍ وَکَانَ مِن اَصحَابِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ کَانَ یَؤُمُّهُم فِی رَمَضَانَ بِعِشرِینَ رَکعَةً وَیُوتِرُ بِثَلٰثٍ رَوَاهُ البَیهَقِی [السنن الکبریٰ للبیهقی ٢/٤٩٦]۔

ترجمہ: حضرت شتیر بن شکل جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے تھے فرماتے ہیں کہ وہ انہیں رمضان میں پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) پڑھاتے تھے۔

اَلتَّائِیدُ مِنَ الرَّوَافِضِ: عَن اَبِی عَبدِ اللّٰهِ عَلَیهِ السلام قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَزِیدُ فِی صَلوٰتِهٖ فِی شَهرِ رَمَضَانَ اِذَا صَلَّی العَتمَةَ صَلّٰی بَعدَهَا فَیَقُومُ النَّاسُ خَلفَهٗ فَیَدخُلُ وَیَدَعُهُم ثُمَّ یَخرُجُ اَیضاً فَیَجِیئُونَ وَیَقُومُونَ خَلفَهٗ فَیَدَعُهُم وَیَدخُلُ مِرَاراً ، قَالَ وَ قَالَ لَاتُصَلِّ بَعدَ العَتمَةِ فِی غَیرِ شَهرِ رَمَضَانَ رَوَاهُ فِی فُرُوعِ الکَافِی [الفروع من الکافی حدیث رقم: ٦٥٨٤]۔

روافض سے تائید

شیعہ کی معروف کتاب فروع کافی میں لکھا ہے کہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینے میں اپنی نماز بڑھا دیتے تھے۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو اس کے بعد دوسری نماز شروع کر دیتے۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے۔ آپ پھر گھر چلے جاتے۔ اور لوگوں کو چھوڑ جاتے۔ پھر نکلتے اور لوگ بھی آ جاتے اور آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے۔ پھر آپ لوگوں کو چھوڑ کر چلے جاتے۔ یہ عمل آپ چند مرتبہ کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ یہ نماز عشاء کے بعد رمضان کے علاوہ مت پڑھا کرو۔

صَلٰوةُ الْكُسُوفِ

نمازِ گرہن

(913)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ ، فَاِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٢٠٨٩، بخاري حديث رقم: ١٠٤٤، سنن النسائي حديث رقم: ١٤٧٤، ابن حبان حديث رقم: ٢٨٤٥، ٢٨٤٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ یہ نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گہنے جاتے ہیں اور نہ ہی حیات کے لیے۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو، تکبیر کہو، نوافل پڑھو اور خیرات کرو۔

(914)۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ ﷺ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجُرُّ رِدَآءَهٗ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ كَمَا تُصَلُّوْنَ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَزَادَ رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلٰوتِكُمْ [بخاري حديث رقم: ١٠٤٠، سنن النسائي حديث رقم: ١٤٩١، ابن حبان حديث رقم: ٢٨٣٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ سورج کو گرہن لگ گیا۔ رسول

اللہ ﷺ اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے چل پڑے حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو گئے۔ ہم بھی مسجد میں داخل ہو گئے اور آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ جس طرح عام طور پر نفل پڑھے جاتے ہیں۔

(915)۔ وَعَن سَمُرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِم فِي كُسُوفِ الشَّمسِ لَا نَسمَعُ لَهٗ صَوتاً رَوَاهُ اَحمَدُ وَاَبُو دَاوٗد وَالتِّرمَذِي وَالنَّسَائِي وَابنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ٢٠١٩٩، ابو داؤد حديث رقم: ١١٨٤، ترمذى حديث رقم: ٥٦٢، سنن النسائى حديث رقم: ١٤٩٥، ابن ماجة حديث رقم: ١٢٦٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت سمرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سورج گرہن کی نماز پڑھائی، ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔

صَلوٰةُ الاِستِسقَآءِ

نمازِ استسقاء

(916)۔ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ زَيدٍ ﷺ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ اِلَى المُصَلّٰى يَستَسقِي فَصَلّٰى بِهِم رَكعَتَينِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالقِرَاۃِ وَاستَقبَلَ القِبلَةَ يَدعُو وَرَفَعَ يَدَيهِ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِينَ استَقبَلَ القِبلَةَ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٢٠٧٠، ٢٠٧١، ٢٠٧٢، ٢٠٧٣، بخارى حديث رقم: ١٠٢٨، سنن النسائى حديث رقم: ١٥١١، ابن ماجة حديث رقم: ١٢٦٧، ترمذى حديث رقم: ٥٥٦]۔ كيفية التحويل: يأخذ بيده اليمنىٰ الطرف الاسفل من جانب يساره، و بيده اليسرىٰ الطرف الاسفل من جانب يمينه، و يقلب يديه خلف ظهره بحيث يكون الطرف المقبوض بيده اليمنىٰ على كتفه الاعلى بجانب اليمين و الطرف المقبوض بيده اليسرىٰ على كتفه الاعلى من جانب اليسار (مرقاة: ٣٣٢/٣)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سمیت نماز کی جگہ کی طرف نمازِ استسقاء کے لیے نکلے۔ لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں ان میں بلند آواز سے قرأۃ فرمائی اور قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا فرمائی اور اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور جب قبلہ کی طرف رخ فرمایا تو اپنی چادر مبارک پلٹ دی۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی نماز کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ [النساء: ۱۰۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تم نماز مختصر کرلو۔

(917)۔ عَنْ اَنَس رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، قِيْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئاً؟ قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْراً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم :۱۵۸۶، بخاری حديث رقم :۱۰۸۱، ابو داؤد حديث رقم:۱۲۳۳، ترمذی حديث رقم :۵۴۸ ، سنن النسائی حديث رقم:۱۴۳۸، ابن ماجة حديث رقم :۱۰۷۷، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:۴۳۳۶ ، المصنف لابن ابی شيبة ۲ /۳۴۳]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے۔آپ دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس آگئے۔

(918)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا كُنْتَ مُسَافِراً فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوماً فَاَتِمَّ الصَّلٰوةَ وَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِي فَاقْصُرْ رَوَاهُ مُحَمَّد فِي الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:۱۸۸، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:۴۳۴۳]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم مسافر ہو اور اپنے آپ کو وہاں پندرہ دن ٹھہرانے کا سوچ لیا ہو تو نماز مکمل پڑھ۔اور اگر تجھے کچھ پتہ نہیں تو قصر کر۔

(919)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَبُوكَ عِشْرِيْنَ يَوماً يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:۱۲۳۵، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:۴۳۳۵]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک میں بیس دن تک قیام فرمایا اور نماز قصر پڑھتے رہے۔

(920)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعاً وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئاً وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَآءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۵۵۲]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضر میں اور سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ میں نے حضر میں آپ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں۔ اور میں نے سفر میں آپ کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں۔ اور عصر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد آپ نے کچھ نہیں پڑھا۔ مغرب کی نماز حضر اور سفر میں برابر پڑھی ہے، تین رکعتیں۔ حضر اور سفر کے دوران اس میں کوئی کمی نہیں فرمائی اور یہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

(921)۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرىٰ اِبْنَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك كتاب قصر الصلوٰة حديث رقم:۲۴]۔

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے عبید اللہ کو سفر کے دوران نفل پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے اور انہیں منع نہیں کرتے تھے۔

(922)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۱۵۷۰، بخاری حديث رقم:۳۵۰، ابو داؤد حديث رقم:۱۱۹۸، سنن النسائی حديث رقم:۴۵۵]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نماز حضر اور سفر میں دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ پھر سفر کی نماز وہی مقرر کر دی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

(923)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعاً وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۱۵۷۵، ابو داؤد حديث رقم:۱۲۴۷، سنن النسائی حديث رقم:۴۵۶، ابن ماجة حديث رقم:۱۰۶۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبانِ اقدس کے ذریعے نماز فرض فرمائی ہے۔ حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت۔

(924)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِى السَّفَرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِىُّ [سنن الدار قطنی حدیث رقم:١٤٣٩]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ظہر اور عصر اکٹھی پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کر دیتے حتیٰ کہ عصر کا اول وقت داخل ہو جاتا۔

(925)۔ وَعَنْ نَافِعٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ : اَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : اَلصَّلَاةُ ، قَالَ : سِرْ سِرْ ، حَتّٰى اِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوْبِ الشَّفَقِ ، نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهٖ اَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِىْ صَنَعْتُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدُ [ابو داؤد حديث رقم:١٢١٢]۔ وفيه احاديث كثيرة

ترجمہ: حضرت نافع اور عبداللہ بن واقد فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ کے مؤذن نے کہا: نماز۔ آپ نے فرمایا: حوصلہ کر، حوصلہ کر۔ حتیٰ کہ شفق غروب ہونے سے تھوڑا پہلے آپ سواری سے اترے اور مغرب ادا فرمائی۔ پھر انتظار کیا حتیٰ کہ شفق غائب ہو گیا تو عشاء ادا فرمائی۔ پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے جس طرح میں نے کیا ہے۔

(926)۔ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ، فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ ، قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ ، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٥٧٣، ترمذى حديث رقم:٣٠٣٤، ابو داؤد حديث رقم:١١٩٩، نسائى حديث رقم:١٤٣٣، ابن ماجة حديث رقم:١٠٦٥، مسند احمد حديث رقم:١٧٥]۔

ترجمہ: حضرت یعلیٰ بن امیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنی

نمازیں مختصر کرلو اگر تمہیں کفار کی طرف سے فتنے کا ڈر ہو۔ اب تو لوگ امن میں ہیں۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا میں بھی اس بات سے حیران ہوا تھا جس سے تم حیران ہوئے ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ خیرات ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔ اس کی خیرات کو قبول کرو۔

(927)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى رُخْصَهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَتُهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٥٨٧٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصت سے فائدہ اٹھایا جائے جس طرح کہ وہ اپنی نافرمانی کو برا سمجھتا ہے۔

(928)۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِي قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى كَمْ نَقْصُرُ الصَّلٰوةَ ؟ فَقَالَ اَتَعْرِفُ السُّوَيْدَاءَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنِّي قَدْ سَمِعْتُ بِهَا ، قَالَ هِيَ ثَلٰثُ لَيَالٍ قَوَاصِدَ فَاِذَا خَرَجْنَا اِلَيْهَا قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم: ١٩٢]۔

ترجمہ: حضرت علی بن ربیعہ والبی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ کہاں تک نماز میں قصر کرتے ہیں۔ فرمایا کیا تم موضع سویداء کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں لیکن میں نے اسکے بارے میں سنا ہے۔ فرمایا: وہ معتدل رفتار سے تین راتوں کا سفر ہے۔ جب ہم اسکی طرف جاتے ہیں تو نماز میں قصر کرتے ہیں۔

(929)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ الْجُعْفِيَّ يَقُوْلُ اِذَا سَافَرْتَ ثَلَاثًا فَاقْصُرْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْحُجَجِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ [مسلم حديث رقم : ٣٢٥٨، بخاري حديث رقم: ١٠٨٦، آثار السنن ٢/٤٩٣]۔ يَقُوْلُ الْمُؤَلِّفُ يُؤَيِّدُهُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِلٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا فِي السَّفَرِ وَحَدِيْثُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِيِّ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم تین دن کا سفر کرو تو قصر پڑھو۔ مؤلف غفر اللہ لہٗ کہتا ہے کہ اس کی تائید سفر میں تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرنے سے بھی ہورہی ہے اور مسلم و بخاری کی اس حدیث سے بھی ہورہی ہے۔ جس میں عورت کو تین دن کا سفر محرم کے بغیر کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

صَلٰوةُ الْمُسَافِرِ بِالْمُقِيمِ وَعَكْسُهٗ

مسافر کی مقیم کے پیچھے نماز اور اس کا برعکس

(930)۔ عَنْ مُوسَی بنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاس ﷺ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ اَنَا اِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا اَرْبَعاً وَاِذَا رَجَعنَا اِلَى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكعَتَينِ ، قَالَ تِلْكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ ﷺ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:١٨٦٧]۔

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس مکہ شریف میں تھے۔ میں نے عرض کیا جب ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں تو ہم چار رکعتیں پڑھتے ہیں اور جب ہم واپس اپنی سواریوں کے پاس جاتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ فرمایا: یہ حضرت سیدنا ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔

(931)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ ﷺ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِم رَكعَتَينِ ، ثُمَّ يَقُولُ يَا اَهلَ مَكَّةَ اَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَومٌ سَفرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسنَادُهُمَا صَحِيحٌ [موطا امام مالك كتاب قصر الصلوٰة فى السفر باب صلوٰة المسافر اذا كان امام او كان وراء امام حديث رقم:١٩]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب ﷺ جب مکہ شریف پہنچتے تو لوگوں کو دو رکعتیں پڑھاتے۔ پھر فرماتے اے مکہ والو! اپنی نماز مکمل کرلو ہم مسافر لوگ ہیں۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمَرِيضِ

مریض کی نماز کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا [البقرة: ٢٨٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا سوائے اسکی وسعت کے۔

(932)۔ عَنْ عِمرَانَ بنِ حُصَينٍ ﷺ قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ ، فَقَالَ صَلِّ قَائِماً فَاِن لَم تَستَطِعْ فَقَاعِداً فَاِن لَم تَستَطِعْ فَعَلٰى جَنبٍ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:١١١٧، ابو داؤد حديث رقم:٩٥٢، ترمذى حديث رقم:٣٧٢ ، ابن ماجة حديث رقم:١٢٢٣، مسند احمد حديث رقم:١٩٨٤٢، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٣٠٤/٢]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھ۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر۔

(933)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ عَادَ النَّبِيُّ ﷺ مَرِيضاً فَرَآهُ يُصَلِّي عَلٰى وِسَادَةٍ فَرَمٰى بِهَا وَقَالَ صَلِّ عَلَى الْاَرْضِ اِنِ اسْتَطَعْتَ وَاِلَّا فَاَوْمِ اِيمَاءً وَاجْعَلْ سُجُودَكَ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِكَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [السنن الكبرىٰ للبيهقي ٣٠٦/٢]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مریض کی عیادت فرمائی۔ آپ نے اسے سرہانے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے وہ سرہانہ پھینک دیا اور فرمایا: اگر ہو سکے تو زمین پر نماز پڑھ ورنہ اشارے سے پڑھ اور اپنے سجدوں کو رکوع کی نسبت پست رکھ۔

(934)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي مُتَرَبِّعاً رَوَاهُ النَّسَائِي وَالْحَاكِم [سنن النسائي حديث رقم: ١٦٦١، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٣٠٥/٢]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو چوکڑی مار کر نماز پڑھتے دیکھا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ اِنْ اَصَرُّوا عَلٰى اِمَامَةِ اِمَامٍ وَاحِدٍ

خوف کی نماز (اگر لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنے پر اصرار کریں)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ [النساء: ١٠٢]۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب جب آپ ان میں تشریف رکھتے ہوں اور ان کے لیے نماز کھڑی کریں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور وہ لوگ ہتھیار لے لیں۔ پھر جب یہ لوگ سجدہ کر چکیں تو آپ کے پیچھے چلے جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ لیں اور یہ لوگ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار لے لیں۔

(935)۔ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْاِمَامُ رَكْعَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ

مِنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ وَلَمْ يُصَلُّوا ، فَإِذَا صَلَّى الَّذِي مَعَهُ رَكْعَةً ، إِسْتَأخَرُوا مَكَانَ الَّذِيْ لَمْ يُصَلُّوا، وَلَا يُسَلِّمُونَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوا ، فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، فَتَقُومُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ ، فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلُّوا رَكْعَتَيْنِ ، فَإِنْ كَانَ خَوفاً هُوَ أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوا رِجَالاً قِيَاماً عَلٰى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَاناً مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا ، قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا أَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالك كتاب صلوٰة الخوف حديث رقم:٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت مالک بن نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نمازِ خوف کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے تھے: امام آگے ہو جائے اور لوگوں میں سے ایک گروہ بھی۔ امام انہیں ایک رکعت پڑھائے اور ان کا دوسرا گروہ ان کے اور دشمن کے درمیان موجود رہے اور نماز نہ پڑھے۔ جب امام کے ساتھ والا گروہ ایک رکعت پڑھ چکے تو پیچھے ان کی جگہ پر ہٹ جائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیرے۔ اب وہ گروہ آگے آجائے جس نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں۔ پھر امام سلام پھیر دے۔ اب امام نے دو رکعتیں مسلسل پڑھ لیں۔ پھر امام کے سلام پھیر دینے کے بعد ان دو گروہوں میں سے ہر گروہ اپنی ایک ایک رکعت مکمل کرلے۔ اس طرح دونوں گروہوں نے دو دو رکعتیں پڑھ لیں۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو نماز پڑھیں خواہ پیدل اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر یا سواری پر بیٹھ کر، خواہ قبلہ کی طرف ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میرا یقین کام کرتا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ہی سنی ہوگی۔

بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ [الجمعة : ٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔

(936)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ

الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:١٩٧٧، ترمذى حديث رقم:٤٨٨، سنن النسائى حديث رقم:١٣٧٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھا دن جس پر سورج طلوع ہوا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن اس میں سے نکالے گئے اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر جمعہ ہی کے دن۔

(937)۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاس ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ، اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ الآيَةَ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيداً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاس إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَرَوَى الْبُخَارِي مِثْلَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ [ترمذى حديث رقم:٣٠٤٤، بخارى حديث رقم:٤٦٠٦، ٨٢٦٨]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ نے ایک یہودی کے پاس یہ آیت پڑھی۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اس یہودی نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا یہ دو عیدوں کے دن نازل ہوئی تھی۔ جمعہ کے دن اور حج کے دن۔ اسی طرح کی حدیث بخاری میں حضرت عمر فاروق ﷺ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(938)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْراً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١٩٦٩، بخارى حديث رقم:٩٣٥، سنن النسائى حديث رقم:١٤٣١، ابن ماجة حديث رقم:١١٣٧، سنن الدارمى حديث رقم:١٥٧٦، مؤطا امام مالك: كتاب الجمعة حديث رقم:١٥، مسند احمد حديث رقم:٢٣٨٥٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ اگر کوئی بندۂ مسلمان اس وقت اللہ سے بھلائی مانگے تو اللہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔

(939)۔ وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ ابْنِ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ رَوَاهُ مُسْلِم

[مسلم حديث رقم:١٩٧٥، ابو داؤد حديث رقم:١٠٤٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری رحمۃ اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کی اس گھڑی کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ وہ امام کے بیٹھنے اور نماز کے مکمل ہو جانے کے درمیان درمیان ہوتی ہے۔

(940)۔ وَعَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضُّمَیرِی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُناً بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمَذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۱۰۵۲، ترمذی حدیث رقم: ۵۰۰، سنن النسائی حدیث رقم: ۱۳۶۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۱۲۵، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۵۷۸، مسند احمد حدیث رقم: ۱۵۵۰۴]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوجعد ضُمیری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین جمعے محض سستی کی وجہ سے ترک کر دیے اللہ نے اس کے دل پر مہر لگا دی۔

(941)۔ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ ﷺ قَالَ لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ وَلَا صَلٰوةَ فِطْرٍ وَلَا اَضْحٰى اِلَّا فِی مِصْرٍ جَامِعٍ اَوْ مَدِينَةٍ عَظِيمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۱۰/۲]۔

ترجمہ: حضرت حارث نے حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ، تشریق، عیدالفطر کی نماز اور عیدالاضحیٰ کی نماز صرف بڑے شہر میں ہوتی ہے۔

(942)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوْ اِمْرَاَةٌ اَوْ صَبِیٌّ اَوْ مَمْلُوكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ، اِسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَ اللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِيدٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۱۵۶۰، السنن الکبریٰ للبیهقی ۱۸۴/۳]۔ اسناده ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو جمعہ کے دن اس پر جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ سوائے مریض یا مسافر یا عورت یا بچے یا غلام کے۔ جو شخص کھیل تماشے یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے پرواہ ہو گیا، اللہ اس سے بے پرواہ ہو گیا اور اللہ بے نیاز ہے حمد والا ہے۔

(943)۔ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيداً فَاغْتَسِلُوا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيبٌ فَلَا يَضُرُّهُ اَنْ يَمُسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك، کتاب الطهارة، باب ما جاء

فی السواك حدیث رقم:١١٣]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبید بن سباق تابعی نے صحابی کا نام لیے بغیر روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعوں میں سے ایک جمعہ کے دن فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ، بے شک یہ جمعہ کا دن ہے اللہ نے اسے عید بنایا ہے۔ اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو اسے لگا لینے میں کوئی نقصان نہیں ہو چلا اور مسواک ضرور کرو۔

(944)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ وَاَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِهٖ وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَلَمْ یَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلّٰی مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ، ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ کَانَتْ کَفَّارَةً لِمَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِی قَبْلَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَی الطَّحَاوِیُّ نَحْوَهٗ [ابوداؤد حدیث رقم:٣٤٣، مسند احمد حدیث رقم:١١٧٧٤، شرح معانی الآثار للطحاوی ٢٥٢/١]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اپنے سب سے اچھے کپڑے پہنے اگر اسکے پاس خوشبو موجود تھی تو وہ لگائی، پھر جمعہ کے لیے آیا اور لوگوں کی گردنیں نہیں پھلانگیں، پھر اس نے نماز پڑھی جو اللہ نے اس پر فرض فرمائی تھی، پھر جب اسکا امام نکلا تو وہ خاموش ہو گیا حتیٰ کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو گیا تو یہ اس جمعہ اور اس سے پہلے والے جمعہ کے درمیان والے عرصے کے لیے کفارہ بن گیا۔

(945)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُمْ کَانُوْا یَکْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ وَالْکَلَامَ بَعْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ [المصنف لابن ابی شیبة ٢٠/٢ عن علی، ٢١/٢ عن ابن عباس و ابن عمر، شرح معانی الآثار للطحاوی ٢٥٣/١]۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام امام کے نکل آنے کے بعد نماز اور کلام کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(946)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا کَانَا یَکْرَهَانِ الصَّلٰوةَ وَالْکَلَامَ بَعْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ وَرَوَی الطَّحَاوِیُّ مِثْلَهٗ [المصنف لابن ابی شیبة ٢١/٢، شرح معانی الآثار للطحاوی ٢٥٣/١]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عباس اور حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں امام کے نکل آنے کے بعد نماز اور کلام کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(947)۔ وَعَنِ السَّائِبِ بنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ النِّدَآءُ يَومَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِي بَكرٍ وَعُمَرَ، فَلَمَّا كَانَ عُثمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّورَآءِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَاَبُودَاوٗد وَالنَّسَائِي [بخاری حدیث رقم:۹۱۲، ترملی حدیث رقم:۵۱٦، ابو داؤد حدیث رقم:۱۰۸۷، نسائی حدیث رقم:۱۳۹۲، ابن ماجة حدیث رقم:۱۱۳۵]۔

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانے میں پہلی اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔ پھر جب حضرت عثمان خلیفہ بنے اور لوگوں کی کثرت ہوگئی تو انہوں نے زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ فرمایا۔ (زوراء ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ شریف کے بازار میں واقع ہے)۔

(948)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطبَتَانِ يَجلِسُ بَينَهُمَا يَقرَأُ الْقُرآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَت صَلٰوتُهٗ قَصْداً وَخُطبَتُهٗ قَصْداً رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱۹۹۵، ابو داؤد حدیث رقم:۱۰۹٤، ابن ماجة حدیث رقم:۱۱۰٦، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۵٦٤، ۱۵٦٦، مسند احمد حدیث رقم:۲۰۹۱۷، ۲۰۹۲۲، ۲۰۹۲۹، ۲۰۹۳۰، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۵۲۵٦]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دو خطبے ہوتے تھے۔ آپ ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ آپ خطبوں میں قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔ آپ کی نماز اہتمام کے ساتھ ہوتی تھی اور خطبہ اہتمام کے ساتھ ہوتا تھا۔

(949)۔ وَعَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخطُبُ خُطبَتَينِ كَانَ يَجلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنبَرَ حَتّٰى يَفرُغَ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخطُبُ، ثُمَّ يَجلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخطُبُ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۱۰۹۲]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو خطبے دیتے تھے۔ آپ جب منبر پر چڑھتے تو بیٹھ جاتے تھے حتیٰ کہ مؤذن فارغ ہو جاتا تھا۔ پھر آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ پھر بیٹھ جاتے تھے اور بات نہیں کرتے تھے۔ پھر کھڑے ہو جاتے تھے اور خطبہ دیتے تھے۔

(950)۔ وَعَنْ عَمَّارٍ ﷺ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ طُولَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِن فِقهِهٖ فَاَطِيلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقصِرُوا الْخُطبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحراً رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم

حدیث رقم:۲۰۰۹ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۵٦۳ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۸۳٤۷]۔

ترجمہ: حضرت عمار ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک کسی آدمی کا نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ مختصر دینا اس کی دینی سمجھ کی علامت ہے۔لہٰذا نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر کرو۔ اور بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

(951)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اِسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۵۰۹]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ خطبہ کے لیے منبر پر تشریف فرما ہوتے تو ہم اپنے چہروں کا رُخ آپ کی طرف کر لیتے تھے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کی نماز کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ [الکوثر:۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

(952)۔ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْئٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ اَوْ يَأْمُرَ بِشَيْئٍ اَمَرَ بِهِ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۲۰۵۳، بخاری حدیث رقم:۹۵٦، نسائی حدیث رقم:۱۵۷٦، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۲۸۸ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۳۲۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف نکلتے تھے تو سب سے پہلی چیز جس سے آپ ابتدا فرماتے ،نماز تھی۔ پھر سلام پھیرتے تھے تو لوگوں کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو جاتے تھے اور لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے تھے۔ آپ انہیں وعظ فرماتے تھے، نصیحت کرتے تھے اور احکام دیتے تھے۔ اگر کسی لشکر کو بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو بھیج دیتے یا کسی چیز کے حکم کا ارادہ ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس

تشریف لے آتے تھے۔

(953)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم :٢٠٥١، ابو داؤد حديث رقم:١١٤٨، ترمذى حديث رقم:٥٣٢]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز ایک یا دو سے زیادہ مرتبہ پڑھی ہے بغیر اذان کے اور بغیر اقامت کے۔

(954)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ شَهِدتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِى بَكرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُم كَانُوا يُصَلُّونَ قَبلَ الْخُطبَةِ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٢٠٤٤، بخارى حديث رقم:٩٦٢، ابو داؤد حديث رقم:١١٤٧، ابن ماجة حديث رقم:١٢٧٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدین کی نماز پڑھی۔ سب کے سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

(955)۔ وَعَن اَبِى سَعِيدٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّى قَبلَ العِيدِ شَيئاً، فَاِذَا رَجَعَ اِلىٰ مَنزِلِهٖ صَلّٰى رَكعَتَينِ رَوَاهُ اِبنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٢٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ جب واپس کاشانہ اقدس پر تشریف لاتے تو دو رکعت پڑھتے تھے۔

(956)۔ وَعَن اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَايَغدُو يَومَ الفِطرِ حَتّىٰ يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَاكُلُهُنَّ وِتراً رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم :٩٥٣، ابن ماجة حديث رقم :١٧٥٤، ترمذى حديث رقم:٥٤٣، مسند احمد حديث رقم:١٢٢٧٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور آپ انہیں طاق تعداد میں کھاتے تھے۔

(957)۔ وَعَن بُرَيدَةَ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ لَايَخرُجُ يَومَ الْفِطرِ حَتّىٰ يَطعَمَ وَلَا يَطعَمُ يَومَ الْاَضحىٰ حَتّىٰ يُصَلِّىَ رَوَاهُ التِرمَذِى وَابنُ مَاجَة [ترمذى حديث رقم :٥٤٢، ابن ماجة حديث

رقم:١٧٥٦، سنن الدارمی حدیث رقم:١٦٠٧، مسند احمد حدیث رقم:٢٣٠٤٧، ٢٣٠٤٨]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت بریدہ ﷜ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک عید کی نماز نہیں پڑھ لیتے تھے۔

(958)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷜ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٩٨٦، ترمذی حدیث رقم:٥٤١، ابن ماجة حدیث رقم:١٣٠١، سنن الدارمی حدیث رقم:١٦٢٠]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷜ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن راستہ بدل لیتے تھے۔

(959)۔ وَعَنْ جُنْدُبِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ذَبَحَ قَبلَ الصَّلوٰةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا الْاُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٥٠٦٤، بخاری حدیث رقم:٩٨٥، ابن ماجة حدیث رقم:٣١٥٢]۔

ترجمہ: حضرت جندب بن عبداللہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر دیا اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا ذبح کرے اور جس نے ہمارے نماز پڑھ چکنے تک ذبح نہیں کیا اب وہ اللہ کے نام سے ذبح کرے۔

(960)۔ وَعَنْ سَعِيدِ بنِ الْعَاصِ ﷜ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا مُوسٰى الْاَشْعَرِیَّ ﷜ وَحُذَيْفَةَ بنَ الْيَمَانِ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِی الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ، فَقَالَ اَبُو مُوسٰى كَانَ يُكَبِّرُ اَربَعاً ،تَكْبِيرَةً عَلَى الْجَنَازَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ، فَقَالَ اَبُومُوسٰى كَذٰلِكَ كُنْتُ اُكَبِّرُ فِی الْبَصرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:١١٥٣، مسند احمد حدیث رقم:١٩٧٥٧]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن عاص فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں تکبیریں کس طرح کہتے تھے تو حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا آپ چار تکبیریں کہتے تھے۔ جنازہ کی تکبیروں کی تعداد۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا سچ فرماتے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا: میں بصرہ میں اسی طرح تکبیریں کہا کرتا تھا جبکہ میں ان پر گورنر تھا۔

(961)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدَ اَنَّ ابنَ مَسْعُود ﷜ كَانَ يُكَبِّرُ فِی الْعِيدَيْنِ تِسعاً،

اَربَعاً قَبلَ الْقِرَاۃِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَركَعُ ، وَفِى الثَّانِيَةِ يَقرَأُ فَاِذَا فَرَغَ كَبَّرَ اَربَعاً ، ثُمَّ رَكَعَ رَوَاهُ عَبدُالرَّزَّاقِ وَاِسنَادُهٗ صَحِيحٌ وَرَوَى التِّرمَذِى عَنِ ابنِ مَسعُود نَحوَهٗ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٥٦٨٦ ، ترمذی حديث رقم:٥٣٦]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ اور حضرت اسود بیان فرماتے ہیں کہ ابن مسعود ﷺ عیدین میں نو تکبیریں کہتے تھے۔ چار قراۃ سے پہلے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرتے تھے۔ اور دوسری رکعت میں قراۃ کرتے اور جب قراۃ سے فارغ ہو جاتے تو چار تکبیریں کہتے۔ پھر رکوع کرتے۔

(962)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الصُّبحَ مِن غَدَاةِ عَرفَةَ يُقبِلُ عَلٰى اَصحَابِهٖ فَيَقُولُ عَلٰى مَكَانِكُم وَيَقُولُ ، اَللّٰهُ اَكبَرُ اللّٰهُ اَكبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكبَرُ ، اللّٰهُ اَكبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمدُ فَيُكَبِّرُ مِن غَدَاةِ عَرفَةَ اِلٰى صَلَاةِ العَصرِ مِن آخِرِ اَيَّامِ التَّشرِيقِ رَوَاهُ الدَّارقُطنِى [سنن الدار قطنی حديث رقم:١٧٢١]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حج کے دن صبح کی نماز ادا فرماتے تو اپنے صحابہ کی طرف چہرۂ انور کر لیتے اور فرماتے: اپنی جگہ بیٹھے رہو۔ اور فرماتے: اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تعریف ہے۔ حج کے دن کی صبح سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن کی نمازِ عصر تک تکبیر کہتے رہتے تھے۔

(963)۔ وَعَنْ اَبِى الْاَسوَدِ قَالَ كَانَ عَبدُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ مِن صَلٰوةِ الْفَجرِ يَومَ عَرفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصرِ مِن يَومِ النَّحرِ يَقُولُ ، اَللّٰهُ اَكبَرُ اللّٰهُ اَكبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكبَرُ ، اللّٰهُ اَكبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمدُ رَوَاهُ ابنُ اَبِى شَيبَةَ وَاِسنَادُهٗ صَحِيحٌ [المصنف لابن ابی شيبة ٧٤/٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ عرفہ کے دن صبح کی نماز سے نحر کے دن عصر کی نماز تک تکبیر پڑھتے تھے، کہتے تھے: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سواء کوئی عبادت کا حق دار نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ کے لیے حمد ہے۔

(964)۔ وَعَنْ شَفِيقٍ عَن عَلِيٍّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ بَعدَ صَلٰوةِ الْفَجرِ يَومَ عَرفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصرِ مِن آخِرِ اَيَّامِ التَّشرِيقِ وَيُكَبِّرُ بَعدَ الْعَصرِ رَوَاهُ ابنُ اَبِى شَيبَةَ وَاِسنَادُهٗ صَحِيحٌ

[المصنف لابن ابی شیبة ۷۲/۲ ، کتاب الآثار حدیث رقم:۲۰۸]۔
ترجمہ: حضرت شفیق نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا ہے کہ آپ حج کے دن صبح کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن کی عصر تک تکبیر کہتے رہتے تھے۔ اور اس عصر کے بعد بھی تکبیر کہتے تھے۔

اَلْاُضْحِيَةُ الْوَاجِبَةُ عَلٰى مَنِ اسْتَطَاعَ

طاقت رکھنے والوں پر قربانی کا وجوب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ [الکوثر:۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ وقَالَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ [الحج: ۳۲] اور فرمایا: جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقوے کی بات ہے۔

(965)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:۳۱۲۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

(966)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا عَمِلَ ابنُ آدَمَ مِن عَمَلٍ يَومِ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِن اِهرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَأتِي يَومَ القِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَاَشعَارِهَا وَاَظلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبلَ اَن يَقَعَ بِالْاَرضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفساً رَوَاهُ التِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۱۴۹۳، ابن ماجة حدیث رقم:۳۱۲۶]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے دن آدم کا بیٹا کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو خون بہانے سے زیادہ اللہ کو پیارا ہو۔ اور وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گی۔ اور بے شک خون زمین پر گرنے سے پہلے پہلے اللہ کے ہاں قبولیت پا جاتا ہے اور اس بات سے خوش ہو جاؤ۔

(967)۔ وَعَنْ اِبرَاهِيمَ قَالَ، اَلْاُضْحِيَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى اَهلِ الْاَمصَارِ مَا خَلَا الحَاجَّ رَوَاهُ مُحَمَّد فِی كِتَابِ الْآثَارِ وَ قَالَ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِی حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى [کتاب الآثار حدیث رقم:۷۸۵]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قربانیاں ہر علاقے والوں پر واجب ہیں سوائے حاجیوں کے۔امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم اس سے دلیل پکڑتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔

(968)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ ، قَالَ رَأَيْتُهٗ وَاضِعاً قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [مسلم حديث رقم:٥٠٨٧، بخاری حديث رقم:٥٥٦٥، ترمذی حديث رقم:١٤٩٤، نسائی حديث رقم:٤٣٨٥، ابن ماجة حديث رقم:٣١٢٠، سنن الدارمی حديث رقم:١٩٥١، مسند احمد حديث رقم:١١٩٦٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو چتکبرے، سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دی، انہیں اپنے دست اقدس سے ذبح فرمایا اور اللہ کا نام لیا اور تکبیر کہی۔راوی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو ان کے پہلو پر پاؤں رکھے ہوئے دیکھا۔اور فرمار ہے تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(969)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ فِي يَوْمِ عِيْدٍ، فَقَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ ثُمَّ سَمّٰى وَ كَبَّرَ وَذَبَحَ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَرَوَى اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي نَحْوَهٗ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٢٧٦/٢ ، مسند احمد حديث رقم:١٥٠٣٢، ابو داؤد حديث رقم:٢٧٩٥، ترمذی حديث رقم:١٥٢١، ابن ماجة حديث رقم:٣١٢١، سنن الدارمی حديث رقم:١٩٥٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھے ذبح فرمائے۔جب انہیں قبلہ رخ کیا تو فرمایا: میں اپنے چہرے کو اس کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا (آگے پوری آیت)۔اے اللہ تیری توفیق سے اور تیری خاطر، محمد کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے۔ پھر بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی اور ذبح کر دیا۔

(970)۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ [موطا امام محمد صفحة ٢٨٣ ، مسلم حديث رقم:٣١٨٥، ابو داؤد حديث رقم:٢٨٠٨، ترمذی

حدیث رقم: ٩٠٤، ١٥٠٢، ابن ماجة حدیث رقم: ٣١٣٢]۔ قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح، بل عمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ وغیرهم، وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک، والشافعی واحمد واسحاق۔ وقال محمد بهذا نأخذ وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا رحمهم الله۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گائے سات کی طرف سے ہے اور اونٹ سات کی طرف سے ہے۔

(971)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يُّعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّانِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٥٠٨٢، ابو داؤد حدیث رقم: ٢٧٩٧، نسائی حدیث رقم: ٤٣٧٨، ابن ماجة حدیث رقم: ٣١٤١]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سال سے کم عمر والا ذبح مت کرو۔ لیکن اگر تمہیں دستیابی مشکل ہو تو چھ ماہ کا دنبہ ذبح کرو۔

(972)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ ضَحّٰى خَالِي اَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَلَا تُصْلِحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَ اَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ٥٠٦٩، بخاری حدیث رقم: ٥٥٥٦، ابو داؤد حدیث رقم: ٢٨٠٠، ٢٨٠١، ترمذی حدیث رقم: ١٥٠٨]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گوشت والی بکری ہوئی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس چھ ماہ کا بکرا ہے۔ فرمایا: اسی کو ذبح کر دے مگر یہ تیرے سواء کسی کے لیے جائز نہیں۔ پھر فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا اس نے اپنی ذات کے لیے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا بلاشبہ اس کی قربانی مکمل ہوئی اور وہ مسلمانوں کی سنت کو پہنچ گیا۔

(973)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ، فَقَالَ اَرْبَعًا، اَلْعَرْجَآءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا، اَلْعَوْرَآءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَآءُ الَّتِي لَا تُنْقِي رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَاَبُو دَاوٗد وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَة

وَالدَّارِمِي [موطا مالك كتاب الضحايا حديث رقم :١، مسند احمد حديث رقم :١٨٥٦٩، ترمذی حدیث رقم:١٤٩٧، ابو داؤد حديث رقم :٢٨٠٢، نسائی حديث رقم :٤٣٧٠، ابن ماجة حديث رقم:٣١٤٤، سنن الدارمي حديث رقم:١٩٥٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ قربانی کے لیے کون سے جانور سے بچا جائے۔تو اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا چار سے۔لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو، کانا جس کا کانا پن واضح ہو، بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور دبلا جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(974)۔ وَعَن قَتَادَةَ ﷺ قَالَ قُلتُ لِسَعِيدِ بنِ الْمُسَيِّبِ، مَاعَضبَاءُ الْأُذُنِ ؟ قَالَ اِذَا كَانَ النِّصفُ فَاَكثَرُ مِن ذٰلِكَ مَقطُوعاً رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ٢٧١/٢]۔

ترجمہ: حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے کہا کان کٹا جانور کون سا ہے؟ فرمایا جس کا آدھا اور اس سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو۔

(975)۔ وَعَن اِبرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأس بِاِخصَاءِ البَهَائِمِ اِذَا كَانَ يُرَادُ بِهٖ صَلَاحُهَا رَوَاهُ مُحَمَّد فِي كِتَابِ الْآثَار [كتاب الآثار حديث رقم ٧٩٥ و ابو يوسف فی الآثار حديث رقم :١٠٥٧ و اورده الخوارزمی فی جامع المسانيد ٣٠٢/٢]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جانوروں کو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس سے ان کی صحت کی درستی کا ارادہ کیا جائے۔

(976)۔ وَعَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ سَائِطٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَحّٰى بِكَبشَينِ اَملَحَينِ ذَبَحَ اِحدٰهُمَا عَن نَفسِهٖ وَالْآخَرُ عَمَّن قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّد رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُحَمَّد فِي كِتَابِ الْآثَار [كتاب الآثار حديث رقم:٧٨٧ و ابو يوسف فی الآثار حديث رقم:٣٠٧ ، جامع المسانيد ٢٤٥/٢]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سائط فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھے ذبح فرمائے۔ان میں سے ایک اپنی طرف سے ذبح فرمایا اور دوسرا اس شخص کی طرف سے جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا۔

(977)۔ وَعَن حَنَشٍ قَالَ رَأَيتُ عَلِياً يُضَحِّي بِكَبشَينِ ، فَقُلتُ لَهٗ مَا هٰذِهٖ ؟ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَوصَانِي اَن اُضَحِّيَ عَنهُ فَاَنَا اُضَحِّي عَنهُ رَوَاهُ اَبُو دَاؤد وَرَوَى التِّرمِذِي

نَحْوَهٗ[ابو داؤد حديث رقم: ٢٧٩٠ ، ترمذى حديث رقم: ١٤٩٥]۔ قال الترمذى غريب

ترجمہ: حضرت حنش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو دو مینڈھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے عرض کیا یہ کیا ہے؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ آپ کی طرف سے قربانی دیا کروں۔ اس لیے میں آپ کی طرف سے قربانی دیتا ہوں۔

(978)۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَلْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك كتاب الضحاية باب الضحية عما فى بطن العداة وذكر ايام الاضحى حديث رقم:١٢]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قربانی کے دو دن مزید ہوتے ہیں قربانی کے دن کے بعد۔

(979)۔ وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ ﷺ قَالَ : اَلْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك كتاب الضحاية باب الضحية عما فى بطن العداة وذكر ايام الاضحى حديث رقم:١٢]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ ان تک حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کا فرمان پہنچا ہے کہ: قربانی عیدالاضحیٰ کے دو دن بعد تک ہے۔

(980)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ ، اَلذَّبْحُ بَعْدَ النَّحْرِ يَوْمَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىْ [السنن الكبرىٰ للبيهقى ٢٩٧/٩]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نے فرمایا: ذبح نحر کے دن کے بعد دو دن مزید ہے۔

(981)۔ وَعَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاَضْحٰى ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ ، يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِىْ كِتَابِ الْاٰثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:٧٨٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ قربانی تین دن تک ہوتی ہے۔ نحر کے دن کے بعد مزید دو دن۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازوں کی کتاب

بَابُ ثَوَابِ الْمَرَضِ

مریض کے ثواب کا باب

(982)۔ عَنْ يَحيٰ بنِ سَعِيدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلاً جَاءَهُ الْمَوتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيئاً لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَيحَكَ مَا يُدرِيكَ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنهُ مِن سَيِّئَاتِهِ رَوَاهُ مَالِكٌ [مؤطا مالك، كتاب العين حديث رقم:٨]۔

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کو موت آئی۔ کسی نے کہا بڑا خوش قسمت ہے مرگیا ہے اور کسی مرض میں مبتلا نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے۔ تجھے کیا خبر کہ اگر اللہ اسے مرض میں مبتلا کرتا تو اس کے گناہ معاف کر دیتا۔

(983)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبدِ وَلَم يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ، اِبتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنهُ رَوَاهُ اَحمَدُ [مسند احمد حديث رقم:٢٥٢٩٠]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور انہیں مٹانے والا کوئی عمل نہیں ہوتا تو اللہ اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ انہیں معاف کرے۔

(984)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بنِ خَالِدٍ عَن اَبِيهِ عَن جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَنزِلَةٌ لَم يَبلُغْهَا بِعَمَلِهِ، اِبتَلَاهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ اَو فِي مَالِهِ اَو فِي وَلَدِهِ، ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ الْمَنزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحمَدُ وَ اَبُودَاوُد [مسند احمد حديث رقم:٢٢٤٠١، ابو داؤد حديث رقم:٣٠٩٠]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت محمد بن خالد اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کے لیے اللہ کی طرف سے ایک منزل مقرر ہو جاتی ہے جس تک وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تو

اللہ اسے جسمانی تکلیف میں یا مالی مشکل میں یا اولاد کی پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھر اسے اس پر صبر دیتا ہے حتیٰ کہ اسے اس منزل تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ کی طرف سے اس کے لیے مقرر ہوئی ہوتی ہے۔

(985)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطىٰ اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِى الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ رَوَاهُ التِّرْمَذِى [ترمذی حدیث رقم:٢٤٠٢]۔ وقال غریب

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب دکھیوں کو اجر دیا جائے گا تو سکھی لوگ اس بات کی خواہش کریں گے کہ کاش ان کے جسموں کو دنیا میں قینچیوں کے ساتھ چیرا گیا ہوتا۔

(986)۔ وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيضٍ فَمُرْهُ يَدْعُولَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:١٤٤١]۔ مرسل صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو کسی مریض کے پاس جائے تو اسے کہہ وہ تیرے لیے دعا کرے۔ بے شک اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔

عِيَادَةُ الْمَرِيضِ

مریض کی عیادت

(987)۔ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطِسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٥٦٥١، نسائی حدیث رقم:١٩٣٨، ابن ماجة حدیث رقم:١٤٣٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر سات حق ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں؟ فرمایا: جب تو اس سے ملے تو اسے سلام کہہ، جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر، جب وہ تجھ سے بھلائی چاہے تو تو اس کی بھلائی کر، جب وہ چھینک لے اور الحمد للہ پڑھے تو تو جواب دے، جب وہ بیمار پڑے تو تو اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے تو تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

(988)۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِی خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی يَرْجِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۵۵۱، ترمذی حدیث رقم: ۹۶۷، مسند احمد حدیث رقم: ۲۲۴۶۹]۔

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی مسلمان کی عیادت اس کا کوئی مسلمان بھائی کرتا ہے تو وہ جنت کے خوشے میں رہتا ہے حتیٰ کہ واپس آجائے۔

(989)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِی، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُودُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِی فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِی عِنْدَهٗ، يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِی، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِی فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِی، يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِی، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِی فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِی رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۵۵۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابنِ آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تیری عیادت کیسے کرتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی، تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا اجر میرے پاس پاتا۔ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا اجر میرے پاس پاتا۔

(990)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَكىٰ مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ، ثُمَّ قَالَ ، اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَائُكَ شِفَآءً لَا يُغَادِرُ سَقَماً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٥٧٠٧، بخاري حديث رقم:٥٦٧٥، ابو داؤد حديث رقم:٣٨٩٠، ترمذى حديث رقم:٩٧٣، ابن ماجة حديث رقم:١٦١٩، مسند احمد حديث رقم:٥٦٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی انسان بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر دایاں ہاتھ پھیرتے۔ پھر فرماتے، اے تمام انسانوں کے رب بیماری کو لے جا اور شفا دے، تو شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا دے جو بیماری کا نشان بھی نہ چھوڑے۔

بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

موت کے ذکر کا باب

(991)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧٢٢٩، ابو داؤد حديث رقم:٣١١٣، ابن ماجة حديث رقم:٤١٦٧، مسند احمد حديث رقم:١٤١٣٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے وصال شریف سے تین دن پہلے سنا: تم میں سے کوئی شخص اللہ سے حسن ظن کے سواء ہرگز نہ مرے۔

(992)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ ، اَلْمَوتِ رَوَاهُ التِّرمَذِي وَالنَّسَائِي وَابنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم :٢٣٠٧، نسائى حديث رقم :١٨٢٤، ابن ماجة حديث رقم:٤٢٥٨، مسند احمد حديث رقم:٧٩٤٤]۔ قال الترمذى حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو تباہ کرنے والی کو کثرت سے یاد کیا کرو یعنی موت کو۔

(993)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَمَنَّوُا الْمَوتَ فَاِنَّ هَولَ الْمُطَّلَعِ شَدِيدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَطُولَ عُمُرُ الْعَبدِ وَيَرزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:١٤٥٧٦]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موت کی تمنا ہرگز نہ کرو۔ بے شک جان کنی کا موقع بڑا سخت ہے۔ یہ بڑے نصیب کی بات ہے کہ بندے کی عمر زیادہ ہو اور اللہ عزوجل اسے اطاعت کی طرف راغب رہنے کی توفیق دے۔

مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

جس پر موت کا وقت آجائے اس کے پاس کیا کہا جائے

(994)۔ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ وَاَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢١٢٣، ترمذی حديث رقم:٩٧٦، ابو داؤد حديث رقم:٣١١٧، نسائي حديث رقم:١٨٢٦، ابن ماجة حديث رقم:١٤٤٥، مسند احمد حديث رقم:١٠٩٩٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین کیا کرو۔

(995)۔ وَعَنْ مُعَاذِ ابنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:٣١١٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ فرماتے ہیں کہ جس کے آخری الفاظ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہوئے۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔

(996)۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بنِ يَسَارٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، اِقْرَؤُا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٣١٢١، ابن ماجة حديث رقم:١٤٤٨، مسند احمد حديث رقم:٢٠٣٢٥]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں پر سورة یاسین پڑھا کرو۔

قُبْلَةُ الْمَيِّتِ

میت کا بوسہ

(997)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِى، حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِىِّ ﷺ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمَذِى

وَاَبُو دَاوُد وَابُنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٣١٦٣، ترمذی حدیث رقم:٩٨٩، ابن ماجة حديث رقم:١٤٥٦، مسند احمد حديث رقم:٢٤٢٢٠]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو بوسہ دیا جب کہ وہ فوت ہو چکے تھے اور آپ ﷺ رو رہے تھے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے آنسو عثمان کے چہرے پر بہنے لگے۔

(998)۔وَعَنهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتُ اِنَّ ابَابَكرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ التِّرمَذِى وَابُنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٩٨٩، ابو داؤد حديث رقم:٣١٦٣، ابن ماجة حديث رقم:١٤٥٧، مسند احمد حديث رقم:٢٤٣٣٢]۔ قال الترمذی حسن صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر ﷺ نے نبی کریم ﷺ کو بوسہ دیا جب کہ آپ ﷺ کا وصال ہو چکا تھا۔

بَابُ غُسلِ الُمَيِّتِ وَتَكفِينِهٖ

میت کو غسل اور کفن دینے کا باب

(999)۔عَن اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت دَخَلَ عَلَينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحنُ نَغسِلُ اِبنَتَهٗ، فَقَالَ اغسِلنَهَا ثَلَاثاً اَو خَمساً اَو اَكثَرَ مِن ذٰلِكَ، اِنُ رَأَيتُنَّ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَسِدرٍ وَاجعَلنَ فِى الاٰخِرَةِ كَافُوراً اَو شَيئاً مِن كَافُورٍ، فَاِذَا فَرَغتُنَّ فَاٰذِنَّنِى، فَلَمَّا فَرَغنَا آذَنَّاهُ، فَاَلقىٰ اِلَينَا حَقوَهٗ، فَقَالَ اَشعِرنَهَا اِيَّاهُ وَفِى رِوَايَةٍ اَغسِلنَهَا وِتراً، ثَلَاثاً اَو خَمساً اَو سَبعاً وَابدَأنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الوُضُوءِ مِنهَا رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٢١٧٤، بخارى حديث رقم:١٢٦٣، ابو داؤد حديث رقم:٣١٤٥، نسائى حديث رقم:١٨٨١]۔

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ ﷺ کی شہزادی رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہے تھے۔ فرمایا: اسے تین مرتبہ غسل دو یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پانی بہاؤ۔ مناسب سمجھو تو پانی اور بیری کا استعمال کرو۔ آخر میں کافور یا کافور جیسی کوئی چیز لگا دو۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع کر دی۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنا تہبند شریف پھینکا اور فرمایا اسے زیر جامہ کے طور پر پہناؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اسے طاق تعداد میں غسل دیں، تین، پانچ یا

سات مرتبہ۔اس کے دائیں اعضاء اور وضو کے اعضاء سے شروع کرو۔

(1000)۔وَعَنْ اَبِی سَلَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ زَوجَ النَّبِیِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا فِیْ کَمْ کُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَتْ فِی ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُولِيَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢١٨٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے زوجہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔میں نے ان سے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟ فرمایا تین سوتی کپڑوں میں۔

(1001)۔وَعَنْ سَمَاك عَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ قَالَ کُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ قَمِيصٍ وَاِزَارٍ وَلِفَافَةٍ رَوَاهُ عَدِی فِی الْکَامِلِ [ابن عدی ٤٧/٧]۔ الحديث ضعيف وله شواهد صحيحة

ترجمہ: حضرت سماک رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔قمیض،ازار اور لفافے میں۔

(1002)۔ وَعَنْ لَیلیٰ بِنتِ قَانِفِ الثَّقَفِيَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت کُنْتُ فِیمَن غَسَلَ اُمَّ کُلثُومٍ ابنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِندَ وَفَاتِهَا فَکَانَ اَوَّلُ مَا اَعطَانِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحِقْوَةَ، ثُمَّ الدِّرعَ ، ثُمَّ الْخِمَارَ ، ثُمَّ المِلحَفَةَ ، ثُمَّ اُدْرِجَتْ بَعدُ فِی الثَّوبِ الْآخِرِ ، قَالَت وَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عِندَ البَابِ مَعَهٗ کَفَنُهَا یُنَاوِلُنَاهَا ثَوباً ثَوباً رَوَاهُ ابُودَاوٗد وَفِی اِسنَادِهٖ مَقَالٌ [ابو داؤد حديث رقم:٣١٥٧]۔ صحيح وله شواهد بالفاظ مختلفة

ترجمہ: حضرت لیلیٰ بن قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ان میں شامل تھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی شہزادی ام کلثوم کو ان کی وفات پر غسل دیا۔سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے مجھے ازار عطا فرمایا۔پھر چادر، پھر دوپٹہ، پھر لفافہ، پھر ایک اور کپڑے میں انہیں لپیٹا گیا۔فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دروازے کے پاس تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے پاس ان کا کفن تھا اور آپ ایک ایک کپڑا کر کے پکڑا رہے تھے۔

(1003)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُغَالُوا فِی الْکَفَنِ فَاِنَّهٗ یُسْلَبُ سَلْبًا سَرِیعاً رَوَاهُ ابُودَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:٣١٥٤]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کفن میں فضول خرچی مت کرو کیونکہ مہنگا کفن بہت جلد چھینا جاتا ہے۔

(1004)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيرِ ثِيَابِكُمْ ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوتَاكُمْ وَمِنْ خَيرِ اَكحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ ، فَاِنَّه' يُنبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالتِّرْمَذِی [ابو داؤد حدیث رقم :۳۸۷۸، ترمذی حدیث رقم:۹۹٤، نسائی حدیث رقم:۱۸۹٦، ابن ماجة حدیث رقم:۱٤۷۲، مسند احمد حدیث رقم:۲۲۲۳]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو یہ تمہارے بہترین کپڑوں میں سے ہیں۔ انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سرموں میں سے بہترین اثمد ہے یہ بالوں کو اگاتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔

(1005)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس ﷺ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتلٰی اُحُدٍ اَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيدَ وَالْجُلُودَ وَاَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَآءِ هِمْ وَثِيَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَفِی رِوَايَةِ الْبُخَارِی وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۱۳٤، ابن ماجة حدیث رقم:۱٥۱٥، بخاری حدیث رقم:۱۳٤٦، ۱۳٤۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہیدوں کے بارے میں حکم دیا کہ ان پر سے ہتھیار اور حفاظتی چمڑا اتار دیا جائے اور ان کو خون اور کپڑوں سمیت دفن کر دیا جائے۔

بَابُ الْمَشْیِ بِالْجَنَازَةِ

جنازے کے ساتھ چلنے کا باب

(1006)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيرٌ تُقَدِّمُونَهَا اِلَيهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰی ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۱۸٦، بخاری حدیث رقم:۱۳۱٥، ابو داؤد حدیث رقم:۳۱۸۱، ترمذی حدیث رقم:۱۰۱٥، نسائی حدیث رقم:۱۹۱۰، ابن ماجة حدیث رقم:۱٤۷۷، مسند احمد حدیث رقم:۷۲۹۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازے کے ساتھ جلدی کرو۔ اگر وہ نیک تھا تو تم نے اسے اچھی جگہ پہنچانا ہے۔ اگر اس کے علاوہ تھا تو وہ شر ہے اسے تم نے اپنی گردنوں سے اتارنا ہوتا ہے۔

(1007)۔ وَعَنْ طَاوٗس قَالَ مَا مَشٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی مَاتَ اِلَّا خَلْفَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ صَحِيحٌ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:٦٢٦٢]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وفات پانے تک جنازے کے پیچھے ہی چلا کرتے تھے۔

(1008)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ ، وَلَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:١٠١١، ابو داؤد حدیث رقم:٣١٨٤، ابن ماجة حدیث رقم:١٤٨٤، مسند احمد حدیث رقم:٣٩٣٨]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازہ کے پیچھے چلا جاتا ہے، جنازہ پیچھے نہیں چلتا، جو جنازے سے آگے چلا وہ جنازے کے ساتھ نہیں ہے۔

(1009)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ الْاَسْوَدُ اِذَا كَانَ مَعَهَا نِسَآءٌ اَخَذَ بِيَدِىْ فَتَقَدَّمْنَا نَمْشِىْ اَمَامَهَا ، فَاِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا نِسَآءٌ مَشَيْنَا خلفهَا رَوَاهُ الطَّحَاوِىْ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٣١٣/١]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر جنازے کے ساتھ عورتیں آجائیں تو حضرت اسود میرا ہاتھ پکڑ لیتے اور ہم بڑھ کر اس کے آگے چلنے لگتے اور جب اس کے ساتھ عورتیں نہ ہوتیں تو ہم اس کے پیچھے چلتے تھے۔

(1010)۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ السَّيْرَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِىْ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٣١٣/١]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جنازے کے آگے چلنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(1011)۔ وَعَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ؓ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ كُلِّهَا ، فَاِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ ، ثُمَّ اِنْ شَآءَ فَلْيَتَطَوَّعْ وَاِنْ شَآءَ فَلْيَدَعْ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ [ابن ماجة حدیث رقم:١٤٧٨، مسند ابی داؤد الطیالسی حدیث رقم:٣٣٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوعبیدہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا۔ جو جنازے کے ساتھ چلے تو اسے چاہیے کہ چارپائی کو تمام اطراف سے کندھا دے۔ یہ سنت ہے پھر اگر چاہے تو مزید اٹھا کر ثواب حاصل کرلے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

(1012)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ حَمْلُ الْجَنَازَةِ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ الْاَرْبَعِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [کتاب الآثار حدیث رقم:٢٣٣، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:٦٥١٧، مسند امام اعظم حدیث رقم:٧٦١]۔ الحدیث صحیح وعلیہ العمل

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ جنازے کو چارپائی کی چاروں اطراف سے اٹھانا سنت ہے۔

بَابُ صِفَةِ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ

جنازے کا طریقہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا [التوبة: ٨٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: منافقوں میں سے کسی ایک پر بھی کبھی نماز نہ پڑھیں۔

(1013)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّجَاشِيِّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٢٠٤، بخاری حديث رقم:١٣٣٣، ابو داؤد حديث رقم:٣٢٠٤، نسائی حديث رقم:١٩٧١، ترمذی حديث رقم:١٠٢٢، ابن ماجة حديث رقم:١٥٣٤، مؤطا مالك، كتاب الجنائز:١٤، مسند احمد حديث رقم:٧٧٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ جس دن نجاشی فوت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی وفات کا اعلان کرایا اور صحابہ کے ساتھ جنازہ گاہ کی طرف نکلے ان کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں ادا فرمائیں۔

(1014)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ كُشِفَ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَنْ سَرِيرِ النَّجَاشِيِّ حَتّٰى رَآهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ ؓ وَلَا نَظُنُّ إِلَّا أَنَّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ [مسند احمد حديث رقم:٢٠٠٢٧، صحيح ابن حبان حديث رقم:٣١٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے نجاشی کی چارپائی بے حجاب کر دی گئی تھی حتیٰ کہ آپ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے اور آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمران بن حصین ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں یقین تھا کہ وہ آپ کے سامنے تھا۔

(1015)۔ وَعَنْ سَلْمَانَ الْمُؤَذِّنِ قَالَ تُوُفِّيَ أَبُو شُرَيْحَةَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا فَقُلْنَا مَا هٰذَا فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معاني الآثار للطحاوی ٣١٨/١]۔

ترجمہ: حضرت سلمان موذن فرماتے ہیں کہ ابوشریحہ فوت ہو گئے اور ان کی نمازِ جنازہ زید بن ارقم نے پڑھائی۔ آپ نے ان پر چار تکبیریں پڑھیں۔ ہم نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(1016)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاس ﷺ قَالَ آخِرُ مَا كَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْجَنَائِزِ اَربَعُ تَكبِيرَاتٍ وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلٰى اَبِي بَكرٍ اَربَعاً وَكَبَّرَ ابنُ عُمَرَ عَلٰى عُمَرَ اَربَعاً وَكَبَّرَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيٍّ اَربَعاً وَكَبَّرَ الحُسَينُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى الْحَسَنِ اَربَعاً وَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى آدَمَ اَربَعاً رَوَاهُ الحَاكِمِ فِي الْمُستَدرَكِ وَالبَيهقِي فِي سُنَنِهٖ وَالطَّبرَانِي [المستدرك حديث رقم: ١٤٥٥، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٣٧/٤، المعجم الكبير للطبرانى حديث رقم: ١١٤٩٥]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سب سے آخر میں جنازوں پر چار تکبیریں پڑھیں۔ حضرت عمر ﷺ نے ابوبکر ﷺ پر چار تکبیریں پڑھیں۔ حضرت ابنِ عمر ﷺ نے حضرت عمر ﷺ پر چار تکبیریں پڑھیں۔ حضرت حسن بن علی ﷺ نے حضرت علی ﷺ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت حسین بن علی ﷺ نے حضرت حسن بن علی ﷺ پر چار تکبیریں پڑھیں اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں پڑھیں۔

(1017)۔ وَعَن اَبِي حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ عَن غَيرِ وَاحِدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ جَمَعَ اَصحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُم عَنِ التَّكبِيرِ، قَالَ لَهُم انظُرُوا آخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيهَا النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدُوهُ قَد كَبَّرَ اَربَعاً حَتّٰى قُبِضَ، قَالَ عُمَرُ فَكَبِّرُوا اَربَعاً رَوَاهُ الْإِمَامُ الْاَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ١٠٢]۔ فيه احاديث كثيرة صحيحة

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ حضرت حماد سے وہ حضرت ابراہیم سے وہ ایک سے زیادہ لوگوں سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کو جمع کیا۔ اور ان سے تکبیروں کے بارے میں پوچھا اور ان سے فرمایا کہ آخری جنازے پر غور کرو جس پر نبی کریم ﷺ نے تکبیریں پڑھیں۔ طے یہ پایا کہ آپ ﷺ نے چار تکبیریں پڑھی تھیں۔ حتیٰ کہ وصال شریف ہو گیا۔ حضرت عمر نے فرمایا بس چار تکبیریں کہا کرو۔

(1018)۔ وَعَن نَافِعٍ اَنَّ عَبدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ﷺ كَانَ لَا يَقرَأُ فِي الصَّلوٰةِ عَلَى الْجَنَازَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك، باب ما يقول المصلى على الجنازة: ١٩]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ میں تلاوت نہیں کرتے تھے۔

(1019)۔ وَعَن مَالِكٍ عَن سَعِيدِ الْمَقبُرِي عَن اَبِيهِ اَنَّهُ سَأَلَ اَبَا هُرَيرَةَ ﷺ كَيفَ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ: اَنَا لَعَمرُ اللهِ اُخبِرُكَ، اَتَّبِعُهَا مِن اَهلِهَا فَاِذَا وُضِعَت كَبَّرتُ فَحَمِدتُ اللهَ

وَصَلَّيْتُ عَلىٰ نَبِيِّهٖ ، ثُمَّ قُلْتُ ، اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ اَلدُّعَآءُ اِلىٰ آخِرِهٖ رَوَاهُ مُحَمَّد وَ مَالِك [موطا امام محمد صفحة ١٦٨ ، موطا مالك ، باب ما يقول المصلى على الجنازة :١٧]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: امام مالک علیہ الرحمہ نے حضرت سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت فرمایا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے پوچھا کہ جنازے پر نماز کیسے پڑھیں۔فرمایا: اللہ کی قسم میں تجھے بتاتا ہوں۔(میرا معمول یہ ہے کہ) میں اس کے گھر سے اس کے ساتھ چلتا ہوں۔جب رکھ دیا جاتا ہے تو تکبیر کہتا ہوں اور اللہ کی حمد کرتا ہوں اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا ہوں۔پھر کہتا ہوں اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ آگے پوری دعا۔

(1020)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدْرِكِ وَ صَحَّحَهٗ عَلىٰ شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوٗد وَالتِّرْمَذِى وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ آخَر [مستدرك حاكم حديث رقم :١٣٥٧، مسند احمد حديث رقم :٨٨٣٠ ، ابو داؤد حديث رقم :٣٢٠١، ترمذى حديث رقم:١٠٢٤ ، ابن ماجة حديث رقم:١٤٩٨]۔ وافقه الذهبى وصححه الترمذى

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنازے پر دعا فرماتے تو پڑھتے: اے اللہ ہمارے زندہ کو بخش دے اور ہمارے مردہ کو بخش دے اور ہمارے حاضر کو بخش دے اور ہمارے غائب کو بخش دے اور ہمارے چھوٹے کو بخش دے اور ہمارے بڑے کو بخش دے اور ہمارے مرد کو بخش دے اور ہماری عورت کو بخش دے۔اے اللہ، تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے۔

(1021)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلىٰ جَنَازَةٍ فِى الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهٗ شَئٌ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٥١٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کا کوئی ثواب نہیں۔

(1022)۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلىٰ جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ

رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۲۱۹۹، ابن ماجة حديث رقم:۱۴۸۹، ابو داؤد حديث رقم:۳۱۷۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان آدمی فوت ہوتا ہے اور اس کے جنازہ کے لیے چالیس آدمی کھڑے ہوتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے، اللہ ان کی شفاعت ضرور قبول فرماتا ہے۔

(1923)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوا عَلَيهَا خَيراً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوا عَلَيهَا شَرّاً فَقَالَ وَجَبَتْ، فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْراً فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرّاً فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَفِي رِوَايَةٍ، اَلْمُؤْمِنُونَ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ [مسلم حديث رقم:۲۲۰۱، بخاري حديث رقم:۱۳۶۷، ابن ماجة حديث رقم:۱۴۹۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ایک جنازے کے پاس سے گزرے تو اسے اچھے لفظوں سے یاد کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ کے پاس سے گزرے تو اس کی برائی بیان کی۔ فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا، کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس پر جنت واجب ہوگئی اور جس کا تم نے شر بیان کیا اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ مومن زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

(1024)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ؟ قَالَ وَاثْنَانِ، ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم:۱۳۶۸، ترمذي حديث رقم:۱۰۵۹، نسائي حديث رقم:۱۹۳۴، مسند احمد حديث رقم:۱۴۰]۔

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کی اچھائی چار آدمی بیان کریں اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے عرض کیا اگر تین آدمی ہوں تو پھر؟ فرمایا تین بھی۔ ہم نے عرض کیا اگر دو آدمی ہوں تو پھر؟ فرمایا دو بھی۔ پھر ہم نے صرف ایک آدمی کے بارے میں آپ سے عرض نہیں کیا۔

(1025)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اُذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالتِّرْمِذِي [ترمذي حديث رقم:۱۰۱۹، ابو داؤد حديث

رقم: ٤٩٠٠ ، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ١٣٤٢٣]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو۔ اور ان کی خطاؤں کے بارے میں زبان بند رکھو۔

(1026)۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِي اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَىٰ قَتْلَىٰ اُحُدٍ صَلوٰتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ قَدِ اتَّفَقَا جَمِيعاً عَلَىٰ

اِخْرَاجِهِ [مستدرك حاكم حديث رقم: ١٣٨٣]۔ وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جُہنی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اُحد کے شہیدوں پر نمازِ جنازہ پڑھی جس طرح عام میت پر نماز پڑھتے تھے۔

(1027)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ٣١٩٩ ، ابن ماجة حديث رقم: ١٤٩٧]۔ صححه ابن حبان

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میت پر نمازِ جنازہ پڑھ چکو تو اس کیلیے خصوصی دعا کیا کرو۔

(1028)۔ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ الْاَنْصَارِي اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهٗ ، فَقَالَ اِنِّي لَا اُرَىٰ طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيْهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِي بِهٖ وَعَجِّلُوا ، فَلَمْ يَبْلُغِ النَّبِيُّ ﷺ بَنِي سَالِمِ بْنَ عَوْفٍ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَكَانَ قَالَ لِاَهْلِهٖ لَمَّا دَخَلَ اللَّيْلُ اِذَا مِتُّ فَادْفِنُوْنِي وَلَا تَدْعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِّي اَخَافُ عَلَيْهِ يَهُوْداً اَنْ يُّصَابَ بِسَبَبِي ، فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ اَصْبَحَ ، فَجَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى قَبْرِهٖ فَصَفَّ النَّاسُ مَعَهٗ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَلْقِ طَلْحَةَ يَضْحَكُ اِلَيْكَ وَتَضْحَكُ اِلَيْهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ٣٤٧٣ ،

مجمع الزوائد حديث رقم: ٤١٩٤ وقال اسناده حسن]۔

ترجمہ: حضرت حسین بن وحوح انصاری فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن براء بیمار ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ ان کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے آئے۔ فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار صاف دکھائے جا رہے ہیں۔ اس کے بارے میں مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔ نبی کریم ﷺ ابھی تک بنی سالم بن عوف کے گھر تک نہیں پہنچے تھے کہ ان کا وصال ہو گیا۔ وہ اپنے گھر والوں کو کہہ گئے تھے کہ اگر رات ہو جائے اور مجھے موت آ جائے تو مجھے دفن کر دینا اور رسول اللہ ﷺ کو مت بلانا۔ مجھے ڈر ہے کہ میری وجہ سے انہیں یہودی کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ صبح کے وقت نبی کریم ﷺ کو خبر دی

گئی۔ آپ ﷺ تشریف لائے حتیٰ کہ ان کی قبر پر پہنچے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ صفیں بنائیں۔ پھر (نماز جنازہ کے بعد) آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ طلحہ تیرے پاس ہنستا ہوا جائے اور تو اس کا ہنس کر استقبال فرما۔

(1029)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٥٧٢٧]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے بس میں ہو کہ اپنے بھائی کو فائدہ پہنچائے اسے چاہیے کہ اسے ضرور فائدہ پہنچائے۔

عَجُوبَةُ الرَّوَافِضِ: عَنْ يُوْنُسَ بنِ يَعْقُوبَ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْجَنَازَةِ اَيُصَلّٰى عَلَيْهَا عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّمَا هُوَ تَكْبِيْرٌ وَتَحْمِيْدٌ وَتَسْبِيْحٌ وَتَهْلِيْلٌ كَمَا تُكَبِّرُ وَتُسَبِّحُ فِي بَيْتِكَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ رَوَاهُ فِي فُرُوْعِ الْكَافِيْ [الفروع من الكافی حدیث رقم:٤٤٦٩] وَبِهٖ قَالَ الْخُمَيْنِي فِي تَوْضِيْحِ الْمَسَائِلِ وَالْمَقْبُوْلُ فِي تُحْفَةِ الْعَوَامِ

روافض کی عجیب بات: یونس بن یعقوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے جنازے کے بارے میں پوچھا۔ کیا اس پر وضو کے بغیر نماز پڑھی جائے؟ فرمایا ہاں۔ یہ محض تکبیر، حمد، تسبیح اور تہلیل ہی تو ہوتی ہے، جیسا کہ تم اپنے گھر میں وضو کے بغیر تکبیر و تسبیح کرتے رہتے ہو۔

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

میّت کو دفن کرنے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تعالٰی ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ [عبس:٢١] وَقَالَ الْبُخَارِيُّ قبرته ای دفنته اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر اسے موت دی تو اس کی قبر بنائی۔ (امام بخاری فرماتے ہیں کہ قبر بنانے سے مراد دفن کرنا ہوتی ہے۔) وَقَالَ تَعَالٰی اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّ اَمْوَاتًا [المرسلت:٢٥،٢٦] وَقَالَ الْبُخَارِيُّ كِفَاتًا يَكُوْنُوْنَ فِيْهَا اَحْيَاءً وَيُدْفَنُوْنَ فِيْهَا اَمْوَاتًا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟ (امام بخاری فرماتے ہیں کہ کفاتا سے مراد یہ ہے کہ لوگ اس پر زندہ رہتے ہیں اور موت کے بعد اسی میں دفن ہوتے ہیں)۔

(1030)۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِی وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ فِی مَرَضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ ، اَلْحِدُوْا لِیْ لَحْداً وَانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْباً کَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۲۲٤۰، نسائی حدیث رقم:۲۰۰۷، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۵۵٦]۔

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ نے اپنے اس مرض کے دوران جس میں آپکی وفات ہوئی فرمایا: میرے لیے لحد بنانا اور مجھ پر اینٹیں نصب کرنا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کیا گیا۔

(1031)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤْد وَالتِّرْمِذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ و قَالَ التِّرْمِذِی وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ کَرِهَ اَنْ یُلْقٰی تَحْتَ الْمَیِّتِ فِی الْقَبْرِ شَیْءٌ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۲۰۸، ترمذی حدیث رقم:۱۰٤۸، نسائی حدیث رقم:۲۰۰۹، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۵۵٤]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لحد ہمارا طریقہ ہے اور چیری ہوئی قبر دوسروں کا طریقہ ہے، حضرت ابن عباس قبر میں میت کے نیچے کوئی چیز رکھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(1032)۔ وَعَنْ سُفْیَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ ﷺ مُسَنَّماً رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۱۳۹۰]۔

ترجمہ: حضرت سفیان تمار فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور کو بلند دیکھا۔

(1033)۔ وَعَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْهِ قَبْرُ النَّبِیِّ ﷺ فَرَاَیْتُ قَبْرَ النَّبِیِّ ﷺ وَقَبْرَ اَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ مُسَنَّمَةً رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ [ابن ابی شیبۃ ۲۱۵/۳]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اس کمرے میں داخل ہوا جس میں نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی قبر شریف اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کو بلند دیکھا۔

(1034)۔ وَعَنْ اَبِی بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ ، اُلْحِدَ لِلنَّبِیِّ ﷺ وَاُخِذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَنُصِبَ عَلَیْهِ اللَّبِنُ نَصْباً رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِیْ مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحہ ۱۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: نبی کریم ﷺ کے لیے لحد بنائی گئی اور آپ ﷺ کو قبلہ کی جانب سے لیا گیا اور لحد پر اینٹیں اچھی طرح نصب کردی گئیں۔

(1035)- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي الْقُبُورِ فَقُولُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ [مسند احمد حديث رقم: ۴۸۱۱، ابو داؤد حديث رقم: ۳۲۱۳، ترمذی حديث رقم: ۱۰۴۶، ابن ماجة حديث رقم: ۱۵۵۰]- قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اپنے مردوں کو قبروں میں رکھو تو کہو اللہ کے نام سے اور رسول اللہ کی ملت پر۔

(1036)- وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا وَأَنَّهُ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ الْحَصْبَاءَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حديث رقم: ۱۵۱۵]-

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے صحابی کا نام لیے بغیر روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میت پر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ مٹی ڈالی اور اپنے شہزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر انور پر پانی چھڑکا اور اس پر سنگریزے رکھے۔

(1037)- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ، ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۱۵۶۵]- اسناده جيّد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازے پر نماز پڑھی، پھر قبر پر تشریف لائے اور اس پر سر کی طرف سے تین بار مٹی ڈالی۔

(1038)- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ بَلٰى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ۶۷۷، بخاری حديث رقم: ۲۱۸، ترمذی حديث رقم: ۷۰، نسائی حديث رقم: ۲۰۶۸، ابن ماجة حديث رقم: ۳۴۷]-

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ انہیں کسی بڑی بات پر عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر فرمایا: کیوں نہیں۔ ان میں سے ایک چغلی کی کوشش میں رہتا تھا۔ اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سبز ٹہنی کو پکڑا اور اسکے دو ٹکڑے کیے پھر ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک قبر پر رکھ دیا۔ پھر فرمایا امید ہے جب تک یہ سوکھیں گی نہیں ان پر عذاب میں کمی رہے گی۔

(1039)۔ وَعَنْ عَمْرِو بنِ العَاصِ ﷺ قَالَ لِابْنِهٖ وَهُوَ فِی سِيَاقَةِ المَوتِ ، فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِی نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ ، فَاِذَا دَفَنْتُمُونِی فَشُنُّوا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا ، ثُمَّ اَقِيمُوا حَولَ قَبْرِی قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ ، وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا ، حَتّٰی اَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّی رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۳۲۱]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص ﷺ نے اپنے بیٹے سے جب کہ آپ پر وفات کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ فرمایا جب مجھے موت آ جائے تو میرے ساتھ بین کرنے والیاں اور آگ لے کر مت جانا۔ جب تم لوگ مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر خوب مٹی ڈالنا۔ پھر میری قبر کے ارد گرد کھڑے ہو جانا، اتنی دیر جتنی دیر میں اونٹ ذبح کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، حتیٰ کہ تم لوگوں سے اُنس حاصل کروں اور دیکھوں کہ میں اللہ کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

(1040)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ ابنِ عَفَّان ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِن دَفْنِ المَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِاَخِيكُمْ وَاسْأَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَاِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ رَوَاهُ ابُوداؤد وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَوَافَقَهُ الذَّهْبِی [ابو داؤد حديث رقم: ۳۲۲۱]۔ سنده صحيح

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تھے تو قبر پر ٹھہر جاتے تھے۔ فرماتے تھے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اب اس پر سوال کیے جا رہے ہیں۔

(1041)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُولُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُم فَلَا تَحْبِسُوهُ وَاسْرِعُوا بِهٖ اِلٰی قَبْرِهٖ وَلْيُقْرَأْ عِندَ رَأْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِندَ رِجْلَيهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ البَيهقِی فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالطَّبَرَانِی فِی الكَبِيرِ [شعب الايمان للبيهقی حديث رقم: ۹۲۹۴ ، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم: ۱۳۴۳۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اسے روکے مت رکھو اور اسے اس کی قبر کی طرف جلدی لے جاؤ۔ اس کے سر کے پاس سورۃ بقرۃ کے ابتدائی الفاظ اور پاؤں کی طرف سورۃ بقرۃ کے آخری الفاظ پڑھے جائیں۔

(1042)۔ وَرَوَى ابنُ الْقَيِّمِ فِی كِتَابِ الرُّوحِ اَنَّ الْاَنْصَارَ كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ

اخْتَلَفُوا إِلَىٰ قَبْرِهِ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ عِنْدَهُ [كتاب الروح لابن قيم صفحة ٢٠]۔

ترجمہ: امام ابن قیم علیہ الرحمۃ نے کتاب الروح میں نقل فرمایا ہے کہ انصار کا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی فوت ہوتا تھا تو اس کی قبر کے اردگرد کھڑے ہو کر اس کے پاس قرآن پڑھتے تھے۔

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میّت پر رونے کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ [البقرة:١٥٦-١٥٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ و قَالَ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ [البقرة:١٩٥] اور فرمایا: اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت پڑو۔ وقَالَ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ [البقرة:٤٥] اور فرمایا: صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو۔

(1043)۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَىٰ أَبِيْ سَيْفِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيْمَ ﷺ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ، إِنَّهَا رَحْمَةٌ، ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَىٰ، فَقَالَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضَىٰ رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦٠٢٥، بخاری حديث رقم:١٣٠٣، ابو داؤد حديث رقم:٣١٢٦، ابن ماجة حديث رقم:١٥٨٩، مسند احمد حديث رقم:١٣٠١٩]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ابو سیف القین کے گھر داخل ہوئے جو حضرت شہزادہ ابراہیم ﷺ کی دایہ کے شوہر تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم کو گود میں لیا، انہیں چوما اور سونگھا۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر ہم آپ ﷺ کے ساتھ ابو سیف کے گھر گئے۔ اس وقت حضرت سیدنا ابراہیم حالت نزع میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی؟ فرمایا اے ابن عوف یہ رحمت ہے۔ اب آپ ﷺ نے ایک بات بھی فرمائی کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے۔ اس

کے باوجود ہم وہی کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ اے ابراہیم ہم تیرے بچھڑنے سے غمگین ہیں۔

(1044)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابنِ مَسعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعوَى الْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۲۸۵، بخاری حدیث رقم: ۱۲۹۷، ترمذی حدیث رقم: ۹۹۹، نسائی حدیث رقم: ۱۸۶۲، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۵۸٤، مسند احمد حدیث رقم: ٤١١٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رخساروں کو پیٹا اور کپڑوں کو پھاڑا اور جاہلانہ چیخ پکار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

(1045)۔ وَعَنْ اَبِى مَالِكٍ الْاَشعَرِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَربَعٌ فِى اُمَّتِى مِن اَمرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَترُكُونَهُنَّ، اَلْفَخرُ فِى الْاَحسَابِ وَالطَّعنُ فِى الْاَنسَابِ وَ الْاِستِسقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ، وَ قَالَ، اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَم تَتُب قَبلَ مَوتِهَا تُقَامُ يَومَ القِيَامَةِ وَعَلَيهَا سِربَالٌ مِن قَطِرَانٍ وَدِرعٌ مِن جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۲۱٦۰، مسند احمد حدیث رقم: ۲۲۹٦۹]۔

ترجمہ: حضرت ابی مالک اشعری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار کام جہالت کے لیے میری امت میں جاری رہیں گے وہ انہیں ترک نہیں کریں گے۔ خاندان پر فخر، دوسرے کے نسب پر طعن، ستاروں کی چال سے بارش کی توقع رکھنا اور نوحہ کرنا۔ اور فرمایا: بین کرنے والی عورت جب اپنی موت سے پہلے پہلے توبہ نہیں کرتی تو قیامت کے دن گندھک کی چادر اور خارش کی قمیض میں ملبوس ہوگی۔

(1046)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ السِّقطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدخَلَ اَبَوَيهِ النَّارَ، فَقَالَ اَيُّهَا السِّقطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدخِلْ اَبَوَيكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسُررِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱٦۰۸]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچا بچہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا جب وہ اس کے ماں باپ کو دوزخ میں ڈالے گا۔ اللہ فرمائے گا اے اپنے رب سے جھگڑا کرنے والے چھوٹے اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کر۔ وہ انہیں اپنی ناف سے گھسیٹے گا حتیٰ کہ انہیں جنت میں داخل کرے گا۔

(1047)- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۱۰۷۳، ابن ماجة حدیث رقم:۱۶۰۲]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میت والے کے ہاں تعزیت کی اسے اس کے برابر اجر ملے گا۔

اَلتَّائِیْدُ مِنْ کُتُبِ الرَّوَافِضِ:

قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ الْبَلَآءَ وَالصَّبْرَ یَسْتَبِقَانِ الْمُؤْمِنَ فَیَاتِیْهِ الْبَلَاءُ وَهُوَ صَبُوْرٌ، وَاِنَّ الْجَزَعَ وَالْبَلَاءَ یَسْتَبِقَانِ اِلَی الْکَافِرِ فَیَاتِیْهِ الْبَلَاءُ وَهُوَ جَزُوْعٌ رَوَاهُ فِی الْکَافِی [فروع الکافی ۱/۲۲۳، ۲۲۴ حدیث رقم:۴۶۳۹] وَ قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَهُوَ یُغَسِّلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ، لَوْلَا اَنَّكَ اَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَهَیْتَ عَنِ الْجَزَعِ لَاَنْفَدْنَا عَلَیْكَ مَاءَ الشُّؤُوْنِ وَلَکَانَ الدَّآءُ مُمَاطِلًا وَالْکَمَدُ مُحَالِفًا وَ کَلَّا لَكَ! وَلٰکِنَّهٗ مَا لَا یُمْلَكُ رَدُّهٗ وَلَا یُسْتَطَاعُ دَفْعُهٗ، بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اُذْکُرْنَا عِنْدَ رَبِّكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ بَالِكَ رَوَاهُ فِیْ نَهْجِ الْبَلَاغَةِ [نهج البلاغة خطبه رقم:۲۳۵]۔

روافض کی کتابوں سے تائید

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک مصیبت اور صبر مومن کی طرف بڑھتے ہیں تو اسے مصیبت آتی ہے اور وہ صبر کرتا ہے۔ اور بے صبری اور مصیبت کافر کی طرف بڑھتے ہیں تو اسے مصیبت آتی ہے اور وہ بے صبری کرتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو غسل دے رہے تھے: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر آپ نے ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور بے صبری سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم اپنی آنکھوں کا پانی آپ ﷺ پر ختم کر دیتے۔ لیکن یہ دکھ ہمیشہ ہمارے اندر رہے گا۔ اور ہمارا اندوہ جاودانہ ہوگا کہ یہ سب چیزیں آپ کے وصال کی مصیبت کے سامنے ناچیز ہیں۔ کیا کریں کہ زندگی کو لوٹایا نہیں جا سکتا اور موت کو ٹالا نہیں جا سکتا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں اپنے رب کے ہاں ہمیں بھی یاد رکھنا اور ہم پر نگاہ رکھنا۔

بَابُ اِسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الْاَحْيَاءِ لِلْاَمْوَاتِ مَتیٰ شَآءُوْا وَ كَيْفَ شَاءُوْا وَصَدَقَتِهِمْ عَنْهُمْ وَاِهْدَآءِ ثَوَابِ الْعِبَادَةِ الْبَدَنِيَّةِ وَالْمَالِيَّةِ لَهُمْ

زندہ لوگوں کا مردوں کے لیے جب چاہیں جیسے چاہیں دعا کرنا اور انکا ان کی طرف سے صدقہ کرنا اور عبادت مالیہ وبدنیہ کا ثواب پہنچانا مستحب ہے

قال اللّٰہ تعالٰی وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ [الحشر: ١٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ انکے بعد میں آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہماری بخشش فرما اور ہمارے بھائیوں کی بخشش فرما جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ چلے گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کھوٹ مت ڈال۔ اے ہمارے رب بے شک تو لطف والا مہربان ہے۔ وَقَالَ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ [ابراهيم: ٤١] اور فرماتا ہے: اے ہمارے رب! میری بخشش فرما اور میرے ماں باپ کی بخشش فرما اور قیامت کے دن مومنوں کی بخشش فرما۔ وَ قَالَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ [محمد: ١٩] اور فرماتا ہے: اے محبوب کے امتی! اپنے گناہوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگنا سیکھ۔

(1048)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ ، اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم

[مسلم حديث رقم: ٤٢٢٣، ترمذی حديث رقم: ١٣٧٦، ابوداؤد حديث رقم: ٢٨٨٠، نسائی حديث رقم: ٣٦٥١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال اس سے منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ کے یا علم کے جس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے یا نیک اولاد کے جو اس کے لیے دعا کرے۔

(1049)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَ حَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْماً عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ ، وَ وَلَداً صَالِحاً تَرَكَهٗ ، وَمُصْحَفاً وَرَّثَهٗ ، اَوْ مَسْجِداً بَنَاهُ ، اَوْ

بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ ، أَوْ نَهراً أَجْرَاهُ ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِن مَّالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِن بَعْدِ مَوْتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة [ابن ماجة حديث رقم : ٢٤٢ ، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم : ٣٤٤٨]۔ إسناده حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن کو اس کی موت کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو چیز پہنچتی رہتی ہے وہ علم ہے جو اس نے سیکھا اور پھیلایا، اور نیک اولاد ہے جو اس نے پیچھے چھوڑی، اور وہ قرآن کا صحیفہ ہے جو اس نے وراثت کے طور پر چھوڑا، یا وہ مسجد ہے جو اس نے تعمیر کی یا وہ مسافر خانہ ہے جو اس نے مسافروں کے لیے بنایا، یا وہ نہر ہے جو اس نے جاری کی، یا وہ صدقہ ہے جو اس نے صحت اور زندگی کے دوران نکالا، یہ سب چیزیں اس کی موت کے بعد اسے پہنچتی ہیں۔

(1050)۔ وَعَن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبرِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعوَةً تَلحَقُهُ مِن اَبٍ اَو اُمٍّ اَو اَخٍ اَو صَدِيقٍ ، فَإِذَا لَحِقَتهُ كَانَ اَحَبَّ إِلَيهِ مِنَ الدُّنيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَيُدخِلُ عَلىٰ اَهلِ القُبُورِ مِن دُعَآءِ اَهلِ الاَرضِ اَمثَالَ الجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الاَحيَآءِ إِلَى الاَموَاتِ الإِستِغفَارُ لَهُم رَوَاهُ البَيهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٩٢٩٥]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبر میں میت ڈوبنے والے غوطہ زن کی طرح ہوتی ہے۔ اسے دعا کا انتظار ہوتا ہے جو اسے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے۔ جب وہ اس تک پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا میں سے اہل قبور پر پہاڑوں کی مقدار میں داخل کرتا ہے اور زندہ لوگوں کا مرے ہوئے لوگوں کے لیے بہترین تحفہ ان کے حق میں استغفار ہے۔

(1051)۔ وَعَن شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيدٍ اَنَّهُ قَالَ خَرَجَ سَعدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ ، فَحَضَرَتْ اُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهَا اَوْصِي فَقَالَتْ فِيمَ اُوصِي إِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعدٍ فَتُوُفِّيَتْ قَبلَ اَنْ يَقْدَمَ سَعدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعدُ بْنُ عُبَادَةَ ذُكِرَ لَهُ فَقَالَ سَعدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَل يَنفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَم ، فَقَالَ سَعدٌ حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنهَا لِحَائِطٍ سَمَّاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِي [موطا امام مالك ، كتاب الاقضية ، باب صدقة الحى

سنن المبت حدیث رقم:۵۲ ، سنن النسائی حدیث رقم : ۳۶۵۰ ، ترمذی حدیث رقم :۶۶۹ ، ابو داؤد حدیث رقم:۲۸۸۲، بخاری حدیث رقم:۲۷۵۶]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت شرحبیل بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ ﷺ کسی غزوہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ان کی والدہ مدینہ میں فوت ہوگئیں۔ ان سے کہا گیا وصیت کرو۔ انہوں نے فرمایا میں کس چیز کے بارے میں وصیت کروں۔ سارا مال تو سعد کا ہے۔ وہ حضرت سعد ﷺ کے واپس آنے سے پہلے فوت ہوگئیں۔ جب حضرت سعد بن عبادہ ﷺ کو بات بتائی گئی تو حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں والدہ کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا وہ انہیں فائدہ دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت سعد ﷺ نے فرمایا: فلاں فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔ آپ نے باغ کا نام لیا۔

(1052)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اِنَّ اُمِّی اُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا ؟ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَرَوٰی مُسْلِم مِثْلَهٗ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ فِی وَالِدِ رَجُلٍ [مسلم حدیث رقم:۴۲۲۰، بخاری حدیث رقم:۱۳۸۸]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میری والدہ فوت ہوگئیں۔ میرا گمان ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو ضرور صدقہ کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا اس کا اجر انہیں ملے گا؟ فرمایا: ہاں۔ اسی طرح کی ایک حدیث کسی کے والد کے بارے میں بھی ہے۔

(1053)۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ تُوُفِّیَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّی تُوُفِّیَتْ وَ اَنَا غَائِبٌ عَنْهَا ، اَیَنْفَعُهَا شَیْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا ؟ قَالَ نَعَم قَالَ فَاِنِّی اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِی الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَیْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۲۷۵۶]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ اس وقت فوت ہوئیں جب وہ والدہ سے غائب تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری والدہ کی وفات ہوگئی جب کہ میں ان کے پاس نہیں تھا۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ دوں تو کیا انہیں فائدہ دے گا؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا پھل دار باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

(1054)۔ وَعَن سَعدِ بنِ عُبَادَةَ ﷺ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمَّ سَعدٍ قَدْ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ الْمَاءُ ، قَالَ فَحَفَرَ بِيرًا وَ قَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُودَاؤد وَالنَّسَائِی [مسند احمد حديث رقم: ٢٢٥٢٠ ، ابو داؤد حديث رقم: ١٦٨١، نسائی حديث رقم: ٣٦٦٤، ابن ماجة حديث رقم: ٣٦٨٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سعد کی ماں فوت ہوگئی ہے۔ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی۔ انہوں نے کنواں کھدوایا اور فرمایا یہ سعد کی ماں کا ہے۔

(1055)۔ وَعَن عَلِيٍّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبشَينِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ عَن نَفسِهٖ ، فَقِيلَ لَهُ قَالَ اَمَرَنِي بِهٖ يَعنِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَا اَدَعُهُ اَبَداً رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حديث رقم: ١٤٩٥، ابو داؤد حديث رقم: ٢٧٩٠]۔ قال الترمذی غريب

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ دو مینڈھے ذبح کرتے تھے۔ ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کی طرف سے اور دوسرا اپنی طرف سے۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تھا لہٰذا میں اس عمل کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔

(1056)۔ عَنْ اِبرَاهِيمَ بنِ صَالِحِ بنِ دِرهَمٍ قَالَ : سَمِعتُ اَبِي يَقُولُ : اِنطَلَقنَا حَاجِّينَ فَاِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا : اِلٰى جَنبِكُم قَريَةٌ يُقَالُ لَهَا : الْاُبُلَّةُ؟ قُلْنَا: نَعَم ، قَالَ: مَن يَّضمَنُ لِي مِنكُم اَن يُّصَلِّيَ لِي فِي مَسجِدِ الْعَشَّارِ رَكعَتَينِ اَو اَربَعاً وَيَقُولُ هٰذِهٖ لِاَبِي هُرَيرَةَ رَوَاهُ اَبُو دَاؤد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٣٠٨]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن صالح بن درھم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا: ہم حج کے لیے گئے، راستے میں ایک آدمی نے ہم سے کہا: تمہارے پہلو میں ایک گاؤں ہے جسے ابلہ کہتے ہیں، ہم نے کہا ہاں، انہوں نے کہا تم میں سے کون میرے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ مسجدِ عشار میں جا کر میرے لیے دو یا چار رکعتیں پڑھے اور کہے کہ: یہ نفل ابوہریرہ کے لیے ہیں۔

(1057)۔ وَعَن عَمرِو بنِ شُعَيبٍ ﷺ عَن اَبِيهِ عَن جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بنَ وَائِلٍ اَوصٰى اَن يُّعتَقَ عَنهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَاَعتَقَ اِبنُهُ هِشَامٌ خَمسِينَ رَقَبَةً فَاَرَادَ اِبنُهُ عَمرٌو اَن يَّعتِقَ عَنهُ الْخَمسِينَ

الْبَاقِيَةَ ، فَقَالَ حَتّٰى اَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِي اَوْصٰى اَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَ اِنَّ هِشَاماً اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَ بَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِماً فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم:۲۸۸۳]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب ﷺ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کر دیے جائیں۔ اس کے بیٹے ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے۔ اس کے دوسرے بیٹے عمرو نے اس کی طرف سے باقی ماندہ پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد نے اپنی طرف سے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور ہشام نے اس کی طرف سے پچاس آزاد کر دیے ہیں اور پچاس مزید اس کے ذمے ہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا تو تم لوگ اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو وہ اس تک پہنچ جاتا۔

لَاحِدَادَ فَوْقَ ثَلَاثٍ (وَمِنْهُ اُخِذَ رَسْمُ الْيَوْمِ الثَّالِثِ)

تین دن سے اوپر سوگ منع ہے (اسی سے سوئم منانا اخذ کیا گیا ہے)

(1058)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثاً ، ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلٰى اَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حدیث رقم:۴۱۹۲، سنن النسائی حدیث رقم:۵۲۲۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر کے گھر والوں کو تین دن کی مہلت دی پھر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔

(1059)۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَ عَشْراً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۳۷۳۴، بخاری حدیث رقم:۱۲۸۱، ابو داؤد

حدیث رقم:۲۲۹۹، ترمذی حدیث رقم:۱۱۹۵، نسائی حدیث رقم:۳۵۰۰، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۸٤]۔

ترجمہ: حضرت اُم حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے سوائے شوہر کے اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

(1060)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ لَمَّا رُجِمَ مَاعِز فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٤٤٣١]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ماعز ﷺ کو سنگسار کیا گیا تو دو یا تین دن گزرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ماعز کے لیے استغفار کرو۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلدُّعَاءِ

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً [الاعراف:۵۵] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کو عاجزی سے آہستہ پکارو۔

(1061)۔ عَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْراً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِي [ابو داؤد حدیث رقم:۱٤۸۸، ترمذی حدیث رقم:۳۵۵٦، ابن ماجة حدیث رقم:۳۸٦۵]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت سلمان ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا رب حیاء والا کریم ہے۔ اسے اپنے بندے سے حیاء آتی ہے کہ جب وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کے ہاتھوں کو خالی واپس کرے۔

(1062)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِى الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ رَوَاهُ التِّرْمَذِي فِى بَابِ رَفْعِ الْاَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ [ترمذی حدیث رقم:۳۳۸٦]۔ وقال صحیح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تھے تو انہیں نیچے نہیں کرتے تھے جب تک انہیں منہ پر نہ پھیر لیتے۔

(1063)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ، اَلْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرفَعَ يَدَيكَ حَذْوَ مَنكِبَيكَ اَو نَحوَهُمَا ، وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيرَ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيكَ جَمِيعاً رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَ قَالَ عَبَّاسُ بنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيهِ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجهَهٗ [ابو داؤد حديث رقم:١٤٨٩]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سوال کرنے کا ادب یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر یا اس کے لگ بھگ اٹھاؤ اور استغفار یہ ہے کہ تم ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کرو اور گڑگڑانا یہ ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے اٹھاؤ۔ حضرت عباس بن عبداللہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ابتہال (یعنی گڑگڑانا) اس طرح ہے اور آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ہاتھوں کی پشت اپنے چہرے کے قریب رکھی۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کا باب

(1064)۔ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنتُ نَهَيتُكُم عَن زِيَارَةِ القُبُورِ فَزُورُوهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسلِم عَن بُرَيدَةَ ﷺ [ابن ماجة حديث رقم:١٥٧١، مسلم حديث رقم:٢٢٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا۔ اب ان کی زیارت کرو۔ یہ چیز دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(1065)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُورِ المَدِينَةِ فَاَقبَلَ عَلَيهِم بِوَجهِهٖ فَقَالَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا اَهلَ القُبُورِ يَغفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُم اَنتُم سَلَفُنَا وَنَحنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حديث رقم:١٠٥٣]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ شریف کی قبروں کے پاس سے گزرے اور ان کی طرف اپنا چہرہ انور کر کے فرمایا: اے قبروں والو! تم پر سلام ہو، اللہ ہماری اور تمہاری بخشش کرے۔ تم ہم سے پہلے آ چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

(1066)۔ وَعَن مُحَمَّدِ بنِ اِبرَاهِيمَ بنِ تَيمِي قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَاْتِي قُبُورَ شُهَدَاءِ

اُحُد عَلٰی رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ فَيَقُولُ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُم فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ وَ كَانَ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ يَفْعَلُوْنَهُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاق وَ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٦٧١٦، ابن جرير حديث رقم:١٠٤٤٣]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر سال کے آغاز پر اُحد کے شہیدوں کی قبروں پر تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے تم پر تمہارے صبر کے بدلے سلامتی ہو اور آخرت بہتر گھر ہے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(1067)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَة [ترمذی حديث رقم :١٠٥٦، ابن ماجة حديث رقم:١٥٧٦، مسند احمد حديث رقم:١٥٦٦٣]۔ الحديث صحيح يَقُولُ الْمُؤَلِّفُ لَعَلَّ هٰذَا كَانَ قَبلَ اَن يُرَخِّصَ النَّبِیُّ ﷺ فِی زِيَارَةِ الْقُبُورِ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ مؤلف غفر اللہ لہٗ عرض کرتا ہے کہ شاید یہ نبی کریم ﷺ کے قبروں کی زیارت کی اجازت دینے سے پہلے کی بات ہے۔

(1068)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كُنتُ اَدخُلُ بَيتِیَ الَّذِیْ دُفِنَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنِّی وَاضِعٌ ثَوبِی وَاَقُولُ اِنَّمَا هُوَ زَوجِی وَاَبِی ، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُم فَوَ اللّٰهِ مَادَخَلتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشدُودَةٌ عَلَیَّ ثِيَابِی حَيَاءً مِن عُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:٢٥٧١٦]۔ رجاله رجال البخاری

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے کمرے میں داخل ہو جاتی تھی جس میں نبی کریم ﷺ دفن تھے اور اس میں اپنا دوپٹہ اوڑھ لیتی تھی اور میں کہتی تھی یہ میرے شوہر اور والد ہی تو ہیں۔ پھر جب حضرت عمر ﷺ ان کے ساتھ دفن کئے گئے تو اللہ کی قسم میں اپنا پردہ سخت مضبوط کیے بغیر داخل نہیں ہوتی تھی عمر سے حیاء کرتے ہوئے۔

(1069)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِقُبُورِ شُهَدَاءِ اُحُدٍ ، فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكُم اَحْيَاءٌ عِندَ اللّٰهِ تَأْتُوهُم وَزُورُوهُم وَسَلِّمُوا عَلَيهِم فَوَالَّذِی نَفسِی بِيَدِهٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيهِم اَحَدٌ اِلٰی يَومِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا رَدُّوا عَلَيهِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِی الْمُستَدرَك وَالْبَيهَقِی فِی دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [المستدرك حديث رقم:٣٠٢٧، ٤٣٧٣، دلائل النبوة للبيهقی ٢٨٤/٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ شہداءِ اُحد کی قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا میں

گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے ہاں زندہ ہو۔ اے لوگو! انکے پاس آیا کرو ان کی زیارت کیا کرو۔ انہیں سلام کہا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن تک جو بھی انہیں سلام کہے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

(1070)۔ وَعَنْ اَبِی مَرْثَدَ الغَنوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَجلِسُوا عَلَی القُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا اِلَیهَا رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۲۲۵۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۲۲۹، ترمذی حدیث رقم: ۱۰۵۰، نسائی حدیث رقم: ۷۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔

(1071)۔ وَعَنْ بَشِیرِ بنِ نَهِیكٍ عَن بَشِیرٍ مَوْلٰی رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ رَاٰی رَجُلًا یَمشِی فِی نَعلَینِ بَینَ القُبُورِ، فَقَالَ یَا صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَینِ، اَلقِهِمَا رَوَاہُ اَبُودَاؤد وَقَالَ هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسنَادِ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۲۳۰، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۵۶۸، سنن النسائی حدیث رقم: ۲۰۴۸]۔

ترجمہ: حضرت بشیر بن نہیک نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام بشیر سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو جوتے پہن کر قبروں میں چل رہا تھا۔ فرمایا: اے جوتوں والے، انہیں اتار دے۔

(1072)۔ وَعَنْ دَاوٗدَ بنِ اَبِی صَالِحٍ قَالَ اَقبَلَ مَروَانُ یَوماً فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعاً وَجهَهٗ عَلَی القَبرِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِهٖ وَ قَالَ اَتَدرِی مَاتَصنَعُ ؟ قَالَ نَعَم فَاَقبَلَ عَلَیهِ فَاِذَا هُوَ اَبُو اَیُّوبَ الْاَنصَارِیُّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ جِئتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ وَلَم آتِ الْحَجَرَ، سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ لَا تَبکُوا عَلَی الدِّینِ اِذَا وَلِیَهٗ اَهلُهٗ وَلٰکِنِ ابکُوا عَلَیهِ اِذَا وَلِیَهٗ غَیرُ اَهلِهٖ رَوَاہُ اَحمَدُ وَالحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدرَكِ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۳۶۴۸، مستدرك حاکم حدیث رقم: ۸۷۴۹]۔

ترجمہ: حضرت داؤد بن صالح فرماتے ہیں کہ ایک دن مروان آنکلا اور اس نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے قبر انور پر اپنا چہرہ رکھا ہوا تھا۔ اس نے اسے گردن سے پکڑ لیا اور کہا تم جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا ہاں اور اپنا رخ اس کی طرف کیا تو وہ حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہوں اور میں کسی بت کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک اہل لوگوں کے ہاتھ میں دین رہے گا تو دین پر مت رونا لیکن جب وہ نا اہلوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا تو دین پر رونا۔

كِتَابُ الْمِيْرَاثِ
میراث کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الخ [النسآء : ١١] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تمہیں تمہاری اولادوں کے بارے میں حکم سناتا ہے، مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔ وَ قَالَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ [النسآء : ١٧٦] اور فرمایا: اللہ تمہیں فیصلہ دیتا ہے اس آدمی کے بارے میں جس کی اصل اور نسل دونوں نہ ہوں۔

(1073)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَلَّمُوا الفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا فَاِنَّهُ نِصفُ الْعِلمِ وَهُوَيُنْسَاُ وَهُوَ اَوَّلُ شَئٍ يُنْزَعُ مِنْ اُمَّتِي رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٧١٩]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میراث کا علم سیکھو اور سکھاؤ۔ یہ نصف علم ہے۔ یہ بھلا دیا جاتا ہے اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امت میں سے نکال لی جائے گی۔

بَيَانُ مَنْ لَا يَرِثُ
ان کا بیان جو وارث نہیں بنتے

(1074)۔عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [موطا امام محمد صفحة ٣٢٠، مسلم حديث رقم: ٤١٤٠، بخارى حديث رقم: ٦٧٦٤، ابو داؤد حديث رقم: ٢٩٠٩، ترمذى حديث رقم: ٢١٠٧، ابن ماجة حديث رقم: ٢٧٢٩]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں بنتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بنتا۔

(1075)۔عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ

بِرْثُهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ يَقُولُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ١٥٨٨، مسلم حدیث رقم: ٣٢٩٤، ابوداؤد حدیث رقم: ٢٩١٠]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ: یارسول اللہ آپ مکہ میں اپنے گھر میں کہاں اتریں گے؟ آپ نے فرمایا: عقیل نے ہمارے لیے کوئی محلہ یا مکان کہاں چھوڑا ہے (یعنی سب بیچ دیئے ہیں) اور عقیل اور طالب اپنے باپ ابو طالب کے وارث ہوئے تھے، اور حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما انکے وارث نہیں ہوئے تھے، کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب دونوں کافر تھے اور حضرت عمر بن الخطاب ﷺ فرماتے تھے کہ مؤمن کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

(1076)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ الْقَاتِلُ لَا یَرِثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ٢١٠٩، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٧٣٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا: قاتل وارث نہیں بن سکتا۔

بَیَانُ الْوَصِیَّةِ

وصیت کا بیان

(1077)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ وَلَهُ مَا یُوْصٰی فِیْهِ اِلَّا وَوَصِیَّتُهُ مَکْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَاَبُوْ دَاوُد [مسلم حدیث رقم: ٤٢٠٤، بخاری حدیث رقم: ٢٧٣٨، ابو داؤد حدیث رقم: ٢٨٦٢، ترمذی حدیث رقم: ٢١١٨، نسائی حدیث رقم: ٣٦١٨، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٧٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان آدمی کا یہ حق نہیں ہے کہ اس کے پاس وصیت کے قابل مال ہو دو راتوں تک پڑا رہے مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔

(1078)۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَیْتُ مِنْهُ عَلَی الْمَوْتِ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعُوْدُنِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ مَالًا کَثِیْرًا

وَلَيس يَرِثُنِي اِلَّا ابْنَتِي فَاُوصِي بِمَالِي كُلِّهٖ ، قَالَ لَا ، قُلتُ فَثُلُثَي مَالِي ، قَالَ لَا ، قُلتُ فَالشَّطرِ ، قَالَ لَا ، قُلتُ فَالثُّلُثِ ، قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ وَمُحَمَّد وَ اَبُودَاوُدَ وَ التِّرمَذِي وَالنَّسَائِي [مسند امام اعظم صفحة ۲۳۱ ، موطا امام محمد صفحة ۳۲۳ ، مسلم حديث رقم: ۴۲۰۹ ، بخاری حديث رقم : ۴۴۰۹ ، ترمذی حديث رقم : ۲۱۱۶ ، ابو داؤد حديث رقم: ۲۸۶۴ ، نسائی حديث رقم: ۳۶۲۶ ، ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۰۸]۔

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہو گیا اور مجھے موت کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا کوئی وارث نہیں ہے سوائے میری بیٹی کے۔ میں اپنے سارے مال کے لیے وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا پھر میرے مال کا دو تہائی حصہ، فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھا۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی حصہ۔ فرمایا: تہائی ٹھیک ہے ویسے تہائی بھی ہے تو بہت۔

(1079)۔ وَعَنْ اَبِی اَمَامَةَ البَاهِلِی ﷺ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِی خُطبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ اَعطیٰ كُلَّ ذِی حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالتِّرمَذِی وَابنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ۲۸۷۰ ، ترمذی حديث رقم : ۲۱۲۰ ، ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۱۳ ، مسند احمد حديث رقم: ۲۲۳۵۷]۔ قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ دیتے ہوئے سنا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ لہٰذا وارث کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں۔

بَابُ مِيرَاثِ ذَوِی الْفُرُوضِ
ذوالفروض کی میراث کا باب

(1080)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعدِ بنِ الرَّبِيعِ بِابنَتَيهَا مِن سَعدِ بنِ الرَّبِيعِ اِلیٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَت يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هَاتَانِ ابنَتَا سَعدِ بنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ اَبُوهُمَا وَهُوَ مَعَكَ يَومَ اُحُدٍ شَهِيداً وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَم يَدَع لَهُمَا مَالاً وَلَا تُنكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا

مَالٌ ، قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى عَمِّهِمَا ، فَقَالَ أَعْطِ لِابْنَتَي سَعْدِ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَأَبُودَاؤد وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم : ١٤٨١٠، ابو داؤد حديث رقم:٢٨٩٢، ترمذى حديث رقم:٢٠٩٢، ابن ماجة حديث رقم:٢٧٢٠]- قال الترمذى هذا حديث صحيح

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع کی زوجہ اپنی دو بیٹیاں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں جو حضرت سعد بن ربیع سے پیدا ہوئیں تھیں۔عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ان کے والد آپ ﷺ کے ہمراہ جنگ اُحد لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ان کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے اوران کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں اللہ فیصلہ فرمائے گا۔اس موقع پر میراث والی آیت اتری۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے چچا کی طرف پیغام بھیجا۔آپ ﷺ نے اسے فرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دے دو۔اوران کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو۔جو باقی بچے وہ تیرا ہے۔

(1081)- وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَ بِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ ، فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ ، وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَ أُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسٰى ، فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذاً وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ، أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ لِلثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ ، فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسٰى فَأَخْبَرْنَا بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ لَاتَسْئَلُونِي مَادَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِيكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَ الدَّارِمِي [بخارى حديث رقم:٦٧٣٦، ترمذى حديث رقم:٢٠٩٣، ابن ماجة حديث رقم:٢٧٢١، مسند احمد حديث رقم: ٣٦٩٠، سنن الدارمى حديث رقم:٢٨٩١]-

ترجمہ: حضرت ہزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا بیٹی کے لیے آدھا حصہ اور بہن کے لیے آدھا حصہ ہے تم ابن مسعود کے پاس جاؤ وہ میری تصدیق کریں گے۔حضرت ابن مسعود سے پوچھا گیا اور انہیں حضرت ابوموسیٰ کا قول بھی بتایا گیا۔انہوں نے فرمایا پھر تو میں گمراہ ہو گیا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہوا۔میں اس بارے میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم ﷺ نے دیا ہے۔بیٹی کا نصف حصہ ہے۔پوتی کا چھٹا حصہ ہے تا کہ دو تہائی مکمل ہو جائے اور جو بچے وہ بہن کا ہے، پھر ہم

حضرت ابوموسیٰ کے پاس آئے اور انہیں حضرت ابن مسعود کا قول بتایا۔ انہوں نے فرمایا جب تک یہ جلیل القدر عالم تم میں موجود ہیں مجھ سے مت پوچھا کرو۔

(1082)۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيْرَاثِهٖ ؟ قَالَ لَكَ السُّدُسُ ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُد [مسند احمد حدیث رقم:١٩٨٧١، ترمذی حدیث رقم:٢٠٩٩، ابو داؤد حدیث رقم:٢٨٩٦]۔ قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا، میرا پوتا فوت ہو گیا ہے۔ اسکی میراث میں سے میرا کیا حصہ ہے؟ فرمایا: تیرا چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ واپس ہوا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا تیرا چھٹا حصہ مزید بھی ہے۔ پھر جب وہ واپس ہوا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: یہ دوسرا چھٹا حصہ عصبہ کے طور پر ہے۔

(1083)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ جَعَلَ الْجَدَّ اَبًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [سنن الدارمی حدیث رقم:٢٩٠٤]۔ صحیح والمسئلة معروفة

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے دادے کو باپ قرار دیا ہے۔

(1084)۔ وَعَنْ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ جَعَلَ الْجَدَّ اَبًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَأْخُذُ فِي الْجَدِّ بِقَوْلِ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فَلَا يُوَرِّثُ الْاِخْوَةَ مَعَهٗ شَيْئًا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا امام محمد صفحة ٣١٧ ، سنن الدارمی حدیث رقم: ٢٩١٠]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے دادا کو باپ قرار دیا ہے۔ اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ دادے کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق ﷺ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے اخذ کرتے تھے اور اس کے ساتھ بھائیوں کو بالکل وارث نہیں بناتے تھے۔

(1085)۔ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلَى اَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهٗ مِيْرَاثَهَا ، فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَمَا لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ فَارْجِعِي حَتّٰى اَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهَا السُّدُسَ ، فَقَالَ

أبو بكرٍ هل معكَ غيرُكَ ؟ فقالَ مُحمَّدُ بنُ مُسلمةَ مِثلَ ما قالَ المُغيرةُ فانفذَهُ لها أبو بكرٍ، ثُمَّ جاءَتِ الجدَّةُ الأُخرىٰ إلى عُمرَ تسألُهُ ميراثَها، فقالَ هوَ ذٰلكَ السُّدُسُ فإن اجتمعتُما فهُوَ بينكُما وأيَّتُكُما خلَتْ بهِ فهُوَ لَها رواهُ التِّرمذيُّ و أبو داوٗد و ابنُ ماجةَ والدّارميُّ [موطا مالك كتاب الفرائض حديث رقم:٤، ترمذی حديث رقم:٢١٠٠، ابو داؤد حديث رقم:٢٨٩٤، ابن ماجة حديث رقم:٢٧٢٤، سنن الدارمی حديث رقم:٢٨٩٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت قبیصہ بن ذویب فرماتے ہیں کہ ایک دادی حضرت ابو بکر ﷜ کے پاس اپنی میراث کے بارے میں پوچھنے کے لیے آئی۔ آپ نے اسے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی سنت میں تیرا کوئی حصہ ہے۔ تم واپس چلی جاؤ حتیٰ کہ میں لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھوں۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷜ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا آپ نے دادی کو چھٹا حصہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق ﷜ نے فرمایا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور گواہ بھی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ ﷜ نے بھی یہی بات بتائی۔ جو حضرت مغیرہ ﷜ نے بتائی تھی۔ حضرت ابو بکر ﷜ نے دادی کے لیے یہی نافذ کر دیا۔ پھر ایک اور دادی حضرت عمر ﷜ کے پاس آئی اور آپ سے اپنی میراث کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم دو جمع ہو گئی ہو تو وہی تمہارے درمیان تقسیم ہوگا اور تم میں سے جو بھی اکیلی ہو وہ اس اکیلی کا ہے۔

(1086)۔ وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ قالَ فِي الجدَّةِ مَعَ ابنِها إنَّها أوَّلُ جدَّةٍ أطعمَها رسُولُ اللهِ ﷺ سُدُساً مَعَ ابنِها و ابنُها حَيٌّ رواهُ التِّرمذيُّ والدّارميُّ [ترمذی حديث رقم:٢١٠٢، سنن الدارمی حديث رقم:٢٩٣٣]۔ الحديث صحيح غريب

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷜ نے دادی کے بارے میں فرمایا جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہے کہ یہ پہلی دادی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹے کے ساتھ چھٹا حصہ دیا ہے جب کہ اس کا بیٹا زندہ ہے۔

(1087)۔ وَعَن عُثمانَ بنِ عفّانَ أنَّهُ قالَ فِي امرأةٍ وأبوينِ، لِلمرأةِ الرُّبعُ، سهمٌ مِن أربعةٍ، ولِلأُمِّ ثُلُثُ ما بقِيَ، سهمٌ، ولِلأبِ سهمانِ رواهُ الدّارميُّ [سنن الدارمی حديث رقم:٢٨٦٩]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان ﷜ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے بیوی اور ماں باپ کے بارے میں فرمایا بیوی کا چوتھا حصہ ہے اور ماں کے لیے بیوی سے بچے ہوئے کا تہائی حصہ ہے، ماں کا حصہ تو یہ ہوا، اب باپ کا اس سے دوگنا ہے۔

(1088)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأَبَوَيْهَا، لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۸۷۱]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت ﷛ نے بیوی کے بارے میں فرمایا: جس نے اپنا شوہر اور ماں باپ چھوڑے ہوں۔ فرمایا: شوہر کا نصف حصہ ہے اور ماں کے لیے بچے ہوئے کا تہائی حصہ ہے۔

بَابُ مِيرَاثِ الْعَصَبَاتِ

عصبات کی میراث

(وَأَوَّلُهَا الصُّلْبُ ثُمَّ الْأَصْلُ ثُمَّ بَنُو الْأَبِ ثُمَّ بَنُو الْجَدِّ)

(ان میں پہلا نمبر اولاد کا، دوسرا اصول کا، تیسرا باپ کی اولاد کا اور چوتھا دادا کی اولاد کا ہے)

(1089)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهِ وَمُسْلِم وَالْبُخَارِي وَأَبُودَاوُد وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِي وَالدَّارِمِي وَالدَّارَقُطْنِي [مسند امام اعظم صفحة ۲۳۲، مسلم حديث رقم: ٤١٤١، بخارى حديث رقم: ٦٧٣٢، ابو داؤد حديث رقم: ٢٨٩٨، ترمذى حديث رقم: ٢٠٩٨، ابن ماجة حديث رقم: ٢٧٤٠، شرح معانى الآثار للطحاوى ٣٩٣/٢، سنن الدارمى حديث رقم: ٢٩٨٩، سنن الدار قطنى حديث رقم: ٤٠٢٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا کہ: فرائض کو ان کے اہل تک پہنچاؤ اور جو کچھ فرائض کی ادائیگی کے بعد بچے وہ قریبی مرد مذکر کے لیے ہے۔

(1090)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ كَثِيرًا يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُورَثُ وَلَا تَرِثُ رَوَاهُ مُحَمَّد وَمَالِك [موطا امام محمد صفحة ۳۱۸، موطا مالك كتاب الفرائض حديث رقم: ۹]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت محمد بن ابو بکر بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کو کثیر مرتبہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمر بن خطاب ﷛ فرمایا کرتے تھے کہ پھوپھی عجیب رشتہ ہے کہ اس کا بھتیجا اس کی میراث پاتا ہے مگر وہ اسکی میراث نہیں پاتی۔

(1091)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷛ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً لَا

يَجْعَلُ لَهُنَّ إِلَّا مَا بَقِيَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۸۸۲]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت ﷺ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بناتے تھے۔ انہیں صرف وہی دیتے تھے جو میاں بیوی سے بچتا تھا۔

بَابُ مِيرَاثِ أُولِي الْأَرْحَامِ

اولوالارحام کی میراث

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ [النسآء: ۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کچھ والدین اور رشتہ دار چھوڑ جائیں اس میں سے مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے۔ وَ قَالَ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ [الانفال: ۷۵] اور فرمایا: اولوالارحام میں سے بعض بعضوں سے زیادہ حقدار ہیں۔

(1092)۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۵۲۸ ، مسلم حدیث رقم:۲۴۳۹ ، ترمذی حدیث رقم:۳۹۰۱ ، نسائی حدیث رقم:۲۶۱۰]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ قوم کا بھانجا انہی میں سے ہے۔

(1093)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَىٰ مَنْ لَا مَوْلَىٰ لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِي وَالدَّارِمِي وَرَوَىٰ أَبُودَاؤُد مِثْلَهُ عَنْ مِقْدَامٍ وَغَيْرِهِ وَالْآثَارُ فِيهِ مُتَوَاتِرَةٌ [ترمذی حدیث رقم :۲۱۰۳ ، ابن ماجة حدیث رقم:۲۷۳۷ ، شرح معانی الآثار للطحاوی ۳۹۷/۲ ، سنن الدارمی حدیث رقم :۲۹۷۹ ، ابو داؤد حدیث رقم:۲۹۰۰]۔ وقال الترمذی الحدیث حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی والی وارث نہ ہو اللہ اور اس کا رسول اس کے والی ہیں۔ اور جس کا کوئی دوسرا وارث نہ ہو تو ماموں اس کا وارث ہے۔ اس موضوع میں تواتر کے ساتھ آثار موجود ہیں۔

(1094)۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنْ أَدْلَىٰ بِرَحِمٍ أُعْطِيَ بِرَحِمِهِ الَّتِي يُدْلِي بِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:۳۰۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو رحمی رشتے میں قریب ہوا اسے اس قربت والے رحمی رشتے کے سبب سے حصہ دیا جائے گا۔

(1095)۔ وَعَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ تُوُفِّيَ ثَابِتُ بْنُ الدَّحْدَاحِ وَكَانَ اَتِيًّا ، وَهُوَالَّذِي لَيْسَ لَهُ اَصْلٌ يُعْرَفُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَاصِمِ ابْنِ عَدِيٍّ هَلْ تَعْرِفُونَ لَهُ فِيكُمْ نَسَبًا؟ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ابْنَ اُخْتِهِ فَاَعْطَاهُ مِيرَاثَهُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ٣٩٦/٢]۔

ترجمہ: حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت بن دحداح فوت ہو گئے۔ وہ اتیا تھے۔ اتیا وہ ہوتا ہے جس کے باپ دادا سے لوگ واقف نہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عاصم بن عدی سے فرمایا: کیا تم لوگ اپنے اندر اس کا نسب پہچانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو بلایا جوان کے بھانجے تھے اور انہیں ان کی میراث دے دی۔

بَابُ مِيرَاثِ مَنْ عَمِيَ مَوْتُهُمْ فِي هَدْمٍ اَوْ غَرْقٍ اَوْ حَرْقٍ

ان لوگوں کی میراث جو دب کر یا ڈوب کر یا جل کر اکٹھے فوت ہو گئے

(1096)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُلُّ قَوْمٍ مُتَوَارِثُونَ ، عَمِيَ مَوْتُهُمْ فِي هَدْمٍ اَوْ غَرْقٍ فَاِنَّهُمْ لَا يَتَوَارَثُونَ ، يَرِثُهُمُ الْاَحْيَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٣٠٤٦]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت ﷺ فرماتے ہیں کہ سب لوگ ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں سوائے انکے جن کی موت دب کر یا ڈوب کر یا جل کر اکٹھے واقع ہوئی ہو۔ یہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے بلکہ زندہ لوگ انکے وارث بنتے ہیں۔

بَابُ مِيرَاثِ الْخُنْثٰى

خنثیٰ کی میراث

(1097)۔ عَنِ الشَّعْبِي عَنْ عَلِيٍّ ﷺ فِي الْخُنْثٰى ، قَالَ يُوَرَّثُ مِنْ قِبَلِ مَبَالِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٢٩٧٢]۔

ترجمہ: حضرت شعبی نے حضرت علی المرتضی ﷺ سے خنثیٰ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ فرمایا: اس کی میراث اس کے پیشاب کے راستے کے مطابق اسے مرد یا عورت تصور کرتے ہوئے جاری کی جائے گی۔

بَيَانُ الرَّدِّ

رد کا بیان

(1098)۔ عَنِ الشَّعْبِي قَالَ كَانَ عَلِيٌّ ﷺ يَرُدُّ عَلَى كُلِّ ذِي سَهمٍ اِلَّا الْمَرْاَةِ وَ الزَّوجِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حديث رقم: ٢٩٥٠]۔

ترجمہ: حضرت شعبی تابعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضی ﷺ ہر حصے دار پر رد فرماتے تھے سوائے بیوی اور شوہر کے۔

(1099)۔ وَعَن حَسَنٍ عَن اَبِيهِ قَالَ سَأَلتُ الشَّعبِي عَن رَجُلٍ مَاتَ وَ تَرَكَ ابْنَتَهُ لَا يُعلَمُ لَهُ وَارِثٌ غَيرُهَا ، قَالَ لَهَا المَالُ كُلُّهُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حديث رقم: ٢٩٤٩]۔

ترجمہ: حضرت حسن اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو فوت ہو گیا اور صرف ایک بیٹی چھوڑ گیا۔ اسکے علاوہ اسکا کوئی وارث علم میں نہیں آیا۔ فرمایا سارا مال اسی کا ہے۔

بَيَانُ الْعَوْلِ

عول کا بیان

(1100)۔عَنِ الحَارِثِ عَن عَلِيٍّ ﷺ فِي ابْنَتَينِ وَ اَبَوَينِ وَ امرَأَةٍ ، قَالَ صَارَ ثُمُنُهَا تِسعاً رَوَاهُ الدَّارقُطنِي [سنن الدار قطنی حديث رقم: ٤٠١٨]۔ اَلحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَهٰذِهِ الْمَسئَلَةُ مَعرُوفَةٌ بِالْمَسئَلَةِ الْمِنبَرِيَّةِ

ترجمہ: حضرت حارث نے حضرت علی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے دو بیٹیوں، ماں باپ اور بیوی کے بارے میں فرمایا: بیوی کا نواں حصہ ہے۔ یہ مسئلہ، مسئلہ منبریہ کے نام سے مشہور ہے۔

بَابُ مِيرَاثِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث

(1102)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَرَدْنَ اَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ يَسْاَلْنَ مِيرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [موطا امام محمد ٣١٩، موطا امام مالك كتاب الكلام باب ما جاء في تركة النبي ﷺ حديث رقم :٢٧، مسلم حديث رقم :٤٥٧٧ ، بخارى حديث رقم:٣٠٩٤ ، ترمذى حديث رقم: ١٦١٠، نسائى حديث رقم:٤١٤٨ ، ابو داؤد حديث رقم:٢٩٦٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم ﷺ کی میراث مانگنے کے لیے بھیجیں۔ انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ: ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ دیں وہ صدقہ ہے۔

اَلتَّائِيدُ مِنَ الرَّوَافِضِ: عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ، اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً وَلَا دِرْهَماً وَلٰكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ مِنْهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ الْكُلَيْنِي فِي اُصُولِ الْكَافِي وَمِثْلَهُ فِي مَقَامٍ آخَرَ مِنَ الْكَافِي عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ [اصول الكافى حديث رقم:٤٧ ، ٥٩]۔

روافض سے تائید:۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء کی میراث دینار اور درہم نہیں ہوتی بلکہ ان کی میراث علم ہوتا ہے جس نے اسے حاصل کیا اس نے وافر حصہ پایا۔

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ [البقرة: ٤٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زکوٰۃ ادا کرو۔ وَ قَالَ اَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ [البقرة: ٢٦٧] اور فرمایا: پاک چیزوں میں سے خرچ کرو جو تم کماتے ہو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین میں سے نکالا ہے۔ وَ قَالَ وَاٰتُوا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ [الانعام: ١٤١] اور فرمایا اس کا حق ادا کرو اس کی کٹائی کے دن۔ وَ قَالَ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ [التوبة: ٣٤] اور فرمایا: جو لوگ سونے اور چاندی کو ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں المناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

(1103)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ، اَنَا كَنْزُكَ، ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الآية رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ١٤٠٣، نسائی حدیث رقم: ٢٤٨٢، موطا مالك كتاب الزكوٰة حديث رقم: ٢٢، مسند احمد حديث رقم: ٨٦٨٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی طرح بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ قیامت کے دن اس کے گلے میں ڈالا جائے گا اور یہ سانپ اسے باچھوں سے پکڑے گا۔ پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ: بخیل لوگ ہرگز خیال نہ کریں کہ، آگے پوری آیت۔

(1104)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَجِبُ فِيْ مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا محمد صفحة ١٧٣، ١٧٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہے جب تک اس پر پورا

سال نہ گزر جائے۔

زَكٰوةُ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْقَرَاطِيْسِ

سونے چاندی اور نوٹوں کی زکوٰۃ

(1105)۔ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ عِشْرِيْنَ مِثْقَالاً مِنَ الذَّهَبِ زَكٰوةٌ ، فَاِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشْرِيْنَ مِثْقَالاً فَفِيْهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِائَتَىْ دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ ، فَاِذَا بَلَغَتِ الْوَرِقُ مِائَتَىْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِىْ كِتَابِ الْاٰثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:۲۹۲]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بیس مثقال سونے سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب سونا بیس مثقال ہو جائے تو اس پر آدھا مثقال زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زیادہ ہو اس پر اسی حساب سے زکوٰۃ لگتی جائے گی اور دو سو درہم سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ پھر جب چاندی دو سو درہم تک پہنچ جائے تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زیادہ ہو اس پر اسی حساب سے زکوٰۃ لگتی جائے گی۔

(1106)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى فَمَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِىْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ رَوَاهُ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شيبة ۱۲/۳]۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ کو لکھا کہ جو دو سو درہم سے زائد ہو تو ہر چالیس درہم پر ایک درہم ہے۔

(1107)۔ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حديث رقم:۲۲۶۳ ، بخاری حديث رقم: ۱۴۰۵، ابو داؤد حديث رقم:۱۵۵۸، ترمذی حديث رقم :۶۲۶ ، نسائی حديث رقم :۲۴۷۵ ، ابن ماجة حديث رقم :۱۷۹۳، سنن الدارمی حديث رقم:۱۶۴۰، مؤطا مالك كتاب الزكوٰة حديث رقم:۲ ، مسند احمد حديث رقم:۱۱۵۷۵، ۱۱۵۷۷، ۱۱۵۸۱،]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ پانچ وسق کھجور سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے

اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم پر زکوۃ نہیں ہے۔

زَكٰوةُ الْاِبِلِ وَ الْغَنَمِ

اونٹوں اور بکریوں کی زکوۃ

(1108)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْبَحْرَيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِىْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ رَسُوْلَهٗ ﷺ ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا ، وَمَنْ سُئِلَ فَوقَهَا فَلَا يُعْطِ ، فِى اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ ، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ ، فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلٰثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ ، فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَ سِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَ سَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذْعَةٌ ، فَاِذَا بَلَغَتْ يَعْنِى سِتًّا وَ سَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ ، فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ ، فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ ، فَفِى كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ، وَفِى كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ ، وَفِى صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِى سَائِمَتِهَا ، اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ ، فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِى كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ ، فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً ، فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِى الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَىْءٌ اِلَّا اَنْ يَشَآءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِى وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِى وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِى نَحْوَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ [بخاری حدیث رقم : ١٤٥٤، ابو داؤد حدیث رقم :١٥٦٧، ترمذی حدیث رقم: ٦٢١ ، ابن ماجۃ حدیث رقم: ١٨٠٥ ، دارمی حدیث رقم:١٦٣٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے جب انہیں بحرین کی طرف بھیجا تو انہیں یہ تحریر لکھ کر دی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ فریضہ زکوٰۃ کا بیان ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے، اور یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے، مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق زکوٰۃ طلب کی جائے اسے چاہیے کہ ادا کرے، اور جس سے اس کی نسبت زیادہ طلب کی جائے وہ ادا نہ کرے۔

چوبیس اونٹ اور اس سے کم ہوں تو ان میں سے ہر پانچ پر ایک بکری دینا لازم ہے، اور جب پچیس سے پینتیس تک ہوں تو ان پر اونٹ کی ایک سالہ بچی ہے، اور جب چھتیس سے پینتالیس تک ہوں تو ان پر اونٹ کی دو سالہ بچی ہے، اور جب چھیالیس سے ساٹھ تک ہوں تو ان پر تین سالہ بچی ہے جو جفتی کے قابل ہو اور جب اکسٹھ سے پچھتر تک ہوں تو چار سالہ اونٹنی ہے، اور جب چھہتر سے نوے تک ہوں تو دو دو سال کے دو بچے ادا کیے جائیں، اور جب اکیانوے سے ایک سو بیس تک ہوں تو تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں جو جفتی کے قابل ہوں، جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس کے بعد دو سال کی مادہ ہے اور ہر پچاس پر تین سال کی مادہ ہے، اور جس کے پاس چار سے کم اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، ہاں جتنی ان کا مالک چاہے، اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ان پر ایک بکری ہے۔

اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں، جو جنگل میں چرتی ہوں تو ان میں چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے، اور ایک سو بیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں، اور دو سو سے تین سو تک تین بکریاں ہیں، جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو پر ایک بکری ہے، جب کسی آدمی کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہو تو ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے، سوائے اس کے کہ ان کا مالک چاہے۔

اور چاندی کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے، اگر کسی کے پاس صرف ایک سو نوے درہم ہوں تو ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں، ہاں جتنی اس کا مالک چاہے۔

زَکٰوۃُ الْبَقَرِ

گائے کی زکوٰۃ

(1109)۔ عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَعَثَ مَعَاذَ بْنَ الْجَبَلَ ﷺ اِلَی الْیَمَنِ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْ کُلِّ ثَلَاثِیْنَ بَقَرَۃً تَبِیْعاً وَمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً ، فَاُتِیَ بِمَا دُوْنَ ذٰلِکَ فَاَبٰی اَنْ یَّاْخُذَ مِنْہُ شَیْئاً حَتّٰی اَرْجِعَ اِلَیْہِ ، فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَبْلَ اَنْ یَقْدَمَ مَعَاذٌ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ وَ قَالَ بِھٰذَا نَاْخُذُ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مِثْلَہٗ [موطا امام محمد صفحۃ ۱۷۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۵۷۶،

ترمذی حدیث رقم:۶۲۳، نسائی حدیث رقم:۲۴۵۰، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۸۰۳، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۶۲۹، ۱۶۳۰]۔ الحدیث صحیح وقال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن میں بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر تیس گائے پر ایک سال کا بچھڑا اور ہر چالیس پر دو سالہ وصول کریں۔ ان کے پاس اس سے کم مال پر زکوٰۃ لائی گئی تو انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا نہیں لوں گا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر پوچھ لوں۔ لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پہنچنے سے پہلے پہلے رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

زَكوٰةُ الزَّرْعِ وَ الْعُشْرُ

زراعت پر زکوٰۃ اور عشر

(1110)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُونُ اَوْ كَانَ عُشْرِيًّا، اَلْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَاَبُودَاوٗد وَالطَّحَاوِي [موطا مالك كتاب الزكوٰة حديث رقم:۳۳، بخاری حدیث رقم:۱۴۸۳، ابو داوٗد حدیث رقم:۱۵۹۶، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۴۵، ترمذی حدیث رقم:۶۳۹، نسائی حدیث رقم:۲۴۸۸، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۸۱۷]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ جو آسمانی پانی پیے یا چشمے کا یا وہ عشری ہو اس میں سے دسواں حصہ ہے اور جو فصل رہٹ کے ذریعہ پانی دی گئی اس میں عشر کا نصف ہے۔

(1111)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ اَخرَجَتِ الْاَرضُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۴۶]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جسے زمین پیدا کرے اس پر زکوٰۃ ہے۔

(1112)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ اَخرَجَتِ الْاَرضُ مِمَّا سَقَتِ السَّمَآءُ اَوْ سُقِيَ سَيحاً الْعُشرُ، وَمَا سُقِيَ بِغَرْبٍ اَوْ دَالِيَةٍ فَفِيهِ نِصفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ مُحَمَّد فِي كِتَابِ الْآثَار [کتاب الآثار حدیث رقم:۳۰۹، جامع المسانید ۱/۴۶۲، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۷۱۹۵]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرمایا ہر وہ چیز جسے زمین آسمانی پانی یا جاری پانی کے ذریعے پیدا کرے اس پر عشر ہے اور جو بڑے ڈول یا چھوٹے ڈول کے ذریعے پلائی گئی اس پر عشر کا نصف ہے۔

(1113)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ اَخَذَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ رَوَاهُ

اِبْنُ مَاجَةَ وَرَوَى اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرمَذِی نَحوَهٗ [ابن ماجة حديث رقم:١٨٢٤، ابو داؤد حديث رقم:١٦٠٢، ترمذی حديث رقم:٦٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ نے شہد میں سے عشر وصول فرمایا۔

زَکوٰةُ الدَّوَابِ الْعَوَامِلِ

کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ

(1114)۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ فِی الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الدَّارقُطنی [سنن الدار قطنی حديث رقم:١٩٢٤]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: محنت کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(1115)۔ وَعَنْ مُحَمَّد قَالَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ عَفَوتُ لِاُمَّتِی عَنْ صَدَقَةِ الْخَيلِ وَالرَّقِيقِ رَوَاهُ مُحَمَّد فِی كِتَابِ الْآثَار و رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ بِلَفظِ تَجَوَّزْتُ [كتاب الآثار حديث رقم:٣٠٥، ابن ماجة حديث رقم:١٨١٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: امام محمد فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کا فرمان پہنچا کہ فرمایا: میں نے اپنی امت کو گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے ایک روایت میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ مروی ہے کہ میں نے درگزر کیا ہے۔

(1116)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسلِمِ فِی عَبدِهٖ وَلَا فِی فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيهِ ثُمَّ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِی وَاللَّفظُ لِمُحَمَّد [بخاری حديث رقم:١٤٦٤، مسلم حديث رقم:٢٢٧٣، ابو داؤد حديث رقم:١٥٩٥، ترمذی حديث رقم:٦٢٨، نسائی حديث رقم:٢٤٦٧، ابن ماجة حديث رقم:١٨١٢، مؤطا مالك من كتاب الزكوٰة حديث رقم:٣٧، مسند احمد حديث رقم:٧٣١٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے ذمے اس کے غلام اور اس کے گھوڑے پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

زَکوٰةُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ الدَّينُ

مقروض کا زکوٰۃ دینا

(1117)۔ عَنِ السَّائِبِ بنِ يَزِيدِ اَنَّ عُثمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُولُ هٰذَا شَهرُ

زَكٰوتِكُمْ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهُ حَتّٰى تَحصُلَ اَموَالُكُمْ فَتُؤَدُّوا مِنهَا الزَّكٰوةَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا محمد صفحة ١٧٢]۔

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ یہ تمہاری زکوٰۃ کا مہینہ ہے جس کے ذمے قرض ہو وہ اپنا قرض ادا کرے حتیٰ کہ تمہارے مال حاصل ہو جائیں۔ اب اس میں سے زکوٰۃ دو۔

(1118)۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيفَةَ اَنَّهُ سَأَلَ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ عَن رَجُلٍ لَهُ مَالٌ وَعَلَيهِ مِثْلُهُ مِنَ الدَّينِ اَعَلَيهِ الزَّكٰوةُ ؟ فَقَالَ لَا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا محمد صفحة ١٧٣]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن خصیفہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سلیمان بن یسار سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے پاس مال بھی ہو اور اس کے ذمے اتنا ہی قرض بھی ہو کیا اس کے ذمے زکوٰۃ ہے؟ فرمایا نہیں۔

زَكٰوةُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالصَّغِيرِ

یتیم اور نابالغ کے مال پر زکوٰۃ

(1119)۔ عَنِ ابْنِ مَسعُودٍ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكٰوةٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم: ٢٩٤ ، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ٦٩٩٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(1120)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يَجِبُ عَلٰى مَالِ الصَّغِيرِ زَكٰوةٌ حَتّٰى تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنى حديث رقم: ١٩٦٢]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چھوٹے (نابالغ) کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے حتیٰ کہ اس پر نماز فرض ہو جائے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کا باب

(1121)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ صَارِخاً بِبَطنِ مَكَّةَ يُنَادِي اَنَّ صَدَقَةَ الفِطرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسلِمٍ رَوَاهُ الحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدرَكِ [مستدرك حاكم حديث رقم: ١٥٢٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے وسط میں منادی کرنے

والے کواعلان کرنے کا حکم دیا کہ صدقۂ فطر حق ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے۔

(1122)۔ وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ ثَعلَبَةَ ﷺ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ قَبلَ يَومِ الفِطرِ بِيَومٍ اَو يَومَينِ ، فَقَالَ اَدُّوا صَاعاً مِنْ بُرٍّ اَو قُمحٍ عَنِ اثنَينِ اَو صَاعاً مِنْ تَمرٍ اَو شَعِيرٍ عَن كُلِّ حُرٍّ وَعَبدٍ رَوَاهُ عَبدُ الرَّزَّاقِ وَاِسنَادُهُ صَحِيحٌ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٥٧٨٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن ثعلبہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو عید الفطر کے ایک یا دو دن پہلے خطاب فرمایا اور فرمایا: گندم میں سے ایک صاع ادا کرو یا ایک قمحہ دو بندوں کی طرف سے ادا کرو یا ایک صاع کھجور یا جو ہر آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کرو۔

بَابُ فَضَائِلِ الصَّدَقَاتِ
صدقات کے فضائل کا باب

(1123)۔ عَن اَبِی هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ، اَنفِقْ يَا ابنَ آدَمَ اُنفِقْ عَلَيكَ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٢٣٠٨ ، بخارى حديث رقم:٤٦٨٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(1124)۔ وَعَن اَبِى اُمَامَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا ابنَ آدَمَ اَنْ تَبذُلَ الفَضلَ خَيرٌ لَكَ وَاَن تُمسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابدَأْ بِمَن تَعُولُ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:٢٣٨٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو امامہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے اگر اپنا بچا ہوا خرچ کردو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر اسے جمع رکھو گے تو تمہارے لیے برا ہوگا اور اپنی ضرورت کی حد تک تمہیں کوئی ملامت نہیں کی جائے گی اور اپنے عیال سے شروع کر۔

(1125)۔ وَعَن اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ رَوَاهُ التِّرمَذِى [ترمذى حديث رقم:٦٦٤]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے

اور موت کی شدت کو دفع کرتا ہے۔

(1126)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِداً جَائِعاً رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:۳۳۶۷]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل صدقہ یہ ہے کہ تم کسی بھوکے پیٹ کو بھر دو۔

(1127)۔ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۱۴۲۶، ۲۷۴۹ ورواہ احمد عن ابی ہریرۃ ﷺ]۔

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو پہلے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد دیا جائے۔

(1128)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ عَلٰى اَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۲۳۲۲، بخاری حدیث رقم:۵۳۵۱، نسائی حدیث رقم:۲۵۴۵، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۶۶۶، مسند احمد حدیث رقم:۲۲۴۱۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان اپنے گھر والوں پر احتساب سے کام لیتے ہوئے خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔

(1129)۔ عَنْ أَسْمَاءَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۲۵۹۱، مسلم حدیث رقم: ۲۳۷۵]۔

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم خرچ کرو اور گن گن کے نہ رکھو، ورنہ اللہ بھی تم کو حساب سے دے گا اور تم جمع نہ کرو، ورنہ اللہ بھی تم سے اپنی عطا روک لے گا۔

(1130)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْاَلَةَ، اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۴۲۹، مسلم حدیث رقم: ۲۳۸۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۶۴۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے صدقہ کا ذکر کیا اور سوال کرنے سے بچنے کا ذکر کیا اور سوال کرنے کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ

سے بہتر ہے، پس اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

(1131)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ رواه البخاری

[البخاری حدیث رقم : ۱٤۱۹، مسلم حدیث رقم : ۲۳۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے پوچھا: یارسول اللہ! کون سے صدقہ کا سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس حال میں صدقہ کرو کہ تم تندرست ہو اور مال کے خواہش مند ہو، تمہیں تنگ دستی کا خطرہ ہو اور خوش حالی کی امید ہو اور صدقہ کرنے میں اتنی تاخیر نہ کرو حتیٰ کہ روح تمارے حلقوم تک پہنچ جائے تو پھر تم اس وقت کہو کہ فلاں کے لیے اتنا ہے اور فلاں کے لیے اتنا ہے حالانکہ اب تو فلاں کے لیے ہو ہی جائے گا۔

(1132)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَدْلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ۱٤۲۳، مسلم حدیث رقم : ۲۳۸۰، الترمذی حدیث رقم : ۲۳۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اسکے سائے کے سوا اور کسی کا سایا نہیں ہوگا۔(۱) عادل حکمران۔(۲) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا۔(۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں معلق رہا۔(۴) وہ دو آدمی جو اللہ کی محبت میں اکٹھے ہوئے اور اس کی محبت میں الگ ہوئے۔(۵) وہ آدمی جس کو ایک مقتدر اور حسین وجمیل عورت نے گناہ کی دعوت دی، تو اس نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔(۶) وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ دیا حتیٰ کہ اسکے بائیں ہاتھ کو پتا نہیں چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔(۷) جس شخص نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا حتیٰ کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہے۔

(1133)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ: صَدَقَةٌ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم:

۲۷۰۷ ، مسلم حدیث رقم : ۲۳۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جس روز سورج طلوع ہوتا ہے، لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے، (اور فرمایا) دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا بھی صدقہ ہے۔

(1134)۔ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷛ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ۶۰۲۳ ، مسلم حدیث رقم : ۲۳۴۹]۔

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سہی، جسے یہ بھی نہ ملے تو میٹھا بول سہی۔

(1135)۔ وَعَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِی [مؤطا مالك كتاب صفة النبی ﷺ حدیث رقم :۸ ، مسند احمد حدیث رقم :۲۷۵۱۸ ، ابو داؤد حدیث رقم:۱۶۶۷ ، ترمذی حدیث رقم: ۶۶۵ ، نسائی حدیث رقم:۲۵۶۵]۔ قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت اُم بجید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سائل کو کچھ نہ کچھ دے دو خواہ روٹی کا جلا ہوا ٹکڑا ہی سہی۔

(1136)۔ وَعَنْ حَبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ فَاِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۳۷]۔

ترجمہ: حضرت حبشی بن جنادہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے غربت کے بغیر سوال کیا وہ آگ کھا رہا ہے۔

(1137)۔ عَنْ أَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِی حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ رواه ابو داؤد [ابو داؤد حدیث رقم : ۲۸۶۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی اپنی صحت مند زندگی کے دوران ایک درہم کا صدقہ کرتا ہے تو یہ موت کے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

(1138)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِی فِيْهِ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ كَخْ كَخْ لِيَطْرَحَهَا ، ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۴۷۳ ، بخاری حدیث رقم:۱۴۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑ لی اور اسے اپنے منہ میں رکھ لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کخ کخ تا کہ وہ اسے پھینک دیں۔ فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے؟

(1139)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۲۵۸۵، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۳۶، ترمذی حدیث رقم:۱۹۵۳]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس میں سے کھاتے تھے۔

كِتَابُ الصِّيَام

روزوں کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ [البقرة: ۱۸۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں۔ وَقَالَ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ [البقرة: ۱۸۵] اور فرمایا: تم میں سے جو بھی اس مہینے کو پائے اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے۔ وَقَالَ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ [البقرة:۱۸۴] اور فرمایا: پس جو تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرے۔

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند دیکھنے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاس [البقرة:۱۸۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب! لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرما دیجیے یہ لوگوں کے لیے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔

(1140)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَافْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۲۵۱۶، بخاری حدیث رقم:۱۹۰۹، نسائی حدیث رقم:۲۱۲۴، مسند احمد حدیث رقم:۲۰۴۵۶، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۶۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند کو دیکھ کر روزے ختم کرو۔ اگر مطلع صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

(1141)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَانَكْتُبُ وَلَا نَحْسَبُ ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ، ثُمَّ قَالَ ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِينَ يَعْنِي مَرَّةً تِسْعاً وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم :٢٥١١ ، بخاری حدیث رقم :١٩١٣، ابو داؤد حدیث رقم :٢٣١٩ ، نسائی حدیث رقم:٢١٤١ ، مسند احمد حديث رقم:٦٠٤٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سیدھے سادے اُمی لوگ ہیں، ہم نہ لکھتے ہیں اور نہ تخمینے لگاتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مہینہ دس جمع دس جمع نو کا ہوتا ہے، تیسری بار آپ ﷺ نے ایک انگلی بند کر لی۔ پھر فرمایا کبھی مہینہ دس جمع دس جمع دس یعنی پورے تیس دن کا ہوتا ہے۔ یعنی ایک مرتبہ انتیس اور ایک مرتبہ تیس۔

(1142)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس ﷺ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ ، فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَصُومُوا غَداً رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو اداود حديث رقم:٢٣٤٠ ، ترمذی حديث رقم:٦٩١ ، نسائی حديث رقم :٢١١٣ ، ابن ماجة حديث رقم:١٦٥٢، سنن الدارمی حديث رقم :١٦٩٨]۔ صححه الحاكم ووافقه الذهبی واعله الترمذی للارسال والارسال لا يضرنا

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہنے لگا میں نے چاند دیکھا ہے یعنی رمضان کا چاند۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کیا تم محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اے بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔

(1143)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَرَآءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حديث

رقم:۲۳٤۲ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۱٦۹۷]۔ اسناده صحیح علیٰ شرط مسلم

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے ایک دوسرے کو چاند دکھایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

بَابُ فَضَائِلِ رَمَضَانَ

رمضان کے فضائل کا باب

(1144)۔عَن اَبِی هُرَیرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَت اَبوَابُ الجَنَّةِ وَغُلِّقَت اَبوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلسِلَتِ الشَّیٰطِینُ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲٤۹۵ ، بخاری حدیث رقم:۳۲۷۷ ، نسائی حدیث رقم:۲۰۹۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(1145)۔ وَعَن سَهلِ بنِ سَعد ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی الجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبوَابٍ مِنهَا بَابٌ یُسَمّیٰ الرَّیَّانُ لَایَدخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُونَ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۷۱۰ ، بخاری حدیث رقم:۳۲۵۷ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱٦٤۰]۔

ترجمہ: حضرت سہل ابنِ سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے، اس دروازے میں سے صرف روزے دار گزریں گے۔

(1146)۔ وَعَن اَبِی هُرَیرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن صَامَ رَمَضَانَ اِیمَاناً وَاحتِسَاباً غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهٖ ، وَمَن قَامَ رَمَضَانَ اِیمَاناً وَاحتِسَاباً غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِن ذَنبِهٖ ، وَمَن قَامَ لَیلَةَ القَدرِ اِیمَاناً وَاحتِسَاباً غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهٖ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۷۸۱ ، بخاری حدیث رقم:۱۹۰۱، ترمذی حدیث رقم:٦۸۳ ، سنن النسائی حدیث رقم:۲۲۰۲ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱٦٤۱، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۷۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ اور جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا

محاسبہ کرتے ہوئے رمضان شریف میں قیام کیا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے گئے اور جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر میں قیام کیا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

(1147)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابنِ آدَمَ يُضَاعَفُ ، اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبعِمِائَةِ ضِعفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّومَ ، فَاِنَّهُ لِي وَاَنَا اَجزِي بِهٖ يَدَعُ شَهوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِن اَجلِي، لِلصَّائِمِ فَرحَتَانِ ، فَرحَةٌ عِندَ فِطرِهٖ وَفَرحَةٌ عِندَ لِقَاءِ رَبِّهٖ ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطيَبُ عِندَ اللّٰهِ مِن رِيحِ المِسكِ ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا كَانَ يَومُ صَومِ اَحَدِكُم فَلَا يَرفُثُ وَلَا يَصخَبُ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَو قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّي امرُءٌ صَائِمٌ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٧٠٦ ، بخاری حديث رقم:١٩٠٤ ، ابن ماجة حديث رقم:١٦٣٨، سنن الدارمی حدیث رقم:١٧٧٥، مسند احمد حديث رقم:٧٦٢٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر نیک عمل دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سوائے روزے کے۔ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ بندہ میری خاطر خواہشات اور کھانا ترک کر دیتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ برائی کرے اور نہ چیخے، اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا جھگڑا کرے تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

(1148)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهٗ أَوْ شَاتَمَهٗ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِي الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا رواه البخاری [البخاری حديث رقم : ١٨٩٤ ، مسلم حديث رقم : ٢٧٠٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزے ڈھال ہیں، پس کوئی شخص (روزے میں) فحش بات نہ کرے اور جہالت کی بات نہ کرے، اگر کوئی شخص اس سے جنگ کرے یا اس کو گالی دے تو اس کو دو مرتبہ کہنا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو ضرور اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے، وہ اپنے کھانے اور اپنے پینے کو اور اپنے نفس کے تقاضوں

کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گا اور نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے۔

(1149)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ ، فَيَأْتِيهِ جِبْرِيلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦٠٠٩ ، بخاری حديث رقم:١٩٠٢ ، نسائی حديث رقم:٢٠٩٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیکی کے معاملے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ ﷺ رمضان شریف میں اور بھی زیادہ سخاوت فرماتے حتیٰ کہ رمضان گزر جاتا۔ آپ کے پاس جبریل آتے تھے اور آپ کو قرآن دہرواتے تھے۔ جب جبریل کی آپ ﷺ سے ملاقات ہوجاتی تو رسول اللہ ﷺ سخاوت میں طوفانی ہواؤں سے بھی بڑھ جاتے۔

(1150)۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيرٍ وَاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [شعب الايمان للبيهقی حديث رقم:٣٦٢٩]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ہر قیدی کو آزاد کردیتے اور ہر سائل کو عطا کرتے تھے۔

بَابُ اَحْكَامِ الصِّيَام

روزوں کے احکام کا باب

(1151)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:١٩٠٣، ٦٠٥٧، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٦٢ ، ابن ماجة حديث رقم:١٦٨٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بری بات اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا، اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔

(1152)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَاءَ ، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی

حدیث رقم:۲۷۲۲]۔ اسنادہ جید

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں پیاس کے سواء کچھ نہیں ملتا اور کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں رات جاگنے کے سواء کچھ نہیں ملتا۔

(1153)۔ وَعَن عَامِرِ بنِ رَبِیعَةَ ﷺ قَالَ رَأَیتُ النَّبِیَّ ﷺ مَا لَا اُحصِی یَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالتِّرمَذِی [ابو داؤد حدیث رقم:۲۳٦٤، ترمذی حدیث رقم:۷۲۵]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عامر بن ربیعہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے بے حساب مرتبہ نبی کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔

(1154)۔ وَعَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِکتَحَلَ وَهُوَ صَائِمٌ رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَابنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۱٦۷۸، ابو داؤد حدیث رقم:۲۳۷۸ عن انس ﷺ]۔ صحیح ولہ شواهد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے روزے کی حالت میں سرمہ لگایا۔

(1155)۔ وَعَنهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَملَکَکُم لِاَربِهٖ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۵۷٦، بخاری حدیث رقم:۱٦۲۷، ابو داؤد حدیث رقم:۲۳۸۲، ترمذی حدیث رقم:۷۲۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں ازواجِ مطہرات کا بوسہ بھی لیتے تھے اور چھو بھی لیتے تھے اور تم لوگوں سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے۔

(1156)۔ وَعَن بَعضِ اَصحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ رَأَیتُ النَّبِیَّ ﷺ بِالعَرجِ یَصُبُّ عَلٰی رَأسِهِ المَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ العَطَشِ اَو مِنَ الحَرِّ رَوَاهُ مَالِك وَاَبُودَاوُد [موطا مالك کتاب الصیام باب ما جاء فی الصیام فی السفر حدیث رقم:۲۲، ابو داؤد حدیث رقم:۲۳٦۵، مسند احمد حدیث رقم:۱۵۹۰۹، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳٦۰]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عرج کے مقام پر دیکھا، آپ ﷺ روزے کی حالت میں تھے اور پیاس اور گرمی کی وجہ سے اپنے سر مبارک پر پانی ڈال رہے تھے۔

(1157)۔ وَعَن اَبِی هُرَیرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن نَسِیَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَکَلَ اَو شَرِبَ فَلیُتِمَّ صَومَهُ فَاِنَّمَا اَطعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۷۱٦،

بخاری حدیث رقم:۱۹۳۳-۶۶۶۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے روزے کی حالت میں بھول کر کھالیا یا پی لیا وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔ بے شک اللہ نے اسے کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

(1158)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِالْفِطْرِ فِی السَّفَرِ التَّیْسِیرَ عَلَیْکُمْ ، فَمَنْ یَسَّرَ عَلَیْهِ الصِّیَامُ فَلْیَصِمْ وَمَن یَسَّرَ عَلَیْهِ الْفِطْرُ فَلْیُفْطِرْ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزے کی رخصت دے کر تم لوگوں پر آسانی کرنا چاہی ہے۔ جس کے لیے روزہ رکھنا آسان ہو وہ روزہ رکھے اور جس پر روزہ چھوڑنا آسان ہو وہ روزہ چھوڑ دے۔

(1159)۔ وَعَنْ مُعَاذَةَ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِی الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِی الصَّلٰوۃَ ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کَانَ یُصِیبُنَا ذٰلِکَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوۃِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۷۶۱، ۷۶۳]۔

ترجمہ: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حیض والی عورت کا معاملہ کیسا ہے، وہ روزے کی قضاء کرتی ہے اور نماز کی قضاء نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم پر یہ حالت آتی تھی، ہمیں روزے کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

(1160)۔ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَکْتُ قَالَ مَا لَکَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَی امْرَأَتِی وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِیعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّینَ مِسْکِینًا قَالَ لَا قَالَ فَمَکَثَ النَّبِیُّ ﷺ فَبَیْنَا نَحْنُ عَلَی ذٰلِکَ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِیهَا تَمْرٌ ، قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰی اَفْقَرَ مِنِّی یَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا یُرِیدُ الْحَرَّتَیْنِ اَهْلُ بَیْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَیْتِی فَضَحِکَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُهُ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَکَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ۱۹۳۶ ، مسلم حدیث رقم : ۲۵۹۵ ، ابو داؤد حدیث رقم : ۲۳۹۰، الترمذی حدیث رقم : ۷۲۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا، آپ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: میں روزہ میں اپنی بیوی پر واقع ہوگیا، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس غلام ہے جس کو تم آزاد کرو؟ اس نے کہا: نہیں! آپ نے پوچھا: کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! آپ نے پوچھا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! حضرت ابو ہریرہ نے کہا: پھر نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے، ہم لوگ اسی طرح بیٹھے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کھجور کی چھال کا بنا ہوا بڑا تھیلا آیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے پوچھا: وہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا: یہ کھجوریں لو اور ان کو صدقہ کردو، اس شخص نے کہا: کیا مجھ سے بھی زیادہ ضرورت مند پر؟ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم ان دو پتھریلے کناروں کے درمیان اس کی مراد مدینہ کے دو کنارے تھے، میرے گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی گھر والا نہیں ہے۔ تب نبی کریم ﷺ ہنسے حتیٰ کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہوگئیں پھر آپ نے فرمایا: تم یہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

(1161)۔ وَ زَادَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ رواه ابو داؤد [ابوداؤد حدیث رقم: ۲۳۹۱]۔

ترجمہ: حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: یہ انہی ایک صحابی کے لیے خصوصی رخصت تھی، آج اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو اس کے لیے کفارہ دیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوگا۔

اِبتِدَآءُ وَقتِ الْاِفطَارِ ، وَهُوَ اَوَّلُ زَمَانٍ بَعدَ غَيبُوبَةِ جَرمِ الشَّمسِ

افطار کے وقت کی ابتداء، اور وہ سورج کا جرثومہ غائب ہوجانے کے بعد پہلا وقت ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ [البقرة:۱۸۷] (اَلْغَايَتُ لَيسَت بِدَاخِلَةٍ تَحتَ الْمُغَيَّا فَلَا يَجِبُ اِمسَاكُ جُزءٍ مِنَ اللَّيلِ كَمَا فِي فَتحِ الْبَارِيُ وَ عُمْدَةِ الْقَارِيُ وَهٰذَا مِمَّا اتَّفَقُوا عَلَيهِ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر رات تک روزے مکمل کرو (فتح الباری اور عمدۃ القاری میں ہے کہ رات کی غایت دن کے مغیا میں شامل نہیں لہٰذا رات کا کوئی جزء روزے کا حصہ نہ بنے گا۔ اس پر سب کا اتفاق ہے)۔

(1162)۔ اَفطَرَ اَبُو سَعِيدِ الْخُدرِيُّ حِينَ غَابَ قُرصُ الشَّمسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری

كتاب الصوم ، باب متىٰ يحل فطر الصائم صفحة ٣٨٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ اس وقت روزہ کھول دیتے تھے جب سورج کی ٹکیہ غائب ہوتی تھی۔

(1163)۔ وَعَنْ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتْ اَوْ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَالتِّرْمِذِی وَاَبُو دَاوٗد وَالدَّارِمِی [مسلم حدیث رقم :٢٥٥٨ ، بخاری حدیث رقم :١٩٥٤، ابو داؤد حدیث رقم:٢٣٥١، ترمذی حدیث رقم:٦٩٨ ، سنن الدارمی حدیث رقم:١٧٠٦]۔

ترجمہ: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اُدھر سے رات آجائے اور اُدھر سے دن پیٹھ پھیرے اور سورج غروب ہو جائے یا غائب ہو جائے تو روزے دار کا روزہ کھل گیا۔

(1164)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بنِ اَبِی اَوفٰی قَالَ سِرنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ صَائِمٌ ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ اِنزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ لَو اَمْسَیتَ ، قَالَ اِنزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنَّ عَلَیکَ نَھَاراً ، قَالَ اِنزِلْ فَاجدَحْ لَنَا ، قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ ، ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَیتُمُ اللَّیلَ اَقبَلَ مِن ھٰھُنَا فَقَدْ اَفطَرَ الصَّائِمُ وَاَشَارَ بِاِصبَعِہٖ قِبَلَ الْمَشرِقِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ٢٥٦٠ ، بخاری حدیث رقم:١٩٥٦، ابو داؤد حدیث رقم:٢٣٥٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا اور آپ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا سواری سے اتر اور ہمارے لیے ستو گھول۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تھوڑا انتظار بہتر ہے۔ فرمایا: اتر کر ستو گھول۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابھی دن ہے۔ فرمایا: اتر کر ستو گھول۔ وہ اترے اور ستو گھولے۔ پھر فرمایا جب تم دیکھو کہ اُدھر سے رات آگئی تو روزے دار کا روزہ کھل گیا اور اپنی انگلی مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

(1165)۔ وَعَنْ سَھْلِ بنِ سَعْدٍؓ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا کَانَ صَائِماً اَمَرَ رَجُلاً فَاَوفٰی عَلٰی نَشزٍ فَاِذَا قَالَ قَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ اَفْطَرَ رَوَاهُ الحَاکِمِ فِی الْمُسْتَدرَک [مستدرک حاکم حدیث رقم:١٦١٦]۔ صحیح وافقه الذھبی

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعدؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب روزہ رکھتے تو ایک آدمی کو حکم دیتے، وہ بلندی پر

چڑھ جاتا۔ جب وہ کہتا کہ ابھی سورج غائب ہوگیا تو آپ ﷺ روزہ کھول دیتے۔

(1166)۔ وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ يَتَرَصَّدُ غُرُوبَ الشَّمسِ بِتَمرَةٍ ، فَلَمَّا تَوَارَتْ اَلقَاهَا فِي فِيهِ رَوَاهُ الإمَامُ الشَّعرَانِي فِي كَشفِ الغُمَّةِ [كشف الغمه صفحة ٢٤١]۔ ذكرته تائيداً للحديث السابق

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں دیکھا۔ آپ ﷺ ہاتھ میں کھجور لے کر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے۔ جیسے ہی سورج چھپ جاتا آپ ﷺ کھجور منہ میں ڈال لیتے۔

سِرَيَانُ وَقتِ الإفطَارِ اِلٰى قُبَيلِ اشتِبَاكِ النُّجُومِ

افطار کا وقت ستارے نکلنے سے پہلے پہلے تک جاری رہتا ہے

(1167)۔ عَن اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفطِرُ قَبلَ اَن يُصَلِّيَ رَوَاهُ التِّرمَذِي وَاَبو داؤد [ترمذی حديث رقم:٦٩٦ ، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٥٦ ، مسند احمد حديث رقم:١٢٦٨٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز سے پہلے افطار فرمایا کرتے تھے۔

(1168)۔ وَعَن حُمَيدِ بنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عَوفٍ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ وَعُثمَانَ بنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا كَانَا يُصَلِّيَانِ المَغرِبَ حِينَ يَنظُرَانِ اللَّيلَ الاَسوَدَ قَبلَ اَن يُفطِرَا ، ثُمَّ يُفطِرَانِ بَعدَ الصَّلوٰةِ فِي رَمَضَانَ رَوَاهُ مُحَمَّد وَ مَالِك [موطا الامام محمد صفحة ١٨٨، موطا مالك كتاب الصيام باب ما جاء في تعجيل الفطر حديث رقم:٨]۔

ترجمہ: حضرت حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ عمر ابنِ خطاب اور عثمان ابنِ عفان رضی اللہ عنہما رمضان شریف میں روزہ کھولنے سے پہلے جب کالی رات دیکھ لیتے تو مغرب کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر نماز کے بعد افطار کرتے تھے۔

(1169)۔ وَ قَالَ مُحَمَّد عَلَيهِ الرَّحمَةُ هٰذَا كُلُّهُ وَاسِعٌ فَمَن شَاءَ اَفطَرَ قَبلَ الصَّلوٰةِ وَمَن شَاءَ اَفطَرَ بَعدَهَا وَكُلُّ ذٰلِكَ لَا بَأسَ بِهِ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا محمد صفحة ١٨٨]۔

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ وقت وسیع ہے، جس کا جی چاہے نماز سے پہلے روزہ کھولے اور جس کا

جی چاہے نماز کے بعد روزہ کھولے، اس سارے وقت میں کوئی خرابی نہیں۔

اِسْتِحبَابُ تَعجِيلِ الْإِفْطَارِ

افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے

(1170)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَالتِّرمَذِي وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [موطا الامام محمد صفحة ۱۸۸، موطا مالك كتاب الصيام باب ما جاء في تعجيل الفطر حديث رقم:٦ ، مسلم حديث رقم:٢٥٥٤ ، بخارى حديث رقم:١٩٥٧، ترمذى حديث رقم:٦٩٩ ، ابن ماجة حديث رقم:١٦٩٧، سنن الدارمي حديث رقم:١٧٠٥، مسند احمد حديث رقم:٢٢٩٣٦]۔

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پہ قائم رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

(1171)۔ وَ قَالَ مُحَمَّد عَلَيهِ الرَّحمَةُ تَعجِيلُ الإفطَارِ وَصَلوٰةِ المَغرِبِ اَفضَلُ مِنْ تَاخِيرِهِمَا وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ عَلَيهِ الرَّحْمَةُ وَالعَامَّةِ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا الامام محمد صفحة ۱۸۸]۔

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ افطار اور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا ان میں تاخیر کرنے سے بہتر ہے۔ یہی امام ابو حنیفہ اور عام علماء کا قول ہے۔

(1172)۔ وَعَنْ اَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلىٰ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ ، رَجُلَانِ مِنْ اَصحَابِ مُحَمَّد ﷺ كِلاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيرِ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغرِبَ وَالْإِفطَارَ ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغرِبَ وَالْإِفطَارَ ، فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغرِبَ وَالْإِفطَارَ ؟ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصنَعُ ، وَزَادَ الرَّاوِي وَالْآخَرُ اَبُو مُوسٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢٥٥٦ ، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٥٤ ، ترمذى حديث رقم:٧٠٢ ، نسائى حديث رقم:٢١٦١، مسند احمد حديث رقم:٢٤٢٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو عطیہ فرماتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے۔ مسروق نے ان سے عرض کیا، محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ایسے ہیں جو نیکی میں کمی نہیں کر سکتے جبکہ اُن میں سے ایک نماز

مغرب اور افطار میں جلدی کرتا ہے جبکہ دوسرا نمازِ مغرب اور افطار میں تاخیر کرتا ہے۔ فرمایا نمازِ مغرب اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ ہم نے عرض کیا عبداللہ۔ فرمایا نبی کریم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ حدیث کے راوی فرماتے ہیں کہ دوسرے صحابی کا نام ابو موسیٰ ہے۔

اَلتَّغْلِيظُ عَلىٰ مَنْ اَفْطَرَ قَبْلَ غَيْبُوبَتِ الشَّمْسِ كُلِّهَا

اُس شخص پر سختی جس نے پورا سورج غائب ہونے سے پہلے افطار کر دیا

(1173)۔ وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِی رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعَیَّ فَاَتَيَا بِی جَبَلاً وَعْراً ، فَقَالَا لِی اِصْعَد ، فَقُلْتُ اِنِّی لَا اُطِيقُهُ ، فَقَالَا اِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ ، فَصَعِدْتُ حَتّٰی اِذَا كُنْتُ فِی سَوَآءِ الْجَبَلِ ، اِذَا اَنَا بِاَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ ، فَقُلْتُ مَاهٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالُوا هٰذَا عُوَاءُ اَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی ، فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيبِهِمْ مُشَقَّقَةً اَشْدَاقُهُمْ تَسِيلُ اَشْدَاقُهُمْ دَماً ، قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِی [مستدرك حاكم حديث رقم: ١٦٠٠، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٢١٦/٤]۔ صحيح وافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت ابو اُمامہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل پہاڑ پر لے گئے۔ مجھے کہنے لگے اوپر چڑھیں۔ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے چڑھنا آسان بنا دیں گے۔ میں اوپر چڑھ گیا حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن میں جا پہنچا۔ وہاں شدید آوازیں آ رہی تھیں۔ میں نے کہا یہ کیسی آوازیں ہیں؟ انہوں نے کہا یہ جہنمیوں کی چیخ پکار ہے۔ پھر مجھے آگے لے جایا گیا۔ وہاں کچھ لوگ تھے جنہیں ایڑی کے اوپر والے پٹھے سے باندھ کر لٹکایا گیا تھا، ان کی باچھیں چیر دی گئی تھیں، ان کی باچھوں سے خون جاری تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ ایک نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے پہلے روزہ افطار کر دیتے ہیں۔

دُعَآءُ الْاِفْطَارِ

افطار کی دعا

(1174)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زَهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی لَكَ

صُمتُ وَعَلیٰ رِزقِكَ اَفطَرتُ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد مُرسَلاً [ابو داؤد حديث رقم:۲۳۵۸]۔

ترجمہ: حضرت معاذ ابنِ زہرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے: اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

نفلی روزوں کا باب

(1175)۔ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفطِرُ، وَيُفطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ، وَمَا رَاَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِستَكمَلَ صِيَامَ شَهرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيتُهٗ فِي شَهرٍ اَكثَرَ مِنهُ صِيَاماً فِي شَعبَانَ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي [مسلم حديث رقم:۲۷۲۱، بخاری حديث رقم:۱۹۶۹، ابو داؤد حديث رقم:۲۴۳۴، ابن ماجة حديث رقم:۱۷۱۰، مسند احمد حديث رقم:۲۴۸۱۱، نسائی حديث رقم:۲۳۵۱]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نفلی روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ کبھی روزے نہیں چھوڑیں گے۔ اور کبھی آپ نفلی روزے چھوڑ دیتے تھے حتیٰ کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ کبھی روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں سوائے رمضان کے۔ اور میں نے کسی مہینے میں آپ کو شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(1176)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفطِرُ اَيَّامَ البِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا فِي سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حديث رقم:۲۳۴۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایامِ بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ) کے روزے کبھی نہیں چھوڑتے تھے، نہ حضر میں اور نہ ہی سفر میں۔

(1177)۔ وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ ﷺ قَالَ قَلَّمَا رَاَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُفطِرُ يَومَ الجُمُعَةِ رَوَاهُ اِبنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرمَذِي [ابن ماجة حديث رقم:۱۷۲۵، ترمذی حديث رقم:۷۴۲]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کا روزہ چھوڑتے ہوئے بہت کم دیکھا ہے۔

(1178)۔ وَعَنْ اَبِی اَیُّوبَ الْاَنصَارِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَن صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِن شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّھرِ رَوَاہُ مُسلِم وَاَبُو دَاوٗد وَالتِّرمَذِی وَابنُ مَاجَۃ [مسلم حدیث رقم :۲۷۵۸ ، ابو داؤد حدیث رقم:۲۴۳۳، ترمذی حدیث رقم :۷۵۹ ، ابن ماجۃ حدیث رقم :۱۷۱۶، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۷٦۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے فوراً بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے صائم الدھر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے والے)۔

(1179)۔ وَعَنْ اَبِی قَتَادَۃَ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ صَومِ الْاِثْنَینِ ، فَقَالَ فِیہِ وُلِدتُّ وَفِیہِ أُنزِلَ عَلَیَّ رَوَاہُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم: ۲۷۵۰ ، مسند احمد حدیث رقم:۲۲٦۰۲، ۲۲٦۱۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس دن پیدا ہوا تھا اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا تھا۔

(1180)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَدِمَ المَدِینَۃَ فَوَجَدَ الیَھُودَ صِیَامًا یَومَ عَاشُورَآءَ فَقَالَ لَھُم رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَا ھٰذَا الیَومُ الَّذِی تَصُومُونَہٗ ؟ فَقَالُوا ھٰذَا یَومٌ عَظِیمٌ اَنجَی اللّٰہُ فِیہِ مُوسٰی وَقَومَہٗ وَغَرَّقَ فِرعَونَ وَقَومَہٗ فَصَامَہٗ مُوسٰی شُکرًا فَنَحنُ نَصُومُہٗ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَنَحنُ اَحَقُّ وَاَولٰی بِمُوسٰی مِنکُم ، فَصَامَہٗ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ رَوَاہُ مُسلِم وَ اَبُو دَاوٗد وَابنُ مَاجَۃَ [مسلم حدیث رقم:۲٦۵٦ ، ابو داؤد حدیث رقم:۲۴۴۴ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۷۳۴، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۷٦۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو دسویں محرم کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا یہ کیسا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ نے موسیٰ اور اس کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا۔ موسیٰ نے اس دن شکرانے کا روزہ رکھا۔ لہٰذا ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم موسیٰ کے تم سے زیادہ حق دار اور قریبی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(1181)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی صَومِ عَاشُورَآءَ ، صُومُوہُ وَصُومُو

قَبْلَهُ اَوبَعدَهُ يَوماً وَلَا تَتَشَبَّهُوا بِاليَهُودِ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانى الآثار للطحاوى ١/٣٦٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ نبی کریم ﷺ سے دسویں محرم کے روزے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس دن روزہ رکھواور اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی ایک روزہ ساتھ ملاؤ اور یہودیوں سے مشابہت مت کرو۔

(1182)۔ وَعَن اَبِى هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ شَئٍ زَكوٰةٌ وَزَكوٰةُ الجَسَدِ الصَّومُ رَوَاهُ اِبنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ١٧٤٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

بَابُ لَيلَةِ القَدرِ

لیلۃ القدر کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيلَةُ القَدرِ خَيرٌ مِّنْ اَلفِ شَهرٍ [القدر: ٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(1183)۔ عَن عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجتَهِدُ فِى العَشرِ الاَوَاخِرِ مَا لَا يَجتَهِدُ فِى غَيرِهِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم: ٢٧٨٨ ، ابن ماجة حديث رقم: ١٧٦٧، مسند احمد حديث رقم: ٢٤٥٨٢، ترمذى حديث رقم: ٧٩٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری دس دنوں میں وہ مجاہدہ کرتے تھے جو ان کے علاوہ دنوں میں نہیں کرتے تھے۔

(1184)۔ وَعَنهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ العَشرَ شَدَّ مِيزَرَهُ وَاَحيَا لَيلَهُ وَاَيقَظَ اَهلَهُ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِى [مسلم حديث رقم: ٢٧٨٧، بخارى حديث رقم: ٢٠٢٤ ، نسائى حديث رقم: ١٦٣٩، ابن ماجة حديث رقم: ١٧٦٨، مسند احمد حديث رقم: ٢٤١٨٦ ، ابو داؤد حديث رقم: ١٣٧٦]۔

ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنا تہبند کس لیتے، راتوں کو جاگتے اور گھر والوں کو جگاتے تھے۔

(1185)۔ وَعَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَسمَعُ عَن لَيلَةِ

ـلدرِ ، فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:١٣٨٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا۔ میں ـن رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

(1186)۔ وَعَنْ عُروَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَحَرُّوا لَيلَةَ القَدرِ فِي العَشرِ الْاَوَاخِرِ مِن ـضَانَ رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك كتاب الاعتكاف ، باب ما جاء فى ليلة القدر حديث رقم:١٠]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عروہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں میں ـلاش کرو۔

(1187)۔ وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِك ﷺ قَالَ خَرَجَ عَلَينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّي اُرِيتُ ـهٰذِهِ اللَّيلَةَ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى تَلَاحَى الرَّجُلَانِ فَرُفِعَتْ فَالتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَ السَّابِعَةِ الخَامِسَةِ رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك كتاب الاعتكاف ، باب ما جاء فى ليلة القدر حديث رقم:١٣]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ـفرمایا: مجھے رمضان کی یہ رات دکھائی گئی حتیٰ کہ دو آدمی آپس میں جھگڑ پڑے تو یہ رات بھلا دی گئی۔ اسے نویں، ساتویں ـاور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِى الْمَسَاجِدِ

[البقرة:١٨٧] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم مسجد میں معتکف ہو تو عورتوں سے مباشرت نہ کرو۔

(1188)۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ لَا اِعتِكَافَ اِلَّا فِي مَسجِدِ جَمَاعَةٍ رَوَاهُ ابنُ اَبِي شَيبَةَ ـوَعَبدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لابن ابى شيبة ٥٠٣/٢ ، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٨٠٠٩]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ باجماعت نماز والی مسجد کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔

(1189)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعتَكِفُ الْاَوَاخِرَ مِن رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ، ثُمَّ اعتَكَفَ اَزوَاجُهُ مِن بَعدِهِ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٧٨٤، بخارى

حدیث رقم:٢٠٢٦ ، ابو داؤد حدیث رقم:٢٤٦٢ ، ترمذی حدیث رقم: ٧٩٠، مسند احمد حدیث رقم:٢٤٦٦٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری دنوں میں اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج نے اعتکاف کیا۔

(1190)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيَجْرِيْ لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٧٨١]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کی نیکیاں اس طرح جاری رہتی ہیں جیسے تمام نیک اعمال کا کرنے والا ہو۔

(1191)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَوْ يُوضَعُ لَهٗ سَرِيْرُهٗ وَرَآءَ اُسْتُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٧٧٤]۔ حسن لطرقه

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو آپ ﷺ کے لیے بچھونا بچھایا جاتا اور آپ ﷺ کا بستر استوانہ توبہ (توبہ کے ستون) کے پیچھے لگایا جاتا تھا۔

(1192)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْاٰنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ، وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٤٩٩٨ ، ابو داؤد حدیث رقم:٢٤٦٦ ، ابن ماجة حديث رقم:١٧٦٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر سال نبی کریم ﷺ کو ایک مرتبہ قرآن دہروایا جاتا تھا۔ مگر جس سال آپ ﷺ کا وصال ہوا، دو مرتبہ دہروایا گیا۔ آپ ﷺ ہر سال دس دن اعتکاف کرتے تھے مگر جس سال آپ ﷺ کا وصال شریف ہوا آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(1193)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم :٨٠٣ ، ابو داؤد حدیث رقم:٢٤٦٣ ، ابن ماجة حديث رقم :١٧٧٠ وروراه ابو داؤد وابن ماجة عن أبي بن كعب ﷺ]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔ ایک سال

آپ ﷺ نے اعتکاف نہیں فرمایا۔ جب اگلا سال آیا تو بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(1194)۔ وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت، اَلسُّنَّةُ عَلَى المُعتَكِفِ اَن لَا يَعُودَ مَرِيضاً، وَلَا يَشهَدَ جَنَازَةً، وَلَا يَمَسَّ المَرأَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا، وَلَا يَخرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنهُ، وَلَا اِعتِكَافَ اِلَّا بِصَومٍ، وَلَا اِعتِكَافَ اِلَّا فِي مَسجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُودَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم:۲۴۷۳]۔ اسناده جيد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: معتکف کے لیے سنت یہ ہے کہ مریض کی عیادت نہ کرے، کسی کا جنازہ نہ پڑھے، بیوی کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے، مسجد سے ضروری حاجت کے بغیر باہر نہ نکلے، روزے کے بغیر کوئی اعتکاف نہیں اور اعتکاف صرف جماعت والی مسجد میں ہوتا ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ الْقُرآنِ وَ اَهلِهٖ

قرآن اور اہل قرآن کے فضائل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَآ اَيُّهَا النَّاسُ قَد جَآءَتكُم مَّوعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُم وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَّرَحمَةٌ لِّلمُؤمِنِينَ [یونس: ۵۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور سینے کی بیماریوں کی شفا اور ہدایت اور مومنوں کے لیے رحمت آ گئی۔ وَ قَالَ ذٰلِكَ الكِتٰبُ لَا رَيبَ فِيهِ [البقرة: ۲] اور فرمایا: یہ ایسی عالی شان کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں۔ وَ قَالَ هُدًى لِّلنَّاسِ [البقرة: ۱۸۵] اور فرمایا: تمام لوگوں کے لیے ہدایت۔ وَ قَالَ وَرَتِّلِ القُراٰنَ [المزمل: ٤] اور فرمایا: قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔

(1195)۔ عَن عُثمَانَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيرُكُم مَن تَعَلَّمَ القُراٰنَ وَعَلَّمَهُ رَوَاهُ البُخَارِي وَالتِّرمَذِي وَاَبُودَاوُد وَابنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [بخاری حدیث رقم:۵۰۲۷، ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۵۲، ترمذی حدیث رقم:۲۹۰۹، ابن ماجة حدیث رقم:۲۱۱، ۲۱۲، سنن الدارمی حدیث رقم:۳۳۳۹، مسند احمد حدیث رقم:۴۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عثمان غنی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہتر وہ ہیں جو قرآن کو سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

(1196)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَاماً وَ يَضَعُ بِهٖ آخَرِينَ رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [مسلم حديث رقم:١٨٩٧، ابن ماجة حديث رقم:٢١٨ ، سنن الدارمي حديث رقم:٣٣٦٦]۔

ترجمہ: حضرت عمر ابنِ خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے قوموں کو ترقی دیتا ہے اور دوسرے (جو اسے چھوڑ دیتے ہیں) انہیں گرا دیتا ہے۔

(1197)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَءْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا ، فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاؤُد وَالتِّرْمَذِي [مسند احمد حديث رقم:٦٨١٠ ، ابو داؤد حديث رقم:١٤٦٤، ترمذى حديث رقم:٢٩١٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا پڑھ اور اوپر چڑھ اور ایسی ترتیل سے پڑھ جس طرح تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ جب تو آخری آیت پڑھے گا تو وہاں تیری منزل ہے۔

(1198)۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَالدَّارِمِي [ترمذى حديث رقم:٢٩١٣، سنن الدارمي حديث رقم:٣٣٠٧ ، مسند احمد حديث رقم:١٩٥٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ آدمی جس کے سینے میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہیں ہے وہ اجڑے ہوئے مکان کی طرح ہے۔

(1199)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْئَلَتِي اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِينَ ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلىٰ سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلىٰ خَلْقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَالدَّارِمِي [ترمذى حديث رقم:٢٩٢٦، سنن الدارمي حديث رقم:٣٣٥٧]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ جو قرآن

میں معروفیت کی وجہ سے میرا ذکر نہ کر سکا اور دعا نہ مانگ سکا میں اسے مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ اور اللہ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی تمام مخلوق پر۔

(1200)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَءَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُولُ الٓمٓ حَرْفٌ ، اَلِفٌ حَرْفٌ ، وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِرْمَذِى وَالدَّارِمِى [ترمذی حدیث رقم: ۲۹۱۰ ، سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۳۰۹]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی کتاب میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے میں دس نیکیاں ملیں گی۔ میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ حرف ہے بلکہ الف حرف ہے اور لام حرف ہے اور میم حرف ہے۔

(1201)۔ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَآءٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ رَوَاهُ الدَّارِمِى وَالْبَيْهَقِى فِى شُعَبِ الْاِيْمَانِ [دارمی حدیث رقم: ۳۳۷۱ ، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ۲۳۷۰]۔ الحدیث صحیح مع ارسالہٖ

ترجمہ: حضرت عبدالملک بن عمیر مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی سورۃ فاتحہ میں ہر مرض کی شفا ہے۔

(1202)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ ، اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِى يُقْرَءُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۱۸۲٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرۃ پڑھی جاتی ہو۔

(1203)۔ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ وَكَّلَنِى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِى آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنِّى مُحْتَاجٌ وَعَلَىَّ عِيَالٌ وَلِى حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ

سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا آوَيْتَ إِلَىٰ فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ (اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ (اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ رواه البخاري [البخاری حدیث رقم: ۲۳۱۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ (یعنی صدقہ فطر) کی حفاظت کرنے کے لیے وکیل بنایا، پس میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس غلے میں لپ بھر کر جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا: اللہ کی قسم میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کروں گا۔ اس نے کہا: میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر بال بچوں کی ذمہ داری ہے اور مجھے سخت ضرورت ہے تو میں نے اس کو چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے بہت سخت ضرورت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا، سو مجھے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ پھر آئے گا تو میں اسکی گھات میں بیٹھ گیا اور وہ پھر آ کر غلے کا لپ بھر کر جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور میں نے کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دیجیے کیونکہ میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بوجھ ہے میں پھر نہیں آؤں گا،

سو مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ !تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ اس نے مجھ سے بہت سخت ضرورت کی اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا، آپ نے فرمایا: لیکن اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا، پس میں تیسری مرتبہ اسکی گھات میں بیٹھ گیا، سو وہ آیا اور غلے سے لپ بھر کر جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لایا، پس کہا: میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا اور یہ تین بار میں سے آخری بار ہے، تو ہر مرتبہ کہتا ہے کہ میں پھر نہیں آؤں گا اور تو پھر آ جاتا ہے، اس نے کہا: آپ مجھے چھوڑ دیں! میں آپ کو چند ایسے کلمات سکھاؤں گا جن سے اللہ تعالیٰ آپ کو نفع دے گا، میں نے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ اس نے کہا: جب آپ بستر پر جائیں تو یہ آیۃ الکرسی پڑھیں اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (البقرہ:۲۵۵) حتیٰ کہ پوری آیت پڑھی تو پھر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کی حفاظت کرتا رہے گا، اور شیطان آپ کے قریب نہیں آئے گا حتیٰ کہ صبح ہو جائے، پھر میں نے اسکا راستہ چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ شب تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: رسول اللہ! اس نے کہا: میں تمہیں چند ایسے کلمات سکھاؤں گا جن سے اللہ تمہیں نفع دے گا تو میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ نے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ میں نے بتایا: اس نے مجھ سے کہا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو اوّل سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھو حتیٰ کہ تم اس کو ختم کر لو: اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ اور اس نے مجھ سے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح ہونے تک شیطان تمہارے قریب نہیں آ سکے گا اور صحابہ نیکی پر سب سے زیادہ حریص تھے، تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہر حال ہے تو وہ جھوٹا لیکن یہ بات اس نے سچ کہی ہے، کیا تم جانتے ہو اے ابو ہریرۃ کہ ان تین راتوں میں کون تم سے باتیں کرتا رہا؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

(1204) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعاً لِأَصْحَابِهِ، اِقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ، اَلْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اِقْرَؤُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ رواه مسلم [مسلم حديث رقم: ۱۸۷۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باہلی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن پڑھا کرو،

قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دو کھلے ہوئے پھولوں کی تلاوت کیا کرو۔ سورۃ البقرہ اورسورۃ آلِ عمران۔ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن آئیں گی جیسے وہ دو بادل ہوں، یا جیسے وہ دونوں سائبان ہوں، یا وہ اڑتے ہوئے پرندوں کی دو صفیں ہوں، وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے وکالت کریں گی، سورۃ بقرہ کو پڑھا کرو، ان کا پڑھنا برکت ہے اوراس کا ترک کرنا حسرت ہے، جادوگر اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(1205)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ شَئٍ قَلْباً ، وَقَلْبُ الْقُرآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَءَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَائَتِهَا قِرَاَءَةَ الْقُرآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرمَذِى وَالدَّارمى

[ترمذی حدیث رقم:۲۸۸۷ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۳۴۱۷]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے۔ اور جس نے سورۃ یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ دس مرتبہ قرآن پڑھنے کے برابر ثواب لکھ دے گا۔

(1206)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِكُلِّ شَئٍ عُرُوساً وَعُرُوسُ الْقُرآنِ الرَّحْمٰنُ رَوَاهُ البيهقِي فِى شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:۲۴۹۴]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر چیز کی ایک دلہن ہوتی ہے۔ قرآن کی دلہن سورۃ الرحمٰن ہے۔

(1207)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ سُورَةً فِى الْقُرآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً ، شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّىٰ غُفِرَ لَهُ ، وَهِىَ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوُد وَالتِّرمَذِى وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۰۰، ترمذی حدیث رقم:۲۸۹۱ ، ابن ماجة حدیث رقم:۳۷۸۶ ، مسند احمد حدیث رقم:۷۹۹۴]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قرآن میں تیس آیتوں والی ایک سورۃ ہے۔ اس نے ایک آدمی کی شفاعت کی حتیٰ کہ وہ بخشا گیا۔ وہ سورۃ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔

(1208)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّورَةَ ، سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلىٰ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۷۴۵]۔ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُبحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلىٰ فِى السُّجُودِ

ترجمہ: حضرت علی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس سورة سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی سے محبت رکھتے تھے۔(اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کو داخل فرمایا)

(1209)۔عَنْ أَبِی مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ رواه البخاری [البخاری حديث رقم : ٥٤٢٧، مسلم حديث رقم : ١٨٦٠ ، الترمذی حديث رقم : ٢٨٦٥، ابن ماجة حديث رقم : ٢١٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال نارنگی سی ہے جس کی خوشبو اچھی اور مزہ بھی اچھا ہے اور مومن جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور سی ہے جس کی خوشبو نہیں اور مزہ اچھا ہے اور منافق جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ کے پھول سی ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور مزہ کڑوا ہے اور منافق جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال تمہ سی ہے جس کی خوشبو نہیں ہے اور اس کا مزہ کڑوا ہے۔

(1210)۔عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِی أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أُبَیٌّ اللّٰهُ سَمَّانِی لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِی فَجَعَلَ أُبَیٌّ يَبْكِی قَالَ قَتَادَةُ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ رواه البخاری [البخاری حديث رقم : ٤٩٦٠ ، مسلم حديث رقم : ١٨٦٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابی بن کعب سے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں، ابی بن کعب نے عرض کیا: کیا اللہ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: اللہ نے تمہارا نام لے کر مجھے حکم دیا ہے، ابی بن کعب رونے لگے، حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے سامنے لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ پڑھی۔

(1211)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِی يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَمَثَلُ الَّذِی يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ رواه البخاری [البخاری حديث رقم : ٤٩٣٧ ، مسلم حديث رقم : ١٨٦٢]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو قرآن

پڑھتا ہے حالانکہ وہ اس کا حافظ ہے، سفرہ کرام یعنی مقرب فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کو یاد کرتا ہے حالانکہ اس پر اس کا یاد کرنا دشوار ہے اس کو دو ثواب ہیں، ایک ثواب مشقت کا دوسرا قرأت کا۔

(1212)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ لِی النَّبِیُّ ﷺ اقْرَأْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ اُنْزِلَ قَالَ فَاِنِّی اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِی فَقَرَأْتُ عَلَیْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰی بَلَغْتُ: فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِیْدًا قَالَ اَمْسِکْ فَاِذَا عَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ

رواہ البخاری [البخاری حدیث رقم: ٤٥٨٢ ، مسلم حدیث رقم : ١٨٦٧، الترمذی حدیث رقم : ٣٠٢٤]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے قرآن پڑھ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں آپ کے سامنے پڑھوں جب کہ آپ پر نازل ہوا ہے؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی سے سنوں۔ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء پڑھی، حتیٰ کہ میں فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِیْدًا تک پہنچ گیا، آپ نے فرمایا: رک جا! اس وقت آپ کی آنکھیں رو رہی تھیں۔

(1213)۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَءَ فِی لَیْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَءُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ ؟ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ ﷺ [مسلم حدیث رقم:١٨٨٦، بخاری حدیث رقم:٥٠١٥ ، ابو داؤد حدیث رقم:١٤٦١، ترمذی حدیث رقم:٢٨٩٦ ، نسائی حدیث رقم:٩٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے لیے کیا مشکل ہے کہ ہر رات قرآن کا تہائی حصہ تلاوت کرے؟ صحابہ نے پوچھا قرآن کا تہائی حصہ کوئی کیسے تلاوت کرے؟ فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد قرآن کے تہائی حصہ کے برابر ہے۔

(1214)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهٖ نَفَثَ عَلَیْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِی مَاتَ فِیْهِ جَعَلْتُ اَنْفُثُ عَلَیْهِ وَاَمْسَحُهٗ بِیَدِ نَفْسِهٖ لِاَنَّهَا کَانَتْ اَعْظَمَ بَرَکَةً مِنْ یَدِی رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٥٧١٦، بخاری حدیث رقم:٥٠١٦ ، ابو داؤد حدیث رقم:٣٩٠٢ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٥٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے جو کوئی بیمار پڑتا تو آپ ﷺ اس پر معوذات پڑھ کر دم فرماتے۔ جب آپ ﷺ کو وہ تکلیف ہوئی جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا، میں

آپ ﷺ پردم کرتی تھی اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھی اس لیے کہ آپ ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ بابرکت تھا۔

(1215)۔عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَيَّ ، قَالَ إِنَّمَا دَعَوْنَاكَ أَنَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْتِمَ الْقُرْآنَ ، وَأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ ، قَالَ فَدَعَوْا بِدَعَوَاتٍ رَوَاهُ الدَّارِمِي [دارمی حدیث رقم:٣٤٨٣]۔

ترجمہ: حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں کہ مجھے کسی نے بلوا بھیجا۔ میں گیا تو کہنے لگا ہم ختم قرآن کروانا چاہتے ہیں اور ہم تک حدیث پہنچی ہے کہ ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر انہوں نے بہت سی دعائیں مانگی۔

(1216)۔ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ فَدَعَا لَهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٣٤٧٥]۔

ترجمہ: حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت انس ﷺ جب ختم قرآن کرتے تو اپنے بچوں اور گھر والوں کو جمع کر لیتے اور ان کے لیے دعا فرماتے تھے۔

(1217)۔ وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَ الْقُرْآنَ حِينَ يُفْتَتَحُ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ فَتْحاً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، وَمَنْ شَهِدَ خَتْمَهُ حِينَ يُخْتَمُ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ الْغَنَائِمَ حِينَ تُقْسَمُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٣٤٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قرآن کے افتتاح کے وقت حاضر ہوا وہ ایسے ہے جیسے جہاد کا افتتاح کیا اور جو ختم قرآن کے وقت حاضر ہوا وہ ایسے ہے جیسے غنیمت تقسیم ہوتے وقت حاضر ہوا۔

(1218)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حدیث رقم:١٤٦٨، نسائی حدیث رقم:١٠١٥، ابن ماجة حدیث رقم:١٣٤٢، سنن الدارمی حدیث رقم:٣٤٨٣]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے سجاؤ۔

(1219)۔ وَعَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلاً قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتاً لِلْقُرْآنِ وَأَحْسَنُ قِرَاءَةً ؟ قَالَ مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أُرِيتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ ، قَالَ طَاوُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٣٤٩٠]۔ الحدیث صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سے آدمی کی آواز اور قرأت قرآن کے

لیے اچھی ہے؟ فرمایا: وہ آدمی جسے تو قرآن پڑھتا ہوا سنے تو دیکھے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔ طاؤس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایسے ہی قرآن پڑھتے تھے۔

(1220)۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِقْرَؤُا الْقُرآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُونَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُونَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيُّ بَعْدِي قَوْمٌ يُرَجِّعُونَ بِالْقُرآنِ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُونَةً قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهِقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیھقی حدیث رقم:۲۶۴۹]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت حذیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو عربوں کے لہجے اور آواز میں پڑھو۔ اہلِ عشق کے لہجے اور اہلِ کتاب کے لہجے سے بچ کے رہو۔ میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو قرآن کو گانے کی طرز پر اور نوحہ کی طرز پر پڑھے گی۔ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ انکے دل فتنے والے ہیں اور ان لوگوں کے دل بھی فتنہ زدہ ہیں جنہیں ان کے ترنم اچھے لگتے ہوں گے۔

(1221)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ عَمْرٍو ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَاَبُوْدَاوُد وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۹۴، ترمذی حدیث رقم:۲۹۴۹، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۳۴۷، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۵۰۰، مسند احمد حدیث رقم:۶۵۴۳]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین دن سے پہلے قرآن ختم کرلیا اس نے کچھ نہ سمجھا۔

زَعْمُ الرَّوَافِضِ فِي الْقُرآن

روافض کا قرآن کے بارے میں عقیدہ

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اَخرَجَهُ عَلِيٌّ اِلَى النَّاسِ حِينَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ ، فَقَالَ لَهُمْ هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَمَا اَنزَلَهُ اللّٰهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ ﷺ وَقَد جَمَعتُهُ مِنَ اللَّوحَينِ، فَقَالُوا هُوَ ذَا عِندَنَا مُصحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ القُرآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ : اَمَا وَاللّٰهِ مَا تَرَونَهُ بَعدَ يَومِكُم هٰذَا اَبَداً ، اِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ اَن اُخبِرَكُم حِينَ جَمَعتُهُ لِتَقرَءُ وهُ رَوَاهُ الكُلِينِي فِي اُصُولِ الكَافِي [اصول کافی ۴/۴۵۲، ۴۵۳ حدیث رقم:۳۵۷۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی ﷺ جب قرآن سے اور اس کو لکھنے سے فارغ ہوئے تو اسے لوگوں کے پاس لے کر آئے، اور ان سے فرمایا: یہ اللہ عزوجل کی کتاب ہے جیسا کہ اسے اللہ نے محمد ﷺ پر اتارا ہے، میں نے اسے دولوحوں سے جمع کیا ہے، لوگوں نے کہا ہمارے پاس یہ جامع صحیفہ موجود ہے جس میں قرآن ہے۔ ہمیں آپ والے قرآن کی کوئی حاجت نہیں، آپ نے فرمایا: تو پھر اللہ کی قسم تم اسے آج کے بعد ابد تک نہیں دیکھو گے، میری ذمہ داری یہی تھی کہ جب میں اسے جمع کر لیتا تو تم لوگوں کو بتا دیتا تا کہ تم اسے پڑھتے۔

وَعَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ الْقُرآنَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السلام اِلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ سَبْعَةَ عَشَرَ اَلْفَ آيَةٍ رَوَاهُ كَلِينِی فِی اُصُولِ الْكَافِی [اصول كافی ٤/٤٥٦ حديث رقم:٣٥٨٤]۔ وَقَالَ النُّورِی الطَّبْرَسِی فِی فَصلِ الْخِطَابِ فِی تَحرِيفِ كِتَابِ رَبِّ الْاَرْبَابِ اِنَّ الْاَصحَابَ قَد اَطبَقُوا عَلٰی صِحَةِ الْاَخبَارِ الْمُستَفِيضَةِ بَلِ الْمُتَوَاتِرَةِ الدَّالَّةِ لِصَرِيحِهَا عَلٰی وُقُوعِ التَّحرِيفِ فِی الْقُرآنِ [تحريف كتاب رب الارباب صفحة ٣١]۔

ترجمہ: حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جسے جبریل علیہ السلام محمد ﷺ کی طرف لیکر آئے تھے، سترہ ہزار آیتوں کا تھا۔ نوری طبرسی نے اپنی کتاب فَصْلُ الْخِطَابِ فِی تَحرِيفِ كِتَابِ رَبِّ الْاَرْبَابِ میں لکھا ہے کہ: شیعہ علماء کا ان متواتر اخبار اور دلائل کی صحت پر اتفاق ہے جو صاف صاف دلالت کرتی ہیں کہ قرآن میں تحریف ہو چکی ہے۔

كِتَابُ الْحَجِّ

حج کی کتاب

بَابُ فَضَائِلِ الْحَجِّ وَالْعُمرَةِ

حج اور عمرہ کے فضائل کا باب

(1222)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَم يَرفُثْ وَلَم يَفسُقْ رَجَعَ كَيَومٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَالتِّرمَذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی [مسلم حديث رقم: ٣٢٩١، ٣٢٩٢، ٣٢٩٣، بخاری حديث رقم: ١٥٢١، ترمذی حديث رقم: ٨١١، نسائی حديث رقم: ٢٦٢٧، سنن الدارمی حديث رقم: ١٨٠٢، ابن ماجة حديث رقم: ٢٨٨٩، مسند احمد حديث رقم: ١٠٤٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور بدزبانی اور گناہ نہیں کیا وہ اس دن کی طرح لوٹا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

(1223)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ، اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَلَهُمْ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٨٩٢]۔ ضعيف

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں۔ اگر اس سے دعا کرتے ہیں تو وہ قبول فرماتا ہے اور اگر اس سے استغفار کرتے ہیں تو وہ انہیں بخش دیتا ہے۔

(1224)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَاِنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٥٣٧٠]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم حاجی سے ملو تو اسے سلام کہو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے درخواست کرو کہ تمہارے لیے دعا کرے۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو۔ بے شک وہ بخشا ہوا ہے۔

(1225)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٣٠٣٨، بخاري حديث رقم:١٧٨٢، نسائي حديث رقم:٢١١٠، ابن ماجة حديث رقم:٢٩٩٤، سنن الدارمي حديث رقم:١٨٦٥، مسند احمد حديث رقم:٢٠٣٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

(1226)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانِ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِي رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ١٨٦٣، مسلم حديث رقم: ٣٠٣٩]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ اپنے حج سے واپس آئے تو آپ نے حضرت ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہیں حج پر جانے سے کیا چیز مانع تھی؟ انہوں نے عرض کیا: ابوفلاں، انکی مراد تھی ان کا شوہر، اسکے پاس پانی لاد کر لانے والے دو اونٹ تھے، ایک اونٹ پر بیٹھ کر وہ حج پر چلا گیا اور دوسرے اونٹ کے ذریعہ ہم اپنی زمین کو

پانی سے سیراب کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا: بے شک رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

بَابُ مَن فُرِضَ عَلَيْهِ الحَجُّ

باب: حج کس پر فرض ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً [آل عمران :97] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی خاطر بیت اللہ کا حج لوگوں پر فرض ہے جو بھی اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں۔

(1226)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ التِّرمَذِى وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۸۱۳، ابن ماجة حدیث رقم:۲۸۹٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کونسی چیز حج فرض کر دیتی ہے؟ فرمایا: راستے کا خرچ اور سواری۔

(1227)۔ وَعَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِى ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَراً يَكُونُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِداً اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوهَا اَوِ ابْنُهَا اَو زَوجُهَا اَو اَخُوهَا اَو ذُومَحرَمٍ مِنهَا رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم: ۳۲۷۰، ترمذی حدیث رقم: ۱۱٦۹، ابن ماجة حديث رقم:۲۸۹۸، ابو داؤد حدیث رقم:۱۷۲٦، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۸۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسا سفر کرے جو تین دن یا اس سے زیادہ کا ہو سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ اس کا والد ہو یا بیٹا ہو یا شوہر ہو یا اس کا کوئی بھی محرم ہو۔

(1228)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ ؟ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرَ فَهُوَ اَفْضَلُ رَوَاهُ التِّرمَذِى وَالدَّارقُطنِى [ترمذی حدیث رقم :۹۳۱، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۲٦۹۸، السنن الكبرىٰ للبيهقي ۳۴۹/۴]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عمرے کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا یہ واجب ہے؟ فرمایا نہیں لیکن اگر کوئی عمرہ کرے تو یہ افضل ہے۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ الَّتِي لَايَجُوزُ اَن يَتَجَاوَزَهَا الْمُسْلِمُ اِلَّا مُحْرِماً

وہ مقامات جہاں سے آگے احرام کے بغیر گزرنا مسلمان کے لیے جائز نہیں

(1229)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ، وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ، وَلِاَهلِ نَجدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ، هُنَّ لِاَهْلِهِنَّ وَلِمَنْ أَتَىٰ عَلَيْهِنَّ مِن غَيْرِهِنَّ مِمَّن اَرَادَ الْحَجَّ اَوِ الْعُمْرَةَ ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيثُ اَنْشَأَ حَتّٰى اَهلُ مَكَّةَ مِن مَكَّةَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاَبُودَاؤُ وَالنَّسَائِي [مسلم حدیث رقم:۲۸۰۳ ، بخاری حدیث رقم:۱۵۲۶ ، ابو داؤد حدیث رقم:۱۷۳۸ ، نسائی حدیث رقم:۲۶۵۷ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۷۹۸ ، مسند احمد حدیث رقم:۳۰۶۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا، اور اہل شام کے لیے جحفہ کو، اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل کو، اور اہل یمن کے لیے یلملم کو۔ یہ سب ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے بھی ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو کسی دوسری جگہ سے آ کر ان مواقیت سے گزریں خواہ ان کا ارادہ حج کا ہو یا عمرے کا اور جو لوگ ان مواقیت کے اندر رہوں تو وہ اسی جگہ سے احرام باندھیں جہاں سے اٹھے ہیں، حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے ہی احرام باندھیں۔

(1230)۔ وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِاَهلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرقٍ رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حدیث رقم:۱۷۳۹ ، نسائی حدیث رقم:۲۶۵۶]۔ صحیح وعلیہ العمل

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات قرار دیا۔

بَابُ الْاِحْرَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

احرام اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَحُرِّمَ عَلَيكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا [المائدة:۹۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا ہے جب تک تم احرام میں رہو۔

(1231)- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِإِحْرَامِهٖ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيهِ مِسْكٌ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٨٢٦ ، بخاری حديث رقم:١٥٣٩، ابو داؤد حديث رقم :١٧٤٥، ١٧٤٦، ترمذی حديث رقم :٩١٧ ، نسائی حديث رقم:٢٦٩٣، ابن ماجة حديث رقم:٢٩٢٦ ، مؤطا مالك كتاب الحج حديث رقم :١٧، سنن الدارمی حديث رقم:١٨٠٧، ١٨٠٨، ١٨٠٩، مسند احمد حديث رقم:٢٤٧٢٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور احرام کھولتے تو طواف سے پہلے خوشبو لگاتی تھی۔ جس میں مشک شامل ہوتا تھا۔گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام میں ہیں۔

(1232)- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّداً ، يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٨١٤ ، بخاری حديث رقم:١٥٤٠-٥٩١٥، ابو داؤد حديث رقم:١٧٤٧، نسائی حديث رقم:٢٧٤٧ الیٰ ٢٧٥٠، ابن ماجة حديث رقم :٣٠٤٧ ، سنن الدارمی حديث رقم:١٨١٤، مسند احمد حديث رقم:٦١٥١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کے بال کسی چیز کے ذریعے خوب جمائے ہوئے تھے، آپ ﷺ بلند آواز سے فرما رہے تھے۔ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں، آپ نے ان کلمات سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا۔

(1233)- وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوِ التَّلْبِيَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاؤُد وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [موطا امام مالك كتاب الحج حديث رقم :٣٤، ابو داؤد حديث رقم:١٨١٤، ترمذی حديث رقم:٨٢٩ ، نسائی حديث رقم:٢٧٥٣ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٩٢٢ ، سنن

الدارمی حدیث رقم:١٨١٥، مسند احمد حدیث رقم:١٦٥٦٣]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے اور مجھے حکم سنایا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ اللہ کی توحید پکارتے وقت یا تلبیہ کے وقت اپنی آوازیں بلند کریں۔

(1234)۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ قَالَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعدَ التَّلْبِيَةِ رَوَاهُ الدَّارقُطنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم :٢٤٨٥ ، السنن الکبریٰ للبیهقی ٤٦/٥ ، زجاجه ١١٦/٢]۔

ترجمہ: حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تلبیہ کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا آدمی کے لیے مستحب ہے۔

(1235)۔ وَعَن اَنَسِ بنِ مَالِك ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّي بِالحَجِّ وَالعُمرَةِ جَمِيعاً ، يَقُولُ لَبَّيكَ عُمرَةً وَحَجّاً لَبَّيكَ عُمرَةً وَحَجّاً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم :٣٠٢٨، ابو داؤد حدیث رقم:١٧٩٥، سنن النسائی حدیث رقم:٢٧٢٩ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٩٦٨]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج اور عمرہ دونوں کیلئے تلبیہ کرتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ فرمار ہے تھے میں حاضر ہوں عمرہ کیلئے اور حج کیلئے، میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے اور حج کے لیے۔

(1236)۔ وَعَن عِمرَانَ ابنِ حُصَينٍ ﷺ قَالَ لِمُطَرِّفٍ اُحَدِّثُكَ حَدِيثاً عَسَى اللّٰهُ اَن يَنفَعَكَ بِهِ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَينَ حَجٍّ وَ عُمرَةٍ ثُمَّ لَم يَنهَ عَنهُ حَتّٰى مَاتَ وَلَم يَنزِلُ قُرآنٌ يُحَرِّمُهُ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:٢٩٧٤ ، سنن النسائی حدیث رقم:٢٧٢٦ ، ٢٧٢٧]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ نے حضرت مطرف سے فرمایا، میں تمہیں حدیث سناتا ہوں امید ہے اللہ تمہیں اس کے ذریعے فائدہ پہنچائے گا۔ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کو جمع کیا پھر اس عمل سے منع بھی نہیں فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا اور اس کو حرام کرنے کے لیے قرآن نازل نہیں ہوا۔

(1237)۔ وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَجُلاً سَئَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلبَسُ الْمُحرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ؟ فَقَالَ لَا تَلبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَايَجِدُ نَعلَينِ فَيَلبَسُ خُفَّينِ وَ لْيَقطَعهُمَا اَسفَلَ مِنَ الكَعبَينِ وَلَا تَلبَسُوا مِنَ

الثِّيَابِ شَيْئاً مَسَّهٗ زَعفَرَانٌ وَلَا وَرسٌ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۲۷۹۱، بخاری حدیث رقم:۱۵۴۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۸۲٤، نسائی حدیث رقم:۲٦۷۳، ابن ماجة حدیث رقم:۲۹۲۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ احرام والا آدمی (محرم) کون کون سے کپڑے پہن سکتا ہے فرمایا: قمیض مت پہنو، نہ ہی عمامے، نہ شلواریں، نہ ٹوپیاں، نہ موزے سوائے اس آدمی کے جسے جوتا نہ ملے تو وہ موزے پہن لے اسے چاہیے کہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے، نہ ہی ایسے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا ہو جس پر زعفران یا رنگ لگا ہو۔

(1238)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهٗ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِثَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهٖ تَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهٗ فَأَثْبَتُّهٗ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُرَفِّعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَرَكْتُهٗ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، مسلم حدیث رقم : ۲۸۵٤، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۰۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال گئے تھے ان کے اصحاب نے احرام باندھا ہوا تھا انہوں نے احرام نہیں باندھا تھا اور نبی کریم ﷺ کو یہ بتایا گیا تھا کہ ایک دشمن آپ سے جنگ کرے گا، پس نبی کریم ﷺ روانہ ہوئے پھر (حضرت ابو قتادہ بیان فرماتے ہیں کہ) جس وقت میں آپ کے اصحاب کے ساتھ تھا تو وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، پس میں نے دیکھا تو میرے سامنے جنگلی گدھا تھا، میں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو نیزہ مارا، میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد طلب کی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا (اس لیے کہ وہ احرام میں تھے)، پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا اور ہمیں یہ خوف ہوا کہ کہیں ہم رسول اللہ ﷺ سے جدا نہ ہو جائیں، پس میں نبی کریم ﷺ کو ڈھونڈنے نکلا۔ کبھی میں گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا، پھر مجھے آدھی رات

کو بنو غفار کا ایک شخص ملا، میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے نبی ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو تعمن پر چھوڑا ہے اور آپ کا ارادہ تھا کہ آپ السقیا میں دوپہر کو آرام کریں گے میں نے وہاں پہنچ کر کہا: یارسول اللہ! آپ کے اہل (یعنی صحابہ) آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور ان کو یہ خطرہ ہے کہ کہیں وہ آپ سے بچھڑ نہ جائیں، آپ ان کا انتظار کریں، میں نے بتایا: یارسول اللہ! میں نے ایک وحشی گدھے کا شکار کیا ہے اور میرے پاس اس کا بچا ہوا گوشت ہے، آپ نے لوگوں سے فرمایا: کھاؤ، اور وہ سب احرام میں تھے۔

(1239)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلنَ فِي الحِلِّ وَالحَرَمِ، اَلحَيَّةُ وَالغُرَابُ الاَبْقَعُ وَالفَارَةُ وَالكَلبُ العَقُورُ وَالحُدَيَّا رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي

[مسلم حديث رقم:٢٨٦٢ ، بخاری حديث رقم:٣٣١٤، نسائی حديث رقم:٢٨٨١-٢٨٨٢، ترمذی حديث رقم:٨٣٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٠٨٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ پانچ جانور فاسق ہیں۔ انہیں حرم اور غیر حرم میں قتل کر دیا جائے، سانپ، ڈبا کوا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَصِفَةِ الْحَجِّ

مکہ مکرمہ میں داخلہ اور حج کے طریقہ کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ [الحج: ٢٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چاہیے کہ پرانے گھر کا طواف کریں۔ وَ قَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى [البقرة: ١٢٥] اور فرمایا: مقام ابراہیم پر نماز پڑھو۔ وَ قَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا [البقرة: ١٥٨] اور فرمایا: بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بھی حج کرے یا عمرہ کرے اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کے درمیان دوڑے۔ وَ قَالَ ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ [البقرة: ١٩٩] اور فرمایا: پھر تم بھی لوٹ آؤ جہاں سے لوگ واپس آئیں۔ وَ قَالَ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ [البقرة: ١٩٨] اور فرمایا: جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔ وَ قَالَ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ [البقرة: ٢٠٣] اور فرمایا:

جس نے دودنوں میں جلدی کی اس پر کوئی گناہ نہیں۔ وَ قَالَ لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ [المائده: ٢] اور فرمایا: اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی مت کرو اور نہ ادب والے مہینے کی اور نہ ہی حرم میں قربان کیے گئے جانوروں کی اور نہ پٹے والے جانوروں کی جو کعبہ کی طرف ہانکے گئے ہوں۔ وَ قَالَ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ [الحج: ٣٦] اور فرمایا: قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیاں بنایا ہے۔ وَ قَالَ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُؤُسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ [الفتح: ٢٧] اور فرمایا: انشاء اللہ تم لوگ ضرور بر ضرور مسجدِ حرام میں امن کے ساتھ حلق کراتے ہوئے اور بال ہلکے کراتے ہوئے داخل ہو گے۔

(1240)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا جَآءَ اِلٰی مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم: ٣٠٤٢، بخاری حدیث رقم: ١٥٧٧، ابو داؤد حدیث رقم: ١٨٦٩، ترمذی حدیث رقم: ٨٥٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ شریف لائے تو اس کی بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور زیریں طرف سے باہر نکلے۔

(1241)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِیُّ ﷺ فَاَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم: ٣٠٠١، بخاری حدیث رقم: ١٦١٤، ١٦١٥]۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حج ادا فرمایا اور مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ آپ ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے جس چیز سے ابتداء فرمائی وہ یہ تھی کہ وضو فرمایا۔ پھر بیت اللہ کا طواف فرمایا۔

(1242)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ فِی الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهٖ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ ﷺ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَصْنَعُ؟ قَالَ

اغْتَسِلِی وَاسْتَثْفِرِی بِثَوْبٍ وَ اَحْرِمِی ، فَصَلّٰی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ رَکْعَتَیْنِ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَکِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰی اِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ عَلَی الْبَیْدَآءِ ، نَظَرْتُ اِلٰی مَدِّ بَصَرِی بَیْنَ یَدَیْہِ مِنْ رَاکِبٍ وَمَاشٍ ، وَعَنْ یَمِیْنِہٖ مِثْلَ ذٰلِکَ ، وَعَنْ یَسَارِہٖ مِثْلَ ذٰلِکَ ، وَمِنْ خَلْفِہٖ مِثْلَ ذٰلِکَ ، وَرَسُولُ اللّٰہِ ﷺ بَیْنَ اَظْھُرِنَا ، وَعَلَیْہِ یَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَھُوَ یَعْرِفُ تَاوِیْلَہٗ ، وَمَا عَمِلَ بِہٖ مِنْ شَیْءٍ عَمِلْنَا بِہٖ ، فَاَھَلَّ بِالتَّوْحِیْدِ : لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ، لَا شَرِیْکَ لَکَ ، وَاَھَلَّ النَّاسُ بِھٰذَا الَّذِی یُھِلُّوْنَ بِہٖ فَلَمْ یَرُدَّ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَلَیْھِمْ شَیْئًا مِنْہُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ تَلْبِیَتَہٗ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِی اِلَّا الْحَجَّ ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَۃَ حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا الْبَیْتَ مَعَہٗ ، اِسْتَلَمَ الرُّکْنَ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا ، ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰی مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ فَکَانَ اَبِی یَقُوْلُ (وَلَا اَعْلَمُہٗ ذَکَرَہٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ) کَانَ یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَ قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الرُّکْنِ فَاسْتَلَمَہٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَی الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ ، اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ ، فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِیَ عَلَیْہِ حَتّٰی رَاَی الْبَیْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَوَحَّدَ اللّٰہَ وَکَبَّرَہٗ وَ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ، اَنْجَزَ وَعْدَہٗ ، وَنَصَرَ عَبْدَہٗ ، وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ ، ثُمَّ دَعَا بَیْنَ ذٰلِکَ فَقَالَ مِثْلَ ھٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اِلَی الْمَرْوَۃِ حَتّٰی انْصَبَّتْ قَدَمَاہُ فِی بَطْنِ الْوَادِی ، سَعٰی ، حَتّٰی اِذَا صَعِدَ ، مَشٰی ، حَتّٰی اَتَی الْمَرْوَۃَ فَفَعَلَ عَلَی الْمَرْوَۃِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا ، فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَۃِ تَوَجَّھُوا اِلٰی مِنًی ، فَاَھَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَکِبَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَصَلّٰی بِھَا الظُّھْرَ وَ الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ ، ثُمَّ مَکَثَ قَلِیْلًا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، وَاَمَرَ بِقُبَّۃٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَہٗ بِنَمِرَۃَ فَسَارَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ وَلَا تَشُکُّ قُرَیْشٌ اِلَّا اَنَّہٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ کَمَا کَانَتْ قُرَیْشٌ تَصْنَعُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ ، فَاَجَازَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَۃَ فَوَجَدَ الْقُبَّۃَ قَدْ ضُرِبَتْ لَہٗ بِنَمِرَۃَ ، فَنَزَلَ بِھَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ ، اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَہٗ فَاَتٰی بَطْنَ الْوَادِی فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ : اِنَّ دِمَآءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَۃِ

يَومِكُمْ هذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هذَا ، فِي بَلَدِكُمْ هذَا ، اَلَا كُلُّ شَئٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحتَ قَدَمَيَّ مَوضُوعٌ ، وَدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوضُوعَةٌ ، وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَآئِنَا دَمُ ابنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ (كَانَ مُستَرضِعًا فِي بَنِي سَعدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيلٌ) ، وَ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوضُوعٌ وَ اَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَاِنَّهُ مَوضُوعٌ كُلُّهُ ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ ، فَاِنَّكُم اَخَذْتُمُوهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ ، وَاستَحلَلْتُم فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ ، وَلَكُم عَلَيهِنَّ اَنْ لَّا يُوطِئْنَ فُرُشَكُم اَحَدًا تَكْرَهُونَهُ ، فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضرِبُوهُنَّ ضَربًا غَيرَ مُبَرِّحٍ ، وَلَهُنَّ عَلَيكُم رِزْقُهُنَّ وَكِسوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُم مَالَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ ، كِتَابَ اللّٰهِ ، وَاَنْتُم تُسْأَلُونَ عَنِّي ، فَمَا اَنْتُم قَائِلُونَ ؟ قَالُوا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغتَ وَاَدَّيتَ وَنَصَحتَ ، فَقَالَ بِاُصبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ، (وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ فَلَا تَرجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا هَل بَلَّغتُ قَالُوا نَعَم قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوعىٰ مِنْ سَامِعٍ) ثُمَّ اَذَّنَ ، ثُمَّ اَقَامَ ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهرَ ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى العَصْرَ ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّىٰ اَتَى الْمَوقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصوَآءِ اِلَى الصَّخرَاتِ ، وَجَعَلَ حَبلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيهِ وَاستَقبَلَ الْقِبلَةَ فَلَم يَزَلْ وَاقِفًا حَتّىٰ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفرَةُ قَلِيلًا حَتّىٰ غَابَ الْقُرصُ وَاَردَفَ اُسَامَةَ خَلْفَهُ ، وَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصوَآءِ الزِّمَامَ ، حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيبُ مَورِكَ رَحْلِهٖ ، وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اَيُّهَا النَّاسُ ! اَلسَّكِينَةَ ، اَلسَّكِينَةَ ، كُلَّمَا اَتٰى حَبلًا مِنَ الْجِبَالِ ، اَرخٰى لَهَا قَلِيلًا ، حَتّىٰ تَصعَدَ ، حَتّىٰ اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغرِبَ وَ الْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَينِ ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ، ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّىٰ طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبحُ بِاَذَانٍ وَ اِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصوَآءَ حَتّىٰ اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاستَقبَلَ الْقِبلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَ وَحَّدَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّىٰ اَسفَرَ جِدًّا ، فَدَفَعَ قَبلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمسُ ، حَتّىٰ اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسطَى الَّتِي تَخرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبرٰى حَتّىٰ اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ

حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ ، رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِى ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ ، فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ ، ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَ اَشْرَكَهٗ فِى هَدْيِهٖ ، ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ ، فَجُعِلَتْ فِى قِدْرٍ فَطُبِخَتْ ، فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَ شَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ، ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ، فَاَتٰى بَنِى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ ، فَقَالَ اَنْزِعُوا بَنِى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ ، فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَ اَبُوْدَاوٗد وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِى وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اُمُّ الْمَنَاسِكِ[مسلم حديث رقم: ۲۹۵۰، ابو داؤد حديث رقم: ۱۹۰۵، ابن ماجة حديث رقم: ۳۰۷۴، سنن الدارمى حديث رقم: ۱۸۵۶]۔

غير مبرح : اى غير الشديد الشاق۔ المراد بذلك ان لا يستخلين بالرجال ولم يرد زناها لان ذلك يوجب حدها

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نو سال تک مدینہ رہے اور حج نہیں کیا، پھر دسویں سال اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کو جانے والے ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور وہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنا چاہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج پر جانا چاہتے تھے تاکہ حج کے افعال میں آپ کی اقتداء کریں۔ ہم سب لوگ آپ کے ساتھ گئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرایا اب میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: غسل کرو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب اونٹنی مقام بیداء میں سیدھی کھڑی ہوگئی تو میں نے منتہائے نظر تک اپنے آگے دیکھا تو مجھے سوار اور پیادے نظر آرہے تھے۔ اور دائیں اور بائیں جانب اور میرے پیچھے لوگوں کا ہجوم تھا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور اس کی مراد کو آپ ہی خوب جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جو عمل کرتے تھے ہم بھی وہی عمل کرتے تھے، آپ ﷺ نے توحید کے ساتھ تلبیہ پڑھا لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ ۔لوگوں نے بھی اسی طرح تلبیہ کے کلمات ادا کیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس تلبیہ پر کچھ زیادتی نہیں کی اور یہی تلبیہ پڑھتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صرف حج کی نیت کرتے تھے، ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے، جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپ ﷺ نے رکن کی تعظیم کی، پھر آپ نے طواف کے تین چکروں میں رمل کیا اور چار میں معمول کے مطابق طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى اور مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا۔ آپ

نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ کی قرأت کی۔ پھر آپ نے رکن کے پاس جا کر اس کی تعظیم کی، پھر صفا کے قریب جو (بیت اللہ کا) دروازہ ہے اس سے نکل کر کوہ صفا پر گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں وہاں سے ابتداء کروں گا جہاں سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے، پھر آپ ﷺ نے صفا سے ابتداء کی اور صفا پر چڑھے۔ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی بزرگی بیان کی، اور فرمایا: اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ ایک ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی، اس نے تنہا تمام لشکروں کو شکست دی، اس کے بعد آپ نے دعا کی اور یہ کلمات تین مرتبہ کہے، پھر آپ مروہ کی طرف اترے اور جب آپ کے قدم مبارک وادی میں پہنچ گئے تو پھر آپ نے سعی کی (یعنی دوڑے) حتیٰ کہ جب ہم چڑھ گئے تو پھر آپ آہستہ چلنے لگے۔ حتیٰ کہ مروہ پر پہنچے اور مروہ پر بھی وہی کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا۔ جب آٹھ ذوالحج ہوئی تو ان لوگوں نے منیٰ جا کر احرام باندھا، رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر تھوڑی دیر ٹھہرے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ نے بالوں سے بنے ہوئے ایک خیمہ کو مقام نمرہ میں نصب کرنے کا حکم دیا، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے۔ قریش کو یقین تھا کہ آپ مشعر حرام میں ٹھہریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزر کر عرفات میں پہنچے وہاں آپ نے مقام نمرہ میں اپنا خیمہ نصب کیا ہوا پایا، آپ اس خیمہ میں ٹھہرے حتیٰ کہ سورج ڈھل گیا، پھر آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے بطن وادی میں آ کر لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس شہر اور اس مہینہ میں آج کے دن کی حرمت ہے۔ سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے ان قدموں کے نیچے پامال ہے۔ زمانہ جاہلیت کے ایک دوسرے پر خون پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے، وہ بنو سعد میں دودھ پیتا بچہ تھا جس کو ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ اسی طرح زمانہ جاہلیت کے تمام سود پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے سود کو چھوڑنے کا اعلان کرتا ہوں اور وہ حضرت ابن عباس بن عبد المطلب کا سود ہے ان کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے، تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ تم لوگوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے تم نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے اوپر حلال کر لیا ہے، تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو اس پر ایسی سزا دو جو بہت شدید نہ ہو، اور ان کا تم پر یہ

حق ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کو خوراک اور لباس فراہم کرو، میں تمہارے پاس ایک ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے، تم لوگوں سے قیامت کے دن میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ سب نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور حق رسالت ادا کر دیا اور آپ نے امت کی خیر خواہی کی پھر آپ نے انگشت شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ ہو جا۔ پھر اذان اور اقامت ہوئی اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت ہوئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی اور نماز نہیں پڑھی، پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر موقف گئے اور آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی جانب کر دیا اور ایک ڈنڈی کو اپنے سامنے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے، حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، تھوڑی تھوڑی زردی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا غائب ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور واپس لوٹے اور قصواء اونٹنی کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے حصہ سے لگ رہا تھا، نبی کریم ﷺ اشارے سے لوگوں کو آہستہ چلنے کی تلقین کرتے، جب راستے میں کوئی پہاڑی آ جاتی تو آپ اونٹنی کی مہار ڈھیلی کر دیتے تاکہ اونٹنی (آسانی سے) چڑھ سکے۔ حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچے وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں فرضوں کے درمیان نفل بالکل نہیں پڑھے، پھر رسول اللہ ﷺ لیٹ گئے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی، جب صبح کی روشنی پھیل گئی تو آپ نے صبح کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی پھر آپ قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر حرام پہنچے، قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی، اللہ اکبر اور لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ کہا، اور روشنی اچھی طرح پھیلنے تک وہیں ٹھہرے رہے اور طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے لوٹ گئے حضرت فضل ابن عباس کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچ گئے، آپ نے اونٹنی کو ذرا تیز چلایا اور جمرۂ کبریٰ جانے والی درمیانی راہ اختیار کی اور درخت کے قریب جو جمرہ ہے اس کے پاس پہنچے اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر ایک کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، یہ وہ کنکریاں تھیں جن کو چٹکی سے پکڑ کر پھینکا جاتا ہے، آپ نے وادی کے درمیان سے کنکریاں ماریں، پھر آپ منیٰ گئے اور وہاں تریسٹھ اونٹوں کو اپنے ہاتھوں سے نحر (قربان) کیا، پھر باقی اونٹ حضرت علی ؓ کو نحر کے لیے دیے، آپ نے حضرت علی کو اپنی ہدی میں شریک کر لیا تھا۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ ہر قربانی سے گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے۔ پھر آپ اور حضرت علی دونوں نے اس گوشت کو کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔ اس کے بعد آپ سوار ہوئے اور طواف افاضہ فرمایا۔ آپ نے ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھی اور آپ بنو عبد المطلب کے پاس گئے وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے، آپ نے فرمایا: اے بنو عبد

المطلب! پانی بھرو، اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمہاری پانی کی خدمت پر غالب آجائیں گے (یعنی تم سے یہ منصب چھین لیں گے) تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی بھرتا، انہوں نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپ نے اس سے پانی پیا۔

(1243)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۵۸۵]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور میں نے جو کچھ کہا ہے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے اس میں سب سے بہتر یہ ہے: اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چاہت پر قادر ہے۔

(1244)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْداً مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَاِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۲۸۸، نسائی حدیث رقم:۳۰۰۳، ابن ماجة حدیث رقم:۳۰۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے دن سے زیادہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ بندوں کو آگ سے نجات دیتا ہو۔ وہ قریب ہوتا ہے اور پھر ان پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور پوچھتا ہے ان سب نے کیا ارادہ کیا ہے؟

(1245)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى صَلَاةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا اِلَّا صَلَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۶۸۲، مسلم حدیث رقم: ۳۱۱۶، ابوداؤد حدیث رقم: ۱۹۳۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے دو نمازوں کے سوا کوئی اور نماز ان کے علاوہ کسی وقت میں پڑھی ہو، آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو مزدلفہ میں جمع کیا اور فجر کی نماز اس کے عام وقت سے پہلے منہ اندھیرے پڑھی۔

(1246)۔ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا لِاُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ، فَاُجِيبَ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمِ، فَاِنِّي آخِذٌ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ، قَالَ اَيْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ

اَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ ، فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهُ ، فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيبَ اِلٰى مَا سَئَلَ ، قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا ، فَمَا الَّذِي اَضْحَكَكَ ، اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ؟ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِاُمَّتِي اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلٰى رَأْسِهٖ وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ فَاَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزْعِهٖ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣٠١٣ ، مسند احمد حديث رقم:١٦٢١٣]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت عباس بن مرداس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں رات کو اپنی امت کے لیے بخشش کی دعا فرمائی۔ جواب دیا گیا کہ میں نے انہیں معاف کر دیا سوائے ظالم کے۔ میں ظالم سے مظلوم کا حق وصول کروں گا۔ آپ نے عرض کیا اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے دے اور ظالم کو بخش دے۔ آپ کو اس رات جواب نہیں دیا گیا۔ صبح کو جب مزدلفہ تشریف لے گئے تو اسی دعا کو دہرایا۔ تو آپ نے جو دعا مانگی تھی قبول کر لی گئی۔ راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یہ ایسی گھڑی ہے کہ آپ اس میں ہنسا نہیں کرتے تھے۔ آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ اللہ آپ کے دانت مبارک ہنستے رکھے۔ فرمایا کہ اللہ کے دشمن ابلیس نے جب جانا کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی اور میری امت کو بخش دیا تو اس نے مٹی لی اور اپنے سر میں ڈالنے لگ گیا اور تباہی تباہی پکارنے لگا۔ مجھے اس کی آہ وفغاں نے ہنسا دیا۔

(1247) ـعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتّٰى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَدَنَاتٍ بِيَدِهٖ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ رواه البخاري [البخاري حديث رقم : ١٥٥١، مسلم حديث رقم: ١٥٨٢، ابو داؤد حديث رقم : ١٢٠٢، الترمذي حديث رقم : ٥٤٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مدینہ میں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھائی اور عصر کی ذو الحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر آپ نے وہیں رات گزاری حتیٰ کہ صبح ہو گئی، پھر آپ سوار ہو گئے حتیٰ کہ جب

مقام البیداء پر آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی تو "الحمد للہ" پڑھا اور "سبحان اللہ" پڑھا اور "اللہ اکبر" پڑھا، پھر آپ نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ احرام باندھا، پھر جب ہم (مکہ میں) آئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا حتیٰ کہ جب یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ) آیا تو لوگوں نے حج کا احرام باندھ لیا، حضرت انس نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر کئی اونٹنیوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں سرمئی رنگ کے دو مینڈھے ذبح کیے۔

(1248)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ بَعَثَنِي اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي اَمَّرَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ اَمَرَهُ اَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ ، اَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم :٣٢٨٧، بخاری حدیث رقم:٣٦٩ ، ابو داؤد حديث رقم:١٩٤٦، نسائی حدیث رقم:٢٩٥٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے جس حج میں حضرت ابوبکر صدیق کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ اس میں حضرت ابوبکر ﷺ نے مجھے قربانی کے دن لوگوں میں اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ خبردار! اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

(1249)۔ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ قُلْتُ اَرَأَيْتَ اِنْ زُحِمْتُ اَرَأَيْتَ اِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ اَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ١٦١١، الترمذی حدیث رقم :٨٦١]۔

ترجمہ: حضرت زبیر بن عربی ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کی تعظیم کے متعلق سوال کیا، انہوں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کی تعظیم کرتے تھے اور اسکو بوسہ دیتے تھے، اس نے کہا: یہ بتائیں کہ اگر میں لوگوں کے ہجوم میں ہوں یا اگر میں چومنے سے عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا تم اپنی "اگر مگر" کو یمن میں رکھو، میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود کی تعظیم کرتے تھے اور اسکو بوسہ دیتے تھے۔

(1250)۔ عَنْ عُمَرَ ﷺ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ اِنِّي اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم :

١٥٩٧ ، مسلم حديث رقم : ٣٠٧٠ ، الترمذي حديث رقم : ٨٦٠]۔

ترجمہ: حضرت عمرؓ حجرِ اسود کے پاس آئے، پس اسکو بوسا دیا، پھر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے تو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اور اگر میں نے یہ نہ دیکھا ہوتا کہ نبی ﷺ تجھے بوسا دیتے تھے تو میں تجھے بوسا نہ دیتا۔

(1251) عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ الزُّبَیْرِ کَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَیْكَ کَثِیْرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِی الْکَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِی قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَا عَائِشَةُ لَوْلَا قَوْمُكِ حَدِیْثٌ عَهْدُهُمْ بِکُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْکَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَیْنِ بَابٌ یَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابٌ یَخْرُجُوْنَ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَیْرِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ١٢٦ ، مسلم حدیث رقم : ٣٢٤٢]۔

ترجمہ: حضرت اسودؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابن الزبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تم کو بہت راز کی باتیں بتاتی تھیں تو کعبہ کے بارے میں انہوں نے تم کو کیا بتایا ہے؟ حضرت عائشہ نے یہ بتایا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم دورِ کفر کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو منہدم کر کے از سرِ نو تعمیر کرتا اور اس کے دو دروازے بنا دیتا، ایک دروازے سے لوگ کعبہ میں داخل ہوتے اور دوسرے دروازے سے باہر نکلتے، پھر حضرت ابن الزبیر نے کعبہ کو اسی طرح بنا دیا۔

(1252) عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسًا ؓ کَمِ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ أَرْبَعٌ عُمْرَةُ الْحُدَیْبِیَةِ فِی ذِی الْقَعْدَةِ حَیْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِکُوْنَ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِی ذِی الْقَعْدَةِ حَیْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِیْمَةَ أُرَاهُ حُنَیْنٍ قُلْتُ کَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ١٧٧٨ ، مسلم حدیث رقم : ٣٠٣٣]۔

ترجمہ: حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے چار عمرے کیے تھے: (۱) حدیبیہ کا عمرہ جب آپ کو مشرکین نے روک لیا تھا، یہ ذی القعدہ میں تھا (۲) اس کے دوسرے سال ذی القعدہ میں عمرہ، جب مشرکین سے صلح ہو چکی تھی (۳) جعرانہ کا عمرہ، جب آپ نے حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا تھا۔ میں نے پوچھا: آپ نے کتنے حج کیے تھے؟ انہوں نے کہا: ایک (اور چوتھا عمرہ اسی حج میں شامل ہے)۔

بَابُ وُجُوبِ زِيَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَفَضْلِ الْمَدِينَةِ

نبی کریم ﷺ کی زیارت کے وجوب اور مدینہ منورہ کی فضیلت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْآ اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الآیہ [النساء: ٦٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کاش یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے تو آپ کے پاس آتے۔ وَقَالَ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا [النساء: ٩٧] اور فرمایا: کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی تاکہ تم اس میں ہجرت کرتے۔

(1253)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِی فَقَدْ جَفَانِی رَوَاهُ ابْنُ عَدِی [ابن عدی ١٤/٧]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ سے بے وفائی کی۔

(1254)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعاً مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ مَوْتِی كَانَ كَمَنْ زَارَنِی فِی حَيَاتِی رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِی وَ الْبَيْهَقِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ٢٦٦٧، السنن الکبریٰ للبیہقی ٢٤٦/٥]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(1255)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ مَوْتِی كَانَ كَمَنْ زَارَنِی فِی حَيَاتِی رَوَاهُ عَيَاض فِی الشِّفَاءِ وَ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا [الشفاء ٦٨/٢، الوفا ٨٠٠/٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(1256)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِی رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِی وَ عَيَاض فِی الشِّفَاءِ وَابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ٢٦٦٩، الشفاء ٦٨/٢، الوفا ٨٠٠/٢ ورواہ البزار ٥٧/٢ عن موسیٰ بن ہلال وقال ابن عدی ارجو انہ لا بأس بہ]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(1257)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِي بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِباً كُنْتُ لَهُ شَفِيْعاً وَشَهِيْداً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ عِيَاضٌ فِي الشِّفَآءِ وَ ابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا [الشفاء ۲/۶۸، الوفا ۲/۸۰۱]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ میں اپنا احتساب کرتے ہوئے میری قبر کی زیارت کی میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔

(1258)۔ وَعَنْ ابْنِ اَبِي فُدَيْكٍ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ اَدْرَكْتُ يَقُوْلُ بَلَغَنَا اَنَّهُ مَنْ وَقَفَ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَقُوْلُهَا سَبْعِيْنَ مَرَّةً نَادَاهُ مَلَكٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا فُلَانُ لَمْ تَسْقُطْ لَكَ حَاجَةٌ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا ، وَ قَالَ بَعْضُ زُوَّارِ قَبْرِهٖ ﷺ

اَتَيْتُكَ رَاجِلاً وَوَدِدْتُ اَنِّي مَلَكْتُ سَوَادَ عَيْنِي أَمْتَطِيهِ
وَمَالِي لَا أُسِيرُ عَلَى الْمَسَاقِي اِلٰى قَبْرٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْهِ

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيُّ فِي الْوَفَا

[الوفا ۲/۸۰۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی فدیک فرماتے ہیں کہ میں نے جن لوگوں کا دیدار کیا ہے ان میں سے ایک (یعنی صحابی) سے سنا فرمایا: ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کی قبر انور کے پاس کھڑا ہوا اور اس نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ اس کے بعد ستر بار کہا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ۔ اسے ایک فرشتہ آواز دے گا۔ اے فلاں تجھ پر اللہ کا درود ہو، تیری کوئی حاجت ساقط نہ ہوئی۔

آپ ﷺ کی زیارت کو آنے والے کسی عاشق نے عرض کیا: میں آپ کے پاس پیدل چل کر حاضر ہوا ہوں کاش میری آنکھوں کی دھیری میرا کہنا مانتی اور میں اس پر سوار ہو جاتا۔ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں پلکوں پر سوار نہیں ہو سکتا۔ اس قبر کی طرف آنے کے لیے جس میں اللہ کے رسول موجود ہیں۔

(1259)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَراً اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ جَآءَ

قَبرَ النَّبِيِّ ﷺ وَدَعَا ثُمَّ انْصَرَفَ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا امام محمد صفحة ٣٩٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے یا سفر سے تشریف لاتے تو سیدھے نبی کریم ﷺ کے روضۂ انور پر حاضر ہوتے اور پھر اگلے کام کرتے تھے۔

(1260)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَأْتِيَ قَبرَ النَّبِيِّ ﷺ مِن قِبَلِ الْقِبلَةِ وَ تَجعَلَ ظَهرَكَ اِلَى الْقِبلَةِ وَتَستَقبِلَ الْقَبرَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَقُولَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْاَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهِ [مسند امام اعظم حديث رقم: ١٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ تو نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر قبلہ کی طرف سے حاضر ہو اور اپنی پشت قبلہ کی طرف کر لے اور قبر انور کی طرف منہ کر لے۔ پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ۔

(1261)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوضِي رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٣٣٧٠ ، بخاری حديث رقم: ١١٩٦، ١٨٨٨، ٦٥٨٨، ٧٣٣٥]۔ قال اكثر العلماء المراد منبره بعينه الذى كان فى الدنيا ، او له منبر فى الجنة علىٰ حوضه ، او معناه ان قصد منبره و الحضور عنده لملازمة الاعمال الصالحة يورد صاحبه الحوضة و يقتضى شربه منه ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ اور میرا منبر میرے حوض کے اوپر ہے۔

(1262)۔ وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةٌ فِي مَسجِدِي اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسجِدِ الْحَرَامِ وَصَلٰوةٌ فِي الْمَسجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةٍ فِي مَسجِدِي هٰذَا بِمِائَةِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ١٦١٢٣، بلوغ المرام صفحة ١٦٣]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو زبیر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میری مسجد میں نماز اس کے علاوہ جگہوں میں نماز سے ہزار گنا افضل ہے سوائے مسجدِ حرام کے اور مسجدِ حرام میں نماز میری مسجد میں نماز سے سو گنا افضل ہے۔

(1263)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِي اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعاً يَومَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث

رقم:۳۳٤۷، موطا امام مالك كتاب الجامع باب ما جاء فی سکنی المدینة والخروج منها حدیث رقم:۳، مسند احمد حدیث رقم:۷۸۸٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میری امت کا جو شخص مدینہ کی مشکلات اور شدت پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(1264)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَاِنِّی اَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِی [مسند احمد حدیث رقم:٥٤٣٦، ترمذی حدیث رقم:۳۹۱۷، ابن ماجة حدیث رقم:۳۱۱۲]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس کے پاس استطاعت ہو کہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ مرے۔ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(1265)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ سَمّٰى الْمَدِينَةَ طَابَةَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۳۵۷، مسند احمد حدیث رقم:۲۱۱۰۲]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بے شک اللہ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔

(1266)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَی مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۳۳۲٦، بخاری حدیث رقم:۱۸۸۵]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اے اللہ! مدینہ میں برکت کا میرا حصہ رکھ دے۔ جیسا کہ تو نے مکہ میں برکت رکھی ہے۔

(1267)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وُعِكَ اَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِی صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حِمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۳۳٤۲، بخاری حدیث رقم:۱۸۸۹، موطا امام مالك كتاب الجامع حدیث رقم:١٤، مسند احمد حدیث رقم:۲٤۲٤۲]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں قدم رنجہ فرمایا تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہوگیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہمیں مدینہ محبوب بنا دے جیسا کہ ہمیں مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ اور اس کی آب و ہوا کو صحت مند بنا دے۔ یہاں کے صاع اور مدّ میں ہمارے لیے برکتیں پیدا فرما اور اس کا بخار یہاں سے منتقل فرما دے اور اسے جحفہ میں لے جا۔

(1268)۔عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحٰى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا رواه البخاري [البخاری حدیث رقم: ۱۱۹۱، ۱۱۹۳، ۱۱۹٤، مسلم حدیث رقم: ۳۳۸۹]۔

ترجمہ: حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما چاشت کی نماز صرف دو دنوں میں پڑھتے تھے۔ جس دن وہ مکہ آتے تھے کیونکہ وہ مکہ میں چاشت کے وقت آتے تھے، پس وہ بیت اللہ کا طواف کرتے، پھر وہ مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے۔ اور جس دن وہ مسجد قباء میں آتے تھے اور وہ ہر ہفتہ کے دن مسجد قباء میں آتے تھے، پس جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو وہ نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنے کا ناپسند کرتے۔ اور حضرت ابن عمر یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر اور پیدل مسجد قباء کی زیارت کرتے تھے۔

(1269)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهٖ ثُمَّ أَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهٗ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ رواه ابن ماجة [ابن ماجة حديث رقم: ۱٤۱۲]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سہل بن حنیف ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر مسجد قبا میں آیا، پھر اس مسجد میں نماز پڑھی، تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔

کِتَابُ النِّکَاح

(وَهُوَ سُنَّةٌ مُؤَکَّدَةٌ عَلَی الْعُمُوْمِ)

نکاح کی کتاب

(یہ عام حالات میں سنتِ مؤکدہ ہے)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ [النساء: ۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو، تین تین، چار چار۔

(1270)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَآءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمَذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوٰی مِثْلَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ آخَرَ [مسلم حدیث رقم: ۳۴۰۰ ، بخاری حدیث رقم: ۵۰۶۶ ، ترمذی حدیث رقم: ۱۰۸۱ ، نسائی حدیث رقم: ۳۲۰۹ ، ۳۲۱۰ ، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۱۶۹ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۰۴۶ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۸۴۵ ، مسند احمد حدیث رقم: ۴۱۱۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو عورت رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نکاح کرے۔ کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرم گاہ کو محفوظ رکھتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خصی کرنے کے مترادف ہے۔

(1271)۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ؓ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنِ اسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَإِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْهُ ، فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَإِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰی اَبِیْهِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ۸۶۶۶]۔ اسناده ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا بچہ پیدا ہو وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ لیکن اگر وہ بالغ ہو گیا اور اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور اس سے گناہ ہو گیا تو اس کا گناہ اس کے باپ کے سر ہے۔

(1272)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٨٤٧]۔ الحديث صحيح وله طرق

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تم نے دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسا مناسب حل نہیں دیکھا ہوگا۔

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

حرام رشتوں کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآءُكُمْ الخ [النساء: ٢٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ دادوں نے نکاح کیا۔ وَقَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ الاية [النساء: ٢٣] اور فرمایا: تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں، بیٹیاں۔ وَقَالَ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ [الممتحنة: ١٠] اور فرمایا: جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن عورتیں ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس مت لوٹاؤ۔ یہ ان کے لیے حلال نہیں اور وہ ان کے لیے حلال نہیں۔

(1273)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ اِمْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا، وَاِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحْ اِبْنَتَهَا وَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ اِمْرَاَةً فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَنْكِحَ اُمَّهَا دَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ يَدْخُلْ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ [ترمذی حديث رقم:١١١٧]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بھی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اور دخول کیا تو اب اس عورت کی بیٹی کے ساتھ اس کا نکاح حلال نہیں اور اگر دخول نہیں کیا تو وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اور جس بھی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اس کے لیے حلال نہیں کہ اس عورت کی ماں سے نکاح کرے خواہ دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

(1274)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيْ [مسلم حديث رقم:٣٤٣٦، بخاری حديث رقم:٥١٠٩، ابو داؤد حديث رقم:٢٠٦٦، نسائی حديث رقم:٣٢٨٨، ابن ماجة حديث رقم:١٩٢٩، ١٩٣٠، مالك فی الموطا

حدیث رقم: ۲۰ من کتاب النکاح]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی عورت اور اس کی خالہ کو۔

(1275)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ مَرَّ بِی خَالِی اَبُو بُرْدَةَ وَمَعَهٗ لِوَآءٌ، فَقُلْتُ اَیْنَ تَذْهَبُ ؟ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةَ اَبِیهِ آتِیهِ بِرَأْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۳۶۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۴۵۶، ۴۴۵۷، نسائی حدیث رقم: ۳۳۳۱، ۳۳۳۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۶۰۷، مسند احمد حدیث رقم: ۱۸۶۰۵]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے میرے ماموں حضرت ابو بردہ گزرے اور آپ کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے کہا کہاں جا رہے ہیں؟ تو فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کرلیا ہے کہ میں اس کا سر کاٹ کر لاؤں۔

(1276)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلرِّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۳۵۶۸، بخاری حدیث رقم: ۵۰۹۹، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۲۵۱، نسائی حدیث رقم: ۳۳۱۳، موطا امام مالك حدیث رقم: ۱ من کتاب الرضاع، السنن الکبریٰ للبیهقی ۱۵۱/۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دودھ پینا وہ سب کچھ حرام کر دیتا ہے جو کچھ ولادت حرام کر دیتی ہے۔

(1277)۔ وَعَنْ شُرَیْحٍ اَنَّ عَلِیًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کَانَا یَقُولَانِ یُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ قَلِیلُهٗ وَکَثِیرُهٗ رَوَاهُ النَّسَائِی [نسائی حدیث رقم: ۳۳۱۱، سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۴۳۱۰، السنن الکبریٰ للبیهقی ۴۵۸/۷]۔ الحدیث حسن لطرقه

ترجمہ: حضرت شریح فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے تھے دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ تھوڑا ہو یا زیادہ۔

(1278)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا رِضَاعَ اِلَّا مَا

كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطني حديث رقم: ٤٣١٨، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٧/٤٦٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: رضاعت صرف دو سال کے اندر اندر ثابت ہوتی ہے۔

بَابُ بَيَانِ الْعَوْرَاتِ
پردے کے بیان کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ [الاحزاب: ٥٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی! اپنی ازواج سے فرمادو اور اپنی بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہ اپنے اوپر گھونگھٹ ڈال لیا کریں۔ وَقَالَ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ [النور: ٣١] اور فرمایا عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔

(1279)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحاً اَوْ ذَا مَحْرَمٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٥٦٧٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خبردار کوئی مرد کسی جوان عورت کے پاس رات نہ گزارے سوائے اس کے کہ اس نے اس سے نکاح کیا ہو یا محرم ہو۔

(1280)۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٥٦٧٤، بخاري حديث رقم: ٥٢٣٢، ترمذي حديث رقم: ١١٧١، مسند احمد حديث رقم: ١٧٣٥٨]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورتوں کے سامنے جانے سے بچ کے رہو۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا دیور موت ہے۔

(1281)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ

، فَإِنَّ لَكَ الْأُولىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَالتِّرمَذِی وَالدَّارِمی [مسند احمد حدیث رقم:۲۳۰۵۵، ابو داؤد حدیث رقم:۲۱۴۹، ترمذی حدیث رقم:۲۷۷۷، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۷۱۱]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! ایک نظر کے پیچھے دوسری نظر مت اٹھانا۔ تیرے لیے صرف پہلی نظر جائز ہے اور تیرے لیے دوسری نظر جائز نہیں ہے۔

بَابُ لَايَنبَغِي النِّكَاحُ اِلَّا بِوَلِيٍّ

باب: ولی کے بغیر نکاح زیب نہیں دیتا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ [البقرة:۲۳۴]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہے اس بارے میں جو یہ عورتیں اپنے بارے میں فیصلہ کریں۔

(1282)۔ عَنْ اَبِی مُوسیٰ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۸۵، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۱، ابن ماجة حدیث رقم:۱۸۸۱، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۸۶، مسند احمد حدیث رقم:۱۹۵۳۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں۔

(1283)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَالتِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمی [ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۸۳، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۲، ابن ماجة حدیث رقم:۱۸۷۹، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۸۸، مسند احمد حدیث رقم:۲۵۳۸۰]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرلیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

(1284)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۴۷۶، ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۹۸، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۸، نسائی حدیث رقم:۳۲۶۰، ابن ماجة حدیث رقم:۱۸۷۰، سنن

الدارمی حدیث رقم:۲۱۹۲ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۸۹۳، مؤطا امام مالك حدیث رقم:٤ من کتاب النکاح]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دوسری شادی کرنے والی عورت اپنے فیصلے کی خود زیادہ حقدار ہے اور کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں صرف اجازت لی جائے اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

بَابُ صِفَةِ النِّكَاحِ

نکاح کے طریقے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ [النسآء : ٢٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ان کے علاوہ جو بھی ہیں وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔ وَ قَالَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ [الاحزاب : ٥٠] اور فرماتا ہے: ہم جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں کے بارے میں فرض کیا ہے۔

(1285)۔ عَنْ عِمرَانَ بنِ الحُصَينِ ﷺ مَرفُوعاً قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَينِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِي [مجمع الزوائد ٤/٢٨٧ حدیث رقم:٧٥٢٥ ، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٤٢١٨ عن ابن عباس ﷺ ، ٥٥٦٤ ، ٥٥٦٥ عن رواة ، ٦٣٦٦، ٦٩٢٧، ٩٢٩١]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(1286)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبدِ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا مَهرَ دُونَ عَشرَةِ دَرَاهِمَ رَوَاهُ الدَّارقُطنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:٣٥٥٩]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: دس درہموں سے کم کوئی مہر نہیں۔

(1287)۔ وَعَنْ عَبدِ اللهِ بنِ مَسعُودٍ ﷺ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خُطبَةَ الحَاجَةِ ، نَحمَدُهُ وَنَستَعِينُهُ وَنَستَغفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا مَن يَهدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَن يُضلِلهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبدُهُ وَرَسُولُهُ وَيَقرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی [ابو داؤد حديث رقم :٢١١٨ ، ترمذی حديث رقم:١١٠٥، نسائی حديث رقم :٣٢٧٧ ، ابن ماجة حديث رقم:١٨٩٢، سنن الدارمی حديث رقم:٢٢٠٦ ، مسند احمد حديث رقم:٣٧١٩]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نکاح کا خطبہ سکھایا۔ ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے استغفار کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارت سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور تین آیات کی تلاوت کرے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور ہرگز مت مرنا سوائے مسلمانی کی حالت کے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ داری کا حیاء کرو۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو وہ تمہارے اعمال کو درست کردے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی۔

اِعْلَانُ النِّكَاحِ وَحُرْمَةُ الْمُتْعَةِ

نکاح کا اعلان اور متعہ کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ [النساء : ٢٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عصمت و کردار کی حفاظت کرتے ہوئے نکاح کرو محض مستی پوری کرنے کے لیے نہیں۔

(1288)۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَعْلِنُوا النِّكَاحَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ حَاكِم [مسند احمد حديث رقم :١٦١٣٦، مستدرك حاكم حديث رقم:٢٧٩٧]۔ وافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نکاح کا اعلان کیا کرو۔

(1289)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهىٰ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَفِيهِ اَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ، ثُمَّ اَعْلَنَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَومَ فَتحِ مَكَّةَ حِينَ عَلِمَ النَّاسَ يَفعَلُونَهٗ كَمَا فِي مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي وَالنَّسَائِي، ثُمَّ اَعْلَنَهٗ عُمَرُ بنُ الْخَطَّابِ ﷛ حِينَ عَلِمَ النَّاسَ يَفْعَلُونَهٗ كَمَا فِي مُسْلِمٍ [مسلم حديث رقم: ٣٤١٦، ٣٤١٧، ٣٤٢٤، ٣٤٢٥، ٣٤٢٧، ٣٤٢٨، ٣٤٣١ ثم اعلنه سيدنا على المرتضىٰ ﷛ حين راى عباس يلين فيه مسلم: ٣٤٣٤، بخارى حديث رقم: ٤٢١٦، ٥١١٥، ٥٥٢٣، ٦٩٦١، ترمذى حديث رقم: ١١٢١، ١٧٩٤، نسائى حديث رقم: ٣٣٦٥، ٣٣٦٦، ٣٣٦٧، ابن ماجة حديث رقم: ١٩٦١]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے متعہ سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس موضوع پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اس کا اعلان فرمایا جب آپ کو علم ہوا کہ لوگ ابھی تک متعہ کرتے ہیں۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب ﷛ نے بھی اس کا اعلان فرمایا جب آپ کو بھی پتہ چلا کہ لوگ ابھی تک یہ کام کرتے ہیں۔

اَلتَّائِيدُ مِنَ الرَّوَافِضِ: عَنْ زَيدِ بنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهٖ عَن عَلِيٍّ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَنِكَاحَ الْمُتْعَةِ رَوَاهُ فِي الْاِسْتِبْصَارِ وَتَهذِيبِ الْاَحْكَامِ [الاستبصار ٣/١٤٢، تهذيب الاحكام ٧/٢٠١]۔

روافض کی طرف سے تائید: حضرت زید بن علی اپنے آباؤ اجداد سے اور وہ حضرت علی علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا اور نکاح متعہ کرنا حرام قرار دیا۔

بَابُ الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کا باب

(1290)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷛ مَا اَوْلَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلىٰ اَحَدٍ مِن نِسَآئِهٖ مَا اَولَمَ عَلىٰ زَيْنَبَ، اَوْلَمَ بِشَاةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٣٥٠٣، بخارى حديث رقم: ٥١٦٨، ابو داؤد

حدیث رقم:۳۷۴۳ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱۹۰۸، مسند احمد حدیث رقم:۱۳۳۸۳]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے لیے ولیمہ فرمایا جیسا کہ حضرت زینب کے لیے ولیمہ فرمایا تھا۔ ایک بکری سے ولیمہ فرمایا۔

(1291)۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّةَ بِسَوِیْقٍ وَتَمْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم:۱۲۰۸۵، ابو داؤد حدیث رقم:۳۷۴۴، ترمذی حدیث رقم:۱۰۹۵، ابن ماجة حدیث رقم:۱۹۰۹]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے ستو اور کھجوروں کا ولیمہ دیا۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْعَزْلِ وَقَطْعِ النَّسْلِ

عزل اور خاندانی منصوبہ بندی کی کراہت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ [بنی اسرائیل:۳۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنی اولادوں کو غربت کے خوف سے قتل مت کرو۔ وَقَالَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ الْآيَة [النور:۱۹] اور فرمایا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ فحاشی پھیلے۔

(1292)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَآءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ، وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَیْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَیْءٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِيهِ اَحَادِيثُ كَثِيْرَةٌ فِیْ مُوَطَّا مُحَمَّدٍ وَ مُسْلِم وَالْبُخَارِیْ وَ الطَّحَاوِیْ وَغَيْرِهَا [مسلم حدیث رقم:۳۵۵۴، بخاری حدیث رقم:۷۴۰۹، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۹/۲، مؤطا امام محمد صفحة ۲۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو فرمایا سارے پانی سے بچہ نہیں بنتا اور جب اللہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کی کتاب

(1293)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ الطَّلَاقُ رَوَاهُ اَبُودَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:٢١٧٨ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٠١٨]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حلال چیزوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

(1294)۔ وَعَن ثَوبَان ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّمَا اِمْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقاً فِی غَیرِ مَا بَأْسٍ ، فَحَرَامٌ عَلَیهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاؤد وَالتِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَة وَالدَّارِمِی [مسند احمد حدیث رقم:٢٢٤٤٢ ، ابو داؤد حدیث رقم :٢٢٢٦ ، ترمذی حدیث رقم :١١٨٦، ابن ماجة حدیث رقم:٢٠٥٥ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٢٧٤]۔ اسناده جید

ترجمہ: حضرت ثوبان ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس عورت نے بھی اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق کا مطالبہ کیا جنت کی خوشبو اس پر حرام ہے۔

(1295)۔ وَعَن اَبِی هُرَیرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ ، اَلنِّکَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ وَ اَبُو دَاؤد وَالتِّرمَذِی [مسند امام اعظم صفحة ١٤١ حدیث رقم:٥ ، ابو داؤد حدیث رقم :٢١٩٤ ، ترمذی حدیث رقم:١١٨٤ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٠٣٩ ، سنن الدار قطنی حدیث رقم:٣٨٩٥]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدہ ہے اور ان کا مذاق بھی سنجیدہ ہے۔ نکاح، طلاق اور رجوع۔

(1296)۔ وَعَن سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَسُلَیمٰنَ بنِ یَسَارٍ اَنَّهُمَا سُئِلَا عَن طَلَاقِ السُّکْرَانِ ، فَقَالَا اِذَا طَلَّقَ السُّکْرَانُ جَازَ طَلَاقُهُ رَوَاهُ مَالِك [موطا امام مالك حدیث رقم :٨٢ من

كتاب الطلاق]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب اور حضرت سلیمان بن یسار سے نشے والے کی طلاق کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو دونوں نے فرمایا جب نشے والا آدمی طلاق دے تو اس کی طلاق ہوگئی۔

(1297)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِسَوْدَةَ حِيْنَ طَلَّقَهَا اعْتَدِّیْ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْاَعْظَمُ فِیْ مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ١٤١ حديث رقم: ٤٣٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت سودہ کو طلاق دینا چاہی تو فرمایا عدت پوری کر۔

(1298)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيْقَةً بَائِنَةً رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیْ [سنن الدار قطني حديث رقم: ٣٩٨٠]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خلع کو بائن طلاق قرار دیا۔

(1299)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَئَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [موطا امام محمد صفحة ٢٥٤، مسلم حديث رقم: ٣٦٥٢، بخاری حديث رقم: ٥٢٥١، ابو داؤد حديث رقم: ٢١٧٩، نسائی حديث رقم: ٣٣٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حیض سے تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا: اسے کہو اسے واپس لے آئے۔ پھر اسے روکے رکھے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر اسے حیض آئے پھر پاک ہو، پھر اس کے بعد اگر وہ چاہے تو اسے روکے رکھے اور اگر چاہے تو اسے چھونے سے پہلے اسے طلاق دے دے۔ یہ وہ مدت ہے جس کے لیے اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثاً مَعاً عَصَى اللّٰهَ وَبَانَتِ امْرَأَتُهُ

باب: جس نے اکٹھی تین طلاقیں دیں اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس سے جدا ہوگئی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ [البقرة:٢٢٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاقیں دو ہی ہیں۔ وَ قَالَ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ [البقرة:٢٣٠] اور فرمایا: اگر اس نے اسے تیسری طلاق دی تو پھر وہ اسکے بعد اس کے لیے حلال نہیں حتیٰ کہ اسکے علاوہ کسی شوہر سے صحبت کرے۔

(1300)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِي اَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثاً اَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَانْفَذَ وَهٰذَا مَعْنَى الْحَدِيثِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَ ابُو داؤد [موطا مالك حديث رقم: ٣٤ من كتاب الطلاق، مسلم حديث رقم: ٣٧٤٣، بخاري حديث رقم: ٥٢٥٩، ابو داؤد حديث رقم: ٢٢٤٥، نسائي حديث رقم: ٣٤٠٢، ابن ماجة حديث رقم: ٢٠٦٦]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ حضرت عویمر عجلانی نے اپنی بیوی کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے تین طلاقیں دیں۔ آپ ﷺ نے انہیں نافذ کر دیا۔

(1301)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ لَو طَلَّقْتُهَا ثَلَاثاً، قَالَ إِذًا قَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارَقُطْنِي [المصنف لابن ابي شيبة ٤/١١، سنن الدار قطني حديث رقم: ٣٩٢٢]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں عورتوں کو تینوں طلاقیں دے دوں۔ فرمایا: پھر تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔

(1302)۔ وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعاً، فَقَامَ غَضْبَاناً، ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ؟ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهُ؟ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائي حديث رقم: ٣٤٠١]۔ رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے بارے میں خبر دی گئی جس نے اپنی بیوی کو

تین طلاقیں اکٹھی دے دی تھیں۔ آپ ﷺ جلال میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمایا: کیا اللہ عزوجل کی کتاب سے کھیلا جائے گا جبکہ میں تم میں موجود ہوں؟ حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟

(1303)۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثاً ، قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ رَادُّهَا اِلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجاً وَاِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَلَا اَجِدُ لَكَ مَخْرَجاً ، عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ [ابو داؤد حديث رقم:۲۱۹۷]۔

ترجمہ: حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ آپ اس کی بیوی اسے واپس کر دیں گے۔ پھر فرمایا: تم میں سے جس کی مرضی ہو چل پڑتا ہے اور اونٹنی پر سوار ہو جاتا ہے۔ پھر آ کر کہتا ہے اے ابنِ عباس، اے ابنِ عباس۔ حالانکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ تم اللہ سے نہیں ڈرے ہو، میں تمہارے لیے کوئی راستہ نہیں پاتا۔ تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو چکی ہے۔

(1303)۔ وَقَالَ الرَّجُلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُواً رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك كتاب الطلاق حديث رقم:۱]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: ایک آدمی نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ کا میرے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا تیری طرف سے اسے تین طلاقیں ہو گئیں اور ستانوے مرتبہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

(1304)۔ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَةً ، فَقَالَ اِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللّٰهَ فَاَثِمَ وَاَطَاعَ الشَّيْطٰنَ ، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجاً رَوَاهُ الطَّحَاوِي ، قَالَ الطَّحَاوِي قَدْ رَأَيْنَا اَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَعَانِي فَجَعَلَهَا اَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ عَلٰى خِلَافِ تِلْكَ الْمَعَانِي لَمَّا رَأَوْا فِيْهِ مِمَّا قَدْ

خَفِیَ عَلٰی بَعْضِهِم فَکَانَ ذٰلِکَ حُجَّةً نَاسِخاً لِمَا تَقَدَّمَهُ (کَابنِ عُمَرَ فِی رَفْعِ الْیَدَیْنِ، وَابنِ عَبَّاس فِی الطَّلَاقِ ثَلَاثاً) [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۳٤]۔

مَنْ قَالَ لِا مْرَأَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثاً، فَقَالَ الشَّافِعِی وَ مَالِكٌ وَاَبُوحَنِیفَةَ وَ اَحْمَدُ وَجَمَاهِیرُ الْعُلَمَآءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ یَقَعُ الثَّلَاثُ كَذَا فِی شَرحِ النَّوَوِی وَقَالَتِ الرَّوَافِضُ وَالظَّاهِرِیَّةُ یَقَعُ الْوَاحِدُ

ترجمہ: حضرت مالک بن حارث فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دی ہیں۔ فرمایا تیرے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی ہے اور گناہ گار ہوا ہے اور شیطان کی اطاعت کی ہے۔ اللہ نے اس کے لیے کوئی راستہ نہیں رکھا۔ امام طحاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بعض کام ایسے دیکھے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی خاص مفہوم میں ہوا کرتے تھے پھر آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب دیکھا کہ بعض لوگوں پر بات واضح نہیں ہوسکی تو انہوں نے اسے کسی دوسرے مفہوم میں استعمال کرنا شروع کر دیا۔ یہ چیز پہلے حکم کے لیے نسخ کی دلیل بن گئی۔ (جیسا کہ حضرت ابن عمر نے رفع یدین میں کیا اور حضرت ابنِ عباس نے تین طلاقوں میں کیا)

جس آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تمہیں تین طلاقیں ہیں تو امام شافعی، امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور سلف وخلف میں سے جمہور علماء فرماتے ہیں کہ تینوں طلاقیں ہو جاتی ہیں۔ جبکہ روافض اور غیر مقلد کہتے ہیں کہ ایک ہوتی ہے۔

بَابُ النِّكَاحِ بَعْدَ التَّطْلِیْقَاتِ الثَّلٰثِ

تین طلاقوں کے بعد نکاح کے طریقے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ [البقرة: ۲۳۰] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر اس نے اسے تیسری طلاق دے دی تو وہ اس کے لیے حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے شوہر کے ساتھ صحبت نہ کرے۔

(1305)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَآءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیِّ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اِنِّی كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِی فَبَتَّ طَلَاقِی، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

ابنِ الزُّبَيرِ وَمَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ هُدُبَةِ الثَّوبِ فَقَالَ اَتُرِيدِينَ اَنْ تَرجِعِي اِلىٰ رِفَاعَةَ ؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ لَا حَتّىٰ تَذُوقِي عُسَيلَتَهُ وَيَذُوقُ عُسَيلَتَكِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٣٥٢٦ ، بخاري حديث رقم: ٢٦٣٩ ، ترمذي حديث رقم: ١١١٨ ، نسائي حديث رقم: ٣٤٠٨ ، ابن ماجة حديث رقم: ١٩٣٢ ، سنن الدارمي حديث رقم: ٢٢٧١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا میں رفاعہ کے پاس تھی تو اس نے مجھے طلاق دے دی اور تینوں اکٹھی دے دیں۔ میں نے اس کے بعد عبد الرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا۔ اس کے پاس کپڑے کے ایک ٹکڑے کے سواء کچھ نہیں۔ فرمایا کیا تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ عرض کیا جی حضور۔ فرمایا: نہیں۔ جب تک تو اس کی مٹھاس نہ چکھے اور وہ تیری مٹھاس نہ چکھے۔

(1306)۔ وَعَنِ ابنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِي وَرَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ عَن عَلِيٍ وَابنِ عَبَّاس وَعُقبَةَ بنِ عَامِرٍ ﷺ [ترمذي حديث رقم: ١١٢٠ ، نسائي حديث رقم: ٣٤١٦ ، ابن ماجة حديث رقم: ١٩٣٤ ، سنن الدارمي حديث رقم: ٢٢٦٢ ، مسند احمد حديث رقم: ٤٢٨٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (منصوبے سے) حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

بَابُ الْعِدَّةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

عدت اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا [البقرة: ٢٣٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ تم میں سے وفات دے دیے جائیں اور وہ بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن روکے رکھیں۔ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ [البقرة: ٢٢٨] اور فرمایا: طلاق شدہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ

يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ [الطلاق:٤] اور فرماتا ہے: تمہاری بیویوں میں سے وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان عورتوں کی بھی جنہیں ابھی تک حیض نہیں آیا۔ اور حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وضع حمل کریں۔

(1307)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثاً ، اَلنَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَرَوَى الدَّارقُطْنِي مِثْلَهُ عَنْ جَابِرٍ ﷺ [شرح معاني الآثار للطحاوي ٢/ ٤٠، ٤١ ، سنن الدار قطني حديث رقم:٣٩٠٤]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: طلاق یافتہ عورت کے لیے تین حیض تک ہے، نفقہ اور رہائش۔

(1308)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ اِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا حَلَّتْ رَوَاهُ مُحَمَّد وَرُوِيَ مِثْلَهُ عَنْ عُمَرَ [موطا محمد صفحة ٢٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے جنم دے دیا جو کچھ اس کے شکم میں تھا تو حلال ہو گئی۔

(1309)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الْمُعْتَدَّةَ عَنِ الْكُحلِ وَالدُّهْنِ وَالْخِضَابِ وَالْحِنَاءِ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائي حديث رقم:٣٥٣٦، ٣٥٣٧]۔

ترجمہ: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عدت والی عورت کو سرمہ، تیل، خضاب اور مہندی لگانے سے منع فرمایا۔

(1310)۔ وَقَالَت لَا تَكْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَابُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائي حديث رقم:١١٩٤]۔

ترجمہ: اور فرماتی ہیں کہ عدت والی عورت مجبوری کے علاوہ سرمہ نہ لگائے۔

(1311)۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ وَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْراً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [مسلم حديث رقم:٣٧٢٩ ، بخاري حديث رقم:٥٣٣٤ ، ابو داؤد حديث رقم:٢٢٩٩ ، ترمذي حديث رقم:١١٩٦، سنن الدارمي حديث رقم:٢٢٨٨ ، نسائي حديث رقم:٣٥٠٠ ، موطا امام مالك كتاب الطلاق حديث رقم:١٠١]۔

ترجمہ: حضرت اُم حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ فرمایا: جو

عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے شوہر کے چار مہینے اور دس دن۔

(1312)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ تَرَبُّصُ اَربعِ سِنِينَ ، ثُمَّ تَعْتَدُّ اَربعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْراً رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالك حديث رقم:٥٢ من كتاب الطلاق]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ نے گم شدہ آدمی کی بیوی کے بارے میں فرمایا کہ چار سال انتظار ہے پھر اس کے بعد چار ماہ دس دن عدت گزارے۔

كِتَابُ الْمَعِيشَةِ

معاشیات کی کتاب

وَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ [ال عمران:٢٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہو اے اللہ ملک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے ملک عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے۔

اَلْحَقُّ الْاَسَاسِيُّ

بنیادی حقوق

(1313)۔ عَنْ عُثْمَانَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءُ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذى حديث رقم:٢٣٤١ ، مسند احمد حديث رقم:٤٤٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عثمان ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدم کے بیٹے کا کوئی حق نہیں سوائے ان چیزوں کے: گھر جس میں وہ رہے، کپڑا جس سے وہ اپنا ستر چھپائے، روٹی کا ٹکڑا اور پانی۔

(1314)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ، فِي الْمَاءِ، وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَابْنُ مَاجَة [ابو داؤد حديث رقم:٣٤٧٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٤٧٢ ، مسند احمد حديث رقم:٢٣١٤٦]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی میں، گھاس میں اور آگ میں۔

بَابُ طَلَبِ رِزْقِ الْحَلَالِ

رزقِ حلال طلب کرنے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا [مومنون:۵۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھی چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔

(1315)۔ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ ، فَقَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِّىَ بِالْحَرَامِ ، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢٣٤٦ ، ترمذى حديث رقم:٢٩٨٩ ، سنن الدارمى حديث رقم:٢٧١٩ ، مسند احمد حديث رقم:٨٣٦٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے اور صرف پاک چیز کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے۔ فرمایا: اے رسولو! پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو اُن پاک چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس آدمی کا تذکرہ فرمایا جو لمبا سفر کرتا ہے۔ بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والا اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بڑھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب، حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے اور وہ حرام سے پلا ہے پھر اس کی دعا کیسے قبول ہوسکتی ہے۔

(1316)۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِى الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِى الْحَرَامِ كَالرَّاعِىْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَرْتَعَ فِيْهِ ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ

حِمىً ، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ ، اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤٠٩٤، بخاری حدیث رقم:٥٢، ابو داؤد حدیث رقم:٣٣٢٩، ترمذی حدیث رقم:١٢٠٥، نسائی حدیث رقم:٤٤٥٣، ابن ماجة حدیث رقم:٣٩٨٤، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٥٣٤، مسند احمد حدیث رقم:١٨٣٧٧]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان مشکوک چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ جو شخص مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو مشکوک چیزوں میں پڑا وہ حرام میں پھنس گیا۔ جیسے چرواہا چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو خطرہ ہوتا ہے کہ (جانور) اس میں سے چر لے۔ خبردار ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ کی چراگاہ اس کے حرام کردہ امور ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک لوتھڑا ہے۔ جب وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔

(1317)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي [ترمذی حدیث رقم:٢٥١٨، نسائی حدیث رقم:٥٧١١، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٥٣٥، مسند احمد حدیث رقم:١٧٢٨]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث یاد کی ہے کہ جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اسکی خاطر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔ بے شک سچ اطمینان بخشتا ہے اور بے شک جھوٹ بے یقینی پیدا کرتا ہے۔

(1318)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَالدَّارِمِي وَالدَّارَقُطْنِي [ترمذی حدیث رقم:١٢٠٩، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٥٤٢، سنن الدار قطنی حدیث رقم:٢٧٨٩]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو سعید ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سچ بولنے والا تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

(1319)۔ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ ﷜ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ قُلِ الْحَقَّ وَلَوْ كَانَ مُرًّا رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ

وَصَحَّحَهُ [صحيح ابن حبان حديث رقم: ٣٦١، شعب الايمان للبيهقی حديث رقم: ٤٩٤٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: حق کہو خواہ کڑوا ہو۔

حُرْمَةُ الرِّشْوَتِ

رشوت کا حرام ہونا

(1320)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرِو بْنِ العَاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَ الْمُرْتَشِيَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ١٣٣٧، ابو داؤد حديث رقم: ٣٥٨٠، ابن ماجة حديث رقم: ٢٣١٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

اَخْذُ الْاَرْضِ ظُلْماً

ظلم کر کے زمین چھین لینا

(1321)۔ عَنْ سَعِيدِ بنِ زَيدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَخَذَ شِبراً مِنَ الْاَرْضِ ظُلْماً فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَومَ القِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٤١٣٤، بخاری حديث رقم: ٣١٩٨، ترمذی حديث رقم: ١٤١٨، سنن الدارمی حديث رقم: ٢٦٠٩، مسند احمد حديث رقم: ١٦٣٨]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن زید ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے ظلم کر کے ایک بالشت زمین بھی حاصل کی وہ ساتوں زمینوں میں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالی جائے گی۔

(1322)۔ وَعَنْ عِمرَانِ بنِ حُصَينٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا جَلَبَ وَ لَا جَنَبَ وَ لَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حديث رقم: ١١٢٣، ابو داؤد حديث رقم: 2581، نسائی حديث رقم: ٣٣٣٥، ابن ماجة حديث رقم: ٣٩٣٧، سنن الدار قطنی حديث رقم: ٤٧٨٥]۔ الحديث صحيح، الحلب ان يذهب للشراء من البعيد و الجنب ان يجیء بالمبيع من البعيد

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اسلام میں (بیچنے کی چیز) نہ دور سے لانا جائز ہے، نہ دور لے جانا جائز ہے اور نہ ہی ادلے بدلے کا نکاح جائز ہے، اور جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

بَيَانُ اللُّقَطَةِ

گری ہوئی چیز کا بیان

(1323)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ لَا يَحِلُّ اللُّقَطَةُ، مَنِ الْتَقَطَ شَيْئاً فَلْيُعَرِّفْهُ سَنَةً، فَإِنْ جَآءَ صَاحِبُهُ فَلْيَرُدَّهُ اِلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ يَأْتِ فَلْيَتَصَدَّقْ بِهِ، فَإِنْ جَآءَ فَلْيُخَيِّرْهُ بَيْنَ الْاَجْرِ وَبَيْنَ الَّذِی لَهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِی [سنن الدار قطنی حديث رقم:۴۳۴۳]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گری ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: گری ہوئی چیز حلال نہیں ہے۔ جسے گری ہوئی چیز ملے وہ ایک سال تک اسکا اعلان کرے۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اسے واپس کردے اور اگر وہ نہ آئے تو اسے خیرات کردے۔ اب اگر وہ آجائے تو اسے اختیار دے (اسی صدقہ کو برقرار رکھ کر) اجر پانے کا یا اپنا حق وصول کرنے کا۔

(1324)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:۱۷۱۷]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی تھی کہ عصا، لاٹھی، رسی اور اس طرح کی چیزیں اگر کسی آدمی کو ملیں تو ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اَلْكَسْبُ بِالْيَدِ

ہاتھ سے کمانا

(1325)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ۱۳۵۸، ابو داؤد حديث رقم:۳۵۲۸، نسائی حديث رقم:۴۴۴۹، ابن ماجة حديث رقم:۲۲۹۰]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھی چیز جو تم کھاتے ہو وہ تمہارے ہاتھ کی کمائی ہے۔ اور تمہاری اولادیں تمہاری کمائی ہیں۔

(1326)۔ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَمَّرَ اَرْضاً لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ رَوَاهُ الْبُخَارِی

[بخاری حدیث رقم: ۲۳۳۵، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۹۳۶]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ تھی تو وہی اس کا حق دار ہے۔

(1327)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ، فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ ؟ فَقَالَ نَعَمْ، كُنْتُ اَرْعیٰ عَلیٰ قَرَارِیْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ البخاری [بخاری حدیث رقم: ۲۲۶۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۱۴۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ آپ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا آپ ﷺ نے بھی؟ فرمایا ہاں۔ میں مکہ کے قراریط پر جا کر بکریاں چراتا تھا۔

لِلسَّائِلِ حَقٌّ

سوالی کا بھی حق ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ [الضحیٰ: ۱۰] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوالی کو انکار مت کر۔

(1328)۔ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَآءَ عَلیٰ فَرَسٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۱۶۶۵، موطا مالك حدیث رقم: ۳ من كتاب الصدقة، مسند احمد حدیث رقم: ۱۷۳۵]۔ مرسل حسن

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوالی کا حق ہے خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

بَیَانُ الدَّیْنِ

قرض کا بیان

(1329)۔ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۴۰۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے تنگ دست کو

مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا، اللہ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے گا۔

(1330)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٨٨٣]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے۔

حُرْمَةُ الرِّبٰوا

سود کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا [البقرة:٢٧٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ نے خرید و فروخت حلال فرمائی ہے اور سود کو حرام ٹھہرایا ہے۔ وَقَالَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ [البقرة:٢٧٩] اور فرمایا: اگر تم ایمان والے ہو تو باقی ماندہ سود بھی معاف کر دو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو۔

(1331)۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبٰو وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ هُمْ سَوَآءٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمَذِيُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ [مسلم حديث رقم:٤٠٩٣، ترمذى حديث رقم:١٢٠٦، ابو داؤد حديث رقم:٣٣٣٣، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٧٧]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ یہ سب برابر ہیں۔

(1332)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا آكِلَ الرِّبٰو، فَاِنْ لَّمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٣٣٣١، نسائى حديث رقم:٤٤٥٥، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٧٨]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ سود کھائے بغیر کوئی بھی نہیں بچے گا۔ اگر سود نہ کھایا تو اس کے اثرات اس تک ضرور پہنچ جائیں گے۔ اور وہ اس کے غبار سے سیراب ہو گا۔

(1333)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلرِّبٰو سَبْعُونَ جُزْءاً، اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٢٧٤]۔ الحديث صحيح وله شواهد

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سود کے ستر گناہ ہیں۔ ان میں سے سب سے چھوٹا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح کرے۔

(1334)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِی ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ يَداً بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى، اَلآخِذُ وَالْمُعْطِی فِيهِ سَوَآءٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٠٦٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر ہے، ہاتھوں ہاتھ ہے۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہے۔ لینے والا دینے والا اس میں برابر ہیں۔

(1335)۔ وَعَنْ اُسَامَةَ بنِ زَيدٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا رِبٰو اِلَّا فِی الدَّيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِی وَفِی رِوَايَةِ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی، اَلرِّبٰوا فِی النَّسِيئَةِ [مسلم حديث رقم:٤٠٨٨، بخاری حديث رقم:٢١٧٩، نسائی حديث رقم:٤٥٨٠، طحاوی ٢/٢١٤، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٥٧، سنن الدارمی حديث رقم:٢٥٨٣، مسند احمد حديث رقم:٢١٨٠٨]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کوئی سود نہیں ہے سوائے قرض پر۔ مسلم بخاری کی روایت میں ہے کہ سود قرض پر ہوا کرتا ہے۔

(1336)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْحَيَوَانِ وَاحِداً بِاثْنَيْنِ يَداً بِيَدٍ، وَكَرِهَ نَسِيئَةً رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٢٧١]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک کے بدلے دو جانور ہاتھوں ہاتھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ اور آپ ﷺ نے ادھار پر ایسا سودا ناپسند فرمایا۔

بَابُ اَحْكَامِ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ
خرید وفروخت کے احکام کا باب

(1337)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَ الْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٣٩١٢، ٣٩١٣، بخاری حديث رقم: ٢٣٨١، ٢١٩٦، ترمذی حديث رقم: ١٣١٣، ابو داؤد حديث رقم: ٣٤٠٤، ابن ماجة حديث رقم: ٢٢٦٦، مسند احمد حديث رقم: ١٤٣٧٠]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ، معاومہ اور ثنیا سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت فرمائی۔ (محاقلہ یہ ہے کہ کھیت کی کھڑی فصل کو اسی جنس کے خشک اناج کے معین پیمانوں کے عوض بیچ دیا جائے، مزابنہ یہ ہے کہ تازہ کھجوروں کی چھوہاروں کے عوض بیع کی جائے، مخابرہ یہ ہے کہ زمین مزارعت پر دی جائے اس طرح کہ فصل کا تہائی یا چوتھائی حصہ لینا ہو، معاومہ یہ ہے کہ درخت کے پھلوں کو چند سالوں کے عوض فروخت کر دیا جائے، ثنیا یہ ہے کہ بیچے جانے والے پھلوں میں سے ایک غیر معلوم حصہ مستثنیٰ کر لیا جائے، عرایا یہ ہے کہ درخت پر لگی کھجوروں کا اندازہ کر لیا جائے اور ان کھجوروں کو درخت پر ہی خشک ہونے دیا جائے اور انہیں ان کی مقدار کے برابر چھوہاروں کے بدلے میں بیچ دیا جائے، گویا یہ دراصل مزابنہ میں سے استثنیٰ ہے)

(1338)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٣٨١٥، بخاری حديث رقم: ٢١٥٠، ابو داؤد حديث رقم: ٣٤٤٣، ابن ماجة حديث رقم: ٢١٧٥، نسائی حديث رقم: ٤٤٩٦، موطا مالك حديث رقم: ٩٦ من كتاب البيوع]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خریدنے کے لیے قافلے کو آگے جا کر مت ملو اور کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور ملاوٹ نہ کیا کرو اور شہری آدمی دیہاتی کے لیے نہ بیچے۔

(1339)۔ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ﷺ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم: ١٢٣٣، ابو داؤد حديث رقم: ٣٥٠٣، نسائی حديث رقم: ٤٦١٣،

ابن ماجة حديث رقم:٢١٨٧ ، مسند احمد حديث رقم:١٥٣١٩]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وہ چیز بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔

(1340)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابن ماجة حديث رقم:٢١٥٣ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٥٤٧]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مال عام کرنے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت ہے۔

(1341)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ﷛ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَىٰ رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ دَمٍ وَلَا مَالٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حديث رقم:٣٤٥١ ، ترمذی حدیث رقم:١٣١٤، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٠٠ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٥٤٨ ، مسند احمد حديث رقم:١٢٥٩٨]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قیمتیں چڑھ گئیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لیے قیمت مقرر فرما دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مقرر کرنے والا اللہ ہے جو بند کرتا ہے، کھولتا ہے اور رزاق ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ تم میں سے کوئی بھی مجھ پر خون یا مال کے ظلم کا مطالبہ نہ رکھتا ہو۔

بَيَانُ بَيعِ الْحَرَامِ

حرام کی خرید و فروخت کا بیان

(1342)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَىٰ بِهَا السُّفُنُ وَ يُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ ، فَقَالَ لَا، هُوَ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٤٠٤٨ ، بخاری حدیث رقم:٢٢٣٦ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٤٨٦ ، ترمذی حدیث رقم:١٢٩٧، نسائی حدیث رقم:٤٢٥٦ ، ابن ماجة حديث رقم:٢١٦٧]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷜ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ وہ مکہ میں تھے: بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ مردار کی چربی کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ اس سے کشتیاں چمکائی جاتی ہیں، چمڑوں کی مالش کی جاتی ہے اور لوگ چہروں پر اس کی کریم لگاتے ہیں۔ فرمایا نہیں، یہ حرام ہے۔

بَيَانُ الْخِيَارِ

سودے کی واپسی کا اختیار

(1343)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٣٨٥٣، بخاری حديث رقم:٢١٠٧، ابو داؤد حديث رقم:٣٤٥٤، ترمذی حديث رقم:١٢٤٥، نسائی حديث رقم:٤٤٦٥، ابن ماجة حديث رقم:٢١٨١، مؤطا امام مالك حديث رقم:٧٩ من كتاب البيوع، مسند احمد حديث رقم:٥١٢٩، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٥/٢٦٨]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے دونوں آدمیوں کو سودے کی واپسی کا اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں سوائے بیع الخیار کے۔

(1344)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷜ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم:١٢٤٩، ابن ماجة حديث رقم:٢١٨٤]۔ حسن

ترجمہ: حضرت جابر ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی کو چیز بیچنے کے بعد واپس کرنے کا اختیار دیا۔

(1345)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اشْتَرٰى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا رَآهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي وَالْبَيْهَقِي [سنن الدار قطنی حديث رقم:٢٧٧٩، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٥/٢٦٨]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے کوئی چیز خریدی جسے اس نے دیکھا نہیں تھا تو دیکھنے کے بعد اسے اختیار ہے۔

بَيَانُ الْإِقَالَةِ

سودا واپس کرنا

(1346)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَقَالَ مُسْلِماً اَقَالَ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ یَومَ الْقِیَامَةِ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳٤٦۰، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۱۹۹، مسند احمد حدیث رقم: ۷٤٤۹]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے مسلمان کا سودا واپس کر لیا قیامت کے دن اللہ اس کی خطائیں واپس کر دے گا۔

بَيَانُ السَّلَفِ

سلف کا بیان

(1347)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِینَةَ وَهُمْ یُسْلِفُونَ فِی الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَیْنِ، فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِی شَیْءٍ فَلْیُسْلِفْ فِی کَیْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُومٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ٤۱۱۸، بخاری حدیث رقم: ۲۲۳۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۳٤٦۳، ترمذی حدیث رقم: ۱۳۱۱، نسائی حدیث رقم: ٤٦۱٦، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۲۸۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۵۸٦، مسند احمد حدیث رقم: ۱۸۷۳]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو وہ لوگ ایک سال یا دو سال کے ادھار پر پھلوں کی بیع کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیع سلم کرے وہ صرف معین ماپ اور معین وزن اور مدت معینہ میں بیع کرے۔

(1348)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِی ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَسْلَفَ فِی شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ قَبْلَ اَنْ یَقْبِضَهٗ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳٤٦۸، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۲۸۳]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو شخص کسی چیز کی بیع سلم کرے، وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے کسی کو نہ بیچے۔

بَيَانُ الرَّهْنِ

رہن کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَرِهَانٌ مَّقْبُوْضَةٌ [البقرة:۲۸۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رہن ہے قبضہ شدہ۔

(1349)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَاماً مِنْ يَهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعاً لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٤١١٥، بخاری حدیث رقم: ٢٠٦٨، نسائی حدیث رقم: ٤٦٠٩، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٤٣٦، مسند احمد حديث رقم: ٢٥٣٢٨]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے وقتِ مقررہ تک کے لیے کھانا خریدا اور اپنی ایک لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

(1350)۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٢/٢٣١]۔

ترجمہ: حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ گروی رکھی ہوئی چیز سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

اَلْوَدِيْعَةُ

ودیعت

(1351)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اُوْدِعَ وَدِيْعَةً فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٢٤٠١]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے کوئی چیز ودیعت کی گئی (ضائع ہونے کی صورت میں) اس کے ذمے کوئی تاوان نہیں ہے۔

(1352)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ الْعَارِيَةُ بِمَنْزِلَةِ الْوَدِيْعَةِ لَا ضَمَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ يَتَعَدّٰى رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ١٤٧٨٥]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ ادھاری چیز، ودیعت کے قائم مقام ہے۔ اس میں کوئی ضمان نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس نے زیادتی کی ہو۔

بَيَانُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

(1353)۔ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ لِلْجِوَارِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَابْنُ اَبِي شَيْبَةَ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲۴۴/۲ ، المصنف لابن ابی شیبة ۳۲۵/۵]۔

ترجمہ: حضرت سیدنا علی المرتضٰی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کے مقدمے کا فیصلہ پڑوسی کے حق میں فرمایا۔

(1354)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ، الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۱۳۷۱، شرح معانی الآثار للطحاوی ۲۴۵/۲]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: شراکت کرنے والا شفعہ کر سکتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے (حیوان کا استثناء آگے آتا ہے)۔

(1355)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا شُفْعَةَ فِي الْحَيَوَانِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲۴۵/۲]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرمایا: حیوان میں کوئی شفعہ نہیں۔

بَابُ كِرَاءِ الْاَرْضِ

زمین بٹائی پر دینا

(1356)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲۳۸/۲ ، بخاری حدیث رقم:۲۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والوں کے ساتھ کھیت کی پیداوار سے حصہ لینا طے فرمایا۔

(1357)۔ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا ، وَكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِي اَرْضَهُ فَيَقُولُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهٰذِهٖ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهْ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهْ فَنَهَاهُمْ

النَّبِيُّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٣٩٥١، بخاری حدیث رقم: ٢٣٣٢، ابو داؤد حدیث رقم: ٣٣٩٢، نسائی حدیث رقم: ٣٩٠٩، ابن ماجة حديث رقم: ٢٤٥٨]۔

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ اہلِ مدینہ میں سے ہم سب سے زیادہ کھیتوں کے مالک تھے۔ ہم میں سے کوئی آدمی اپنی زمین بٹائی پر دیتا تھا تو یوں کہتا تھا کہ یہ ٹکڑا میرا ہے اور یہ ٹکڑا تیرا ہے۔ اب کبھی یہ ٹکڑا پیداوار دیتا تھا اور وہ نہیں دیتا تھا۔ انہیں نبی کریم ﷺ نے منع فرمادیا۔

بَابُ الْعُمْرٰی

کسی کو زندگی بھر کے لیے ھبہ کرنے کا باب

(1358)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَلْعُمْرٰی جَائِزَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٤٢٠٢، بخارى حديث رقم: ٢٦٢٦، ابو داؤد حديث رقم: ٣٥٤٨، نسائی حدیث رقم: ٣٧٢٩، مسند احمد حديث رقم: ٨٥٨٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: زندگی بھر کے لیے ھبہ کرنا جائز ہے۔

(1359)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰی مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٢٠١]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: زندگی بھر کے لیے دی گئی چیز اس کے قابض کی میراث ہے۔

بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْمُضَارَبَةِ

شرکت اور مضاربت کا باب

(1360)۔ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِى الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ، اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٢٥٠١]۔

ترجمہ: حضرت زہرہ بن معبد فرماتے ہیں کہ میرے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام مجھے ساتھ لے کر بازار تشریف لے جاتے اور کھانے کی چیزیں خریدتے تھے۔انہیں حضرت ابنِ عمر اور حضرت ابنِ زبیر رضی اللہ عنہما ملتے تو کہتے تھے کہ ہمیں بھی اپنے کاروبار میں شریک کریں۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی۔ وہ انہیں شریک کر لیتے تھے تو کبھی کبھی جانور پر لادا ہوا سارا سامان ہی خرید لیتے تھے اور اسے گھر بھیج دیتے تھے۔

(1361)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَالَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:٣٣٨٣]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں دو شریکوں میں تیسرا ہوتا ہوں جب تک ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے خیانت نہیں کرتا۔ جب کوئی خیانت کرتا ہے تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

(1362)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَىٰ مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمَذِي وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حديث رقم:٣٥٣٥، ترمذى حديث رقم:١٢٦٤، سنن الدارمى حديث رقم:٢٦٠٠]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: جس نے تیرے پاس امانت رکھی، اسے واپس ادا کر، اور جس نے تجھ سے خیانت کی اس کے ساتھ خیانت مت کر۔

(1363)۔ وَعَنْ صُهَيْبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ فِيهِنَّ بَرَكَةٌ، الْبَيْعُ إِلَىٰ أَجَلٍ، وَالْمُقَارَضَةُ، وَإِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٢٨٩]۔

ترجمہ: حضرت صہیب ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں برکت ہے۔ وقت مقررہ تک سودا، ایک دوسرے کو قرض دینا، گندم میں جو ملانا گھر کے لیے نہ کہ بیچنے کے لیے۔

(1364)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهُ دِينَاراً لِيَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً، فَاشْتَرَىٰ لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَىٰ تُرَاباً لَرَبِحَ فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخارى حديث رقم:٣٦٤٢، ابو داؤد حديث رقم:٣٣٨٤، ترمذى حديث رقم:١٢٥٨، ابن ماجة حديث رقم:٢٤٠٢، مسند احمد حديث رقم:١٩٣٧٦]۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن ابی جعد بارقی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا تا کہ وہ آپ ﷺ کے لیے بکری خریدیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کے لیے دو بکریاں خریدیں۔ ان میں سے ایک بکری ایک دینار

میں فروخت کردی اور آپ ﷺ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لے کر حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے کاروبار میں برکت کی دعا فرمائی۔ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تھے تو انہیں اس میں نفع ہوتا تھا۔

حُقُوقُ الْاَجِيْرِ

مزدور کے حقوق

(1365)۔ عَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِخْوَانُکُمْ خَوَلُکُمْ، جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ، فَمَنْ کَانَ اَخُوْہُ تَحْتَ یَدِہٖ فَلْیُطْعِمْہُ مِمَّا یَاْکُلُ وَلْیُلْبِسْہُ مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا تُکَلِّفُوْھُمْ مَا یَغْلِبُھُمْ فَاِنْ کَلَّفْتُمُوْھُمْ فَاَعِیْنُوْھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم:٤٣١٣، بخاری حديث رقم:٣٠_٢٥٤٥، ابو داؤد حديث رقم:٥١٥٧_٥١٥٨، ترمذی حديث رقم:١٩٤٥، ابن ماجة حديث رقم:٣٦٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ماتحت تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارا دست نگر بنایا ہے۔ جسکے ماتحت اس کا بھائی ہو تو جو کچھ خود کھاتا ہے اس میں سے اسے کھلائے اور جو کچھ خود پہنتا ہے اس میں سے اسے پہنائے۔ اور ان سے انکی برداشت سے زیادہ کام مت لو۔ اور اگر زیادہ کام لو تو انکی مدد کرو۔

(1366)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٤٤٣]۔ صحيح وله طرق

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مزدور کو اس کی مزدوری ادا کرو اس سے پہلے کہ اس کا پسینہ خشک ہو۔

كِتَابُ الْاَحْكَامِ السُّلْطَانِيَّةِ

احکام سلطانیہ (سیاسیات کی کتاب)

بَابُ ضَرُوْرَةِ الْاِمَامِ وَ اَوْصَافِهٖ وَطَاعَتِهٖ وَعَزْلِهٖ

امام کی ضرورت، اس کے اوصاف، اس کی اطاعت اور ان کو ہٹانا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ [النساء:٥٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تمہیں

حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہلوں کی طرف لوٹاؤ۔اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کروتو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔ وَقَالَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُوْلِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ [النساء:٥٩] اور فرمایا: اللہ کی اطاعت کرواور رسول کی اطاعت کرواوران کی جوتم میں سے حکمران ہوں۔

(1367)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَداً مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٤٧٩٣ ، مسند احمد حدیث رقم:٦٤٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اللہ سے اس طرح ملے گا کہ اس کے پاس جان چھڑانے کا کوئی بہانہ نہ ہوگا۔اور جو مر گیا اور اس کی گردن میں بیعت کا پٹہ نہیں تھا تو وہ جہالت کی موت مرا۔

(1368)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ لَمْ يَسْمَعْ ، حَتّٰى إِذَا قَضٰى حَدِيْثَهُ قَالَ اَيْنَ اُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ ؟ قَالَ هَا اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ، فَقَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا ؟ قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ إِلٰى غَيْرِ اَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [بخاری حدیث رقم:٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں تشریف فرما ہو کر گفتگو فرمارہے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آ گیا۔اس نے کہا قیامت کب ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے گفتگو جاری رکھی۔ کسی نے سوچا کہ آپ ﷺ نے اس کی بات سنی ہے مگر اسے پسند نہیں فرمایا۔ کسی نے سوچا آپ ﷺ نے سنا ہی نہیں۔حتیٰ کہ جب آپ ﷺ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو فرمایا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے بھلا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ میں یہ ہوں۔ فرمایا: جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔اس نے کہا اس کے ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب حکومت نا اہلوں کو سونپ دی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

(1369)۔ وَعَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عَمِّي ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ وَ قَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَقَالَ إِنَّا وَ اللّٰهِ لَا نُوَلِّي عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَداً سَاَلَهُ وَلَا اَحَداً حَرَصَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث

رقم:٤٧١٧ ، بخاری حدیث رقم:٧١٤٩ ، ابو داؤد حدیث رقم:٣٥٧٩ ، مسند احمد حدیث رقم:١٩٦٨٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷛ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں تھا اور میرے چچا کی اولاد میں سے ایک آدمی تھا۔ حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جو کچھ اللہ نے آپ کو حکومت بخشی ہے اس میں سے ہمیں بھی کسی جگہ کا گورنر بنا دیں۔ دوسرے نے بھی اسی طرح کہا۔ فرمایا: اللہ کی قسم ہم اس کام پر کسی ایسے آدمی کو مقرر نہیں کرتے جو اسے طلب کرے اور نہ ہی اسے جو اس کا لالچ رکھے۔

(1370)۔ وَعَنْ اَبِی بَكْرَةَ ﷛ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى ، قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوا اَمْرَهُمْ اِمْرَاَةً رَوَاهُ الْبُخَارِی وَالتِّرْمَذِی وَالنَّسَائِی [بخاری حدیث رقم:٤٤٢٥ ، ٧٠٩٩ ، ترمذی حدیث رقم:٢٢٦٢ ، نسائی حدیث رقم:٥٣٨٨ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٠٤٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنالیا ہے تو فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جو اپنی حکومت عورت کو سونپ دے۔

(1371)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَتْ اُمَرَآءُ كُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَآءُ كُمْ سُمَحَآءَ كُمْ وَاُمُورُكُمْ شُورٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَآءُ كُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَآءُ كُمْ بُخَلَآءَ كُمْ وَاُمُورُكُمْ اِلٰى نِسَآءِ كُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٢٢٦٦]۔ الحدیث صحیح وقال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تمہارے حکمران تم میں سے اچھے لوگ ہوں اور تمہارے امیر لوگ فراخ دل ہوں اور تمہارے حکومتی معاملات مشورے سے طے ہوتے ہوں تو تمہارے لیے زمین کے پیٹ کی نسبت زمین کی پیٹھ بہتر ہے۔ اور جب تمہارے حکمران تم میں سے شریر لوگ ہوں اور تمہارے امیر لوگ کنجوس ہوں اور تمہاری حکمرانی عورتوں کے سپرد ہو تو زمین کی پیٹھ کی نسبت زمین کا پیٹ تمہارے لیے بہتر ہے۔

(1372)۔ وَعَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِی رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٣٦٣ ، بخاری حدیث رقم:٧١٥١ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٧٩٨ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٠٣١٤]۔

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو بھی

مسلمانوں کی حکمرانی سونپی گئی اور وہ ان سے خیانت کرتا ہوا مر گیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی۔

(1373)۔ وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٧٦٢، ترمذی حدیث رقم:١٧٠٦، نسائی حدیث رقم:٤١٩٢، ابن ماجة حديث رقم:٢٨٦١، مسند احمد حديث رقم:٢٧٣٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم پر ناک کٹا غلام بھی حکمران بنا دیا جائے جو اللہ کی کتاب کے مطابق تمہارے فیصلے کرے تو اس کی بات سنو اور اس کا کہنا مانو۔

(1374)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤٧٦٣، بخاری حدیث رقم:٢٩٥٥، ٧١٤٤، ابو داؤد حديث رقم:٢٦٢٦، ترمذی حدیث رقم:١٧٠٧، نسائی حدیث رقم:٤٢٠٦، ابن ماجة حديث رقم:٢٨٦٤، مسند احمد حديث رقم:٤٦٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سننا اور ماننا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے پسند اور ناپسند میں۔ جب تک اسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ جب گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سنا جائے نہ مانا جائے۔

وَقَالَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ فِي الْخُرُوجِ عَلَى الْاِمَامِ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ لَا يُصْلَحُ بِوَاحِدٍ مَا اَطَاقَتْهُ الْاَنْبِيَاءُ حَتّٰى عُقِدَتْ عَلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ كَذَا فِي اَحْكَامِ الْقُرْآنِ لِلْجَصَّاصِ [احكام القرآن ٢/٣٣]۔

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے ظالم حکمران کے خلاف بغاوت کے بارے میں فرمایا کہ یہ کام ایسا ہے جو اکیلے آدمی کے بس میں نہیں۔ اسے انبیاء نے بھی اس وقت تک ہاتھ نہیں ڈالا جب تک انہیں آسمان سے اس پر مقرر نہیں کیا گیا۔

بَابُ الْقَانُونِ وَالْمُشَاوَرَةِ وَالْوُزَرَاءِ

قانون، مشاورت اور وزراء کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ [النساء :٥٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تمہارا کسی چیز میں تنازع ہو جائے تو اسے اللہ اور اسکے رسول کی طرف لوٹاؤ۔ وَقَالَ وَاَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ [الشوری :٣٨] اور فرمایا: ان کے معاملات آپس میں مشورے سے طے

ہوتے ہیں۔ وَ قَالَ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ [آل عمران:۱۵۹] اور فرمایا: فیصلوں میں ان سے مشورہ لو۔

(1375)۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك حديث رقم:٣ من كتاب القدر]۔ مرسل صحيح

ترجمہ: حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان تک رسول اللہ ﷺ کا فرمان پہنچا ہے کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جب تک تم ان دونوں کو پکڑے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

(1376)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ اقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُونَ رَوَاهُ النَّسَائِي وَشَدَّ النَّسَائِي بَاباً ، اَلْحُكْمُ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ الْعِلْمِ [نسائی حديث رقم:٥٣٩٨]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں نے جو فیصلے دیے ہیں ان کے مطابق فیصلہ کرو۔ امام نسائی علیہ الرحمہ نے پورا باب باندھا ہے جس کا نام ہے: فیصلہ اہل علم کے اتفاق سے ہوگا۔

(1377)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيرِ خَيْراً جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهُ ، وَاِذَا اَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سَوْءٍ اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حديث رقم:٢٩٣٢، نسائی حديث رقم:٤٢٠٤]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ امیر کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے مخلص وزیر عطا فرما دیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو یہ اسے یاد دلاتا ہے اور اگر وہ یاد رکھے تو یہ اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ کوئی دوسرا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے کوئی برا وزیر مقرر کر دیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو یہ اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر وہ یاد رکھے تو یہ اس کی مدد نہیں کرتا۔

(1378)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَالتِّرْمِذِي [بخاری حديث رقم:٧١٥٥، ترمذی حديث رقم:٣٨٥٠]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد، نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس طرح تھے جس طرح امیر کے ساتھ حفاظتی دستے کا سربراہ ہوتا ہے۔

(1379)۔ وَعَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ اَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ اِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ اَمِيراً وَلَا كَاتِباً وَلَا عَرِيفاً رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَ قَالَ رَسُولُ

اللهِ ﷺ مَا رَآهُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَناً فَهُوَ عِندَ اللهِ حَسَنٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّا [ابو داؤد حديث رقم:٢٩٣٣ ، موطا محمد صفحة ١٤٤]۔ اسناده ضعيف

يَقُولُ الْمُؤَلِّفُ : اِنَّ الْاَصْلَ اِبَاحَةٌ فَفِي الْاُمُورِ السِّيَاسِيَّةِ اِبَاحَةٌ مَالَمْ يُوجَدِ النَّهِيُ

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدیکرب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کندھوں پر (ہاتھ مبارک) مارا پھر فرمایا: اے قدیم! تو فلاح پا گیا، اگر تو مر گیا اور تو نہ امیر تھا، نہ کاتب تھا اور نہ مشہور تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے مومن اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

مؤلف عرض کرتا ہے کہ اصل اباحت ہے۔ لہٰذا سیاسی معاملات میں بھی اباحت ہی ہے جب تک ممانعت نہ پائی جائے۔

بَابُ الْعَدْلِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

عدل اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ [المائدة :٤٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔ وَ قَالَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ [النساء:٥٩] اور فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے حکمران ہوں ان کی اطاعت کرو۔ وَ قَالَ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ الْآيَة [النساء:٥٨] اور فرمایا: جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔

(1380)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ جُعِلَ قَاضِياً بَيْنَ النَّاسِ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوٗد وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم:٧١٦٤ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٥٧٢ ، ترمذي حديث رقم:١٣٢٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٣٠٨]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

(1381)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَئَلَ وُكِلَ اِلٰى

نَفْسِهِ ، وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكاً يُسَدِّدُهُ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۷۸ ، ترمذی حدیث رقم:۱۳۲۴، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۰۹]۔ حسن

ترجمہ: حضرت انس ﷛ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے قاضی بننا چاہا اور اسکا مطالبہ کیا اسے اسکے نفس کے حوالے کر دیا گیا۔ اور جو اس کیلئے مجبور کیا گیا اللہ اس کی خاطر فرشتے بھیجے گا جو اسکی راہنمائی کریں گے۔

(1382)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ ، وَاحِدٌ فِی الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ ، فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ ، وَ رَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِی الْحُكْمِ فَهُوَ فِی النَّارِ ، وَ رَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِی النَّارِ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۷۳ ، ترمذی حدیث رقم:۱۳۲۲، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۱۵]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت بریدہ ﷛ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں۔ ایک جنت میں ہے اور دو جہنم میں ہیں۔ وہ جو جنت میں ہے وہ ایسا آدمی ہے جس نے حق کو پہچانا اور اس کے ساتھ فیصلہ کیا۔ اور وہ آدمی جس نے حق کو پہچانا مگر فیصلہ دینے میں ظلم کیا وہ جہنم میں ہے اور وہ آدمی جس نے لوگوں کے درمیان جہالت کی بنا پر فیصلہ دیا وہ بھی جہنم میں ہے۔

(1383)۔ وَعَنْ اَبِی بَكْرَةَ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۴۴۹۰ ، بخاری حدیث رقم:۷۱۵۸، ترمذی حدیث رقم:۱۳۳۴، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۸۹ ، نسائی حدیث رقم:۵۴۲۱ ، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۱۶ ، مسند احمد حدیث رقم:۲۰۴۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کوئی قاضی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جب کہ وہ غصے میں ہو۔

(1384)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِی بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِی سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يَنْزِعَ ، وَمَنْ قَالَ فِی مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ ، اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوٗد [مسند احمد حدیث رقم:۵۳۸۴، ابو داؤد

حدیث رقم: ۳۵۹۷، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۳۲۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے درمیان حائل ہوگئی اس نے اللہ کا مقابلہ کیا اور جس شخص نے باطل کی خاطر جھگڑا کیا حالانکہ وہ جانتا تھا تو وہ باز آنے تک اللہ کی ناراضگی کا شکار رہا اور جس نے مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی اللہ اسے ہلاکت کے کیچڑ میں کھڑا کردے گا جب تک وہ اس سے نکل نہیں جاتا۔

(1385)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ وَاَیْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِیِّ [مسلم حدیث رقم: ۴۴۱۰، بخاری حدیث رقم: ۳۴۷۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۳۷۳، ترمذی حدیث رقم: ۱۴۳۰، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۵۴۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسلیے ہلاک کیے گئے کہ جب ان میں سے کوئی اثر رسوخ والا آدمی چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب ان میں سے کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد قائم کرتے تھے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اسکا ہاتھ کاٹ دوں۔

(1386)۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰی لَهٗ هَدِیَّةً عَلَیْهَا فَقَبِلَهَا، فَقَدْ اَتٰی بَابًا عَظِیْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۵۴۱]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے کسی کے لیے سفارش کی اور اس کے لیے ہدیہ بھیجا اور اگلے نے اسے قبول کرلیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے عظیم دروازے سے گزرا۔

(1387)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَقَاضٰی اِلَیْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ، فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ یَّتَبَیَّنَ لَكَ الْقَضَآءُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِیِّ [ترمذی حدیث رقم: ۱۳۳۱، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۵۸۲]۔ حسن

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب دو آدمی تمہارے پاس مقدمہ لیکر آئیں تو پہلے کی بات پر فیصلہ ہرگز نہ کرنا جب تک دوسرے کو سن نہ لو اسے مکمل حق حاصل ہے کہ تم پر حقائق واضح کرے۔

(1388)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ

الْخصمَينِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَى الْحَاكِمِ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:٣٥٨٨]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا ہے کہ جھگڑنے والے دونوں فریق حاکم کے سامنے بیٹھیں۔

(1389)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰهِ اَلَدُّ الْخِصَامِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٦٧٨٠، بخاری حديث رقم: ٢٤٥٧، ترمذی حديث رقم:٢٩٧٦، نسائی حديث رقم:٥٤٢٣، مسند احمد حديث رقم: ٢٤٣٣١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کو سب سے زیادہ ناپسندوہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

(1390)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُونَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِی لَهٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْنَهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٤٤٧٥، بخاری حديث رقم: ٦٩٦٧، ابو داؤد حديث رقم: ٣٥٨٣، ترمذی حديث رقم:١٣٣٩، نسائی حديث رقم:٥٤٠١، ابن ماجة حديث رقم: ٢٣١٧، مسند احمد حديث رقم: ٢٦٥٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں اور تم لوگ اپنے جھگڑے لے کر میرے پاس آتے ہو اور ممکن ہے تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی نسبت زبان کا تیز ہو اور میں اس کے حق میں اس سے سنی ہوئی بات کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ تو میں جسے اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ دے دوں وہ اس حق کو ہرگز وصول نہ کرے۔ میں اسے جہنم کا ٹکڑا کاٹ کے دے رہا ہوں۔

(1391)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَوْ يُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰی نَاسٌ دِمَآءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٤٧٠، بخاری حديث رقم: ٤٥٥٢، ابو داؤد حديث رقم: ٣٦١٩، ترمذی حديث رقم: ١٣٤٢، نسائی حديث رقم: ٥٤٢٥، ابن ماجة حديث رقم: ٢٣٢١]۔ لعل الحديث متواتر

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اگر لوگوں کو انکے دعووں کے مطابق دے دیا جائے تو لوگ آدمیوں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ لے کر آ جائیں گے۔ طریقہ یہ ہے کہ مدعا علیہ کے ذمے قسم ہے۔

(1392)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِیْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ [ترمذی حدیث رقم:۱۳۴۱]۔ صحیح وشواهده کثیرة صحیحة قیل متواترة

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدعی کے ذمے گواہی ہے اور مدعا علیہ کے ذمے قسم ہے۔

(1393)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِیْ غَمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۶۰۰، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۶۶، مسند احمد حدیث رقم:۶۷۰۷]۔ اسناده حسن

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خیانت کرنے والے مرد کی گواہی جائز نہیں، نہ ہی خائنہ عورت کی، نہ ہی زانی مرد کی، نہ ہی زانیہ عورت کی، نہ ہی اپنے بھائی سے ذاتی عناد رکھنے والے کی اور آپ ﷺ نے اس گھر کے حق میں ایسے شخص کی گواہی رد فرما دی جو ان کے ٹکڑے کھاتا تھا۔

بَابُ الْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

قصاص، دیات اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ [البقرة:۱۷۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر فرض کر دیا گیا ہے قتل کا بدلہ قتل۔ وَقَالَ وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ [البقرة:۱۷۹] اور فرمایا: تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔ وَقَالَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ الْاٰيَة [المائدة:۴۵] اور فرمایا: ہم نے اس میں ان پر فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان ہے۔ وَقَالَ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا [النساء:۹۲] اور فرمایا: اسکے وارثوں کو خون بہا ادا کیا جائے سوائے اسکے کہ وہ معاف کر دیں۔

(1394)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَمْدُ قَوَدٌ، اِلَّا اَنْ يَعْفُوَ وَلِیُّ الْمَقْتُوْلِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَالدَّارَقُطْنِیْ [المصنف لابن ابی شیبة ۴۰۳/۶، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۳۱۱۲]۔ اسناده ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جان بوجھ کر قتل کرنے پر قصاص لازم

ہے سوائے اس کے کہ مقتول کا وارث معاف کر دے۔

(1395)۔ وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ فِي رَمْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَاءٌ ، عَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ ، وَمَنْ قُتِلَ عَمَداً فَهُوَ قَوَدٌ ، وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ رَوَاهُ اَبُو دَاؤد وَالنَّسَائِي

[ابو داؤد حديث رقم:٤٥٣٩ ، ٤٥٤٠ ، نسائي حديث رقم:٤٧٨٩ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٦٣٥]۔ صحيح

ترجمہ: انہی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: دو دھڑے ایک دوسرے پر پتھر برسا رہے ہوں تو اس دوران جو آدمی اندھے پتھراؤ کی زد میں آ کر قتل ہو گیا، یا کوڑے سے مارا گیا یا لاٹھی کی ضرب سے مر گیا تو وہ قتل خطا ہے۔ اسکی دیت خطا کی دیت ہے اور جو جان بوجھ کر قتل کیا گیا تو اس کا قصاص ہے۔ جو اس کی سزا میں رکاوٹ بنا، اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب ہے۔ اس کی طرف سے نہ تو جرم سے بڑا فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی جرم کے برابر۔

(1396)۔ وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٦٦٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷺ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ذریعے لیا جانا چاہیے۔

(1397)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَؤُ دِمَاءُ هُمْ وَيَسْعَىٰ بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَىٰ مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَالنَّسَائِي وَرَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا [ابو داؤد حديث رقم:٤٥٣٠ ، نسائي حديث رقم:٤٧٤٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٦٦٣ ، مسند احمد حديث رقم:٩٩٥]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ ان کا قریب رہنے والا آدمی کسی کو امان دینے کا اختیار رکھتا ہے اور دور دراز کا رہنے والا آدمی کسی کو واپس کر سکتا ہے اور وہ دوسروں کے مقابلے میں ایک مٹھی کی طرح ہیں۔ خبردار! کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی معاہدے والے کو اس کے معاہدے کے دوران۔

(1398)۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ قَتَلَ نَفَراً خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوهُ غِيلَةً وَ قَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَا عَلَيْهِ اَهْلُ الصَّنْعَاءِ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعاً رَوَاهُ مَالِك

[موطا امام مالك حديث رقم:١٣ من كتاب العقول]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سعید بن میتب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے ایک آدمی کے بدلے میں پانچ یا شاید سات آدمیوں کے گروہ کو قتل کر دیا جنہوں نے اسے دھوکہ دے کر قتل کر دیا تھا۔ اور حضرت عمر ﷺ نے فرمایا کہ اگر سارے صنعاء والے بھی اس میں ملوث ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔

(1399)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ، يُقْتَلُ الَّذِيْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِيْ اَمْسَكَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطني حديث رقم:٣٢٤٣، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جب ایک آدمی نے آدمی کو پکڑا اور دوسرے نے اسے قتل کیا تو جس نے قتل کیا اسے قتل کیا جائے گا اور جس نے پکڑا تھا اسے قید کیا جائے گا۔

(1400)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم:٦٨٩٥، ابو داؤد حديث رقم:٤٥٥٨، ترمذي حديث رقم:١٣٩٢، نسائي حديث رقم:٤٨٤٧، ابن ماجة حديث رقم:٢٦٥٢، سنن الدارمي حديث رقم:٢٣٧٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں۔ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا۔

(1401)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَصَابِعُ سَوَآءٌ، وَالْاَسْنَانُ سَوَآءٌ، اَلثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَآءٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حديث رقم:٤٥٥٩، ابن ماجة حديث رقم:٢٦٥٠، بخاري حديث رقم:٦٨٩٥، ترمذي حديث رقم:١٣٩٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انگلیاں برابر ہیں، دانت برابر ہیں، سامنے کے دانت اور داڑھ برابر ہیں۔

(1402)۔ وَعَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَآءً رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِي [ابو داؤد حديث رقم:٤٥٦١، ترمذي حديث رقم:١٣٩١]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

(1403)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ

شَيْئاً رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حديث رقم: ٤٥٦٤ ، نسائی حديث رقم: ٤٨٠١، ابن ماجة حديث رقم: ٢٦٤٧]۔ سنده حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان میراث ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ وارثوں میں تقسیم کی جائے اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

(1404)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدَ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي شِبْهِ الْعَمَدِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذْعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ رَوَاهُ اَبُودَاؤد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٥٥٣]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے شبہ عمد کی دیت پچیس چار سالہ اونٹنیاں، پچیس تین سالہ اونٹنیاں، پچیس دو سالہ اونٹنیاں اور پچیس ایک سالہ اونٹنیاں بتائی ہیں۔

(1405)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمَدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمَدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ رَوَاهُ اَبُودَاؤد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٥٦٥ ، مسند احمد حديث رقم: ٧١٠٧]۔ سنده حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ شبہ عمد کی دیت مغلظ ہے جیسے قتل عمد کی لیکن اس میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(1406)۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَأ عِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ ابْنُ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذْعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي وَقِيْلَ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰى بْنِ مَسْعُوْدٍ [ترمذی حديث رقم: ١٣٨٦، ابو داؤد حديث رقم: ٤٥٤٥ ، ابن ماجة حديث رقم: ٢٦٣١]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قتل خطا کی دیت بیس ایک سالہ اونٹنیاں، بیس ایک سالہ اونٹ (نر)، بیس دو سالہ اونٹنیاں، بیس تین سالہ اونٹنیاں اور بیس چار سالہ اونٹنیاں قرار دی ہیں۔

(1407)۔ وَعَنْ مُحَمَّد بِنِ الْحَسَنِ قَالَ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ ﷺ اَنَّهٗ فَرَضَ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ فِي الدِّيَةِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَمِنَ الْوَرَقِ عَشْرَةَ آلَافِ دِرْهَم رَوَاهُ الْبَيْهَقِي مِنْ طَرِيْقِ الشَّافِعِي [السنن

الكبرىٰ للبيهقي ٨/ ٨٠]۔

ترجمہ: امام محمد بن حسن فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمرؓ سے روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے سونا رکھنے والوں پر ہزار دینار اور چاندی میں سے دس ہزار درہم کی فرضیت جاری کی۔

(1408)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَأَیْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ یُرِیْدُ اَخْذَ مَالِی؟ قَالَ فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ، قَالَ اَرَأَیْتَ اِنْ قَاتَلَنِی ؟ قَالَ قَاتِلْهُ، قَالَ اَرَأَیْتَ اِنْ قَتَلَنِی ؟ قَالَ فَاَنْتَ شَهِیْدٌ، قَالَ اَرَأَیْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ ؟ قَالَ هُوَ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٣٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آئے اور میرا مال چھیننا چاہے؟ فرمایا: اسے اپنا مال مت دے۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھ سے جنگ کرے تو پھر؟ فرمایا: تم بھی اس سے جنگ کرو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے تو پھر؟ فرمایا: تم شہید ہو۔ اس نے عرض کیا اگر میں اسے قتل کر دوں تو پھر؟ فرمایا وہ جہنم میں گیا۔

(1409)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٦٦٥٥، بخاری حدیث رقم:٢٥٥٩، ابو داؤد حدیث رقم:٤٤٩٣]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی سے لڑے تو چہرے سے بچے۔ بے شک اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

دِیَةُ الْمَرْءَةِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ دِیَةِ الرَّجُلِ وَ لَا خِلَافَ فِیْهِ بَیْنَ الْجَمِیْعِ

عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ پوری اُمت میں اس پر کوئی اختلاف نہیں

(1410)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِیَةُ الْمَرْءَةِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ دِیَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَالْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ وَ رُوِیَ ذَالِكَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نَسِیٍّ وَ فِیْهِ ضُعْفٌ [السنن الکبریٰ للبیهقی ٨/٩٥]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1411)۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فِی الدِّیَاتِ

فَذَکَرَ فِی الْکِتَابِ : وَکَانَتْ دِیَةُ الْمُسْلِمِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ فَقَوَّمَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی اَهْلِ الْقُرٰی اَلْفَ دِیْنَارٍ اَوِ اثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَ کَانَتْ دِیَةُ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمْسِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَوَّمَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی اَهْلِ الْقُرٰی خَمْسَ مِائَةِ دِیْنَارٍ اَوْ سِتَّةَ آلَافِ دِرْهَمٍ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصرٍ الْمَرْوَزِیُ فِی السُّنَّةِ [السنة للمروزی حدیث رقم:۲۳۹]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: محمد بن عمرو بن علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دیات کے بارے میں ایک حکم نامہ لکھا جس میں انہوں نے اس بات کا ذکر فرمایا کہ مسلمان مرد کی دیت رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں سو اونٹ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں ان کی قیمت لگا کر شہریوں پر ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔ اور مسلمان آزاد عورت کی دیت عہدِ رسالت مآب ﷺ میں پچاس اونٹ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی قیمت لگا کر پانچ سو دینار یا چھ ہزار درہم مقرر فرمائے۔

(1412)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقْلُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰی یَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِیَتِهَا رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [نسائی حدیث رقم:۴۸۰۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کی طرح ہے حتیٰ کہ عورت کی دیت کے تیسرے حصے تک پہنچ جائے۔

(1413)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقْلُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰی یَبْلُغَ ثُلُثَ دِیَتِهَا وَ ذٰلِكَ فِی الْمَنْقُوْلَةِ فَمَا زَادَ عَلَی الْمَنْقُوْلَةِ نِصْفُ عَقْلِ الرَّجُلِ مَا کَانَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۱۷۷۵۶]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر رہتی ہے حتیٰ کہ عورت کی دیت مرد کے تہائی حصہ تک پہنچ جائے۔ یہ حکم منقولہ (جس میں ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ جائے) کے بارے میں ہے۔ جب منقولہ سے بڑھ جائے تو پھر مرد کی دیت کا نصف ہے وہ جتنی بھی ہو۔

(1414)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ عَقْلُ الْمَرْءَةِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ فِی النَّفْسِ وَ فِیْمَا دُوْنَهَا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ [السنن الکبریٰ للبیہقی ۹۶/۸]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے، جان میں اور اس سے کم میں۔

(1415)۔ وَعَنْ اِبرَاهِیمَ عَنْ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ وَ عَنْ عَلِیِّ ابنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا عَقْلُ الْمَرأَۃِ عَلَی النِّصفِ مِنْ دِیَۃِ الرَّجُلِ فِی النَّفْسِ وَ فِیمَا دُونَهَا رَوَاهُ البَیهَقِی وَ بِهٖ قَوَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ فِی عَهْدِهٖ [السنن الکبریٰ للبیهقی ۸/۹۶]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرمایا عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ جان میں بھی اور اس سے کم میں بھی اور حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے اپنے زمانے میں اسی کے مطابق فیصلے کیے۔

(1416)۔ وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبرَاهِیمَ عَن عَلِیِّ ابنِ اَبِی طَالِبٍ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ عَقْلُ الْمَرأَۃِ عَلَی النِّصفِ مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ فِی النَّفْسِ وَ فِیمَا دُونَهَا رواه محمد فی کتاب الحجۃ [کتاب الحجۃ ٤/٢٧٨]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ جان میں بھی اور اس سے کم میں بھی۔

(1417)۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ هُمَا سَوَاءٌ اِلٰی خَمسٍ مِنَ الْاِبِلِ، وَقَالَ عَلِیٌّ، اَلنِّصفُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ١٧٧٦١]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ دونوں دیتیں پانچ اونٹوں تک برابر ہیں، حضرت علی ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر چیز میں نصف ہے۔

(1418)۔ وَعَنْ سَعِیدِ بنِ الْمُسَیَّبِ فِی الْمَرْءَۃِ اَنَّهَا تُعَاقِلُ الرَّجُلَ اِلٰی ثُلُثِ دِیَۃِ الرَّجُلِ فَاِذَا بَلَغَتْ ثُلُثَ دِیَۃِ الرَّجُلِ، کَانَتْ اِلَی النِّصفِ مِنْ دِیَۃِ الرَّجُلِ رَوَاهُ مَالِکٌ [موطا امام مالک باب ٦ عقل المرأۃ من کتاب العقول]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب ﷺ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ مرد کی دیت کے تہائی حصہ تک برابر جاتی ہے۔ پھر جب مرد کی دیت کے تہائی حصہ تک پہنچ گئی تو اس کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1419)۔ وَعَنْ الزُّهْرِیِّ قَالَ دِیَۃُ الرَّجُلِ وَالْمَرْءَۃِ سَوَآءٌ حَتّٰی یَبْلُغَ ثُلُثَ الدِّیَۃِ وَ ذٰلِکَ فِی الْجَائِفَۃِ، فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِکَ فَدِیَۃُ الْمَرْءَۃِ عَلَی النِّصفِ مِنْ دِیَۃِ الرَّجُلِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِی

الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:١٧٧٤٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مرد اور عورت کی دیت تہائی حصہ تک برابر ہے اور یہ معدے تک گہرے زخموں کے بارے میں ہے۔ جب اس سے آگے بڑھ جائے تو عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1420)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ دِیَةُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ دِیَةِ الرَّجُلِ حَتّٰی یَبْلُغَ الثُّلُثَ، فَاِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ کَانَ دِیَتُهَا مِثْلَ نِصْفِ دِیَةِ الرَّجُلِ تَکُوْنُ دِیَتُهَا فِی الْجَائِفَةِ وَ الْمَامُوْمَةِ مِثْلَ نِصْفِ دِیَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:١٧٧٥٢]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عروہ سے مروی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ہے حتیٰ کہ تہائی حصہ کو پہنچ جائے۔ جب تہائی حصہ کو پہنچ جائے تو اس کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ اس کی دیت معدے تک گہرے زخموں اور مغز تک گہرے زخموں میں مرد کی دیت کا نصف ہے۔

بَابُ قَتْلِ الْمُرْتَدِّ

مرتد کے قتل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰهُمْ حَتّٰی یُبَیِّنَ لَهُمْ مَّا یَتَّقُوْنَ [التوبة:١١٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ دستور نہیں ہے کہ وہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کرے حتیٰ کہ بیان کر دے ان کے لیے وہ چیزیں جن سے انہیں بچنا چاہیے۔ وَ قَالَ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِکَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا [المائدة:٣٣] اور فرمایا: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کر دیے جائیں یا پھانسی دے دیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں یا زمین سے انہیں نفی کر دیا جائے۔ یہ ان کی دنیا میں رسوائی ہے۔

(1422)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حديث رقم:٣٠١٧، ابو داؤد حديث رقم:٤٣٥١، ترمذی حديث رقم:١٤٥٨، نسائی حديث رقم:٤٠٥٩، ابن ماجة حديث رقم:٢٥٣٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس مسلمان نے اپنا دین بدلا اسے قتل کردو۔

(1423)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ فِی رَجُلٍ اَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰی يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ٤٧١٨، بخاری حدیث رقم: ٦٩٢٣، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٣٥٤]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جو مسلمان ہوا تھا پھر یہودی ہو گیا تھا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہو جائے۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے۔ آپ نے حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔

(1424)۔ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ١٤٦٠، مستدرك حاكم حديث رقم: ٨٢٤٠]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت جندب ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جادوگر کی سزا تلوار سے مارنا ہے۔

مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ ﷺ يُقْتَلُ وَلَا تُقْبَلُ تَوبَتُهٗ وَيَجُوزُ قَتْلُهٗ وَرَآءَ الدِّيْوَانِ

جس نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی اسے قتل کیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے اور اسے ورائے عدالت قتل کرنا جائز ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا [الاحزاب: ٥٧] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے، اور ان کے لیے اس نے توہین والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ وَ قَالَ مَلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا [الاحزاب: ٦٠]۔ اور فرماتا ہے: یہ لوگ ملعون ہیں، جہاں بھی پائے جائیں پکڑ لیے جائیں اور خوب قتل کیے جائیں۔ وَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا الْاٰيَة [البقرة: ١٠٤] اور فرماتا ہے: راعنا مت کہو۔ وَ مَرَّتْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ

(1425)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ؟ فَاِنَّهٗ يُؤْذِی اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ، فَقَتَلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ٢٥١٠، ٣٠٣١، ٣٠٣٢، ٤٠٣٧، مسلم حديث رقم: ٤٦٦٤، ابو داؤد: ٢٧٦٨]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ یہ شخص اللہ اور اسکے رسول کو ایذاء دیتا ہے۔ صحابہ نے اسے قتل کر دیا۔

(1426)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتّٰى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلٰى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتّٰى أَقْتُلَهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظِبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتّٰى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرٰى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۳۰۲۲، ۳۰۲۳، ۴۰۳۸، ۴۰۳۹، ۴۰۴۰]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے چند آدمیوں کو ابورافع کی طرف بھیجا ،اور عبداللہ بن عتیک کو ان پر امیر مقرر فرمایا، اور ابورافع رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور آپ کے مخالفین کی مدد کرتا تھا، وہ حجاز میں اپنے محل کے اندر موجود تھا، جب وہ لوگ اس کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا، اور لوگ اپنے ٹھکانوں کو جا رہے تھے، حضرت عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اپنی جگہ پر بیٹھے رہو، میں جاتا ہوں، اور دربان سے پیار محبت کی باتیں کرتا ہوں، شاید میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جاؤں، آپ ﷺ چلے گئے حتیٰ کہ دروازے کے پاس پہنچ گئے، پھر اپنا کپڑا اس طرح اوڑھ لیا جیسے وہ قضائے حاجت میں مصروف ہوں، اور لوگ اندر داخل ہو چکے تھے، دربان اُن سے مخاطب ہوا کہ اے عبداللہ اگر اندر آنا چاہتے ہو تو جلدی آؤ، میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں، میں داخل ہو گیا اور چھپ گیا، جب سارے لوگ اندر چلے گئے تو اس نے دروازہ بند کر دیا، پھر اس نے تالے کھونٹی پر لٹکا دیے، فرماتے ہیں کہ میں رسیوں کی طرف بڑھا اور انہیں پکڑ لیا، میں نے دروازہ کھولا، ابورافع کے پاس باتیں ہو رہی تھیں، وہ اپنی مختلف بیویوں سے پیدا ہونے والی اولاد میں بیٹھا تھا، جب اُس کے پاس سے باتیں کرنے والے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کی طرف بڑھا، میں جس دروازے کو بھی کھولتا اندر کی طرف سے اسے بند کر دیتا تھا، میں نے سوچا اگر لوگ مجھ سے باخبر ہو جائیں تو میری طرف کوئی نہ آسکے جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں، میں اس تک پہنچ گیا، وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے گھر والوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، مجھے سمجھ نہیں لگ رہی تھی وہ گھر کے کس طرف بیٹھا ہے، میں نے کہا: اے ابورافع، اُس نے کہا یہ کون ہے؟ میں اُس کی آواز کی جانب بڑھا، میں نے اسے تلوار سے ضرب لگائی اور میں ڈرا ہوا تھا، میرا مقصد حاصل نہ ہوا اور وہ چیخ پڑا، میں گھر سے بھاگ پڑا، تھوڑا دور گیا تو پھر دوبارہ داخل ہو گیا، میں نے کہا: اے ابورافع یہ آواز کیسی آئی تھی؟ تو اس نے کہا تیری ماں کا برا ہو کسی آدمی نے گھر کے اندر سے مجھے تلوار کے ساتھ ابھی ابھی مارا ہے، فرمایا: میں نے اسے ضرب لگائی جس نے اسے شدید زخمی کر دیا مگر میں اسے قتل نہ کر سکا، پھر میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ دی حتیٰ کہ وہ اس کی پشت میں سے نکل گئی، میں سمجھ گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، میں ایک ایک کر کے دروازے کھولنے لگا حتیٰ کہ اس کی سیڑھی تک پہنچ گیا، میں نے اپنا پاؤں رکھا، مجھے لگ رہا تھا کہ میں زمین پر پہنچ گیا ہوں، میں چاندی رات میں گر گیا، میری پنڈلی ٹوٹ گئی اور میں نے اسے عمامہ کے ساتھ باندھ دیا، پھر میں چلا گیا اور دروازے کے پاس جا کر بیٹھ گیا، میں نے کہا میں آج رات باہر نہیں نکلوں گا جب تک مجھے یقین نہیں ہو جاتا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، پھر جب مرغ نے اذان دی تو اعلان کرنے والے نے سور میں اعلان کیا، اس نے کہا: اہلِ حجاز کا تاجر ابورافع مر گیا، میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا، میں

نے کہا جان چھوڑ گیا، اللہ نے ابورافع کو ماردیا، میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور بات بتائی، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ٹانگ آگے کر، میں نے اپنی ٹانگ آگے کی، آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا، وہ ایسے ہوگئی جیسے کبھی خراب نہ تھی۔

(1427)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَ عَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ اقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:١٨٤٦، ٣٠٤٤، ٤٢٨٦ ، مسلم حدیث رقم:٣٣٠٨، ابو داؤد حدیث رقم:٢٦٨٥ ، ترمذی حدیث رقم:١٦٩٣، نسائی حدیث رقم:٢٨٦٧ ، مسند احمد حدیث رقم:١٢٠٧٤ ، ١٢٦٨٧، ١٢٩٣٧، ١٣٤١٨ ، ١٣٤٤٢ ، ١٣٥٢٤]۔ قال العلماء انما قتله لانه كان قد ارتد عن الاسلام ، و قتل مسلماً كان يخدمه ، و كان يهجو النبی ﷺ و يسبه ، و كانت له قينتان تغنيان بهجاء النبی ﷺ و المسلمين [شرح النووی ١/٤٣٩]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا، جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی نے آ کر عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے غلاف کے ساتھ چمٹا ہوا ہے، فرمایا اسے قتل کر دو۔

(1428)۔ وَعَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ ، اَمَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَ امْرَاَتَيْنِ ، وَ سَمَّاهُمْ ، وَ قَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ، عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِيْ جَهْلٍ ، وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ ، وَ مِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ ، وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ ، فَاَمَّا ابْنُ خَطَلٍ وَ ابْنُ صُبَابَةَ فَقُتِلَا ، وَ اَمَّا عِكْرِمَةُ ، فَرَكِبَ الْبَحْرَ ، فَاَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ، فَقَالَ اَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ اَخْلِصُوْا ، فَاِنَّ اٰلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هَا هُنَا ، فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِيْ مِنَ الْبَحْرِ اِلَّا الْاِخْلَاصُ لَا يُنَجِّيْنِيْ فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا اِنْ اَنْتَ عَافَيْتَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ اَنْ اٰتِيَ مُحَمَّدًا ﷺ، حَتّٰى اَضَعَ يَدِيْ فِيْ يَدِهٖ ، فَلَاَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيْمًا ، فَجَاءَ ، فَاَسْلَمَ ، وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ ، فَاِنَّهُ اخْتَبَاَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهٖ ، حَتّٰى اَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ ، قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا ، كُلُّ ذٰلِكَ يَاْبٰى ، فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ ، يَقُوْمُ اِلٰى

هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِي كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلُهٗ؟ فَقَالُوْا وَمَا يُدْرِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِيْ نَفْسِكَ؟ هَلَّا اَوْ مَاتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ؟ قَالَ اِنَّه لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ اَعْيُنٍ [ابو داود: ۲٦۸۳، ٤۳٥۹، نسائی: ٤۰٦۷، السنن الکبریٰ للبیهقی ۷/٤۰، مستدرک حاکم: ٤٤۱٥]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ: جب فتح مکہ کا دن ہوا، رسول اللہ ﷺ نے سب لوگوں کو پناہ دی سوائے چار آدمیوں کے اور دو عورتوں کے، اور انہیں نامزد فرمایا، اور فرمایا کہ انہیں قتل کر دو خواہ انہیں کعبہ کے غلاف کے ساتھ چمٹے ہوئے پاؤ۔ عکرمہ بن ابو جہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ ابن خطل اور ابن صبابہ تو قتل کر دیے گئے۔ عکرمہ سمندر میں سوار ہو گیا، ان لوگوں کو طوفان نے آ لیا، کشتی والوں نے کہا دفع ہو جاؤ، تمہارے بت یہاں تمہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتے، عکرمہ نے کہا اگر مجھے سمندر میں اخلاص کے سواء کوئی چیز نہیں بچا سکتی تو پھر خشکی میں بھی اسکے سواء کوئی شے نہیں بچا سکتی۔ اے میرے اللہ میں تیرے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے اس مشکل سے بچا لیا تو میں محمد ﷺ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا، حتی کہ اپنا ہاتھ اور انکے ہاتھ میں رکھ دوں گا، میں انہیں ضرور معاف کرنے والا کریم پاؤں گا، وہ بچ کر آ گیا اور مسلمان ہو گیا۔ وہ جو عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھا، وہ حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے پاس جا کر چھپا، جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو وہ اسے ساتھ لائے حتی کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا کر دیا، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ کو بیعت فرمائیے، راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا، اور تین مرتبہ اس کی طرف دیکھا، ہر نظر نے انکار کیا، تیسری بار کے بعد آپ نے اسے بیعت فرما لیا۔ پھر آپ اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں کوئی سمجھنے والا آدمی نہیں تھا، جب مجھے دیکھا کہ میں نے اسے بیعت کرنے سے اپنے ہاتھ روک لیے ہیں تو اسے قتل کر دیتا؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں کیا خبر آپکے دل میں کیا تھا؟ آپ اپنی آنکھ مبارک سے ہمیں اشارہ فرما دیتے؟ فرمایا: ایک نبی کو زیب نہیں دیتا کہ آنکھوں سے اشارے کرے۔

(1429)۔ وَفِيْ حَدِيْثٍ آخَرَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّهُ ﷺ، فَقَالَ مَنْ يَكْفِيْنِيْ عَدُوِّيْ؟ فَقَالَ خَالِدٌ اَنَا، فَبَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَتَلَهُ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ۲/۱۹٥، عمدة القاری ۳٤/٤۱۲ وقال: قال ابن حزم و هو حدیث صحیح مسند کما فی المکتبة الشاملة]۔

ترجمہ: ایک آدمی آپ ﷺ کو گالیاں بکتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت خالد ﷺ نے یہ ذمہ داری قبول کی۔ نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق حضرت خالد ﷺ نے جا کر اسے قتل کر دیا۔

(1430)۔ وَكَذٰلِكَ اَمَرَ بِقَتْلِ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ كَانَ يُؤْذِيهِ مِنَ الْكُفَّارِ وَيَسُبُّهُ كَالنَّضْرِ بْنِ الْحَارِثِ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِى مُعَيْطٍ وَعَهِدَ بِقَتْلِ جَمَاعَةٍ مِنْهُمْ قَبْلَ الْفَتْحِ وَبَعْدَهُ فَقُتِلُوا اِلَّا مَنْ بَادَرَ بِاِسْلَامِهِ قَبْلَ الْقُدْرَةِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْعِيَاضُ فِى الشِّفَآءِ [الشفاء ۱۹۵/۲]۔

ترجمہ: فتح سے پہلے اور بعد نبی کریم ﷺ نے نضر بن حارث، عقبہ بن ابی معیط جیسے کئی گستاخوں کے قتل کا حکم دیا۔ پورے گروہ کو قتل کر دیا گیا۔ صرف وہ بچ گئے جو قابو میں آنے سے پہلے پہلے مسلمان ہو گئے۔

(1431)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ اَبِى مَعَيْطٍ نَادَى يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ مَالِى اُقْتَلُ مِنْ بَيْنِكُمْ صَبْرًا ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ ﷺ بِكُفْرِكَ وَافْتِرَائِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْعِيَاضُ فِى الشِّفَآءِ

[الشفاء ۱۹۵/۲، مجمع الزوائد ۹۲/۶]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا جانے لگا تو اس نے آواز لگائی۔ اے قریش! مجھے بے بس کر کے کیوں قتل کر رہے ہو؟ نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تیرے کفر کی وجہ سے اور اللہ کے رسول پر بہتان باندھنے کی وجہ سے۔

(1432)۔ وَعَنْ عِكْرَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ سَبَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ يَكْفِينِى عَدُوِّى ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا ، فَبَارَزَهُ فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْعِيَاضُ فِى الشِّفَآءِ [المصنف لعبد الرزاق: ۹۴۷۷، ۹۷۰۴، ۹۷۰۵، حلية الاولياء لابى نعيم ۴۵/۸، الشفاء ۱۹۵/۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت زبیر ﷺ نے عرض کیا میں۔ حضرت زبیر ﷺ نے جا کر اسے قتل کر دیا۔

(1433)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسُبُّهُ ﷺ ، فَقَالَ مَنْ يَكْفِينِى عَدُوَّتِى ؟ فَخَرَجَ اِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَتَلَهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْعِيَاضُ فِى الشِّفَآءِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ۹۷۰۵، الشفاء ۱۹۵/۲]۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن محمد ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ: ایک عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت خالد بن ولید ﷺ نے جا کر اسے قتل کر دیا۔

(1434)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَجَتِ امْرَاَةٌ مِنْ خَطْمَةَ النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ مَنْ لِى بِهَا ؟ فَقَالَ رَجُلٌ

مِنْ قَوْمِهَا اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَنَهَضَ فَقَتَلَهَا فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَايَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَانِ رَوَاهُ العَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [الشفاء ۱۹۵/۲، الكامل لابن عدى ۲۱۵۶/۶، تاريخ بغداد للخطيب ۹۹/۱۳]۔ الحديث حسن

ترجمہ: ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ شعر پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کون قتل کرے گا؟ اسی عورت کی قوم کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور جا کر اسے قتل کر دیا۔ اس نے واپس آ کر نبی کریم ﷺ کو بتا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے قتل کے افسوس میں دو بکرے بھی آپس میں ٹکر نہیں ماریں گے (یعنی کوئی افسوس نہ فرمایا)۔

(1435)۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ اَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهَا رَوَاهُ اَبُودَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٣٦٢، السنن الكبرىٰ للبيهقى ۲۰۰/۹]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی تھی اور بے ادبی کرتی تھی ایک آدمی نے اسکا گلا گھونٹ کر اسے مار دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا خون رائیگاں جانے دیا قاتل کو سزا نہیں دی۔

(1436)۔ وَرَوٰى ابنُ قَانِعٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ فِيكَ قَوْلًا قَبِيحاً فَقَتَلْتُهُ فَلَمْ يَشُقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ العَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [معرفة الصحابه حديث: ٥٤٥٢، الشفاء صفحة ١٩٥/٢]۔

ترجمہ: ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا والد آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا میں نے اسے قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کو اس کے قتل کا کوئی دکھ نہ ہوا۔

(1437)۔ وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰى كَانَتْ لَهُ اُمُّ وَلَدٍ تَسُبُّ النَّبِيَّ ﷺ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَتَشْتُمُهُ فَقَتَلَهَا وَاَعْلَمَ النَّبِيَّ ﷺ بِذٰلِكَ فَاَهْدَرَ دَمَهَا رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيُّ [الشفاء ١٩٦/٢، ابو داؤد حديث رقم: ٤٣٦١، نسائى حديث رقم: ٤٠٧٠، مستدرك حاكم حديث رقم: ٨٢١٠، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٦٠/٧]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: ایک نابینا آدمی کی لونڈی نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی تھی۔ وہ اسے منع کرتا تھا مگر وہ باز نہیں آتی تھی۔ ایک رات وہ یہی حرکت کر رہی تھی۔ اس نے اسے قتل کر کے نبی کریم ﷺ کو بتا دیا۔ آپ ﷺ نے اسکا خون رائیگاں جانے دیا۔ اور قاتل کو کوئی سزا نہیں دی۔

(1438)۔ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ

سَبَّ نَبِيًّا فَاقْتُلُوهُ ، وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَاضْرِبُوهُ رَوَاهُ العَيَاضُ فِي الشِّفَآء [الشفاء ٢/ ١٩٤، المعجم الصغير للطبراني ١/ ٢٣٦، كنز العمال : ٣٢٤٧٥]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: سیدنا حسین بن علی اپنے والد ماجد سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی نبی کو گالی دے اسے قتل کردو اور جو میرے صحابہ کو گالی دے اسے کوڑے مارو۔

(1439)۔ وَبَلَغَ الْمُهَاجِرَ بنَ اَبِي اُمَيَّةَ اَمِيرَ اليَمَنِ لِاَبِي بَكْرٍ ﷺ اَنَّ اِمْرَاَةً هُنَاكَ فِي الرِّدَّةِ غَنَّتْ بِسَبِّ النَّبِيِّ ﷺ فَقَطَعَ يَدَهَا وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهَا فَبَلَغَ اَبَابَكْرٍ ﷺ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ لَوْ لَا مَا فَعَلْتَ لَاَمَرْتُكَ بِقَتْلِهَا لِاَنَّ حَدَّ الْأَنْبِيَآءِ لَيْسَ يُشْبِهُ الحُدُوْدَ رَوَاهُ العَيَاضُ فِي الشِّفَآء [الشفاء صفحة ٢/ ١٩٥، جامع الاحاديث للسيوطي حديث رقم: ٢٧٤١٦ ، كنز العمال حديث رقم: ١٣٩٨٨]۔

ترجمہ: ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی گستاخی کا گانا گایا۔ حضرت مہاجر بن امیہ نے اسکے ہاتھ کاٹ دیے اور دانت نکال دیے۔ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کو اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے یہ سزا نہ دی گئی ہوتی تو میں حکم دیتا کہ اسے قتل کردو اس لیے کہ انبیاء کی گستاخی کی سزا عام سزاؤں کی طرح نہیں ہے۔

(1440)۔ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ اَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَقَدْ اَغْلَظَ لِرَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ دَعْنِي اَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ اجْلِسْ فَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُو دَاؤد وَالنَّسَائِيُّ [مسند احمد حديث رقم: ٥٥ ، ابو داؤد حديث رقم: ٤٣٦٣ ، سنن النسائي حديث رقم: ٤٠٧١ الىٰ ٤٠٧٧ باب الحكم فيمن سَبَّ النبي ﷺ، الشفاء ٢/ ١٩٦، مستدرك حاكم حديث رقم: ٨٢١١، ٨٢١٢]۔ الحديث صحيح ، قَالَ القَاضِيُ اَبُو مُحَمَّدٍ بنُ نَصْرٍ وَلَمْ يُخَالِفْ عَلَيْهِ اَحَدٌ فَاسْتَدَلَّ الْاَئِمَّةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَلىٰ قَتْلِ مَنْ اَغْضَبَ النَّبِيَّ ﷺ بِكُلِّ مَا اَغْضَبَهُ اَو اَذَاهُ اَو سَبَّهُ رَوَاهُ العَيَاضُ فِي الشِّفَآء [الشفاء ٢/ ١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو برزہ اسلمی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ ایک مسلمان آدمی پر کسی وجہ سے ناراض ہوئے اور اسے ڈانٹا۔ اس آدمی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ میں نے عرض کیا۔ اے خلیفہ رسول مجھے اجازت دیجیے میں اسے قتل کردوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھے رہو۔ قتل کی سزا صرف گستاخ رسول کے لیے ہے۔ قاضی ابو محمد بن نصر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اسکی مخالفت کسی عالم نے نہیں کی۔ ائمہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو غضب دلایا یا اذیت دی یا گالی دی وہ واجب القتل ہے۔

(1441)۔ وَكَتَبَ عُمَرُ بنُ عَبدِ العَزِيزِ اِلىٰ عَامِلِهِ بِالكُوفَةِ وَقَدِ اسْتَشَارَهُ فِي قَتلِ رَجُلٍ

سَبَّ عُمَرَ ﷺ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنَّهُ لَا يَحِلُّ قَتْلُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِسَبِّ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ اِلَّا رَجُلًا سَبَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ سَبَّهُ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ، وَسَأَلَ الرَّشِيْدُ مَالِكًا فِيْ رَجُلٍ شَتَمَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ لَهُ اَنَّ فُقَهَاءَ الْعِرَاقِ اَفْتَوْهُ بِجَلْدِهٖ فَغَضِبَ مَالِكٌ وَ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا بَقَاءُ الْاُمَّةِ بَعْدَ شَتْمِ نَبِيِّهَا ؟ مَنْ شَتَمَ الْاَنْبِيَاءَ قُتِلَ وَمَنْ شَتَمَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ جُلِدَ، كَذَا فِي الشِّفَا لِلْعَيَاضِ [الشفاء صفحة ٢/١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کے عامل نے کوفہ سے خط لکھ کران سے مسئلہ پوچھا کہ ایک آدمی آپ کو گالیاں دیتا ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کے سواء لوگوں میں سے کسی بھی آدمی کو گالی دینے والے کا قتل جائز نہیں۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی اسکا خون جائز ہے۔ رشید نے امام مالک علیہ الرحمۃ سے گستاخ رسول کے بارے میں مسئلہ پوچھا اور بتایا کہ عراق کے فقہاء نے اسے کوڑے مارنے کا فتوئی دیا ہے۔ اس پر امام مالک علیہ الرحمۃ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اے امیر المومنین! وہ امت کیسے باقی رہ سکتی ہے جسکے نبی کو گالیاں دی جائیں؟ انبیاء کے گستاخ کی سزا قتل ہے اور اصحاب نبی علیہم الرضوان کے گستاخ کی سزا کوڑے ہے۔

بَابُ الْحُدُوْدِ

شرعی حدود کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ [النور:٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زنا کرنے والی عورت یا زنا کرنے والے مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ وَ قَالَ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً [النور:٤] اور فرمایا: جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر وہ چار گواہ پیش نہ کرسکیں تو انہیں اسی کوڑے مارو۔

(1442)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا اَحَدُ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ، اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمَذِيُّ [مسلم حديث رقم:٤٣٧٥، بخاری حديث رقم:٦٨٧٨، ترمذی حديث رقم:١٤٠٢، سنن النسائی حديث رقم:٤٠١٦، ابن ماجة حديث رقم:٢٥٣٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی ایسے آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو لا الہ الا اللہ کی اور میرے اللہ کا رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو۔ سوائے تین آدمیوں کے۔ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی، اپنے دین کو ترک کرنے والا جماعت کو چھوڑنے والا۔

حَدُّ الْقَذْفِ

الزام تراشی کی حد

(1443)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذرِیْ قَامَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَی الْمِنبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ المِنبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَينِ وَالْمَرْاَةِ فَضُرِبُوا حَدَّهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابوداؤد حدیث رقم: ٤٤٧٤، ترمذی حدیث رقم: ٣١٨١، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٥٦٧]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میری بے گناہی نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہو گئے اور اس کو بیان فرمایا۔ جب منبر سے اترے تو دو آدمیوں اور ایک عورت کے لیے حکم فرمایا تو انہیں ان کی حد لگائی گئی۔

حَدُّ الزَّانِي الْمُتَزَوِّجِ وَ تَعْزِيْرُ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ

شادی شدہ زانی کی حد اور لواطت کی تعزیر

(1444)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَهٗ، فَقَالَ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَا فَقَالَ اَحْصَنْتَ ؟ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ اِذْهَبُوا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ٤٤٢٠، بخاری حدیث رقم: ٦٨٢٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جب کہ آپ مسجد میں تھے۔ اس نے آپ کو آواز دی یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے رخ انور پھیر لیا۔ وہ آدمی اٹھ کر اس طرف سے آ گیا جدھر آپ نے چہرہ اقدس پھیرا تھا۔ کہنے لگا میں نے زنا کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے رخ انور پھیر لیا۔ جب وہ چار مرتبہ گواہی دے چکا تو نبی کریم ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: کیا تم پاگل ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا: اسے لے جاؤ اور اسے سنگسار کر دو اور نبی

کریم ﷺ نے اس پر نمازِ جنازہ پڑھی۔

(1445)۔ وَعَنْ وَائِلِ بنِ حُجُرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَىٰ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِىْ اَصَابَهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِى [ترمذی حديث رقم: ۱۴۵۳، ابن ماجة حديث رقم: ۲۰۹۸]۔ صحيح له طرق وعليه العمل

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک عورت پر زبردستی کی گئی۔ آپ ﷺ نے اس سے حد ٹال دی اور اس شخص پر حد لگائی جس نے اس پر زیادتی کی تھی۔

(1446)۔ وَعَنْ بْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَومِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِى وَابْنُ مَاجَة [ابو داؤد حديث رقم: ۴۴۶۲، ترمذی حديث رقم: ۱۴۵۶، ابن ماجة حديث رقم: ۲۵۶۱، مسند احمد حديث رقم: ۲۷۳۵، مستدرك حاكم حديث رقم: ۸۲۱۳]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔

حَدُّ السَّارِقِ

چور کی حد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا [المائدة: ۳۷]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چوری کرنیوالا مرد اور چوری کرنیوالی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو دونوں کی سزا کے طور پر۔

(1447)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا قَطْعَ اِلَّا فِى عَشَرَةِ دَرَاهِمَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِى فِى الْاَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانى حديث رقم: ۷۱۴۲، سنن الدار قطنى حديث رقم: ۳۳۹۷]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: کم از کم دس درہم کی چوری پر ہاتھ کٹتے ہیں۔

(1448)۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنىٰ، فَاِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرىٰ فَاِنْ عَادَ ضُمِنَ السِّجْنَ حَتّٰى يَحْدُثَ خَيْرًا، اِنِّى لَاَسْتَحْيِى مِنَ اللّٰهِ اَنْ

اَدَعَهٗ لَيْسَ لَهٗ يَدٌ يَأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِي عَلَيْهَا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم: ٦٢٨، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٢٧٥/٨، المصنف لابن ابي شيبة ٤٨٥/٦، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ١٨٧٦٤، ١٨٧٦٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ﷜ فرماتے ہیں کہ جب چور چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے۔ اگر دوبارہ چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے۔ اگر پھر بھی چوری کرے تو اُسے قید میں پابند کیا جائے حتیٰ کہ سدھر جائے۔ مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اسے اس حال میں چھوڑ دوں کہ اس کا کوئی ہاتھ نہ ہو جس سے کھائے اور استنجا کرے اور پاؤں نہ ہو جس پر وہ چلے۔

(1449)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷜ قَالَ لَيْسَ عَلَى النَّبَّاشِ قَطْعٌ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ [المصنف لابن ابي شيبة ٥٣١/٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷜ فرماتے ہیں کہ کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

حَدُّ شَارِبِ الْخَمْرِ

شرابی کی حد

(1450)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معاني الآثار للطحاوي ٢٩٧/٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بعض انگوروں سے شراب بنتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

(1451)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷜ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيرُهٗ، فَقَلِيلُهٗ حَرَامٌ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ٣٦٨١، ترمذى حديث رقم: ١٨٦٥، ابن ماجة حديث رقم: ٣٣٩٣]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت جابر ﷜ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ دے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔

(1452)۔ وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدَّيْلِمِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ فِي الْخَمْرِ يَشْرَبُهَا الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ اَرٰى اَنْ نَجْلِدَهٗ ثَمَانِينَ جَلْدَةً، فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا

هَذٰى افْتَرٰى ، فَجَلَدَ عُمَرُ فِى الْخَمرِ ثَمَانِينَ رَوَاهُ مَالِك وَوَصَلَهُ الدَّارقُطْنِى وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَلَيهِ اِجمَاعُ الصَّحَابَةِ [موطا امام مالك حديث رقم :٢ من كتاب الاشربة ، سنن الدار قطني حديث رقم: ٣٢٩٠ ، المستدرك للحاكم حديث رقم:٨٢٩٩]۔

ترجمہ: حضرت ثور بن زید دیلمی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے شراب کے بارے میں مشورہ لیا جسے آدمی نے پیا ہو۔ حضرت علی ﷺ نے آپ سے عرض کیا کہ میرے خیال میں ہم اسے اسی کوڑے ماریں۔ اس لیے کہ جب وہ پیئے گا تو نشے میں آئے گا۔ جب نشے میں ہوگا تو ہذیان بولے گا۔ جب ہذیان بولے گا تو بہتان لگائے گا (اور بہتان کی سزا اسی کوڑے ہے)۔ بس حضرت عمر ﷺ نے شراب پینے پر اسی کوڑے مارے۔ اس پر تمام صحابہ کا اجماع ہے۔

دَرْءُ الْحُدُودِ بِالشُّبُهَاتِ

شبہات کے ذریعے حدود کو ٹالنا

(1453)۔ عَن عَمرِو بنِ شُعَيب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَمرِو بنِ الْعَاصِ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَينَكُم ، فَمَا بَلَغَنِى مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالنَّسَائِى [ابو داوٗد حديث رقم: ٤٣٧٦ ، نسائى حديث رقم:٤٨٨٦]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ انکے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں حدود کو معاف کر کرالیا کرو۔ حد کا مقدمہ جب مجھ تک پہنچ گیا تو حد واجب ہوگئی۔

(1454)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَدرِءُ وا الْحُدُودَ بِالشُّبُهَاتِ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِى مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ١٥٧]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود کو شبہات کے ذریعے ٹالو۔

(1455)۔ وَعَن عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَدرِءُ وا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسلِمِينَ مَا استَطَعتُم فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهٗ ، فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُخطِئَ فِى الْعَفوِ خَيرٌ مِنْ اَنْ يُخطِئَ فِى الْعُقُوبَةِ رَوَاهُ التِّرمَذِى وَفِيهِ اَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ وَهِىَ فِى التِّرمَذِى وَكِتَابِ الْآثَارِ وَغَيرِهَا [ترمذى حديث رقم:١٤٢٤، كتاب الآثار حديث رقم :٦١٨ ، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٨/٢٣٨]۔

الحديث صحيح وله طرق وشواهد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تمہارا بس چلے مسلمانوں سے حدود ٹالنے کی کوشش کرو۔ اگر اسکے بچ نکلنے کا راستہ موجود ہو تو اسکے راستے سے ہٹ جاؤ۔ اگر حکمران معاف کرنے میں غلطی کر جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ سزا دینے میں غلطی کر جائے۔ اس پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔

ما لا يُدْعىٰ عَلَى الْمَحْدُودِ اَوْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ حُبُّ النَّبِيِّ ﷺ

جسے حد لگے یا جس کے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت ہو اسے کیا نہیں کہنا چاہیے

(1456)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ يُلَقَّبُ حِمَاراً كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهٗ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوماً ، فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتىٰ بِهٖ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٦٧٨٠]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جس کا نام عبداللہ تھا اور اسے لوگ حمار کہتے تھے، وہ نبی کریم ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ اسے نبی کریم ﷺ نے شراب نوشی کی سزا کے طور پر کوڑے لگوائے تھے۔ ایک دن پھر اسے لایا گیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اسے کوڑے مارے گئے۔ حاضرین میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا اے اللہ اس پر لعنت بھیج یہ بار بار یہی کام کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت مت بھیجو۔ اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

(1457)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ ، فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ ، قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٦٧٧٧ ، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٤٧٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مارو۔ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے مار رہا تھا، کوئی اپنے جوتے سے مار رہا تھا اور کوئی اپنے کپڑے سے مار رہا تھا۔ جب وہ واپس پلٹا تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح نہ کہو۔ اسکے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

بَابُ التَّعْزِيْرَاتِ

تعزیرات کا باب

(1458)۔ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِم [بخاری حدیث رقم: ٦٨٤٨، ٦٨٤٩، ٦٨٥٠، مسلم حدیث رقم: ٤٤٦٠، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٤٩١، ٤٤٩٢، ترمذی حدیث رقم: ١٤٦٣، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٦٠١]۔

ترجمہ: حضرت ابی بردہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں ،اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سواء۔

(1459)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِیْ غَیْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِیْنَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیْ فِیْ سُنَنِهٖ [السنن الکبریٰ للبیهقی ٨/٣٢٧]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو حاکم حد والے جرم کے علاوہ کسی مجرم کو حد کے برابر سزا سنائے وہ حد سے گزرنے والوں میں سے ہے۔

(1460)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ یَا یَهُوْدِیُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ ، وَاِذَا قَالَ یَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ ، وَمَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مُحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ [ترمذی حدیث رقم: ١٤٦٢، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٥٦٨]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جب کسی آدمی نے کسی کو کہا اے یہودی! تو اسے بیس کوڑے مارو۔ اگر اس نے کہا اے مخنث! تو اسے بیس کوڑے مارو اور جو محرم سے زنا کرے اسے قتل کر دو۔

(1461)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ وَاضْرِبُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیْ [ابو داؤد حدیث رقم: ٢٧١٣، ترمذی حدیث رقم: ١٤٦١]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تم کسی آدمی کو دیکھو جس نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے تو اس کا سامان جلا دو اور اسے کوڑے مارو۔

(1462)۔ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ غَرَّبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَبِيعَةَ بْنَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ فِي الشَّرَابِ إِلٰى خَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ فَتَنَصَّرَ، فَقَالَ عُمَرُ لَا أُغَرِّبُ بَعْدَهُ مُسْلِماً رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ١٧٠٤٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن میسب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ربیعہ بن امیہ بن خلف کو شراب نوشی کے جرم میں ملک بدر کر دیا تو وہ ہرقل کے ساتھ جا کر مل گیا اور عیسائی ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کے بعد کسی مسلمان کو ملک بدر نہیں کروں گا۔

بَابُ الْاِتِّحَادِ بَيْنَ الْمَمَالِكِ الْإِسْلَامِيَّةِ وَالْحِكْمَةِ الْخَارِجِيَّةِ

اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد اور خارجہ پالیسی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ [الحجرات: ١٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ وَ قَالَ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ [الانفال: ٦١] اور فرمایا: اگر وہ لوگ صلح پر آمادہ ہو جائیں تو آپ بھی اس کے لیے آمادہ ہو جائیں اور اللہ پر بھروسہ کریں۔ وَ قَالَ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ [المائدۃ: ٢] اور فرمایا: نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں تعاون کرو اور گناہ اور سرکشی کے معاملے میں تعاون مت کرو۔ وَ قَالَ أَوْفُوا بِالْعُقُودِ [المائدۃ: ١] اور فرمایا: وعدے پورے کرو۔ وَ قَالَ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ [الانفال: ٥٨] اور فرمایا: اگر کسی قوم کی طرف سے آپ کو خیانت کا ڈر ہو تو معاہدہ سیدھا ان کی طرف پھینک دو۔ وَ قَالَ إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا [الحجرات: ٦] اور فرمایا: اگر تمہارے پاس کوئی کچا آدمی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لو۔ وَ قَالَ وَفِيكُمْ سَمّٰعُونَ لَهُمْ [التوبۃ: ٤٧] اور فرمایا: تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں۔ وَ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً [انبیاء: ٩٢] اور فرمایا: یہ تمہاری امت، امت واحدہ ہے۔ وَ قَالَ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ [ال عمران: ٢٨] اور فرمایا: مومن کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔

(1463)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ، وَإِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسند احمد حدیث

رقم:۱۸٤٦٣، مسلم حديث رقم:٦٥٨٩، بخاري حديث رقم:٦٥٨٩]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آدمی کی طرح ہیں۔ اگر اس کی آنکھ بیمار ہو تو وہ سارا بیمار پڑ جاتا ہے۔ اگر اس کا سر بیمار ہو جائے تو وہ سارا بیمار پڑ جاتا ہے۔

(1464)۔ وَعَنْ اَبِی مُوسیٰ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضاً، ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٦٥٨٥، بخاري حديث رقم:٤٨١، ٢٤٤٦، ٦٠٢٦، ترمذي حديث رقم:١٩٢٨، نسائي حديث رقم:٢٥٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن، مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے۔ جس کی اینٹیں ایک دوسری کو مضبوط کرتی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال دیں۔

(1465)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوماً، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوماً فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِماً ؟ قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٦٥٨٢، بخاري حديث رقم:٢٤٤٣، ٢٤٤٤، ٦٩٥٢، ترمذي حديث رقم:٢٢٥٥، مسند احمد حديث رقم:١١٩٥٥]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کی مظلوم ہونے کی حالت میں تو مدد کروں لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کروں؟ فرمایا: اسے ظلم سے منع کر۔ یہ تیری طرف سے اس کی مدد ہے۔

(1466)۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ اَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهٖ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٦٥٧٨، بخاري حديث رقم:٢٤٤٢، ترمذي حديث رقم:١٤٢٦، ابوداؤد حديث رقم:٤٨٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے دشمن کے حوالے کرتا ہے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہا اللہ اس کی حاجت پوری کرنے میں رہا۔ جس نے کسی مسلمان کی مشکل کشائی کی۔ اللہ قیامت کے دن کی مشکلات میں اس کی مشکل کشائی کرے گا اور جس نے مسلمان کا عیب چھپایا اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔

(1467)۔ وَعَنْ عَمْرِو بنِ عَوفِ الْمُزَنِّی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ، اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا صُلْحاً حَرَّمَ حَلَالاً اَوْ اَحَلَّ حَرَاماً وَالْمُسْلِمُونَ عَلیٰ شُرُوطِهِمْ اِلَّا شَرْطاً حَرَّمَ حَلَالاً اَوْ اَحَلَّ حَرَاماً رَوَاهُ التِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَۃَ [ترمذی حدیث رقم:١٣٥٢، ابن ماجة حدیث رقم:٢٣٥٣، ابو داؤد حدیث رقم:٣٥٩٤]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عوف مزنی نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔سوائے اس صلح کے جو حلال کو حرام کر دے یا حرام کو حلال کر دے۔مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہیں گے سوائے ایسی شرط کے جو حلال کو حرام کر دے یا حرام کو حلال کر دے۔

(1468)۔ وعن اَنَسٍ ﷺ اِنَّ قُرَیْشاً صَالَحُوا النَّبِیَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَآءَ نَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَیْكُمْ ، وَمَنْ جَآءَ كُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَیْنَا ، فَقَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا ؟ قَالَ نَعَمْ ، اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَیْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ جَآءَ نَا مِنْهُمْ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجاً وَمَخْرَجاً رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٤٦٣٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ قریش نے نبی کریم ﷺ سے صلح کی۔انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ یہ شرط ٹھہرائی کہ جو آپ میں سے ہمارے پاس آئے گا ہم اسے آپ کو واپس نہیں کریں گے اور جو ہم میں سے آپ کے پاس آئے گا آپ اسے ہمارے حوالے کر دیں گے۔صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم یہ لکھ لیں؟ فرمایا: ہاں۔ہم میں سے جو بھی ان کے پاس جائے گا اسے اللہ ہی نے دور کیا ہوگا اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے گا اللہ جلد ہی اس کے لیے آسانی اور نکلنے کا راستہ فراہم فرمائے گا۔

(1469)۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ وَ مَرْوَانَ اَنَّهُمْ اصْطَلَحُوا عَلیٰ وَضْعِ الْحَرْبِ عَشَرَ سِنِیْنَ یَأْمَنُ فِیْهِنَّ النَّاسُ وَعَلیٰ اَنَّ بَیْنَنَا عَیْبَۃً مَكْفُوفَۃً وَاَنَّهٗ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاهُ اَبُودَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:٢٧٦٦]۔ صحیح وله شواهد فی البخاری وغیره

ترجمہ: حضرت مسور اور مروان سے روایت ہے کہ انہوں نے دس سال تک جنگ نہ لڑنے پر صلح کی تھی۔لوگ اس عرصے میں امن سے رہیں گے۔ہمارے سینے صاف ہوں گے، نہ تلوار سونتی جائے گی اور نہ زرہ پہنی جائے گی۔

(1470)۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بنِ سُلَیمٍ عَنْ عِدَّۃٍ مِنْ اَبْنَآءِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِداً اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئاً

بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ ، فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:۳۰۵۲]۔ اسناده جيد

ترجمہ: حضرت صفوان بن سلیم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے متعدد بیٹوں سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے آباء سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! جس نے معاہدے والے آدمی پر ظلم کیا یا اس کا نقصان کیا یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا یا اس کی دلی خوشی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی، میں قیامت کے دن اس کے مقابلے پر کھڑا ہوں گا۔

(1471)۔ وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَيْهِمْ فَجَآءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ اَوْبِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُوْلُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَآءٌ لَا غَدْرًا ، فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ ، فَسَاَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ اَمَدُهُ اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِيُّ [ابو داؤد حديث رقم:۲۷۵۹ ، ترمذی حديث رقم:۱۵۸۰]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت سلیم بن عامر فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا۔ وہ ان کی سرحدوں کے آس پاس منڈلاتے تھے تاکہ معاہدے کی مدت ختم ہو تو ان پر حملہ کریں۔ ایک آدمی عام گھوڑے یا شاید ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور کہہ رہا تھا اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ وفا کا سوال ہے غدر کا نہیں۔ انہوں نے غور سے دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ ؓ تھے۔ حضرت معاویہ ؓ نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو اس معاہدے کو نہ توڑے اور نہ ہی نیا معاہدہ کرے جب تک اس کی مدت نہ گزر جائے یا صاف صاف ان کی طرف پھینک نہ دے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ لوگوں کو لے کر واپس چلے گئے۔

(1472)۔ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ ؓ قَالَ بَعَثَنِيْ قُرَيْشٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُلْقِيَ فِيْ قَلْبِي الْاِسْلَامُ ، فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا ، قَالَ اِنِّيْ لَا اَخِيْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنِ ارْجِعْ ، فَاِنْ كَانَ فِيْ نَفْسِكَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ ، قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَسْلَمْتُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:۲۷۵۸]۔ سنده صحيح

ترجمہ: حضرت رافع ؓ فرماتے ہیں کہ قریش نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ

کے رخ زیبا کی زیارت کی تو میرے دل میں اسلام داخل ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی قسم میں ان کی طرف کبھی بھی واپس نہیں جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور حقائق کو نہیں چھپاتا۔ بلکہ تم لوٹ جاؤ۔ اگر تمہارے دل میں وہی رہا جو تمہارے دل میں اب ہے تو واپس آ جانا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں چلا گیا۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔

(1473)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ أُعْطِيَ لِوَآءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حديث رقم:٢٧١٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٦٨٨ ، مسند احمد حديث رقم:٢٢٠٠٥ ، ٢٢٠٠٧]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن حمق ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی آدمی سے امن مانگا اور اس نے اسے قتل کر دیا اسے قیامت کے دن غداری کا جھنڈا دیا جائے گا۔

بَابُ رَدِّ الْجَمْهُورِيَّةِ الْمَغْرِبِيَّةِ

مغربی جمہوریت کا رد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

[الزمر:٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے لوگ برابر ہوتے ہیں۔

مَرَّ حَدِيْثُ طَلَبِ الْإِمَارَةِ اس سے پہلے امارت طلب کرنے والی حدیث گزر چکی ہے۔

(1474)۔ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ ﷺ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ؟ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُد [ابو داؤد حديث رقم:٥١١٩ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٩٤٩]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عصبیت کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔

(1475)۔ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ ﷺ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَا لَمْ يَأْثَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُد [ابو داؤد حديث رقم:٥١٢٠]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: تم میں سے

بہتر وہ ہے جو اپنے کنبے کی طرف سے دفاع اس وقت تک کرے جب تک گناہ نہ ہو۔

(1476)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّانِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً ، وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَاْتِي هٰٓؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَاْتِي هٰٓؤُلَاءِ بِوَجْهٍ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:۳۴۹۳، ۳۴۹۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: لوگوں کو تم طرح طرح کا پاؤ گے۔ ان میں سے جو جاہلیت میں سب سے بہتر تھے وہ جب سمجھ جائیں گے تو اسلام میں بھی سب سے بہتر ہوں گے اور تم دیکھو گے کہ لوگوں میں سب سے اچھا آدمی حکمرانی کو سب سے زیادہ ناپسند کرے گا اور تم سب سے زیادہ شرارتی آدمی کو دو رُخا دیکھو گے جو اِن کے پاس ایک چہرے سے ساتھ آئے گا اور اُن کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ جائے گا۔

بَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ وَدَعْوَةِ الْاِسْلَامِ

کفار کو خط لکھنا اور اسلام کی دعوت دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعاً [الاعراف:۱۵۸]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فرما دو اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

(1477)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ فَاِذَا فِيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ، وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئاً وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً اَرْبَاباً مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:۴۶۰۷،

بخاری حدیث رقم: ۲۹۴۱ ، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۱۷ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۱۳۶]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قیصر کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے خط لکھا اور اس کا خط دے کر حضرت دحیہ کلبی کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ یہ خط بصریٰ کے حاکم کو دینا تا کہ وہ اسے قیصر تک پہنچا دے۔ اس میں لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل بادشاہِ روم کی طرف۔

سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا۔ اس کے بعد، میں تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جاؤ سلامت رہو گے۔ اسلام لے آؤ گے تو اللہ تمہیں دوہرا اجر دے گا۔ اگر منہ پھیرو گے تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے ذمے ہو گا اور اے اہلِ کتاب! اس کلمے کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سواء کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ ہی کسی کو اس کا شریک بنائیں اور نہ ہی ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سواء رب بنائے۔ پھر اگر یہ لوگ منہ پھیریں تو کہو کہ ہمارے مسلمان ہونے پر گواہ رہو۔

(1478)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ، يَدْعُوهُ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِىْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حدیث رقم: ۴۶۰۹ ، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۱۶]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر جابر کی طرف خط لکھا جس میں اسے اللہ کی طرف دعوت دی۔ یہ وہ نجاشی نہیں ہے جس کی نمازِ جنازہ نبی کریم ﷺ نے پڑھی تھی۔

(1479)۔ وَعَنْ اَبِىْ وَائِلٍ ﷺ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى اَهْلِ فَارِسٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلٰى رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِىْ مَلَأِ فَارِسٍ ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوْكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ ، فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِىَ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ ، وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ[شرح السنة حدیث رقم: ۲۶۶۸]۔ رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت ابو وائل ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید نے ایرانیوں کی طرف یہ خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہران کی طرف فارس کے شہروں میں۔ سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا، اس کے بعد: ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ اگر انکار کر دو تو اپنے ہاتھ سے جزیہ دے کر ماتحت ہو کر رہو۔ اگر تم انکار کرو تو میرے پاس ایسی فوج ہے جو اللہ کی راہ میں موت سے اتنی محبت کرتی ہے جتنی محبت فارس والے شراب سے کرتے ہیں۔ سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا۔

بَابُ الْجِهَادِ وَهُوَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ

جہاد کا باب اور یہ فرض کفایہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ [البقرة:۲۱۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر جنگ فرض کر دی گئی ہے۔ وَ قَالَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى [النساء:۹۵] اور فرمایا: اللہ نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھنے والوں پر درجہ میں فضیلت دی ہے۔ اور ان سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ وَ قَالَ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا [التوبة:۴۱] اور فرمایا: نکل جاؤ ہلکے پھلکے یا لدے ہوئے۔ وَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنَافِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِم [التوبہ:۷۳] اور فرمایا: اے نبی کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔

(1480)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَ يُتَّقٰى بِهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:۴۷۷۲، بخاري حديث رقم:۲۹۵۷، نسائي حديث رقم:۴۱۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام صرف ڈھال ہوتا ہے اس کی آڑ میں جنگ لڑی جاتی ہے اور اس کے پیچھے چھپا جاتا ہے۔

(1481)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالنَّسَائِي وَالدَّارِمِي [ابوداؤد حديث رقم:۲۵۰۴، نسائي حديث رقم:۳۰۹۶، سنن الدارمي حديث رقم:۲۴۳۵، مسند احمد حديث رقم:۱۲۲۵۴]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مشرکوں کے خلاف اپنے مال اور اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے جہاد کرو۔

(1482)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِینَ لَا تَطِیبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ یَتَخَلَّفُوا عَنِّی وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ تَغْزُو فِی سَبِیلِ اللّٰهِ وَ الَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ، ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ، ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ، ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ٤٨٥٩، بخاری حدیث رقم: ٢٧٩٧، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٧٥٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اہل ایمان مجھ سے پیچھے رہ جانا پسند نہ کریں گے اور میرے پاس اتنی سواریاں ہیں نہیں کہ میں سب کو ان پر سوار کر سکوں تو جو تم اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہو میں کسی دستے سے پیچھے نہ رہتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری یہ خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔

(1483)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَغَدْوَةٌ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیهَا رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ٤٨٧٣، بخاری حدیث رقم: ٢٧٩٢، مسند احمد حدیث رقم: ٢٢٩٣٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک دن یا رات (کا جہاد) دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔

(1484)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْقَتْلُ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ یُکَفِّرُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٍ [مسلم حدیث رقم: ٤٨٨٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہر گناہ کو چھپا دیتا ہے سوائے قرض کے۔

(1485)۔ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِی سَبِیلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِی اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ٤٩٠٢،

بخاری حدیث رقم :۲۸۴۳ ، ابو داؤد حدیث رقم:۲۵۰۹ ، ابن ماجة حدیث رقم :۲۷۵۹ ، نسائی حدیث رقم:۳۱۸۰ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۷۰٤۱]۔

ترجمہ: حضرت زید بن خالد ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جہاد پر جانے والے کی تیاری کرائی اس نے جہاد کیا اور جو مجاہد گھر والوں کے پاس نگرانی کے لیے ٹھہرا اس نے بھی جہاد کیا۔

اِعْدَادُ السَّلَاحِ لِلْجِهَادِ

جہاد کے لیے ہتھیاروں کی تیاری

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ [الانفال:٦٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس قدر ہو سکے دشمنوں کے مقابلے پر اپنی طاقت تیار رکھو۔

(1486)۔ عَنْ عُقْبَةَ بنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَعَلَى الْمِنبَرِ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْىُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْىُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْىُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٤٩٤٦ ، ابو داؤد حدیث رقم:٢٥١٤ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٨١٣]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب کہ آپ منبر پر جلوہ افروز تھے۔ فرمایا: خبردار! طاقت تیر ہیں، خبردار! طاقت تیر ہیں، خبردار! طاقت تیر ہیں۔

(1487)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَآءُهٗ اَبْيَضُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم :۲۵۹۲ ، ترمذی حدیث رقم :۱٦۷۹ ، ابن ماجة حدیث رقم :۲۸۱۷ ، نسائی حدیث رقم:۲۸٦٦]۔ الحدیث صحیح غریب

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کا جھنڈا سفید تھا۔

فِي مَيْدَانِ الْحَرْبِ

جنگ کے میدان میں

(1488)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٤٩١٣ ، بخاری حدیث رقم:٤٠٤٦ ، نسائی حدیث رقم:٣١٥٤]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ اُحد کے دن ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ فرمایا: جنت میں۔ اس نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں رکھ دیں، پھر جنگ لڑی حتیٰ کہ شہید کر دیا گیا۔

(1489)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٤٥٣٩، بخاري حديث رقم: ٣٠٣٠، ابو داؤد حديث رقم: ٢٦٣٦، ترمذی حديث رقم: ١٦٧٤، مسند احمد حديث رقم: ١٤٣١٨]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ دھوکا ہے۔

(1490)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُو بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مَعَهُ اِذَا غَزَا يَسْقِينَ الْمَآءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٦٨٢، ابو داؤد حديث رقم: ٢٥٣١، ترمذی حديث رقم: ١٥٧٥]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد فرماتے تو آپ کے ساتھ حضرت اُم سلیم اور انصار کی کچھ عورتیں بھی ہوتی تھیں۔ وہ پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کو دوا دیتی تھیں۔

(1491)۔ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٦٩٠، ابن ماجة حديث رقم: ٢٨٥٦]۔

ترجمہ: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سات جنگیں لڑیں۔ میں پیچھے انکی سواریوں کے پاس رہ جاتی تھی اور ان کیلئے کھانا تیار کرتی تھی اور زخمیوں کو دوا دیتی تھی اور مریضوں کی نگرانی کرتی تھی۔

(1492)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ انْطَلِقُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، لَا تَقْتُلُوا شَيْخاً فَانِياً، وَلَا طِفْلاً صَغِيراً، وَلَا امْرَاَةً، وَلَا تَغُلُّوا، وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ، وَاَصْلِحُوا وَاَحْسِنُوا، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٢٦١٤]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ، اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی سنگت میں اور رسول اللہ کی ملت پر، کسی قریب المرگ بوڑھے کو قتل نہ کرنا، نہ ہی چھوٹے بچے کو، نہ ہی عورت کو، خیانت نہ کرنا اور اپنی غنیمتیں جمع کرنا اور اصلاح کرنا اور احسان کرنا، بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(1493)- وَعَنْ اَبِی اُسَیدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَومَ بَدرٍ اِذَا اَکْثَبُوکُم فَارْمُوهُم وَلَا تَسُلُّوا السُّیُوفَ حَتّٰی یَغْشُوکُم رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ٢٦٦٤]۔ صحیح وشاهده فی البخاری رقم: ٣٩٨٤۔

ترجمہ: حضرت ابو اسید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو ان پر تیر چلانا۔ تلواریں اس وقت تک نہ سونتنا جب تک وہ تم پر چھا نہ جائیں۔

مَقَرُّ مَنْ اَنْکَرَ الْجِهَادَ

منکرین جہاد کا ٹھکانہ

(1494)- عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَایَزَالُ الْجِهَادُ حُلْوًا خَضِرًا مَا اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ وَاَنْبَتَتِ الْاَرْضُ وَسَیُنْشَأُ نَشْوٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یَقُولُونَ لَا جِهَادَ وَلَا رِبَاطَ اُولٰئِکَ هُم وَقُودُ النَّارِ وَرِبَاطُ یَومٍ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ خَیرٌ مِنْ عِتْقِ اَلْفِ رَقَبَةٍ وَمِنْ صَدَقَةِ اَهْلِ الْاَرْضِ جَمِیعًا رَوَاهُ ابنُ عَسَاکِرَ وَضَعَّفَ کَمَا فِی کَنزِ الْعُمَّالِ [کنز العمال ٣٢٨/٤ حدیث رقم: ١٠٧٣٨]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاد اس وقت تک میٹھا اور سرسبز رہے گا جب تک آسمان پانی برساتا رہے گا اور زمین سبزہ اگاتی رہے گی۔ جلد ہی مشرق کی طرف سے ایک گروہ اٹھے گا جو کہیں گے نہ کوئی جہاد کی ضرورت ہے نہ جنگی رابطے کی۔ وہ لوگ جہنم کا ایندھن ہیں۔ حالانکہ اللہ کی راہ میں ایک دن کا جہاد ہزار غلام آزاد کرنے اور پورے اہل زمین کا صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

كِتَابُ التَّصَوُّفِ

تصوف کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیُزَکِّیهِمْ [البقرۃ: ١٢٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا نبی انہیں پاک کر دیتا ہے۔ وَقَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی [الاعلی: ١٤] اور فرمایا: اس نے فلاح پائی جس نے تزکیہ اختیار کیا۔ وَقَالَ اَلَّذِیْنَ جَاهَدُوا فِینَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا [العنکبوت: ٦٩] اور فرمایا: جن لوگوں نے ہمارے اندر مجاہدہ کیا ہم ان پر اپنے راستے ضرور کھول دیں گے۔

(1495)- عَنْ عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ

كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُ [مسلم حديث رقم: ٩٣، بخاری حدیث رقم: ٥٠، ابن ماجة حديث رقم: ٦٤]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

بَابُ الْاِخْلَاصِ

اخلاص کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ [البينة: ٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ اسی کے دین کے لیے مخلص اور مستقیم ہو کر صرف اللہ ہی کی عبادت کریں۔ وَ قَالَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [الانعام: ١٦٢] اور فرمایا: بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت خالص اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ وَ قَالَ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ [الحج: ٣٧] اور فرمایا: اللہ تک نہ ہی ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ہی ان کے خون، بلکہ اس تک تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔

(1496)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِاِمْرِئٍ مَانَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُ [مسلم حديث رقم: ٤٩٢٧، بخاری حديث رقم: ١، ٥٤، ابو داؤد حديث رقم: ٢٢٠١، ترمذی حديث رقم: ١٦٤٧، نسائی حديث رقم: ٧٥، مسند احمد حديث حديث رقم: ١٦٩]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ کسی آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا کی خاطر ہوئی تاکہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی خاطر ہوئی تاکہ اس سے نکاح کرے، تو اس کی ہجرت اسی طرف ہے جس طرف اس نے ہجرت کی۔

(1497)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٥٤٣، ابن ماجة حديث رقم:٤١٤٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تمہاری شکلوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

(1498)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَهٗ فَعَرَّفَهَا ، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا ؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِیٌّ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَءَ الْقُرْاٰنَ ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَهٗ فَعَرَّفَهَا ، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا ؟ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْاٰنَ ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِیٌّ فَقَدْ قِيلَ ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ ، وَ رَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَهٗ فَعَرَّفَهَا ، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا ؟ قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٩٢٣، نسائی حديث رقم:٣١٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تمام لوگوں سے پہلے جس شخص کے بارے میں فیصلہ دیا جائے گا وہ ایک شہید ہونے والا آدمی ہوگا۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ اعتراف کرے گا۔ فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید کر دیا گیا۔ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ تم اس لیے لڑے تھے کہ تمہیں بہادر کہا جائے اور وہ کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک آدمی جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا۔ اسے لایا جائے گا اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ اعتراف کرے گا۔ فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری خاطر قرآن پڑھا۔ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ تم نے علم اس لیے حاصل کیا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور تم نے قرآن پڑھا تا کہ تمہیں قاری کہا

جائے اور وہ کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا اور ایک آدمی جسے اللہ نے وسعت دی تھی اور اسے ہر طرح کی دولت سے نوازا تھا۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ اعتراف کرے گا۔ فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے کوئی ایسا راستہ نہیں چھوڑا جس میں خرچ کرنا تجھے پسند ہو اور میں نے اس میں تیری خاطر خرچ نہ کیا ہو۔ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا۔ بلکہ تم نے اس لیے خرچ کیا تھا کہ تجھے سخی کہا جائے اور وہ کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(1499)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بنِ اَوسٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ١٧١٤٥]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھاوا کرتے ہوئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوا کرتے ہوئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوا کرتے ہوئے خیرات کی اس نے شرک کیا۔

(1500)۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ فِي عَقَبَةٍ أَوْ قَالَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى رَفَعَ صَوْتَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مُوسىٰ اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلىٰ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ٦٤٠٩، مسلم حديث رقم: ٦٨٦٢، ابو داؤد حديث رقم: ١٥٢٦، الترمذی حديث رقم: ٣٤٦١، ابن ماجة حديث رقم: ٣٨٢٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک گھاٹی میں اترے، پھر جب اوپر چڑھے تو ایک ساتھی نے بلند آواز سے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے، پھر فرمایا: اے ابوموسیٰ! میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں سے خزانہ ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا: وہ کلمہ یہ ہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ یعنی کوئی توفیق اور قوت نہیں سوائے اللہ کی مدد کے۔

(1501)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلّٰى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ، وَصَلّٰى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا عَبْدِي حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٤٢٠٠]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ سرِ عام عبادت کرے تو اچھی طرح عبادت کرے اور چھپ کر عبادت کرے تو اچھی طرح کرے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ ہے جس طرح بندہ ہونے کا حق ہے۔

(1502)۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا هٰذَا الشِّرْكَ فَإِنَّهُ أَخْفٰى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ فَقَالَ لَهُ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَكَيْفَ نَتَّقِيهِ وَهُوَ أَخْفٰى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُولُوا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ رواه احمد [مسند احمد حديث رقم: ١٩٦٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن خطاب فرمایا، آپ نے فرمایا: اے لوگو! اس شرک سے بچو، پس بلاشبہ یہ چیونٹی کی آہٹ سے بھی پوشیدہ طریقے سے موجود رہتا ہے، تو جس شخص سے بھی سوال کروانا اللہ کو منظور تھا اس نے سوال کر دیا کہ یا رسول اللہ ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں جب کہ یہ چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ خفی ہے؟ فرمایا، یوں کہا کرو: اے اللہ ہم تیری پناہ میں آتے ہیں کہ ہم کسی کو تیرا شریک بنائیں جسے ہم جانتے ہوں، اور ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں اس کے بارے میں جسے ہم نہیں جانتے۔

بَابُ ضَرُورَةِ الشَّيْخِ وَالْبَيْعَةِ عَلٰى يَدِهٖ

مرشد کی ضرورت اور اس کے ہاتھ پر بیعت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا [الكهف:٦٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک خاص بندے کو پالیا۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ [الفتح :١٠] اور فرمایا: بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ وَ قَالَ فَبَايِعْهُنَّ [الممتحنه:١٢] اور فرمایا: اے محبوب! عورتوں کو بیعت کرو۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُوْنُوْا مَعَ

الصّٰدِقِيْنَ [التوبة :١١٩] اور فرمایا: سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ وَ قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ [الفاتحة :٦] اور فرمایا: ہمیں سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ۔ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا۔

(1503)۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ اَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَ فّٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَ اِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ ، فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم :٤٤٦١ ، ٤٤٦٣ ، بخاري حديث رقم:١٨، ترمذي حديث رقم:١٤٣٩، سنن النسائي حديث رقم:٤١٦١ ، ٤١٦٢]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کہ آپ کے اردگرد صحابہ کرام کی ایک جماعت موجود تھی: مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے۔ چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کرو گے، اپنے پاس سے گھر کے کسی فرد پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے وعدہ وفا کیا اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جوان چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور دنیا میں ہی سزا دیا گیا تو یہ اس کے لیے کفارہ ہے اور جوان چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ کے سپرد ہے، اگر چاہے تو اس سے درگزر کرے اور اگر چاہے تو اسے سزا دے۔ ہم نے آپ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی۔

(1504)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَلَسْنَا اِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ يَوْمًا فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَاَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ لَوَدِدْنَا اَنَّا رَاَيْنَا مَا رَاَيْتَ وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ، فَاسْتُغْضِبَ فَجَعَلْتُ اَعْجَبُ مَا قَالَ اِلَّا خَيْرًا ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا يَحْمِلُ الرَّجُلُ عَلٰى اَنْ يَتَمَنّٰى مَحْضَرًا غَيَّبَهُ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَدْرِيْ لَوْ شَهِدَهٗ كَيْفَ كَانَ يَكُوْنُ فِيْهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ا اَقْوَامٌ اَكَبَّهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِيْ جَهَنَّمَ لَمْ يُجِيْبُوْهُ

وَلَمْ يُصَدِّقُوهُ أَوَلَا تَحْمَدُونَ اللّٰهَ إِذْ أَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُونَ إِلَّا رَبَّكُمْ مُصَدِّقِينَ لِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ قَدْ كُفِيتُمُ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ [مسند احمد: ۲۳۸۷۲]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن نفیر تابعی فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن حضرت مقداد بن اسود ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی پاس سے گزرا اور کہنے لگا: خوش نصیب ہیں آپ کی دونوں آنکھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا۔ اللہ کی قسم ہماری آرزو ہے کہ کاش ہم نے وہ منظر دیکھا ہوتا جسے آپ نے دیکھا ہے۔ اور ہم نے بھی وہ مشاہدہ کیا ہوتا جو مشاہدہ آپ نے کیا ہے۔ حضرت مقداد ﷺ اس آدمی پر غضبناک ہو گئے۔ میں حیران ہو گیا کہ اس شخص نے تو نہایت خوبصورت بات کہی تھی۔ حضرت مقداد اس آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگ اس حاضری کی تمنا کیوں کرتے ہو جس سے اللہ نے تمہیں غائب رکھا، تمہیں کیا معلوم کہ اگر تم ان حالات کا مشاہدہ کرتے تو تم کس کھاتے میں ہوتے۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کو ان لوگوں نے بھی دیکھا ہے جنہیں اللہ نے ناک کے بل جہنم میں پھینکا ہے اس لیے کہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کی بات نہیں مانی اور آپ کی تصدیق نہیں کی۔ کیا تم لوگ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے کہ اس نے تمہیں پیدا ہی ایسے ماحول میں فرمایا ہے کہ تم اپنے اللہ کے سواء کسی کو خدا نہیں مانتے اور اپنے نبی ﷺ کی تعلیمات کی تصدیق کرتے ہو، تمہاری جگہ پر دوسروں کو آزمایا گیا۔

بَابُ اِصْلَاحِ النَّفْسِ

نفس کی اصلاح کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ [اليوسف: ٥٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک نفس برائی کا ہی حکم دیتا ہے۔ وَ قَالَ لَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ [النور: ١٩] اور فرمایا: میں ملامت کرنے والے نفس کی ضرور قسم کھاتا ہوں۔ وَ قَالَ يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ [الفجر: ٢٧-٣٠] اور فرمایا: اے مطمئن نفس! اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی، پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ وَ قَالَ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ [الحشر: ٩، التغابن: ١٦] اور فرمایا: جو اپنے نفس کی سرکشی سے بچا لیا گیا وہی لوگ فلاح پانے

والے ہیں۔ وَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا [الشمس:۹،۱۰] اور فرمایا: جس نے اسے صاف کیا وہ فلاح پا گیا اور جس نے اسے میلا کر دیا وہ خسارے میں رہا۔

(1505)۔ عَنْ فَضَالَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:۱۱۱۲۳]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت فضالہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑا مجاہد وہ ہے جس نے اللہ کی اطاعت کے لیے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔

(1506)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بنِ اَوسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعدَ المَوتِ ، وَالعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِى وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۲۴۵۹، ابن ماجة حدیث رقم:۴۲۶۰]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمجھدار وہ ہے جس نے اپنے نفس کو جھکایا اور موت کے بعد کیلئے عمل کیا اور نادان وہ ہے جس نے اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی اور اللہ سے امید رکھی۔

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَالْمُجَالَسَةِ مَعَ الْفُقَرَآءِ

اللہ کی خاطر محبت اور فقراء میں بیٹھنے کا باب

وَ قَالَ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ [الكهف:۲۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس روکو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ وہ اسکی رضا کے طالب ہیں اور ان سے اپنی نگاہیں مت ہٹاؤ۔

(1507)۔ عَنْ اَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَدرُونَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالىٰ ؟ قَالَ قَائِلٌ الصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ ، وَ قَالَ قَائِلٌ الْجِهَادُ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالىٰ اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۱۳۶۱، ابوداؤد حدیث رقم:۴۵۹۹]۔ سنده ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا ہے۔ کسی نے کہا نماز اور زکوٰۃ، کسی نے کہا جہاد۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے

یا رائمل اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر دشمنی ہے۔

(1508)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاساً مَا هُمْ بِاَنْبِيَآءَ وَلَا الشُّهَدَآءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ وَالشُّهَدَآءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوهَهُمْ لَنُورٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُورٍ لَا يَخَافُونَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُونَ اِذَا حَزِنَ النَّاس ، وَقَرَءَ هٰذِهِ الْآيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ رَوَاهُ اَبُودَاؤد [ابوداؤد حديث رقم :٣٥٢٧]۔ وروى البغوى فى شرح السنة مثله عن ابى مالك الاشعرى(حديث رقم:٣٤٦٤) والترمذى عن معاذ بن جبل (حديث رقم: ٢٣٩٠) الحديث صحيح ثابت

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ کے بندوں میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ نہ تو وہ انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء ہیں۔ قیامت کے دن اللہ کی طرف سے انکا مرتبہ دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں بتانا پسند فرمائیں گے کہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ایسی قوم ہے جو اللہ کی خاطر روحانی محبت رکھتے ہوں گے، نہ کوئی رشتہ داری ہوگی اور نہ مالی لین دین ہوگا۔ اللہ کی قسم انکے چہرے نور ہوں گے اور وہ نور کے اوپر ہوں گے۔ وہ نہیں ڈریں گے جبکہ لوگ ڈر رہے ہوں گے اور غمگین نہیں ہوں گے جبکہ لوگ غمگین ہوں گے اور آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ خبردار بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا نہ کوئی غم ہوگا۔

(1509)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مُحَبَّتِى لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك كتاب الشعر باب ما جاء فى المتحابين فى الله:١٦، مسند احمد حديث رقم:٢٢١٩٢]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت واجب ہوگئی میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر، میری خاطر مل بیٹھنے والوں پر، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر۔

(1510)۔ وَعَنْ اَبِى سَعِيدٍ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِىَّ ﷺ يَقُولُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِناً وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِىٌّ رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَالتِّرْمِذِى وَالدَّارِمِى [ترمذى حديث رقم: ٢٣٩٥، ابوداؤد حديث رقم: ٤٨٣٢، سنن الدارمى حديث رقم: ٢٠٦١، مسند احمد حديث رقم:١١٣٤٣]۔ الحديث صحيح

رواه الحاکم ایضاً وقال صحیح ووافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مومن کے سواء کسی کی صحبت میں مت بیٹھ اور تیرا کھانا کوئی نہ کھائے سوائے تقوے والے کے۔

(1511)۔ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧٥٠٦ ، ابوداؤد حديث رقم:٤٨٠٤]۔

ترجمہ: حضرت مقداد بن اسود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب منہ پر تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی پھینک دو۔

(1512)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَو اَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَ آخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا يَومَ الْقِيٰمَةِ يَقُولُ هٰذَا الَّذِي كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٩٠٢٢]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دو بندے آپس میں اللہ عزوجل کی خاطر محبت کرتے ہوں، ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں ہو تو اللہ انہیں قیامت کے دن اکٹھا کر دے گا اور فرمائے گا یہ ہے وہ بندہ جس سے تو میری خاطر محبت کرتا تھا۔

(1513)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلاً زَارَ اَخاً لَهُ فِي قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ فِي مَدْرَجَتِهِ مَلَكاً ، قَالَ اَيْنَ تُرِيدُ ؟ قَالَ اُرِيدُ اَخاً لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ، قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا ؟ قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّي اَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ ، قَالَ فَاِنِّي رَسُولٌ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٥٤٩]۔

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی زیارت کے لیے دوسرے گاؤں میں گیا۔ اللہ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ اس نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ کہا اس گاؤں میں اپنے بھائی کی زیارت کرنے جا رہا ہوں۔ پوچھا کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کا بدلہ لینے جا رہے ہو؟ کہا نہیں سوائے اس کے کہ میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں تیری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں یہ پیغام لایا ہوں کہ اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے جیسا کہ تو نے اِس سے اس کی خاطر محبت کی ہے۔

(1514)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ رَوَاهُ

اَبُودَاؤد وَالتِّرمَذِی [ابو داؤد حدیث رقم:٤٨٣٣، ترمذی حدیث رقم:٢٣٧٨]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، تم میں سے ہر ایک کو غور کر لینا چاہیے کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا کس کے ساتھ ہے۔

(1515)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِى النَّبِىَّ ﷺ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٢٣٤٥]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا اور دوسرا تجارت کرتا تھا۔ تاجر نے نبی کریم ﷺ سے اپنے بھائی کے خلاف (کام چوری کی) شکایت کی۔ آپ نے فرمایا شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

(1516)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْداً دَعَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ اِنِّى اُحِبُّ فُلَاناً فَاَحِبَّهُ، قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِى فِى السَّمَآءِ فَيَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَاناً فَاَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِى الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْداً دَعَا جِبْرِيْلَ فَيَقُولُ اِنِّى اُبْغِضُ فُلَاناً فَاَبْغِضْهُ، قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِى فِى اَهْلِ السَّمَآءِ اَنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَاناً فَاَبْغِضُوهُ، قَالَ فَيُبْغِضُونَهُ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِى الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٧٠٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم سب اس سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس کے لیے مقبولیت پھیلا دی جاتی ہے اور جب اللہ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں۔ تم بھی اس سے بغض رکھو۔ جبریل اس سے بغض کرنے لگتے ہیں پھر آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے تم سب اس سے بغض رکھو۔ وہ اس سے بغض رکھنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس کے لیے بغض پھیلا دیا جاتا ہے۔

(1517)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی الذَّاکِرِینَ اِنَّهُمُ الْقَومُ لَا یَشْقیٰ بِهِمْ جَلِیسُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِی رِوَایَةِ الْبُخَارِی قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقیٰ جَلِیسُهُمْ [مسلم حدیث رقم:٦٨٣٩ ، بخاری حدیث رقم:٦٤٠٨]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذاکرین کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایسی قوم ہے جن کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ ایسے جلیس ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا۔

(1518)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْکَلِمَةُ الْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْحَکِیمِ فَحَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَ ابْنُ مَاجَة [ترمذی حدیث رقم:٢٦٨٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:٤١٦٩]۔ الحدیث حسن روی بسندین کما فی تنقیح الرواة

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دانائی کی بات دانا آدمی کی کھوئی ہوئی میراث ہے۔ وہ اسے جہاں بھی پاتا ہے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ (فقراء پر لازم ہے کہ طریقت کے نکتوں کی حفاظت کریں)۔

(1519)۔ وَکَانَ اَنَسٌ ﷺ فِی قَصْرِهٖ اَحْیَانًا یُجَمِّعُ وَاَحْیَانًا لَا یُجَمِّعُ ، وَهُوَ بِالزَّاوِیَةِ عَلَی فَرْسَخَیْنِ [البخاری قبل حدیث رقم : ٩٠٢ ترجمة الباب]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ اپنے محل میں کبھی جمعہ کی نماز پڑھاتے اور کبھی نہ پڑھاتے اور ان کا محل زاویہ کے مقام پر دو فرسخ کے فاصلے پر تھا۔ (آستانے کو عربی میں زاویہ کہتے ہیں)۔

بَابُ بَرَکَاتِ صُوَرِ اَحِبَّآءِ اللّٰهِ تعالیٰ

اللہ کے پیاروں کی صورتوں کی برکات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَوْلَا اَنْ رَّاٰی بُرْهَانَ رَبِّهٖ [الیوسف : ٢٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر وہ اپنے رب کی برہان نہ دیکھ لیتا۔ وَ قَالَ وَتَرَاهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ [الاعراف: ١٩٨] اور فرمایا: تو انہیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف غور سے دیکھ رہے ہیں مگر وہ پہچان نہیں رہے۔ وَقَالَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ [الکهف : ٢٨] اور فرمایا: وہ اللہ کی رضا کے متلاشی ہیں۔

(1520)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً رَآنِی اَوْ رَاٰی مَنْ رَآنِی

رَوَاهُ التِرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۸۵۸]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اس مسلمان کو آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا۔

(1521)۔ وَعَن اَسمَآءِ بِنتِ یَزِیدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا سَمِعَت رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ آلَا اُنَبِّئُکُم بِخِیَارِکُم ؟ قَالُوا بَلیٰ یَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِینَ اِذَا رُأُوا ذُکِرَ اللّٰهُ رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:۴۱۱۹ ، مسند احمد حدیث رقم:۲۷۶۷۰]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت اسمآء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں بتاؤں تم میں بہترین کون ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ۔ فرمایا تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آ جائے۔

بَابُ الْمُرَاقَبَةِ
مراقبے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اُنظُر مَاذَا تَرٰی [الصفت:۱۰۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دیکھ تجھے کیا نظر آتا ہے۔

وَقَالَ سَنُرِیهِم اٰیٰتِنَا فِی الاٰفَاقِ وَفِی اَنفُسِهِم [حم سجدة:۵۳] اور فرمایا: ہم انہیں جلد ہی آفاق میں اور ان کی جانوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے۔

(1522)۔ عَن اَبِی بَکرِ الصِّدِّیقِ ﷺ قَالَ ارقُبُوا مُحَمَّداً فِی اَهلِ بَیتِهٖ رَوَاهُ البُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۷۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا: محمد کے اہل بیت میں مراقبہ کر کے محمد ﷺ کو دیکھا کرو۔

(1523)۔ وَعَن ابنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعضِ جَسَدِی ، فَقَالَ کُن فِی الدُّنیَا کَاَنَّکَ غَرِیبٌ اَوعَابِرُ سَبِیلٍ ، وَعُدَّ نَفسَکَ فِی اَهلِ القُبُورِ رَوَاهُ التِرمَذِی وَمَرَّ حَدِیثُ الاِحسَانِ [ترمذی حدیث رقم:۲۳۳۳ ، ابن ماجة حدیث رقم:۴۱۱۴، مسند احمد حدیث رقم:۴۷۶۳ ، انظر المستند حدیث رقم:۱]۔ الحدیث صحیح ورواه البخاری الی عابر سبیل حدیث رقم:۶۴۱۶۔

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کو پکڑا اور فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو جیسے تم بے وطن ہو یا مسافر ہو۔ اور اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرو۔ اس سے پہلے حدیث احسان گزر چکی ہے۔

عِلْمُ الْاَسْرَارِ وَ الْمُحَافَظَةُ عَلَى السِّرِّ

علم الاسرار اور راز کی حفاظت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ [البقرة:١٢٩، الجمعة:٢] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا محبوب ان لوگوں کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ وَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا [الكهف:٦٧] اور فرماتا ہے: آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔

(1524)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ فَاَمَّا الْاَوَّلُ فَبَثَثْتُهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:١٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو علم سیکھے ہیں ایک وہ ہے جسے میں بیان کرتا ہوں اور دوسرا وہ ہے کہ اگر میں اسے بیان کروں تو یہ رگ گردن کاٹ دی جائے۔

(1525)۔عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: مَا فَضَلَكُمْ اَبُوْبَكْرٍ بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَلٰكِنْ بِالسِّرِّ الَّذِيْ وُقِّرَ فِيْ قَلْبِهِ [اخرجه الترمذی الحکیم فی النوادر ٥٥/٣ من قول بکر ابن عبدالله المزنی]۔صحیح ، و قال کثیر من العلماء انه حدیث مرفوع [احیاء العلوم صفحة ٣٥، رسائل ابن العربی صفحة ٣٠، الیواقیت والجواهر صفحة ٤٣٧، سبع سنابل صفحة ٦٢]۔

ترجمہ: حضرت بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں کہ: ابوبکر زیادہ نمازوں اور روزوں کی وجہ سے تم لوگوں سے آگے نہیں نکلے بلکہ اس راز کی وجہ سے آگے نکل گئے ہیں جو ان کے سینے میں سجا دیا گیا ہے۔

(1526)۔ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :قَالَ الْخَضِرُ لِمُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهُ ، وَ اَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦١٦٣]۔

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت خضر نے حضرت موسیٰ (علیہما السلام) سے فرمایا: آپ کے پاس اللہ کے علم میں سے ایسا علم ہے جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اسے میں نہیں جانتا، اور

میرے پاس اللہ کے علم میں سے ایسا علم ہے جو اس نے مجھے سکھایا ہے اسے آپ نہیں جانتے۔

(1527)۔ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ اَتیٰ عَلَیَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا اَلعَبُ مَعَ الغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا فَبَعَثَنِی فِی حَاجَةٍ فَاَبْطَأْتُ عَلیٰ اُمِّی ، فَلَمَّا جِئتُ قَالَت مَا حَبَسَكَ ؟ فَقُلْتُ بَعَثَنِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَةٍ قَالَت مَا حَاجَتُهُ ؟ قُلتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُخبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَحداً ، قَالَ اَنَسٌ وَ اللّٰهِ لَو حَدَّثتُ بِهٖ اَحداً لَحَدَّثتُكَ بِهٖ یَا ثَابِتُ رَوَاهُ مُسلِم

[مسلم حدیث رقم: ٦٣٧٨]۔

ترجمہ: حضرت ثابت ﷺ نے حضرت انس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ہم سب کو سلام فرمایا۔ مجھے کسی کام کیلئے بھیجا۔ میں اپنی ماں کے پاس دیر سے پہنچا۔ جب میں گھر گیا تو امی نے پوچھا کہاں رہے ہو؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کیلئے بھیجا تھا۔ والدہ نے کہا ان کا کیا کام تھا؟ میں نے کہا وہ راز ہے۔ والدہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کا راز کسی کو مت بتانا۔ حضرت انس ﷺ نے فرمایا: اے ثابت! اللہ کی قسم اگر میں نے کسی ایک کو بھی وہ راز بتانا ہوتا تو تجھے بتاتا۔

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ وَعَلَامَاتِهِمْ

فقراء کی فضیلت اور ان کی علامات کا باب

(1528)۔ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ رَأَیْتُ سَبْعِینَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَاءٌ ، إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِی أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْكَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُهُ بِیَدِهٖ كَرَاهِیَةَ أَنْ تُریٰ عَوْرَتُهُ [البخاری حدیث رقم : ٤٤٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحابِ صفہ میں سے ستر افراد کو دیکھا ہے، ان میں سے کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہیں تھا جس کے ساتھ مکمل لباس ہو، یا صرف تہبند ہوتا تھا یا صرف اوڑھنی ہوتی تھی جسے انہوں نے اپنی گردن کے ساتھ گرہ دی ہوئی تھی، ان میں سے کچھ چادریں آدھی پنڈلی تک ہوتی تھیں اور ان میں سے کچھ چادریں ٹخنوں تک ہوتی تھیں۔ پھر وہ انہیں اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر رکھتے تھے تاکہ کھل نہ جائیں اور بے پردگی نہ ہو۔

(1529)۔ عَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ

الْخَفِيَّ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧٤٣٢]۔

ترجمہ: حضرت سعد ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ متقی، غنی اور پوشیدہ بندے سے محبت فرماتا ہے۔

(1530)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ وَاَبِی خَلَّادٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطىٰ زُهْداً فِی الدُّنيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوهُ فَاِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ رَوَاهُ الْبَيهَقِی [شعب الايمان للبيهقی حديث رقم:٤٩٨٥، ابن ماجة حديث رقم:٤١٠١]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوخلاد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی بندے کو دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی عطا ہوئی ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ اسے حکمت دی گئی ہے۔

(1531)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَو اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧١٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی بکھرے اور غبار آلودہ بالوں والے ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں دروازوں پر سے دھکے دیے جاتے ہیں اور اگر وہ کسی کام کے لیے اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کردے۔

(1532)۔ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ اِلَّا بِضُعَفَاءِ كُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:٢٨٩٦، نسائی حديث رقم:٣١٧٨، مسند احمد حديث رقم:١٤٩٧]۔

ترجمہ: حضرت مصعب بن سعد ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں مدد اور رزق محض تمہارے کمزوروں کی برکت سے ملا کرتا ہے۔

بَابُ اللَّطَائِفِ

لطائف کا باب

(1533)۔وَعَنْ اَبِی مَحْذُورَةَ ﷺ قَالَ خَرَجْتُ فِی نَفَرٍ، فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلٰوةِ عِندَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَمِعنَا صَوتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحنُ عَنهُ

مُتَنَكِّبُونَ ، فَصَرَخنَا نَحكِيهِ نَهزَأُ بِهِ ، فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَرسَلَ إِلَينَا قَومًا فَأَقعَدُونَا بَينَ يَدَيهِ ، فَقَالَ أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعتُ صَوتَهُ قَدِ ارتَفَعَ فَأَشَارَ إِلَيَّ القَومُ كُلُّهُم وَصَدَّقُوا ، فَأَرسَلَ كُلَّهُم وَحَبَسَنِي وَ قَالَ لِي قُم فَأَذِّن ، فَقُمتُ وَلَا شَيَّ أَكرَهُ إِلَيَّ مِن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مِمَّا يَأمُرُنِي بِهِ ، فَقُمتُ بَينَ يَدَي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَلقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّأذِينَ هُوَ بِنَفسِهِ ، فَقَالَ قُل اللّٰهُ أَكبَرُ اللّٰهُ أَكبَرُ ، اللّٰهُ أَكبَرُ اللّٰهُ أَكبَرُ ، أَشهَدُ أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشهَدُ أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ، أَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ، ثُمَّ قَالَ لِي ارفَع مِن صَوتِكَ أَشهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ، أَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ ، اللّٰهُ أَكبَرُ اللّٰهُ أَكبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، ثُمَّ دَعَانِي حِينَ قَضَيتُ التَّأذِينَ فَأَعطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيٌّ مِن فِضَّةٍ ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى نَاصِيَةِ أَبِي مَحذُورَةَ ، ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلٰى وَجهِهِ مِن بَينِ ثَديَيهِ ، ثُمَّ عَلٰى كَبِدِهِ ، ثُمَّ بَلَغَت يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سُرَّةَ أَبِي مَحذُورَةَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيكَ ، فَقُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَرتَنِي بِالتَّأذِينِ بِمَكَّةَ ، قَالَ نَعَم قَد أَمَرتُكَ ، فَذَهَبَ كُلُّ شَيٍّ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِن كَرَاهِيَةٍ ، وَعَادَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مُحَبَّةً لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمتُ عَلٰى عَتَّابِ بنِ أَسِيدٍ عَامِلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ ، فَأَذَّنتُ مَعَهُ بِالصَّلٰوةِ عَن أَمرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:۷۰۸]-

ترجمہ: حضرت ابومحذورہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک گروپ کے ساتھ باہر نکلا۔ہم کسی راستے پر تھے کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے اذان دی۔ہم نے مؤذن کی آواز سنی اور ہم اس سے کوفت کھا رہے تھے۔ہم نے اس کا مذاق اڑانے کے لیے چیخ چیخ کر اس کی نقل اتارنا شروع کر دی۔رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔ انہوں نے ہماری طرف آدمی بھیجے۔انہوں نے ہمیں آپ ﷺ کے سامنے بٹھا دیا۔فرمایا: تم میں سے کون ہے جس کی میں نے آواز بلند ہوتے سنی ہے۔سب لڑکوں نے میری طرف اشارہ کیا اور اس بات کی تصدیق کی۔آپ ﷺ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا۔اور مجھے فرمایا: کھڑا ہو جا اور اذان پڑھ۔میں کھڑا ہو گیا مگر مجھے نہ تو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسند تھی اور نہ اس سے جس کا وہ مجھے حکم دے رہے تھے۔میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے پہلے خود مجھے اذان سنائی۔ فرمایا: کہو اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پھر مجھے فرمایا کہ اونچی آواز سے کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کے لیے آؤ، نماز کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔

پھر میں جب اذان مکمل کر چکا تو مجھے بلایا اور مجھے ایک تھیلی دی جس میں چاندی کی کوئی چیز تھی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ابو محذورہ کے ماتھے پر رکھا۔ پھر اسے اس کے چہرے پر پھیرا، پستانوں کے درمیان، پھر اس کے شکم پر، پھر رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک ابو محذورہ کی ناف تک چلا گیا۔ پھر فرمایا: اللہ تجھے برکت دے اور تیرے اوپر برکت نازل کرے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے مکہ میں اذان پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں میں نے تجھے اجازت دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے خلاف جتنی مخالفت تھی سب زائل ہوگئی۔ وہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں تبدیل ہوگیا۔ پھر میں عتاب بن اسید ؓ کے پاس پہنچا جو مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے نمائندہ تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق ان کے ساتھ اذان پڑھنی شروع کر دی۔

اَلتَّوَجُّهُ بِالْيَدِ

ہاتھ سے توجہ کرنا

(1534)۔ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعاً عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ، وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ ، فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَءَا فَحَسَّنَ شَانَهُمَا ، فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِي ، ضَرَبَ فِي صَدْرِي ، فَفِضْتُ عَرَقًا ، وَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ فَرَقًا ، فَقَالَ لِي يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ

اَنْ هَوِّنْ عَلَىٰ اُمَّتِي ، فَرُدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَىٰ حَرفَينِ فَرَدَدْتُ اِلَيهِ اَنْ هَوِّنْ عَلَىٰ اُمَّتِي فَرُدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَىٰ سَبعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا ، فَقُلتُ اللّٰهُمَّ اغفِرْ لِاُمَّتِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي وَاَخَّرتُ الثَّالِثَةَ لِيَومٍ يَرغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُم حَتَّىٰ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم: ١٩٠٤]۔

ترجمہ: حضرت اُبی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں موجود تھا۔ ایک آدمی نماز کے لیے داخل ہوا۔ وہ قرآن اس انداز سے پڑھ رہا تھا کہ میں نے اس پر اعتراض کر دیا۔ پھر دوسرا آدمی داخل ہوا اور اس نے اپنے ساتھی کی قراۃ کے علاوہ دوسرے انداز سے قرآن پڑھا۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو ہم سب نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا اس آدمی نے ایسی قرأت کی کہ میں نے اس کا انکار کیا۔ اور دوسرا آیا تو اس نے اپنے ساتھی والی قرأۃ کے علاوہ قرأت کی۔ ان دونوں کو نبی کریم ﷺ نے قرآن سنانے کا حکم دیا۔ اور نتیجے میں دونوں کو درست قرار دیا۔ میرے دل میں تکذیب کا وسوسہ آیا حالانکہ میں اس وقت زمانہ جاہلیت میں نہیں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے میرے دل پر چھا جانے والی چیز کو دیکھا تو میرے سینے پر مارا۔ میں پسینے میں ڈوب گیا۔ مجھے ایسے لگا کہ میں ہر چیز سے کٹ کر اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے اُبی مجھ پر حکم نازل ہوا کہ قرآن کو ایک لہجے میں پڑھ۔ میں نے واپس عرض کر بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ دوبارہ مجھے حکم بھیجا گیا کہ اسے دو لہجوں میں پڑھو۔ میں نے پھر واپس عرض کر بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ پھر تیسری بار مجھے حکم دیا گیا کہ اسے سات لہجوں میں پڑھو اور تیرے لیے ہر بار واپس عرض کر بھیجنے کے بدلے ایک دعا کی اجازت ہے مجھ سے مانگ لو۔ میں نے عرض کیا اے میرے اللہ میری امت کو بخش دے، اے اللہ میری امت کو بخش دے۔ تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لیے بچا کر رکھ لیا ہے جب تمام مخلوق میری طرف راغب ہو گی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔

بَابُ الْقَبضِ وَالْبَسْطِ

قبض اور بسط کا باب

(1535)۔عَنْ حَنْظَلَةَ بنِ الرَّبِيعِ الْاُسَيدِيِّ ؓ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِندَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيُ عَينٍ ، فَاِذَا خَرَجنَا مِنْ عِندِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَولَادَ وَالضَّيعَاتِ نَسِينَا كَثِيراً ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَو تَدُومُونَ عَلَىٰ مَا تَكُونُونَ

عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَ فِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٩٦٦]۔

ترجمہ: حضرت حنظلہ بن ربیع اسیدی ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں دوزخ اور جنت یاد دلاتے ہیں جیسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ جب ہم آپ ﷺ کے ہاں سے نکلتے ہیں تو بیویوں، اولاد اور مہمانوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ہر وقت اسی حال میں رہو جس حال میں میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر بھی تم سے مصافحہ کریں اور تمہارے راستوں پر بھی۔ لیکن اے حنظلہ! آہستہ آہستہ، تین بار فرمایا۔

بَابُ الْفَنَاءِ

فنائیت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى [الانفال:١٧] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب آپ نے کنکریاں پھینکیں تو وہ آپ نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں۔ وَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ [الفتح:١٠] اور فرمایا: بے شک جو لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔

(1536)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِي لَاُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَاُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مُسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٦٥٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میری طرف سے اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ میرا بندہ میرے قریب سب سے زیادہ اس چیز کے ذریعے ہوتا ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب آتا رہتا ہے حتیٰ کہ

میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں وہ اس سے سنتا ہے، اس کی بصارت بن جاتا ہوں وہ اس سے دیکھتا ہے، اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ اس سے پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں وہ اس سے چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔ مجھے کبھی کسی کام کے کرنے میں تردد نہیں ہوتا سوائے مومن کی جان نکالنے کے۔ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اسے ناراض نہیں کرنا چاہتا اور اس کے بغیر چارہ بھی نہیں ہوتا۔

(1537)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٥٨٨٩، بخاری حديث رقم: ٦١٤٧، ترمذی حديث رقم: ٢٨٤٩، ابن ماجة حديث رقم: ٣٧٥٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کی ہے وہ لبید کا کلام ہے کہ۔ خبردار! اللہ کے سواء ہر چیز باطل ہے۔

بَابُ الصَّبْرِ
صبر کا باب

(1538)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَىٰ أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [الترمذی حديث رقم: ٢٤٠٢]۔ حسن

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سکھی لوگ قیامت کے دن جب دکھیوں کو ثواب ملتا ہوا دیکھیں گے تو یہ خواہش کریں گے کہ کاش ان کے جسم دنیا میں قینچیوں کے ساتھ چیرے گئے ہوتے۔

(1539)۔ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْدِيِّ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلَىٰ ذَلِكَ حَتّٰى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى رواه احمد و ابو داؤد [مسند احمد حديث رقم: ٢٢٤٠١، ابو داؤد حديث رقم: ٣٠٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن مہدی سلمی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک جب اللہ کی طرف سے کسی بندے کے لیے ایک منزل مقرر ہو جاتی ہے جس تک وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اسے جسمانی یا مالی یا اولاد کے امتحان میں مبتلا کر دیتا ہے، پھر اسے اس پر صبر بھی عطا فرماتا ہے حتیٰ کہ اسے اس منزل تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہو چکی ہوتی ہے۔

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالرِّضَاءِ

توکل اور رضا کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ [الطلاق:٣] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لیے کافی ہے۔

(1540)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً، فَقَالَ يَا غُلَامُ، اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَاِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْئٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ اِلَّا بِشَيْئٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلٰى اَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْئٍ لَمْ يَضُرُّوكَ اِلَّا بِشَيْئٍ قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم:٢٥١٦، مسند احمد حدیث رقم:٢٦٧٣]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے یاد رکھے گا۔ اللہ کو یاد رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر، جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، اور جان لے کہ اگر تمام لوگ تمہیں فائدہ پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور تحریریں خشک ہو چکی ہیں۔

(1541)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي سَبْعُونَ اَلْفاً بِغَيْرِ

حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ٦٤٧٢، مسلم حدیث رقم : ٥٢٧ ، الترمذی حدیث رقم : ٢٤٤٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، وہ ایسے لوگ ہوں گے جو دم نہیں کرواتے ہوں گے، بدشگونیاں نہیں کرتے ہوں گے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔

(1542)۔عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ أَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِهَا لَكَفَتْهُمْ ،قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيَّةُ آيَةٍ ؟ قَالَ : وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة وَالدَّارِمِي [ابن ماجة حديث رقم : ٤٢٢٠ ، سنن الدارمی حدیث رقم : ٢٧٢٧]۔فی الزوائد هذا الحدیث رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک کلمہ ایسا جانتا ہوں کہ اگر سب لوگ اسی کو پکڑ لیں تو وہ ان کے لیے کافی ہو جائے، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی آیت ہے؟ فرمایا (یہ آیت): جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے راستہ بنا دیتا ہے (سورۃ الطلاق:٢)۔

(1543)۔عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ فَمَنِ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا ، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللهِ كَفَاهُ التَّشَعُّبَ رواه ابن ماجة [ابن ماجة حديث رقم : ٤١٦٦]۔ فی الزوائد إسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک آدم کے بیٹے کے دل میں ہر وادی کی ایک گھاٹی موجود ہوتی ہے، جس کا نفس ان تمام گھاٹیوں کے پیچھے چلتا رہے تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں خواہ کسی بھی وادی میں اسے ہلاک کر دے، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ تمام گھاٹیوں کے معاملے میں اسکی کفایت فرماتا ہے۔

(1544)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَنْذُرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدْرِ شَيْئاً ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ رواه البخاری [بخاری حدیث رقم : ٦٦٠٩، مسلم حدیث رقم : ٤٢٤١ واللفظ لهٗ]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: منت مت مانا کرو، بلاشبہ منت تقدیر سے نہیں بچا سکتی، اور البتہ اس کے ذریعے بخیل کا مال ضرور نکلوالیا جاتا ہے۔

(1545)۔عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷛ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ : كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ

رواہ مسلم [مسلم حدیث رقم: ٤٢٥٣، ابو داؤد: ٣٣٢٣، الترمذی:١٥٢٨]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ: منت کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے (یعنی دس غریبوں کا کھانا یا تین روزے)۔

(1546)۔عَنْ أَنَسٍ ﷛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادىٰ بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ أَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ رواہ البخاری [البخاری حدیث رقم: ١٨٦٥، مسلم حدیث رقم: ٤٢٤٧، ابو داؤد حدیث رقم: ٣٣٠١، الترمذی حدیث رقم: ١٥٣٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص اپنے دو بیٹوں کے کندھوں پر بوجھ ڈال کر چل رہا تھا، آپ نے پوچھا: اس کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی، آپ نے فرمایا: یہ جو اپنے آپ کو عذاب دے رہا ہے، اللہ اس سے بے نیاز ہے اور آپ نے اس کو سوار ہونے کا حکم دیا۔

بَابُ الْاِسْتِقَامَةِ

استقامت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الآية [حم سجدة: ٣٠] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کی۔ وَ قَالَ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ [هود: ١١٢] اور فرماتا ہے: آپ کو جو حکم ملتا ہے اس پر استقامت اختیار کریں۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ [الانبیاء: ٦٩] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے فرمایا اے آگ، ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو جا۔

(1547)۔وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ ﷛ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْأَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ، قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ١٥٩، ترمذی حدیث رقم: ٢٤١٠، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٩٧٢]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات فرمائیں کہ پھر مجھے آپ کے بعد کسی سے پوچھنی نہ پڑے۔ فرمایا: کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر ڈٹ جا۔

(1548)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ رواه البخاری
[البخاری حدیث رقم : ٦٤٦٤، مسلم حدیث رقم : ۷۱۲۲، ۷۱۲۳]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیدھے رہو، اور قرب حاصل کرو، اور جان لو کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، اور جان لو کہ اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے خواہ تھوڑا ہو۔

بَابُ الشِّعْرِ وَالسِّمَاعِ

شعروں اور سماع کا باب

(1549)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ ذُكِرَ عِندَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الشِّعْرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ٤٢٦١، السنن الکبریٰ للبیہقی ۱/۲۳۹]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شعروں کا ذکر کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک کلام ہے، جو اچھا کلام ہے وہ اچھا ہے اور جو برا ہے وہ برا ہے۔

(1550)۔وَعَنْ كَعبِ بنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيفِهِ وَلِسَانِهِ رَوَاهُ فِي شَرحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حدیث رقم: ۳٤۰۸، السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۲۳۹، مسند احمد حدیث رقم: ۱۵۷۹۱]۔ سندہ صحیح

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شعروں میں بھی عجب تاثیر رکھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور زبان سے بھی۔

(1551)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَومَ قُرَيظَةَ لِحَسَّانَ ابنِ ثَابِتٍ، أُهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ أَجِبْ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ

بِرُوحِ الْقُدُسِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٦٣٨٤، ٦٣٨٦، ٦٣٨٧، بخاری حدیث رقم: ٤٥٣، ٣٢١٢، ٣٢١٣، ٤١٢٤، نسائی حدیث رقم: ٧١٦]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قریظہ کے دن حضرت حسان بن ثابت ﷺ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کرو۔ بے شک جبریل تیرے ساتھ ہے اور رسول اللہ ﷺ حضرت حسان سے فرمایا کرتے تھے کہ میری طرف سے جواب دے۔ اے اللہ روح القدس کے ذریعے اس کی مدد فرما۔

(1552)۔وَ قَالَ سَيِّدُنَا حَسَّانُ ﷺ

هَجَوْتَ مُحَمَّداً فَاَجَبْتُ عَنْهُ وَ عِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّداً بَرّاً تَقِيًّا رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَتِيْ وعِرْضِيْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
لَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءُ
وَ جِبْرِيْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ

رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٣٩٥]۔

ترجمہ: حضرت سیدنا حسان ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱)۔تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی ہے۔ میں انکی طرف سے جواب دیتا ہوں۔ اس کام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ملتا ہے۔
(۲)۔تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی ہے جو پارسا اور متقی ہیں۔ وہ اللہ کے رسول ہیں اور انکی عادت لجپالی ہے۔
(۳)۔ بیشک میرا باپ، میری ماں اور میری عزت محمد ﷺ کی عزت پر قربان ہیں۔
(۴)۔ ہمیں ہر روز دشمنوں کی طرف سے یا تو گالیاں سننا پڑتی ہیں، یا جنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا ہجو سننا پڑتی ہے۔
(۵)۔ ہمیں نعت سکھانے کیلئے ہم میں اللہ کے رسول فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام موجود ہیں جنکا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا۔

(1553)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفىٰ وَاسْتَشْفىٰ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٣٩٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسان سے فرماتے ہوئے

سنا: بے شک روح القدس تیری اس وقت تک مدد کرتا رہتا ہے جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے دفاع کرتے رہتے ہو اور فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسان نے کافروں کی ہجو بیان کی ہے، مسلمانوں کو شفا دی ہے اور کافروں کو بیمار کر دیا ہے۔

(1554)۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَراً فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِماً يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ يُنَافِحُ وَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ أَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ [ابوداود حدیث رقم: ٥٠١٥، ترمذی حدیث رقم: ٢٨٤٦، مسند احمد حدیث رقم: ٢٤٤٩١]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان ﷺ کے لیے مسجد میں منبر رکھواتے تھے، وہ اس پر سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بڑھ چڑھ کر بولتے تھے یا دفاع کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حسان کی مدد جبریل کے ذریعے فرماتا رہتا ہے جب تک یہ رسول اللہ کی طرف سے دفاع کرتا رہتا ہے یا شان بیان کرتا رہتا ہے۔

(1555)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تُكَسِّرِ الْقَوَارِيرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ٦٠٤٠، بخاری حدیث رقم: ٦٢١١، سنن الدارمی حدیث رقم: ٢٧٠٣]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ایک حدی خوان ہوا کرتا تھا۔ جسے انجشہ کہا جاتا تھا۔ اس کی آواز بہت اچھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: انجشہ کچھ سناؤ، نازک شیشے نہ توڑ دینا۔

(1556)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَمَرَّ حَدِيثُ إِيَّاكُمْ وَلُحُونَ أَهْلِ الْعِشْقِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ٥١٠٠]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گانا دل میں منافقت کو پروان چڑھاتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔ اس سے پہلے وہ حدیث گزر چکی ہے جس میں عشقیہ طرز سے بچنے کا حکم ہے۔

(1557)۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ الْقَوْمُ يَأْكُلُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِأَلْسِنَتِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ [مسند

احمد حديث رقم:١٦٠٢]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ایک قوم نکلے گی جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائیں گے جیسے گائیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔

(1558)۔وَعَنْ اَبِیْ عَامِرٍ اَوْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ، وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَاْتِيْهِمْ، يَعْنِیْ: الْفَقِيْرَ، لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ: ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ[بخاری حدیث رقم: ٥٥٩٠ ، ابو داؤد حدیث رقم:٤٠٣٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو عامر یا حضرت ابو مالک اشعری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں کچھ ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کے آلات کو حلال قرار دیں گے اور کچھ ایسے لوگ پہاڑ کے دامن میں رہیں گے کہ شام کو وہ اپنے جانوروں کا ریوڑ لیکر واپس آئیں گے اور انکے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت لے کر آئے گا تو وہ کہیں گے کل آنا، اللہ تعالیٰ رات کو ان پر پہاڑ گرا کر انہیں ہلاک کر دے گا اور دوسرے لوگوں (شراب اور موسیقی کو حلال کہنے والوں) کو مسخ کر کے قیامت تک کے لیے انہیں بندر اور خنزیر بنا دے گا۔

بَابُ تَعْبِيْرِ الرُّؤْيَا

خوابوں کی تعبیر کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ [یونس: ٦٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے لیے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

(1559)۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[بخاری حدیث رقم: ٦٩٩٠ ، ابو داؤد حدیث رقم:٥٠١٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبوت میں سے مبشرات کے سواء کچھ نہیں بچا۔ صحابہ نے عرض کیا مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا سچے خواب۔

(1560)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ رَوَاهُ

التِرمِذِی وَالدَّارِمِی [ترمذی حدیث رقم:٢٢٧٤ ، سنن الدارمی حدیث رقم :٢١٥٠ ، مسند احمد حدیث رقم:١١٢٤٦]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: سب سے سچا خواب سحر کے وقت آتا ہے۔

(1461)۔وَ قَالَ مُحَمَّدُ بنُ سِيرِينَ وَاَنَا اَقُولُ الرُّؤيَا ثَلاثٌ ، حَدِيثُ النَّفسِ وَتَخوِيفُ الشَّيطَانِ وَبُشرىٰ مِنَ اللّٰهِ ، فَمَنْ رَاٰى شَيئاً يَكرَهُهُ فَلَا يَقُصُّهُ عَلىٰ اَحَدٍ وَلْيَقُم فَلْيُصَلِّ ، فَكَانَ يَكرَهُ الغُلَّ فِي النَّومِ وَيُعجِبُهُ القَيدُ ، وَيُقَالَ القَيدُ ثُبَاتٌ فِي الدِّينِ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي [مسلم حدیث رقم :٥٩٠٥ ، بخاری حدیث رقم:٧٠١٧ ، ابو داؤد حدیث رقم :٥٠١٩ ، ترمذی حدیث رقم:٢٢٨٠ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٩٠٦ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢١٤ ، مسند احمد حدیث رقم:٧٦٦٠]۔

ترجمہ: امام محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ذاتی خیالات، شیطان کا ڈرا دینا اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔ تو جو شخص کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے کسی کو نہ بتائے اور اٹھ جائے اور نماز پڑھے۔ آپ خواب میں زنجیروں میں جکڑنا اچھا نہیں جانتے تھے اور قید کو اچھا بتاتے تھے۔ کہا گیا ہے کہ قید سے مراد دین پر ثابت قدمی ہے۔

(1562)۔وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤيَا يَكرَهُهَا فَلْيَبصُقْ عَن يَسَارِهِ ثَلَاثاً ، وَلْيَستَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ ثَلَاثاً ، وَلْيَتَحَوَّلْ عَن جَنبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيهِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:٥٩٠٤ ، ابو داؤد حدیث رقم:٥٠٢٢ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٩٠٨]۔

ترجمہ: حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور جس کروٹ پر پہلے تھا اس سے بدل جائے۔

(1563)۔وَعَنْ سَمُرَةَ بنِ جُندُبٍؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا يُكثِرُ اَنْ يَقُولَ لِاَصحَابِهٖ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنكُم مِنْ رُؤيَا فَيَقُصُّ عَلَيهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ رَوَاهُ البُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٧٠٤٧ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٠١١٧]۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ وہ آپ کو خواب سناتے تھے جو اللہ کو منظور ہوتا تھا کہ آپ کو سنائیں۔

(1564)۔ وَعَنْ اَبِی قَتَادَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٥٩٢١ ، بخاری حديث رقم:٦٩٩٦ ، سنن الدارمی حديث رقم:٢١٤٤ ، مسند احمد حديث رقم:٢٢٦٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔

(1565)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَسَيَرَانِی فِی الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِی رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٥٩٢٠ ، بخاری حديث رقم:٦٩٩٣ ، ابو داؤد حديث رقم:٥٠٢٣ ، مسند احمد حديث رقم:٢٢٦٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا جلد ہی مجھے بیداری میں دیکھے گا۔ اور شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

(1566)۔ وَعَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَطْعَ الرَّأْسِ بِلَعْبِ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث حديث رقم:٥٩٢٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٩١٣]۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے سر کے کٹ جانے کی تعبیر شیطانی کھیل سے کی ہے۔

(1567)۔ وَثِيَابَ بِيضٍ بَعدَ الموتِ بِالمَغفِرَةِ رَوَاهُ التِّرمِذِی [ترمذی حديث رقم:٢٢٨٨]۔

ترجمہ: موت کے بعد سفید کپڑوں کی تعبیر مغفرت سے فرمائی ہے۔

(1568)۔ وَعَيناً جَارِيَةً بِاَعْمَالٍ جَارِيَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:١٢٤٣، ٢٦٨٧، ٣٩٢٩، ٧٠٠٣، ٧٠٠٤، ٧٠١٨]۔

ترجمہ: اور جاری چشمے کی تعبیر جاری اعمال سے فرمائی ہے۔

(1569)۔ وَلَبَناً بِعِلْمٍ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:٨٢ ، ٣٦٨١ ، ٧٠٠٦ ، ٧٠٠٧، ٧٠٢٧، ٧٠٣٢ ، مسلم حديث رقم:٦١٩٠ ، ٦١٩١ ، ترمذی حديث رقم:٢٢٨٤ ، ٣٦٨٧]۔

ترجمہ: اور دودھ کی تعبیر علم سے فرمائی ہے۔

(1570)۔ وَ الْقَمِيصَ بِالدِّيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:٢٣ ، ٣٦٩١ ، ٧٠٠٨، ٧٠٠٩، مسلم حديث رقم:٦١٨٩ ، ترمذی حديث رقم:٢٢٨٥ ، ٢٢٨٦ ، نسائی حديث رقم:٥٠٢٦]۔

ترجمہ: اور قمیض کی تعبیر دین سے فرمائی ہے۔

ذِكْرُ الْاَبْدَالِ

ابدالوں کا ذکر

(1571)۔عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ، اَلْاَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُونَ رَجُلاً، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلاً يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:٨٩٩]۔ منقطع صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس مرد ہوں گے۔ جب بھی ایک مرد فوت ہوگا تو اللہ اسکی جگہ دوسرا مرد بدل دے گا۔ انکی برکت سے بارشیں ہوں گی اور انکی برکت سے دشمنوں کے خلاف مدد حاصل کی جائے گی اور انکی برکت سے اہل شام پر سے عذاب ٹلا رہے گا۔

(1572)۔عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ﷺ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ اُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ اَوْ قَالَ نُقَبَاءَ، وَاُعْطِيتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ، قُلْنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ اَنَا وَاَبْنَايَ وَجَعْفَرُ وَحَمْزَةُ وَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَاَبُو ذَرٍّ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [الترمذي حديث رقم: ٣٧٨٥، مسند احمد حديث رقم:٦٦٨، ١٢٠٩، ١٢٦٦، ١٢٧٧]۔ حسن

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ﷺ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب رفیق دیے گئے یا شاید فرمایا نقیب دیے گئے، جبکہ مجھے چودہ دیے گئے۔ ہم نے کہا وہ کون کون ہیں؟ فرمایا: میں اور میرے دو بیٹے، اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور مقداد اور ابوذر اور عمار اور عبداللہ بن مسعود۔

اَلتَّصَوُّفُ كُلُّهٗ اَدَبٌ وَ اَخْلَاقٌ

تصوف محض ادب اور اخلاق کا نام ہے

(1573) عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ سَلْمَانُ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ١٩٦٨، الترمذی حدیث رقم: ٢٤١٣]۔

ترجمہ: حضرت عون بن ابی جحیفہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ بنایا۔ حضرت سلمان جب حضرت ابو درداء سے ملاقات کو گئے تو ان کی والدہ کو پھٹے پرانے لباس میں دیکھا۔ کہنے لگے آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا ابو درداء کو دنیا سے کوئی دلچسپی نہیں، اتنے میں حضرت ابو درداء پہنچ گئے۔ انہوں نے حضرت سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اور کہا آپ کھانا کھالیں میرا روزہ ہے۔ انہوں نے کہا میں نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہ کھائیں۔ انہوں نے کھانا کھایا۔ پھر جب رات ہوئی تو حضرت ابو درداء نفل پڑھنے کے لیے چل پڑے۔ حضرت سلمان نے کہا سو جاؤ، وہ سو گئے، تھوڑی دیر بعد پھر نفل پڑھنے چلے، حضرت سلمان نے کہا سو جاؤ، پھر جب رات کا پچھلا پہر ہوا تو حضرت سلمان نے کہا اب اٹھ جاؤ۔ اب ان دونوں نے نوافل پڑھے۔ حضرت سلمان نے ان سے کہا: تیرے رب کا بھی تجھ پر حق ہے، تیری جان کا بھی تجھ پر حق ہے، تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے، ہر حق دار کو اس کا حق ادا کرو، پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ سے یہ ساری بات عرض کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سلمان نے سچ کہا۔

كِتَابُ التَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ بِالْاَذْكَارِ وَالدَّعْوَاتِ

اذکار اور دعاؤں کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کتاب

بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے ذکر کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا [الاحزاب: ٤١] وَ قَالَ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ [البقرة: ١٥٢] وَ قَالَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ [النساء: ١٠٣] وَ قَالَ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا [المزمل: ٨] وَ قَالَ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا [الاعراف: ١٨٠]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرو، کثرت سے ذکر۔ اور فرمایا: تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور فرمایا: اللہ کو یاد کرو کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل۔ اور فرمایا: اپنے رب کے نام کا ذکر کر اور سب سے کٹ کر اسی کا ہو جا۔ اور فرمایا: اللہ کے خوبصورت نام ہیں اسے انہی سے پکارو۔

(1574)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ؓ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

[ترمذی حديث رقم: ٣٣٧٥، ابن ماجة حديث رقم: ٣٧٩٣]۔ صحيح غريب

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ، اسلام کے احکام مجھے کثرت سے نظر آتے ہیں۔ مجھے کوئی ایسی بات فرمائیں جس پر عمل کروں۔ فرمایا: تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔

(1575)۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ١٨٢٣، بخاری حديث رقم: ٦٤٠٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اس کی جو ذکر نہیں کرتا، ایسے ہے جیسے زندہ ہو اور مردہ ہو۔

(1576)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ

فِيْمَنْ عِنْدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم:٦٨٥٥ ، ترمذی حديث رقم:٣٣٧٨ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٧٩١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ مل کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور ان پر سکون نازل ہوتا ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے)۔

(1573)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُوْنَ فِى الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ ، فَاِذَا وَجَدُوا قَوماً يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوا هَلُمُّوا اِلٰى حَاجَتِكُمْ ، قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا ، قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِى؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ ، قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَأَوْنِى؟ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَ اللّٰهِ مَا رَأَوْكَ ، قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِى؟ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَو رَأَوْكَ كَانُوا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيداً وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحاً ، قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْأَلُوْنَ ؟ قَالُوا يَسْأَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَأَوْهَا ؟ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَ اللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا ، قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَو رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَو اَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصاً وَاَشَدَّ لَهَا طَلَباً وَاَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً ، قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ ، قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَأَوْهَا ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَ اللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا ، قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَو رَأَوْهَا ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَو رَأَوْهَا كَانُوا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَاراً وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً ، قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّى قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ، قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ ، قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى[مسلم حديث رقم:٦٨٣٩ ، بخارى حديث رقم:٦٤٠٨ ، مسند احمد حديث رقم:٨٩٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو راستوں میں تلاش کرتے ہیں اور جب انہیں ذکرِ الٰہی کرنے والے لوگ مل جاتے ہیں تو وہ ندا کرتے ہیں آؤ تمہاری مراد پوری ہوگئی، ذکر کرنے والے مل گئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتے ان ذاکرین کو آسمان تک اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر رب کریم فرشتوں سے ان کے بارے میں دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں؟ حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری تسبیح وتحمید، تکبیر

اور تیری بزرگی کا تذکرہ کررہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر رب تعالیٰ فرشتوں سے معلوم کرتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں تیری ذات پاک کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تب ان سے رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں۔ ربِ کریم اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری زیادہ عبادت کرتے، تیری تسبیح زیادہ کرتے اور تیری عظمت زیادہ بیان کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ربِ کریم فرشتوں سے فرماتا ہے کہ وہ رب سے کیا مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت کے سوالی ہیں۔ ربِ کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں کہ تیری ذاتِ اقدس کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو اس کی طلب میں اور زیادہ حریص ہوتے اور اس کی طلب میں زیادہ کوشش کرتے اور بہت زیادہ رغبت کا اظہار کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسکے علاوہ بندے کیا کررہے ہیں۔ فرشتے عرض کریں گے کہ وہ پناہ مانگ رہے ہیں۔ ربِ کریم دریافت فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ تو فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے۔ ربِ کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ فرار حاصل کرتے اور اس سے بہت ڈرتے۔ تب رب تعالیٰ فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انکی مغفرت فرمادی۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اس وقت ایک فرشتہ رب تعالیٰ سے عرض کرتا ہے ان لوگوں میں ایک شخص ایسا ہے جو ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں وہ انکے پاس کسی کام سے آیا تھا اور بیٹھ گیا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں ہے۔

(1578)۔وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكٰهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِی دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا اَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۳۳۷۷ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۷۹۰ ، مسند احمد حدیث رقم:۲۷۵۹۳]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو درداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں سب سے پاکیزہ، تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا، تمہارے لیے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے زیادہ بہتر اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمن سے جنگ کرو،

وہ تمہاری گردنیں ماریں اور تم ان کی گردنیں مارو؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا اللہ کا ذکر۔

(1579)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۸۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور اپنے نبی پر درود نہیں پڑھتی تو یہ چیز ان کے لیے حسرت کا سبب ہے۔ اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں معاف کر دے۔

(1580)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُولُ اَنَا مَعَ عَبْدِی اِذَا ذَكَرَنِی وَتَحَرَّكَتْ بِی شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری باب قول اللّٰه تعالیٰ : لا تحرك به لسانك، صفحة ۱۵۱۹ ، ابن ماجة حديث رقم: ۳۷۹۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذریعے سے حرکت کرتے ہیں۔

(1581)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۸۳ ، ابن ماجة حديث رقم: ۳۸۰۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

(1582)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُولُ، اَللّٰهُ، اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَمَرَّ الْحَدِيثُ [مسلم حديث رقم: ۳۷۶]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت ایسے ایک شخص پر کبھی قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہہ رہا ہو۔ یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے۔

(1583)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم : ۸۲۶ ، بخاری كتاب الأذان باب : هل يتتبع المؤذن فاه هاهنا وهاهنا ؟ وهل يلتفت فی الآذان؟ صفحة ۱۳۷ ، ابوداؤد حديث رقم: ۱۸، ترمذی حديث رقم: ۳۳۸۴، ابن ماجة حديث رقم: ۳۰۲]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر لمحہ اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

(1584)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۱۰]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو چرلیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ فرمایا: ذکر کے حلقے۔

(1585)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ ، فَقَالَ سِيْرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ ، قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْراً وَالذَّاكِرَاتِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۸۰۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستے میں سفر فرمارہے تھے۔ آپ ﷺ ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے جسے جمدان کہا جاتا تھا۔ فرمایا: اس جمدان کی سیر کرو۔ مفرد لوگ آگے نکل گئے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ مفرد لوگ کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور عورتیں۔

(1586)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرَنِي ، فَاِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَاِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۶۸۰۵ ، بخاری حدیث رقم: ۷۴۰۵ ، ترمذی حدیث رقم:۲۳۸۸]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اسے اکیلا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کرتا ہوں۔

(1587)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوا مَجْنُوْنٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۱۱۶۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو حتیٰ کہ لوگ کہیں مجنوں ہے۔

(1588)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ

لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٨٤٧ ، ترمذی حديث رقم:٣٥٩٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا ہو۔

(1589)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦٨٤٦، بخاری حديث رقم:٦٦٨٢ ، ترمذی حديث رقم:٣٤٦٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٨٠٦]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، وزن میں بھاری ہیں، رحمٰن جل شانہ کو پیارے ہیں۔سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔

(1590)۔حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ﷺ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اشْتَكَتْ مَا تَلْقَىٰ مِنَ الرَّحَىٰ مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ رواه البخاری و مسلم [البخاری حديث رقم: ٣١١٣ ، مسلم حديث رقم: ٦٩١٥ ، ابو داؤد حديث رقم: ٥٠٦٢]۔

ترجمہ: حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی کہ ان کو چکی میں (جو یا گندم پیسنے سے) مشقت ہوتی ہے، پھر حضرت فاطمہ کو یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں تو حضرت فاطمہ آپ کے پاس کسی خادم کا سوال کرنے کے لیے گئیں، پس آپ سے ملاقات نہیں ہوئی، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا، پس جب رسول اللہ ﷺ گھر آئے تو حضرت عائشہ نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے جبکہ ہم اپنے بستروں میں داخل ہو گئے تھے، ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا: تم دونوں اپنی جگہ پر رہو، حتیٰ کہ میں نے آپ کے پیروں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی، آپ نے فرمایا: کیا: میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز

نہ بتاؤں جس کا تم نے سوال کیا ہے؟ جب تم دونوں اپنے بستروں پر جاؤ تو چونتیس مرتبہ "اللہ اکبر" کہو اور تینتیس مرتبہ "الحمد للہ" کہو اور تینتیس مرتبہ "سبحان اللہ" کہو تو تم دونوں نے جس چیز کا سوال کیا ہے، یہ تسبیح اس سے زیادہ بہتر ہے۔

(1591)۔عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ٥٣٦٢، مسلم حدیث رقم: ٦٩١٧]۔

ترجمہ: حضرت علی ابن ابی طالب ﷺ فرماتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تا کہ آپ ﷺ سے خادم مانگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہے؟ سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرو، تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ میں نے اس کے بعد یہ وظیفہ نہیں چھوڑا۔ پوچھا گیا کہ جنگ صفین کی رات بھی آپ نے نہیں چھوڑا فرمایا: صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا۔

بَابُ الدُّعَآءِ

دعا کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ [المؤمن: ٦٠] وَقَالَ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ [البقرة: ١٨٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھ سے دعا مانگو میں تمہیں جواب دوں گا۔ اور فرمایا: میں دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔

فَصْلٌ فِي اَهَمِّيَّةِ الدُّعَاءِ

دعا کی اہمیت کی فصل

(1592)۔عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ [ترمذی حدیث رقم: ٣٣٧١]۔ وَقَالَ غَرِيبٌ وَالدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ صَحِيحٌ (ترمذی حدیث رقم: ٣٣٧٢)۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔

(1593)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ

الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۷۰، ابن ماجة حدیث رقم:۳۸۲۹، مسند احمد حدیث رقم:۸۷٦۹]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ کوئی چیز معزز نہیں۔

(1594)۔ وَعَنْ سَلْمَانَ الفَارِسِیِّ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۱۳۹]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تقدیر کو دعا کے سوا کوئی چیز واپس نہیں کر سکتی اور نیکی کے سوا عمر میں کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

(1595)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَیْئاً یَعْنِی اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یُسْئَلَ الْعَافِیَةَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۵٤۸]۔ ذا ضعیف ومفهومه ثابت بشواهده

ترجمہ: حضرت عمر ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے لیے دعا کے دروازے کھول دیے گئے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے اور اللہ سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا جو اسے سب سے پسند ہو سوائے اس کے کہ اس سے معافی مانگی جائے۔

(1596)۔ وَعَنْ سَلْمَانَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَبَّكُمْ حَیِیٌّ كَرِیْمٌ یَسْتَحْیِی مِنْ عَبْدِهِ اِذَا رَفَعَ یَدَیْهِ اَنْ یَرُدَّهُمَا صِفْراً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِی [ابوداؤد حدیث رقم :۱٤۸۸، ترمذی حدیث رقم:۳۵۵٦، ابن ماجة حدیث رقم:۳۸٦۵]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت سلمان ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا رب حیاء والا مہربان ہے۔ اس کا بندہ جب ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے حیاء آتی ہے کہ انہیں خالی واپس کرے۔

فَصْلٌ فِی آدَابِ الدُّعَاءِ

دعا کے آداب کی فصل

(1597)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ

اَنْ یُّسْئَلَ ، وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۵۷۱]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کھلنے کا انتظار ہے۔

(1598)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَآءَ فِی الرَّخَآءِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۳۸۲]۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ مشکلات میں اللہ اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ آسانی میں کثرت سے دعا مانگا کرے۔

(1599)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی اِنْ شِئْتَ وَلٰکِنْ لِیَعْزِمْ وَلْیُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَتَعَاظَمُهٗ شَیْئٌ اَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۸۱۲]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو یوں نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ بلکہ ڈٹ کے مانگے اور پوری رغبت سے مانگے، اللہ کو عطا کرتے ہوئے کوئی چیز بڑی نہیں لگتی۔

(1600)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ یَسْتَعْجِلْ ، قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ ؟ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ یُسْتَجَابُ لِی فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَیَدَعُ الدُّعَآءَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۹۳۶]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے کی دعا قبول کی جاتی رہتی ہے جب تک وہ گناہ کی دعا نہ مانگے، جب تک جلد بازی نہ کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جلد بازی کیا ہے؟ فرمایا: وہ کہے کہ میں نے دعا مانگی ہے اور پھر دعا مانگی ہے مگر مجھے قبولیت نظر نہیں آئی۔ ایسے میں وہ مایوس ہو جاتا ہے اور دعا کو چھوڑ دیتا ہے۔

(1601)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَآءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۴۷۹]۔ غریب ورواته ثقات

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس طرح دعا مانگو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعا قبول نہیں فرماتا جو غافل اور لاپرواہ دل کے ساتھ مانگی جائے۔

(1602)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ ، اَلصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ

الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ ، يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۵۹۸ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱۷۵۲]۔ حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جنکی دعا رد نہیں کی جاتی۔ روزہ دار جب وہ روزہ کھولے، عادل حکمران اور مظلوم کی دعا۔ اللہ اسے بادلوں کے اوپر اٹھالیتا ہے اور اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور رب فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری مدد ضرور کروں گا خواہ تھوڑی دیر بعد سہی۔

(1603)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَآءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابوداؤد حدیث رقم:۱۴۸۲]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں سے جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے۔ اور اس کے علاوہ چھوڑ دیتے تھے۔

(1604)۔وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۳۸۵ ، ابوداؤد حدیث رقم:۳۹۸۴]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو نصیحت فرماتے تو اس کے لیے دعا فرماتے، پہلے اپنے لیے دعا فرماتے۔

(1605)۔وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ ، عِنْدَ رَأْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۹۲۹ ، ابن ماجة حدیث رقم:۲۸۹۵]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان آدمی کی دعا اس کے بھائی کی غیر موجودگی میں قبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے جب کبھی وہ اپنے بھائی کے لیے اچھائی کی دعا کرتا ہے تو وہ مقرر شدہ فرشتہ کہتا ہے آمین اور تیرے لیے بھی ایسی ہی عطا ہو۔

فَصْلٌ فِي الْاَدْعِيَةِ الْجَامِعَةِ

جامع دعاؤں کی فصل

(1606)۔عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَآءِ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاِسْرَافِي فِي اَمْرِي وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي جِدِّي وَهَزْلِي

وَخَطَئِي وَعَمَدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٩٠١ ، بخاری حدیث رقم:٦٣٩٨، ٦٣٩٩ ، مسند احمد حدیث رقم:١٩٧٦١]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷛ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میری خطاؤں اور جہل اور بے اعتدالی کو معاف فرما اور وہ جو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ میری سنجیدگی، مذاق، خطا اور عمد کو معاف فرما۔ یہ سب کچھ میرے پاس موجود ہے۔ اے اللہ جو کچھ میں نے مقدم کیا اور جو کچھ مؤخر کیا۔ اور جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے اعلانیہ کیا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ سب بخش دے۔ تو ہی مقدم و مؤخر کرنیوالا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(1607)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ، اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٦٨٤٠ ، بخاری حدیث رقم:٦٣٨٩ ، ابوداؤد حدیث رقم:١٥١٩ ، ترمذی حدیث رقم:٣٤٨٧ ، مسند احمد ١٣١٦٨]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی: اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(1608)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ، اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٣٥٩٩ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٨٣٣]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے سکھایا ہے مجھے اس سے فائدہ پہنچا اور مجھے وہ علم سکھا جو مجھے فائدہ دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ کا شکر ہے اور میں اہل دوزخ کے حال سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(1609)۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمَالِي وَاَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٣٤٩٠]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد کی دعا میں یہ الفاظ ہوتے تھے۔ فرماتے تھے: اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہو اور وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ تو اپنی محبت مجھے میری جان، مال اور اہل وعیال کی نسبت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر پیاری کر دے۔

(1610)۔ وَعَنْ اَبِی بَکْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَاتُ مَكْرُوْبٍ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ اَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد [ابوداؤد حدیث رقم: ۵۰۹۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دکھی آدمی کی دعا یہ ہے: اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام معاملات سدھار دے۔ تیرے سواء کوئی معبود نہیں۔

(1611)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ، مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وابوداؤد وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم: ۶۵۶۹، ابوداؤد حدیث رقم: ۱۵۴۸، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۸۳۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ میں چار چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دل سے جو نہ ڈرے، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

(1612)۔ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهِ اللّٰهَ، قَالَتْ: كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسلم حدیث رقم: ۶۸۹۵، ابوداؤد حدیث رقم: ۱۵۵۰، نسائی حدیث رقم: ۱۳۰۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۸۳۹]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت فروہ بن نوفل اشجعی فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ: رسول اللہ ﷺ اللہ سے کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ فرماتے تھے: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے جو میں نے کیا اور اس کے شر سے جو میں نے نہیں کیا۔

فَصْلٌ فِي الْاَدْعِيَةِ الْمُسْتَحَبَّةِ فِي الْاَوْقَاتِ الْمَخْصُوصَةِ

مخصوص اوقات میں پڑھنے کی مستحب دعائیں

(1613)۔عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهٖ ، ثُمَّ يَقُولُ ، اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيٰ ، وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُورُ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَرَوَاهُ مُسْلِم عَنِ الْبَرَآءِ ﷺ وَرَوَاهُ اَحْمَد عَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ [بخاری حدیث رقم: ٧٣٩٤ ، مسلم حدیث رقم: ٦٨٨٧ ، ابو داؤد حدیث رقم: ٥٠٤٩ ، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٨٨٠ ، مسند احمد حدیث رقم: ٢١٤٢٤]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو سونے لگتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيٰ یعنی اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں۔ اور جب جاگتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُورُ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں موت کے بعد زندہ کیا اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(1614)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكاً ، وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَاناً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ٦٩٢٠ ، بخاری حدیث رقم: ٣٣٠٣ ، ابو داؤد حدیث رقم: ٥١٠٢ ، ترمذی حدیث رقم: ٢٤٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مرغ کی آواز سنو تو پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں، مرغ نے فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے۔ اور جب گدھے کی آواز سنو تو اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ پڑھا کرو، اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

(1615)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيرِهٖ خَارِجاً اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثاً ، ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِی سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى ، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی

السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ ، وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ رَوَاهُ مُسْلِم

[مسلم حدیث رقم:۳۲۷۵، ابو داؤد حدیث رقم:۲۵۹۹ ، ترمذی حدیث رقم:۳۴۴۷]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب شتر پر سوار ہو جاتے تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر فرماتے سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى ، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهُ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر فرمایا اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ ہم اپنے اِس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اُس عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ ہمارے اِس سفر کو ہمارے لیے آسان بنا دے اور اِس کی دوریاں ہمارے لیے سمیٹ دے۔ اے اللہ سفر میں تو ہی ساتھی ہے اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ میں سفر کی صعوبتوں سے اور برے مناظر سے اور مال اور اہل میں بُری واپسی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور جب واپس تشریف لاتے تو یہی الفاظ فرماتے اور ان الفاظ کا اضافہ بھی فرماتے آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ یعنی ہم توبہ کرتے ہوئے، اللہ کی عبادت کرتے ہوئے اور اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے واپس آتے ہیں۔

(1616)۔ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً ، فَقَالَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۸۷۸، ترمذی حدیث رقم:۳۴۳۷ ، ابن ماجة حدیث رقم:۳۵۴۷]۔

ترجمہ: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص منزلِ مقصود پر پہنچنے کے بعد یہ پڑھے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنی میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز سے جو اس نے پیدا کی ہے، تو اسے وہاں سے رخصت ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(1617)۔ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث

رقم:٣٤٥١ ، مسند احمد حديث رقم:١٤٠١]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ یعنی اے اللہ اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اے چاند! تیرا اور میرا رب اللہ ہے۔

(1618)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ رَآی مُبْتَلًی فَقَالَ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حديث رقم:٣٤٣١]۔ وقال غريب

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: جب کوئی آدمی کسی بیمار کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے تو وہ بیماری اسے نہیں لگے گی خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اُس مرض سے بچایا جس میں تجھے اُس نے مبتلا کیا اور اپنی اکثر مخلوقات پر مجھے خوب فضیلت سے نوازا۔

(1619)۔وَعَنْ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰی لَهٗ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم:٣٤٢٩ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٣٥]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد لاشریک ہے۔ اُسی کا ملک ہے اور اُسی کی تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، وہ خود زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی، اُسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چاہت پر قادر ہے"۔ اللہ تعالیٰ اسکے نامۂ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا، دس لاکھ گناہ معاف

کردے گا، دس لاکھ درجات بلند کردے گا اور اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

(1620)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِساً فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ، فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُومَ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِی مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٣٤٣٣]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور کثرت سے باتیں کیں، پھر کھڑا ہونے سے پہلے اس نے یہ دعا پڑھ لی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ یعنی "اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سواء کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"۔ تو اللہ تعالیٰ اس مجلس میں ہونے والی اس کی ہر غلطی معاف فرمادے گا۔

(1621)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ الْخَطْمِیِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ، اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ اَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابوداؤد حدیث رقم:٢٦٠١]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ خطمی فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر الوداع کرنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: میں تمہارا دین اور امانتیں اور تمہارے اعمال کا انجام اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(1622)۔ وَعَنْ اَبِی مُوسٰی ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَافَ قَوماً قَالَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِی نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد [مسند احمد حدیث رقم:١٩٧٤٢، ابوداؤد حدیث رقم:١٥٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو کسی قوم سے خطرہ ہوتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِی نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ یعنی اے اللہ ہم تجھے انکی کوششوں کے مقابلے پر درمیان میں لاتے ہیں اور انکے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

(1623)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْتِیَ اَهْلَهٗ، قَالَ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِی ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَداً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٣٥٣٣، بخاری

حدیث رقم:٥١٦٥، ترمذی حدیث رقم:١٠٩٢، ابن ماجة حدیث رقم:١٩١٩، ابو داؤد حدیث رقم:٢١٦١]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی "اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو تو ہمیں اولاد دے اُسے شیطان سے دور رکھ"۔ اگر انکے نصیب میں اولاد ہے تو اسے شیطان کبھی نہیں چھو سکے گا۔

(1624)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٣٥٢٤]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب پریشانی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ فرماتے یَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ یعنی اے زندہ اور قائم رکھنے والے میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔

(1625)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِی ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِی وَدُيُوْنٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ، قَالَ قُلْتُ بَلٰى، قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ، قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللهُ هَمِّی وَقَضٰى عَنِّی دَيْنِی رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:١٥٥٥]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے غموں نے اور قرض نے آن گھیرا ہے، فرمایا: میں تمہیں ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ جب تم اسے پڑھو تو اللہ تمہارا غم دور کر دے اور قرض ادا کر دے، اس نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ، فرمایا: صبح شام پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ غم و حزن سے، عجز اور کاہلی سے۔ بخل اور بزدلی سے، قرض کی زیادتی اور لوگوں کے قہر و غلبہ سے۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے میرا غم دور کر دیا اور مجھ سے قرض ہٹا دیا۔

(1626)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ ﷺ اَنَّهٗ جَآءَهٗ مُكَاتِبٌ، فَقَالَ اِنِّی عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِی فَاَعِنِّی، قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللهُ عَنْكَ، قُلْ، اَللّٰهُمَّ اكْفِنِی بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِی بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ

اَلتِّرْمَذِی[ترمذی حدیث رقم:٣٥٦٣]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ کے پاس ایک مقروض آدمی نے قرض کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے ہیں۔ اگر بڑے پہاڑ کے برابر بھی تجھ پر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کردے گا۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی اے اللہ مجھے حرام سے بچا کر اپنے حلال کے ذریعے میری کفایت فرما اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سواء ہر کسی سے بے نیاز کردے۔

(1627)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا اَنْزَلْنَا سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِی[بخاری حدیث رقم:٢٩٩٣ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٦٧٦ ، مسند احمد حدیث رقم:١٤٥٨٠]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم جب بلندی پر چڑھتے تھے تو اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے تھے اور جب نیچے اترتے تھے تو سُبْحَانَ اللّٰه کہتے تھے۔

(1628)۔وَعَنْ اَبِی اُسَيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:١٦٥٢ ، ابوداؤد حدیث رقم:٤٦٥ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:٧٧٢ ، نسائی حدیث رقم:٧٢٩]۔

ترجمہ: حضرت ابواسید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب باہر نکلے تو کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(1629)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٨٣١ ، بخاری حدیث رقم:١٤٢ ، ابوداؤد حدیث رقم:٤ ، ترمذی حدیث رقم:٥ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:٢٩٨ ، نسائی حدیث رقم:١٩ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٦٧٣ ، مسند احمد حدیث رقم:١١٩٥٣]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ میں خباثت اور خبیثوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(1630)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ ، غُفْرَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی [ترمذی حدیث رقم:٧ ، ابوداؤد حدیث رقم:٣٠ ، ابن ماجۃ

حدیث رقم: ۳۰۰ ، سنن الدارمی حدیث رقم: ٦٨٤ ، مسند احمد حدیث رقم: ٢٥٢٧٤]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے: غُفْرَانَکَ یعنی اے اللہ مجھے (کچھ دیر مصروف رہنے پر) معاف کردے۔

(1631)۔ وَعَنْ اَبِی اَیُّوبَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا ذَکَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ عَلَی الطَّعَامِ حِینَ اَکَلْنَا رَوَاهُ شَرْحُ السُّنَّةِ [شرح السنة حدیث رقم: ٢٨٢٤ ، مسند احمد حدیث رقم: ٢٣٥٨٣ والترمذی فی الشمائل حدیث رقم: ١٦٠]۔ الحدیث صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت ابوایوب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم جب کھانا کھاتے ہیں تو اس پر اللہ کا نام لیتے ہیں۔

(1632)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَذْکُرَ اللّٰهَ عَلٰی طَعَامِهٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِی [ابوداؤد حدیث رقم: ٣٧٦٧ ، ترمذی حدیث رقم: ١٨٥٨]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ یعنی اللہ کے نام سے، اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی۔

(1633)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِی ﷺ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حدیث رقم: ٣٨٥٠ ، ترمذی حدیث رقم: ٣٤٥٧، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٢٨٣ ، مسند احمد حدیث رقم: ١١٢٨٢]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔

(1634)۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَشْرَبُوا وَاحِداً کَشُرْبِ الْبَعِیرِ وَلٰکِنِ اشْرَبُوا مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَسَمُّوا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ ، وَاحْمَدُوا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ١٨٨٥]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں پانی مت پیا کرو بلکہ دو تین سانسوں میں پیا کرو۔ پانی پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یعنی "اللہ کے نام سے شروع جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے" پڑھا کرو۔ اور منہ ہٹالو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھا کرو۔

(1635)۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَاماً فَلْیَقُلْ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْراً مِنْہُ وَاِذَا سَقٰی لَبَناً فَلْیَقُلْ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ، فَاِنَّہٗ لَیْسَ شَیْئٌ یُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۴۵۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۷۳۰، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۳۲۲، مسند احمد حدیث رقم: ۱۹۸۳]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہے: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْراً مِنْہُ یعنی اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بھی بہتر کھلا۔ اور جب دودھ پیے تو کہے: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ یعنی اے اللہ ہمارے لیے اِس میں برکت ڈال اور ہمارے لیے اِس میں اضافہ فرما۔ بے شک کھانے اور پانی دونوں کی غذائیت دودھ کے سواء کسی چیز میں نہیں۔

(1636)۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلْیَقُلْ لَہٗ اَخُوْہُ اَوْصَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ، فَاِذَا قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلْیَقُلْ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۶۲۲۴، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۴۱، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۰۳۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۷۱۵، مسند احمد حدیث رقم: ۸۶۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے اور اس کا ساتھی جب یہ سنے تو کہے یَرْحَمُکَ اللّٰہ یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ پھر چھینکنے والا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ یعنی اللہ آپ کو ہدایت پر رکھے اور آپ کے معاملات درست فرمادے۔

(1637)۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اشْتَکٰی مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَہٗ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَالَ، اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَایُغَادِرُ سَقَماً رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد، وَمَرَّ الْحَدِیْثُ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۸۸۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۵۳۰]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے تو سیدھا ہاتھ مبارک اس کے جسم پر پھیرتے اور فرماتے: اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا

شِفَاءُ كَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَماً یعنی اے لوگوں کے رب بیماری کو ہٹا دے اور شفا عطا فرما دے، تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سواء کوئی شفا نہیں، وہ ایسی شفا ہے جو مرض کا نشان تک نہیں رہنے دیتی، اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(1638)۔وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوباً فَقَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِی هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيرِ حَولٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ رَوَاهُ ابُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۴۰۲۳]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس نے کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِی هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيرِ حَولٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری ہمت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کر دیا۔ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔

(1639)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا، قِيْلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ الْمَسَاجِدُ، قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۵۰۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو کچھ چر لیا کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ فرمایا مسجدیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ چرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا پڑھا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ پاک ہے اور اللہ کے لیے ساری حمد ہے اور اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے۔

(1640)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غَفَرَلَهُمَا رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:۳۷۰۳، ابو داؤد حدیث رقم:۵۲۱۱، ترمذی حدیث رقم:۲۷۲۷، مسند احمد حدیث رقم:۱۸۵۷۴]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰه، اَسْتَغْفِرُاللّٰه یعنی "سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں"۔ پڑھتے ہیں تو اللہ ان دونوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔

(1641)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ (حِينَ

نَظَرَ فِي الْمِرَاةِ) اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:٢٥٢٧٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا فرماتے اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي یعنی اے اللہ تو نے میری صورت کو اچھا بنایا، میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے۔

(1642)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعِقِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِي فِي الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ [بخاری فی الادب المفرد حدیث رقم :٧٤٢ ، ترمذی حدیث رقم :٣٤٥٠، مسند احمد حدیث رقم:٥٧٦٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کڑک اور بجلی کی آواز سنتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعِقِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ یعنی اے اللہ ہمیں اپنی بجلیوں کے ذریعے قتل نہ کر اور ہمیں اپنے عذاب کے ذریعے ہلاک نہ فرما اور اِن باتوں سے پہلے ہمیں معاف کر دے۔

(1643)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْغَيْثِ فَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا وَ دَعَا لِدَفْعِهٖ ، فَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا ، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَ بُطُونِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم :٢٠٧٨، بخاری حدیث رقم:١٠١٤، نسائی حدیث رقم:١٥١٨]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش کے لیے یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا یعنی اے اللہ ہمیں بارش دے، اے اللہ ہمیں بارش دے، اے اللہ ہمیں بارش دے۔ اور بارش روکنے کے لیے یہ دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا ، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَ بُطُونِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ یعنی اے اللہ اِسے ہمارے اردگرد لے جا، ہمارے اوپر نہ رہنے دے، اے اللہ اِسے چٹانوں پر، کھردرے پتھروں پر، وادیوں کے پیٹ میں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر برسا۔

(1644)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ ،اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِيْهَا وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٢٠٨٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب تند ہوا چلتی تو دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِيْهَا وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِهٖ یعنی اے اللہ میں تجھ سے اِسکی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور جو کچھ اِس کے اندر ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اِس کے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اِسکے شر سے، اور جو کچھ اِسکے اندر ہے اُسکے شر سے اور جو کچھ اِس کے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اُس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

استغفار کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ [ال عمران: ١٣٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ لوگ کہ اگر وہ کوئی فحش عمل کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ وَ قَالَ حِكَايَةً عَنْ سَیِّدِنَا آدم و حوا علیهما السلام رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ [الاعراف: ٢٣] اور حضرت آدم وحوا علیہما السلام سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اور اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں فرمائے گا تو ہم ضرور خسارے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ وَ قَالَ حِكَايَةً عَنْ سَیِّدِنَا یونس علیه السلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ [الانبیاء: ٨٧] اور حضرت یونس علیہ السلام سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: تیرے سواء کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے تھا۔

(1645) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجاً وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجاً وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم: ٢٢٣٨، ابو داؤد حدیث رقم: ١٥١٨، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٨١٩]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اسے ہر تنگی سے نکال دے گا اور اسے ہر غم سے آزاد کر دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ

بھی نہیں سکتا۔

(1646)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طُوبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهٖ اِسْتِغْفَاراً كَثِيراً رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم :٣٨١٨ ، السنن الكبرىٰ للنسائي حديث رقم:١٠٢٨٩]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری ہو اسے جس نے اپنے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا۔

(1647)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم : ٤٢٥٠ ، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٧٠٤٠]۔ الحديث حسن لغيره

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

(1648)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ترمذی حديث رقم:٢٤٩٩ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٢٥١ ، مسند احمد حديث رقم:١٣٠٥٤ ، سنن الدارمي حديث رقم:٢٧٢٩]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم کے تمام بیٹے خطا کرتے ہیں۔ خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کریں۔

(1649)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّي اَتُوبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٨٥٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو۔ میں اس کی طرف ہر روز سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(1650)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحاً بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ

مِنْهَا ، فَاَتیٰ شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِی ظِلِّهَا قَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَیْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ اِلیٰ قَائِمَةً عِنْدَهٗ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ [مسلم حدیث رقم:۶۹۶۰، بخاری حدیث رقم:۶۳۰۸]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ سے اللہ اس شخص کی نسبت بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کی سواری کسی ویران علاقے میں تھی اور وہ اس سے گم ہوگئی۔ اسی پر اس کا کھانا اور پینا تھا اور وہ اسے تلاش کر کر کے مایوس ہوگیا۔ آخر کار وہ ایک درخت کے نیچے آیا تو اپنی سواری سے مایوس ہو کر اس درخت کے سائے میں لیٹ گیا۔ وہ اسی حال میں تھا کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آ کر کھڑی ہوگئی اور اس نے اسے نکیل سے پکڑ لیا پھر اس نے خوشی کی شدت میں آ کر کہہ دیا: اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ خوشی کی شدت کی وجہ سے اس کے منہ سے غلط بات نکل گئی۔

(1651)۔وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ حِیْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَیْئاً سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَوْ لَا اَنْ تُذْنِبُوْا لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقاً یُذْنِبُوْنَ یَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۶۹۶۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا: میں تم لوگوں سے ایک بات چھپائے رکھتا تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اگر تم لوگوں سے گناہ سرزد نہ ہوں تو اللہ ایک ایسی قوم کو پیدا کردے گا جو گناہ کرے اور اللہ انہیں معاف کرے۔

(1652)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۶۹۶۵]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں لے جائے اور ایسی قوم کو لے آئے جو گناہ کریں اور استغفار کریں اور وہ انہیں معاف فرمائے۔

(1653)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ فِیْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ نَفْساً فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلیٰ رَاهِبٍ فَاَتَاهُ ، فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ نَفْساً ، فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ، ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ

اَهْلِ الْاَرْضِ فَدَلَّ عَلٰى رَجُلٍ ، فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَقَالَ نَعَمْ ، وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ ، اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاساً يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ تَعَالٰى مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ ، فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِباً مُقْبِلاً بِقَلْبِهِ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْراً قَطُّ ، فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ ، فَقَالَ قِيْسُوْا مَابَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهُ ، فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهِ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى هٰذِهِ اَنْ تَقَرَّبِيْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧٠٠٨، ٧٠١٠، بخاری حدیث رقم: ٣٤٧٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے افراد کو قتل کیا تھا۔ اس نے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ اسے ایک راہب کا پتا بتایا گیا تو وہ اسکے پاس گیا۔ کہنے لگا میں نے ننانوے افراد کو قتل کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور اس طرح سو پورے کر لیے۔ پھر اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ اسے ایک آدمی کا پتا بتایا گیا۔ اس سے جا کر کہنے لگا میں نے سو آدمی قتل کیے ہیں۔ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ اللہ اور توبہ کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے۔ تم فلاں فلاں علاقے میں چلے جاؤ۔ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں۔ تم بھی انکے ساتھ ہو کر اللہ کی عبادت کرو اور اپنے علاقے میں کبھی نہ آنا کہ یہ برائی کا علاقہ ہے۔ وہ چلا گیا حتیٰ کہ جب آدھا راستہ گزر گیا تو اسے موت آ گئی۔ اب رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اسکے بارے میں جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف اپنے دل کو جھکاتے ہوئے آیا ہے اور عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے ہرگز کوئی نیکی نہیں کی۔ انکے پاس آدمی کی صورت میں ایک فرشتہ آیا۔ انہوں نے اسے ثالث مان لیا۔ اس نے کہا دونوں طرف کی زمین ناپو۔ یہ جس علاقے کے قریب ہوگا، اسی علاقے کا ہوگا۔ انہوں نے زمین کو ناپا تو وہ جدھر جا رہا تھا اس زمین کے قریب پایا گیا۔ اسے رحمت والے فرشتوں نے قبضے میں لے لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے اِدھر والی زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور اُدھر والی زمین کو حکم دیا کہ قریب ہو جا۔

(1654)۔وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٦٣٠٦ ، ترمذی حدیث رقم:٣٣٩٣ ، نسائی حدیث رقم:٥٥٢٢]۔

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: استغفاروں کا بادشاہ یہ ہے کہ بندہ کہے۔اے اللہ تو میرا رب ہے۔تیرے سواء کوئی معبود نہیں۔تو نے مجھے پیدا کیا ہے۔میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں جتنا مجھ سے ہوسکتا ہے میں ان کاموں سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو میں نے کیے ہیں۔میں اپنے اوپر تیرے احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔پس مجھے بخش دے کہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا سوائے تیرے۔

(1655)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حدیث رقم:١٥١٦، ترمذی حدیث رقم:٣٤٣٤ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٨١٤ ، مسند احمد حدیث رقم:٤٧٢٥]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم محفل میں گنتے رہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سو مرتبہ پڑھا۔ اے میرے رب مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

(1656)۔وَعَنْ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٣٥٧٧ ، ابوداؤد حدیث رقم:١٥١٧]۔ قال الترمذی غریب لکن الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت زید جو نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا کہ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سواء کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم رکھتا ہے اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔اس کی بخشش ہوگئی خواہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہو۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَضَائِلِهَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا [الاحزاب: ٥٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی نبی پر درود بھیجو اور پورا پورا اسلام بھیجو۔

(1657)۔ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثَنَاءُهٗ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاری كتاب التفسير سوزة احزاب باب ١٠/١٠ صفحة ٩٩٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوالعالیہ تابعی فرماتے ہیں کہ اللہ کے درود بھیجنے سے مراد فرشتوں کے سامنے آپ ﷺ کی ثنا خوانی ہے۔

(1658)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم :٩١٢، ابوداؤد حديث رقم :١٥٣٠، ترمذی حديث رقم:٤٨٥، نسائی حديث رقم:١٢٩٦، شعب الايمان للبيهقی حديث رقم:١٥٥٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس مرتبہ درود پڑھے گا۔

(1659)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِى [نسائی حديث رقم :١٢٩٧، مسند احمد حديث رقم:١٢٠٠٤، شعب الايمان للبيهقی حديث رقم:١٥٥٤]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود پڑھے گا۔ اسکی دس خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور اسکے دس درجات بلند کر دیے جائیں گے۔

(1660)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْلَى النَّاسِ بِى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً رَوَاهُ التِّرْمِذِى [ترمذی حديث رقم:٤٨٤، شعب الايمان للبيهقی حديث

رقم:١٥٦٣]۔ الحديث حسن لكن صححه ابن حبان

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔

(1661)۔وعن اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ اَحْمَدُ [ابوداؤد حديث رقم:٢٠٤١، مسند احمد حديث رقم:١٠٨٢٣، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:١٥٨١]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ میری روح کو اسکی طرف متوجہ کر دیتا ہے حتیٰ کہ میں اسے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(1662)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ [ترمذى حديث رقم:٣٥٤٥، مسند احمد حديث رقم:٧٤٦٩]۔ اخرج الحاكم الفقرة الاولىٰ واخرج مسلم الفقرة الاخيرة، والحديث صحيح له شواهد كثيرة عن جماعة الصحابة خرجها الحافظ المنذرى فى الترغيب

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس پر رمضان داخل ہوا پھر اس کی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہیں کیا۔

(1663)۔وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ ؓ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَیْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِیْ ؟ فَقَالَ مَا شِئْتَ ، قُلْتُ الرُّبُعَ ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ ، قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ ، قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِیْ كُلَّهَا ، قَالَ اِذًا تُكْفٰی هَمَّكَ وَ یُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ [ترمذى حديث رقم:٢٤٥٧]۔ الحديث صحيح صححه الحاكم ووافقه الذهبى

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھوں گا۔ فرمائیے اپنی طرف سے کتنا درود پڑھوں؟ فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا چوتھا حصہ، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف، فرمایا: جتنا چاہو، اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں سارا وقت آپ پر درود پڑھنے میں ہی لگاؤں گا۔ فرمایا: پھر یہ تیرے تمام اہم کاموں کے لیے کافی ہے اور تیرے گناہوں کو معاف کرادے گا۔

(1664)۔وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكاً اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِي بِاِسْمِهٖ وَ اِسْمِ اَبِيْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ رَوَاهُ الْبَزَّار [جلاء الافهام حديث رقم :٨٧ ، مجمع الزوائد حديث رقم:١٧٢٩١، ١٧٢٩٢، بزار حديث رقم:١٤٢٥، اللئالى المصنوعه ٢٥٩/١ وقال صحيح ، قال البانى فى سلسلة الاحاديث الصحيحة حسن حديث رقم: ١٥٣٠]۔

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے میری قبر کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جسے تمام مخلوق کو سن سکنے کی طاقت بخشی ہے۔ قیامت تک جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا وہ مجھ تک اسکے نام اور اسکے باپ کے نام سے پہنچا دے گا کہ فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ پر درود پڑھا ہے۔

(1665)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِياً اُبْلِغْتُهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:١٥٨٣]۔ الحديث ضعيف و رواه ابو الشيخ بسند جيد كما فى القول البديع و فتح البارى والمرقاة

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اسے سنوں گا اور جس نے دور سے مجھ پر درود پڑھا وہ مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

(1666)۔وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُوراً وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِيْ عِيْداً وَ صَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:٢٠٤٢]۔ الحديث جيد۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ اور میری قبر کو عید مت بناؤ۔ اور مجھ پر درود پڑھو۔ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو۔

(1667)۔وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْراً ، وَلَا تَتَّخِذُوْا بَیْتِیْ عِیْداً ، صَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ وَسَلَامَكُمْ یَبْلُغُنِیْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلیٰ [مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم:٦٧٥٥ ، جلاء الانهام حدیث رقم:٦٧ ، ٦٨ ، ٦٩ ، مجمع الزوائد حدیث رقم:٣٤٩٧]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت حسن المجتبیٰ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ، اور میرے گھر کو عید مت بناؤ، مجھ پر صلوٰۃ اور سلام بھیجو، بے شک تمہارا صلوٰۃ اور سلام مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

(1668)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ یَكُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ فَاِنَّهَا زَكٰوةٌ وَ قَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَیْراً حَتّٰی یَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ [ابن حبان حدیث رقم:٩٠٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس بھی مسلمان آدمی کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یوں کہا کرے: اے اللہ محمد پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور مومن مردوں اور عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر درود بھیج، یہ زکوٰۃ ہے۔اور فرمایا کہ مومن نیکیاں کرتے کرتے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کی انتہا جنت پر ہوتی ہے۔

(1669)۔عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ یَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ ، وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا ، قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُرْزَقُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَرَوٰی مِثْلَهٗ عَنْ اَوْسٍ ﷺ وَ مَرَّ الْحَدِیْثُ [ابن ماجة حدیث رقم:١٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔اس پر حاضری ہوتی ہے، فرشتے اس پر حاضر ہوتے ہیں۔ جب بھی کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو جاتا ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا وفات کے بعد

بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے۔ اس طرح کی ایک حدیث اور بھی موجود ہے اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(1670)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ اِلَّا بَلَغَنِي صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ ، قَالَ قُلْنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي لَهُ طُرُقٌ كَثِيْرَةٌ بِاَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ [جلاء الافهام حديث رقم: ١١٠، المعجم الاوسط للطبراني حديث رقم: ١٦٤٢ بلفظ صلاته، اسناده حسن: قال الحافظ الهيثمي: فيه راوٍ لم اعرفه، وبقية رجاله ثقات، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٧٢٩٧]۔ وللحديث شواهد يتقوىٰ بها انظر القول البديع صفحة ١٥٢، ١٥٣۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسم کو کھائے اس حدیث کی کئی سندیں ہیں اور الفاظ مختلف ہیں۔

(1671)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي ، وَالنَّبِيُّ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم: ٥٩٣]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم ﷺ تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ جب میں بیٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ کی ثناء سے شروع کیا، پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا، پھر اپنے لیے دعا مانگی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مانگ لے تجھے ملے گا، مانگ لے تجھے ملے گا۔

(1672)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم: ٣٥٤٦، مسند احمد حديث رقم: ١٧٤١، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم: ١٥٦٦]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

(1673)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم:٤٨٦]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ پڑھو۔

(1674)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ رَوَاهُ اَبُودَاؤد [ابوداؤد حديث رقم:٩٨٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اسے پیمانہ بھر بھر کر اجر ملے تو وہ جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو یوں کہے: اے اللہ درود بھیج محمد نبی امی پر، ان کی ازواج، امہات المومنین پر، ان کی اولاد پر اور ان کے اہل بیت پر جیسا کہ تو نے ابراہیم پر درود بھیجا۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(1675)۔ وَعَنْ رُوَيْفِعٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِي رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:١٦٩٩٣]۔ حسن

ترجمہ: حضرت رویفع ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے محمد پر درود پڑھا اور کہا اے اللہ! انہیں قیامت کے دن اپنے قریب ترین ٹھکانے پر مقام دے، میری شفاعت اس کے لیے واجب ہوگئی۔

(1676)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ :لَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ مِنْ اَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم :١١٦٤٨، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٧٣٢٠ وقال رجاله رجال الصحيح]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ: کسی آدمی کی طرف سے کسی آدمی پر صلوٰۃ بھیجنا مناسب نہیں سوائے نبی پر۔

كِتَابُ الرِّقَاقِ

اللہ کے خوف کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا [فاطر: ۲۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو علماء ہیں۔ وَ قَالَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ [الرحمن: ٤٦] اور فرمایا: جو اپنے رب کے سامنے جوابدہی سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

(1677)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧٤١٧ ، ترمذى حديث رقم: ٢٣٢٤ ، ابن ماجة حديث رقم: ٤١١٣ ، مسند احمد حديث رقم: ٨٣٠٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کا پنجرا ہے اور کافر کی جنت ہے۔

(1678)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [مسلم حديث رقم: ٧١٣٠ ، بخارى حديث رقم: ٦٤٨٧، ترمذى حديث رقم: ٢٥٥٩ ، سنن الدارمى حديث رقم: ٢٨٤٣ ، مسند احمد حديث رقم: ٨٩٦٦]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ کو شہوات کے پیچھے چھپا دیا گیا ہے اور جنت کو مشکلات کے پیچھے چھپا دیا گیا ہے۔

(1679)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ كَفَافاً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم: ٢٤٢٧، ٧٤٤١ ، ٧٤٤٢ ، بخارى حديث رقم: ٦٤٦٠ ، ترمذى حديث رقم: ٢٣٦١ ، ابن ماجة حديث رقم: ٤١٣٩ ، مسند احمد حديث رقم: ٩٧٦٧]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ محمد کی آل کو رزق گزارا عطا فرما۔

(1880)۔وَعَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ ؟ فَقَالَ : كُلُّ تَقِيٍّ ، وَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اَوْلِيَآءُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ [الانفال: ٣٤] رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ [المعجم الصغير للطبرانى حديث رقم: ٣٣٣٢ ، المعجم الصغير للطبرانى ١/١١٥]۔ الحديث ضعيف ،

و قال رسول الله ﷺ : حليفنا منا ، و ابن اختنا منا ، و مولانا منا ، ان اوليائی منکم المتقون رواه الحاکم فی المستدرك حدیث رقم:٣٣١٦ وقال صحیح الاسناد و وافقه الذهبی ، وقال ﷺ : ان اولی الناس بی المتقون من كانوا وحیث کانوا انظر مسند احمد حدیث رقم:٢٢١١٣-

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: آلِ محمد کون ہیں؟ تو فرمایا: ہر متقی، اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اس کے ولی صرف متقی ہوتے ہیں۔

(1681)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ الْاَوْدِيِّ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ ، اِغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغُلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ الْبَغْوِيُّ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْحَاكِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [شرح السنة حدیث رقم:٤٠٢٠ ، مستدرك حاكم حدیث رقم:٨٠١٠]۔ضَعِيْفٌ جِداً

ترجمہ: حضرت عمرو بن میمون اودی مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی مالداری کو غربت سے پہلے، اپنی فراغت کو مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

(1682)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٢٣٢٢ ، ابن ماجة حدیث رقم:٤١١٢]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار دنیا پر لعنت ہے اور اس میں جو کچھ ہے اس پر لعنت ہے، سوائے اللہ کے ذکر کے اور اس چیز کے جو اس سے تعلق رکھے اور عالم اور طالب علم کے۔

(1683)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقٰى كَافِراً مِنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ وَالتِّرْمَذِيْ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٢٣٢٠ ، ابن ماجة حدیث رقم:٤١١٠]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کی وقعت اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس میں سے کسی کافر کو پانی تک نہ پلاتا۔

(1684)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَو تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیراً وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلاً رَوَاهُ الْبُخَارِی[بخاری حدیث رقم:٦٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لوتو کثرت سے روؤاور کم ہنسو۔

(1685)۔عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ٦٤٤٩، مسلم حدیث رقم: ٦٩٣٨، الترمذی حدیث رقم: ٢٦٠٢]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں اکثریت فقراء کی دیکھی، اور میں جہنم پر مطلع ہوا تو اس میں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔

(1686)۔عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُکُمْ إِلَی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ إِلٰی مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ٦٤٩٠، مسلم حدیث رقم: ٧٤٢٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اس آدمی کو دیکھے جو مالی طور پر اور شکل وصورت میں اس پر فضیلت دیا گیا ہے، تو اسے چاہیے کہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھے۔

(1687)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهٗ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَیَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهٗ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیمِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ٦٦٠٧، مسلم حدیث رقم: ٣٠٦]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے مگر وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے، اور جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے مگر وہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے، اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

كِتَابُ الْاَخْلَاقِ وَالْآدَابِ

اخلاق اور آداب کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ [القلم: ٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب! تم عظیم اخلاق کے مالک ہو۔ وَ قَالَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ [الانعام: ٩٠] اَیْ بِاَخْلَاقِهِمْ وَ اَوْصَافِهِمْ اور فرمایا: ان لوگوں کو اللہ نے ہدایت دی بس ان ہی کے اخلاق واوصاف کو اختیار کر۔

(1688)۔عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْحُسَیْنُ سَأَلْتُ اَبِیْ عَنْ سِیْرَةِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ جُلَسَائِهٖ ، فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَائِمَ الْبِشْرِ ، سَهْلَ الْخُلُقِ ، لَیِّنَ الْجَانِبِ ، لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَلَا سَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَیَّابٍ وَلَا مُشَاحٍ ، یَتَغَافَلُ عَمَّا لَا یَشْتَهِیْ وَلَا یُؤْیِسُ مِنْهُ رَاجِیَهٗ ، وَلَا یُجِیْبُ فِیْهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهٗ مِنْ ثَلَاثٍ ، اَلرِّیَاءِ وَالْاِكْثَارِ وَمَا لَا یَعْنِیْهِ ، وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ ، كَانَ لَا یَذُمُّ اَحَدًا وَلَا یَعِیْبُهٗ وَلَا یَطْلُبُ عَوْرَتَهٗ وَلَا یَتَكَلَّمُ اِلَّا فِیْمَا رَجَا ثَوَابَهٗ ، وَاِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاءُهٗ كَاَنَّمَا عَلٰی رُءُوْسِهِمُ الطَّیْرُ ، فَاِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا لَا یَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَهُ الْحَدِیْثَ ، وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهٗ اَنْصَتُوْا لَهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ حَدِیْثُهُمْ عِنْدَهٗ حَدِیْثُ اَوَّلِهِمْ ، یَضْحَكُ مِمَّا یَضْحَكُوْنَ مِنْهُ ، وَیَتَعَجَّبُ مِمَّا یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ ، وَیَصْبِرُ لِلْغَرِیْبِ عَلَی الْجَفْوَةِ فِیْ مَنْطِقِهٖ وَمَسْئَلَتِهٖ حَتّٰی اِنْ كَانَ اَصْحَابُهٗ لَیَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ وَیَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ یَطْلُبُهَا فَاَرْفِدُوْهُ ، وَلَا یَقْبَلُ الثَّنَاءَ اِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ ، وَلَا یَقْطَعُ عَلٰی اَحَدٍ حَدِیْثَهٗ حَتّٰی یَتَجَوَّزَهٗ فَیَقْطَعَهٗ بِانْتِهَاءٍ اَوْ قِیَامٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ فِی الشَّمَائِلِ وَكَذَا فِی الشِّفَاءِ [شمائل الترمذی مع المواهب اللدنیه علی الشمائل المحمدیة صفحة ٢٥٧، الشفاء ٩٤/١ ، ٩٥]۔ رواته ثقات

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حسین نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد سے نبی کریم ﷺ کے اپنے ہم مجلس لوگوں میں اخلاق واطوار کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیشہ خوش رو، نرم خو اور نرم مزاج رہتے تھے۔ آپ نہ ہی بدخلق تھے نہ درشت مزاج، نہ ہی شور مچانے والے تھے نہ بدگو، نہ ہی عیب جو تھے نہ بخیل۔ جس چیز سے آپ کو خواہش نہ ہوتی اس سے اعراض فرماتے اور دوسروں کو اس سے مایوس نہ کرتے، تین

چیزوں کو آپ نے ترک کر دیا تھا، جھگڑا، تکبر اور بے مقصد کام، لوگوں کے معاملات میں بھی تین چیزوں کو ترک کر دیا تھا، نہ ہی کسی کی مذمت کرتے تھے نہ اس کو عیب لگاتے تھے، کسی کا عیب تلاش نہیں کرتے تھے، جس چیز میں ثواب کی امید ہو اس کے ماسواء میں بات نہیں کرتے تھے، جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو آپ ﷺ کے اصحاب اس طرح سر جھکا کر بیٹھ جاتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، جب آپ ﷺ خاموش ہو جاتے تو پھر وہ بات شروع کرتے تھے، آپ ﷺ کے سامنے وہ کسی بات پر بحث نہیں کرتے تھے، جو شخص آپ ﷺ سے بات کرتا تو سب خاموش ہو جاتے حتیٰ کہ وہ شخص اپنی بات سے فارغ ہو جاتا، جس بات پر لوگ ہنستے آپ ﷺ بھی ہنستے تھے اور جس پر لوگ تعجب کرتے آپ ﷺ بھی تعجب کرتے تھے، کسی اجنبی شخص کی بات اور سوال میں سختی ہوتی تو اس پر صبر فرماتے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کے اصحاب (سوال کے لیے) اجنبیوں کو لے آتے، آپ ﷺ فرماتے جب تم کسی ضرورت مند کو سوال کرتے دیکھو تو اس کی حاجت پوری کرو، آپ ﷺ صرف اسی شخص کی تعریف قبول کرتے جو کسی احسان کے بعد تعریف کرتا، کسی شخص کی بات نہیں کاٹتے تھے۔ سوائے اس کے کہ وہ حد سے بڑھ جائے پھر اس کو منع فرماتے یا اٹھ کر چلے جاتے۔

(1689)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْداً بِعَفْوٍ اِلَّا عِزّاً ، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حدیث رقم:٦٥٩٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: صدقہ مال میں سے نقصان نہیں کرتا، اور معاف کرنے سے اللہ کسی بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے، اور جو کوئی اللہ کی خاطر عاجزی کرتا ہے اللہ اسے بلند ہی کرتا ہے۔

(1690)۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ ؟ قَالُوْا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، قَالَ : ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ ، قِیْلَ : اَفَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ ؟ قَالَ : اِنْ كَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ ، وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ فِیْهِ ، فَقَدْ بَهَتَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حدیث رقم:٦٥٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: تیرے بھائی کا ایسا ذکر جسے وہ ناپسند کرے۔ عرض کیا گیا حضور کیا فرماتے ہیں کہ جو کچھ میں کہوں وہ میرے بھائی میں موجود ہو تو پھر؟ فرمایا: تم نے جو کہا اگر وہ اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر وہ اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

(1691)۔ وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا رَبِّ

مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ ؟ قَالَ : مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٨٣٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب، تیرے ہاں تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: جو قدرت کے باوجود معاف کر دے۔

(1692)۔عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ ، وَ اِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حديث رقم:١٩٥٦]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا تیرے بھائی کے سامنے مسکرانا تیرے لیے صدقہ ہے، تیرا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، اجنبی علاقے میں تیرا کسی بھائی کو راستہ دکھانا تیرے لیے صدقہ ہے، کمزور نظر والے آدمی کی خاطر دیکھنا تیرے لیے صدقہ ہے، راستے سے تیرا پتھر، کانٹا، اور ہڈی ہٹا دینا تیرے لیے صدقہ ہے، اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں انڈیل دینا تیرے لیے صدقہ ہے۔

(1693)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَرَحْمَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الدَّارِمِي [مسلم حديث رقم:٦٦١٩ ، سنن الدارمی حديث رقم:٢٧٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں بشر ہوں۔ میں جس مسلمان پر بھی لعنت بھیجوں یا سخت سست کہوں یا مار پٹائی کروں تو اسے اس کے لیے کرم، رحمت اور قربت بنا دے جس کے ذریعے تو اسے قیامت کے دن اپنے قریب کرے۔

(1694)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦٠٣٣ ، بخاری حديث رقم:٣٥٥٩ ، ترمذی حديث رقم:١٩٧٥ ، مسند احمد حديث حديث رقم:٦٨٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

(1695)۔ وَعَنْ مَالِكٍ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالك حديث رقم:٨ من كتاب حسن الخلق]۔ صحيح

ترجمہ: امام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان تک حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حسین اخلاق کو مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

(1696)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ اِيْمَانًا اَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذى حديث رقم:٢٦١٢، مسند احمد حديث رقم:٢٤٢٥٩]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے سب سے زیادہ نرم دل ہے۔

(1697)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَوْصِنِي، قَالَ لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا، قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَ رَوَاهُ اَحْمَد عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو [بخارى حديث رقم:٦١١٦، ترمذى حديث رقم:٢٠٢٠، موطا امام مالك، باب ما جاء فى الغضب حديث رقم:١١، مسند احمد حديث رقم:٦٦٤٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: غصہ نہ کر۔ اس نے کئی بار یہی سوال کیا آپ نے فرمایا غصہ نہ کر۔

(1698)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢٦٦، ٢٦٧، ابوداؤد حديث رقم:٤٠٩١، ترمذى حديث رقم:١٩٩٨، مسند احمد حديث رقم:٣٧٨٨، ابن ماجة حديث رقم:٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

(1699)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٥٧٧، بخاری حديث رقم:٢٤٤٧، سنن الدارمی حديث رقم:٢٥١٩، ترمذی حديث رقم:٢٠٣٠، مسند احمد حديث رقم:٦٢١٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن ظلمات ہوگا۔

(1700)۔وَعَن اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِيَّاكُم وَالْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابوداؤد حديث رقم:٤٩٠٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

(1701)۔وَعَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُم وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَاتَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَاناً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٥٣٦، بخاری حديث رقم:٦٠٦٦، ابوداؤد حديث رقم:٤٩١٧، موطا امام مالك كتاب حسن الخلق باب ما جاء فی المهاجرة حديث رقم:١٥]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو، بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ ایک دوسرے پر کان نہ دھرو، ایک دوسرے پر تجسس نہ کرو، ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی نہ دو، ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے بے وفائی نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(1702)۔وَعَن اَبِی ذَرٍّ ﷺ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ ﷺ اَرَأَيتَ الرَّجُلَ يَعمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيرِ وَيَحمِدُهُ النَّاسُ عَلَيهِ، قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٧٢١، ابن ماجة حديث رقم:٤٢٢٥، مسند احمد حديث رقم:٢١٤٣٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو اچھائی میں سے کوئی عمل کرتا ہے اور لوگ اس پر اسکی تعریف کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ مومن کے لیے پہلی خوشخبری ہے۔

(1703)۔عَن اَنَسَ بنَ مَالِكٍ ﷺ يَقُولُ اشْتَكَى ابنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَاَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتْ امْرَأَتُهُ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيئًا وَنَحَّتهُ فِي جَانِبِ الْبَيتِ فَلَمَّا جَاءَ اَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَاَرْجُو اَنْ يَكُونَ قَدِ استَرَاحَ وَظَنَّ اَبُو طَلْحَةَ اَنَّهَا

صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ رواه البخاری

[البخاري حديث رقم: ١٣٠١]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ نے فرمایا: حضرت ابوطلحہ ﷺ کا بیٹا بیمار ہوگیا، پس وہ فوت ہوگیا اور حضرت ابوطلحہ گھر سے نکلے ہوئے تھے، جب ان کی بیوی نے یہ دیکھا کہ بچہ فوت ہوگیا ہے تو انہوں نے اس کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور اس کو گھر کے ایک کونے میں رکھ دیا، جب حضرت ابوطلحہ آئے اور پوچھا: بچہ کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا: وہ پرسکون ہے اور مجھے امید ہے وہ راحت پاچکا ہے، اور حضرت ابوطلحہ نے گمان کیا کہ وہ سچی ہیں، حضرت انس نے کہا: انہوں نے رات گزاری، جب صبح ہوئی تو غسل کیا، جب وہ گھر سے باہر نکلنے لگے تو ان کی بیوی نے انہیں بتایا کہ بچہ فوت ہو چکا ہے، پس انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر انہوں نے نبی ﷺ کو بتایا کہ ان دونوں کے ساتھ رات کو کیا ہوا ہے، تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے رات کے معاملے میں برکت دے گا، سفیان نے کہا: پس انصار کے ایک شخص نے کہا: میں نے دیکھا کہ ان کے نو بیٹے ہوئے اور وہ سب قرآن مجید کے قاری تھے۔

كِتَابُ الْمُعَاشَرَةِ

معاشرت کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ الآية [النساء: ٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرو۔ وَ قَالَ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ الآية [النساء: ٣٤] اور فرمایا: مرد عورتوں پر سردار ہیں۔ وَ قَالَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا [البقرة: ٨٣] اور فرمایا: ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔ وَ قَالَ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا [الحجرات: ١٣] اور فرمایا: ہم نے تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تا کہ تم پہچانے جاؤ۔ وَ قَالَ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ [الحجرات: ١١] اور فرمایا: کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے۔ وَ قَالَ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ [بنی اسرائیل: ٧٠] اور فرمایا: ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

(1704)-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَعْلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:١٠٨٩]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِس نکاح کا اعلان کیا کرواور اسے مسجدوں میں منعقد کیا کرو اور اِس پر اعلان کے لیے دف بجایا کرو۔

(1705)-وَعَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَاحَقُّ زَوجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ ، قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حدیث رقم :٢١٤٢ ، ابن ماجۃ حدیث رقم: ١٨٥٠ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٠٠٣٥]۔

ترجمہ: حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم میں سے کسی کی زوجہ کا اس پر کیا حق ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو جب خود کھائے تو اسے بھی کھلائے، جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے ،اس کے منہ پر نہ مارے، گالی نہ دے اور اس سے علیحدہ نہ ہو سوائے گھر کے اندر کے۔

(1706)-وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً ، اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقاً رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٣٦٤٨ ، مسند احمد حدیث رقم:٨٣٨٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مرد مومن عورت سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اگر اس کی کوئی بات اسے ناپسند ہو تو دوسری پسند بھی ہو گی۔

(1707)-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ اٰمِرَ اَحَداً اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:١١٥٩]۔ وقال حسن

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کرو تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(1708)-وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:١١٦١، ابن ماجۃ حدیث

رقم:١٨٥٤]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت مرگئی اور اس کا شوہر اس سے راضی تھا وہ جنت میں گئی۔

(1709)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ وَابنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ وُلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنِ اسْمَہٗ وَاَدَبَہٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْہُ ، فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْہُ فَاَصَابَ اِثْماً فَاِنَّمَا اِثْمُہٗ عَلٰی اَبِیْہِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیْ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [شعب الایمان للبیھقی حدیث رقم:٨٦٦٦]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرے۔ اگر وہ بالغ ہو گیا اور اس نے اس کی شادی نہ کی پھر اس نے گناہ کر لیا تو اس کا گناہ اس کے باپ کے سر ہو گا۔

(1710)۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُغَیِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِیْحَ رَوَاہُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم:٢٨٣٩]۔ صحیح ولہ شواھد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ برے ناموں کو بدل دیتے تھے۔

(1711)۔ وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ [ابوداؤد حدیث رقم:٤٩٥ ، ترمذی حدیث رقم:٤٠٧]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب کہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو اور انہیں الگ الگ بستروں پر سلاؤ۔

(1712)۔ وَعَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاہُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم:١٩٥٢، مسند احمد حدیث رقم:١٦٧١٥]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باپ کا اپنے بیٹے کے لیے بہترین تحفہ حسن ادب ہے۔

(1713)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِی؟ قَالَ اُمُّكَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ اُمُّكَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ اُمُّكَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ اَبُوكَ ، ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ٦٥٠٠ ، بخاری حدیث رقم: ٥٩٧١ ، ابن ماجۃ حدیث رقم: ٢٧٠٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے اچھے سلوک کا حقدار کون ہے؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس کے بعد عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیرا باپ، پھر تیرا اس سے اگلا قریبی پھر اگلا قریبی۔

(1714)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رِضَی الرَّبِّ فِی رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِی سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ١٨٩٩]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

(1715)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ اُجَاهِدُ ، قَالَ لَكَ اَبَوَانِ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیهِمَا فَجَاهِدْ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ٥٩٧٢]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا تیرے والدین موجود ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: بس ان میں جہاد کر۔

(1716)۔وَعَنْهُ قَالَ اَتیٰ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّی جِئْتُ اُرِیْدُ الْجِهَادَ مَعَكَ اَبْتَغِی وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةِ وَلَقَدْ اَتَیْتُ وَاِنَّ وَالِدَیَّ یَبْکِیَانِ قَالَ فَارْجِعْ اِلَیْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْکَیْتَهُمَا رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ٢٧٨٢]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کی رضا کے لیے اور آخرت سنوارنے کے لیے آپ کے ہمراہ جہاد کا ارادہ لے کر آیا ہوں۔ میں آ تو گیا ہوں مگر میں نے والدین کو روتا ہوا چھوڑا ہے۔ فرمایا: واپس چلا جا، انہیں جا کر ہنسا جس طرح انہیں رلایا ہے۔

(1717)۔وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلیٰ وَلَدِهِمَا؟ قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ٣٦٦٢]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ماں باپ کا حق اپنے بیٹے پر کیا ہے؟

فرمایا: وہی تیری جنت ہیں اور وہی تیری دوزخ ہیں۔

(1718)۔وَعَن رَبِيعَةَ السَّاعِدِي ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا ، قَالَ نَعَمْ ، الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحْمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا رَوَاهُ أَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حديث رقم:٥١٤٢ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٦٦٤]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ربیعہ ساعدی ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ ﷺ کے پاس بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا۔ عرض کرنے لگا یارسول اللہ میرے ماں باپ کی موت کے بعد نیکی کا کوئی طریقہ رہ گیا ہے جو میں ان کے ساتھ کرسکوں؟ فرمایا: ہاں۔ ان پر نمازِ جنازہ، ان کے لیے استغفار، ان کے بعد ان کے کیے ہوئے وعدوں کی وفا، رشتہ داروں کے وہ تعلقات جو ان کی وجہ سے قائم تھے اور ان کے دوست کا احترام۔

(1719)۔وَعَن سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَقُّ كَبِيرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٧٩٢٩]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت سعد بن عاص ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھائیوں میں سے بڑوں کا حق ان کے چھوٹوں پر ایسے ہے جیسے باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔

(1720)۔وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٦٨٥ ، ابوداؤد حديث رقم:٥١٥١ ، ترمذى حديث رقم:١٩٤٢، ابن ماجة حديث رقم:٣٦٧٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جبریل مجھے پڑوس کے بارے میں وصیت سناتے ہی رہے حتیٰ کہ مجھے شک ہونے لگا کہ یہ اسے وارث بنادیں گے۔

(1721)۔وَعَن أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٦٨٨ ، سنن الدارمى حديث رقم:٢٠٨٣ ، ترمذى حديث رقم:١٨٣٣، ابن ماجة حديث رقم:٣٣٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! جب تم ہانڈی پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوس کے ہاں بھی بھیجو۔

(1722)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم: ۱۷۳، بخاری حديث رقم: ۶۰۱۸ ، ترمذی حديث رقم: ۲۵۰۰ ، ابن ماجة حديث رقم: ۳۹۷۱ ، مسند احمد حديث رقم: ۷۶۴۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔

(1723)۔ وَعَنْ اَبِی شُرَيْحٍ الْخُزَاعِیِّ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ ، وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ ، قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهٗ ؟ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهٗ وَلَا شَیْءَ لَهٗ يَقْرِيْهِ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ۴۵۱۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوشریح خزاعی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے اور تکلف ایک دن اور ایک رات ہوتا ہے۔ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے ہاں اتنا ٹھہرے کہ اسے گناہگار کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اسے گناہگار کیسے کرے گا؟ فرمایا وہ اس کے پاس ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو جس سے وہ اس کی تواضع کرے۔

(1724)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [مسلم حديث رقم: ۲۲۱ ، بخاری حديث رقم: ۴۸ ، نسائی حديث رقم: ۴۱۰۵ ، ترمذی حديث رقم: ۱۹۸۳ ، ابن ماجة حديث رقم: ۳۹۳۹ ، مسند احمد حديث رقم: ۳۶۴۶]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

(1725)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ مَا اَطْيَبَكِ وَاَطْيَبَ رِيْحَكِ ، مَا اَعْظَمَكِ وَ اَعْظَمَ حُرْمَتَكِ ، وَالَّذِی

نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِنْكَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَاِنْ نَظُنَّ بِهٖ اِلَّا خَيْراً رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٣٩٣٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے، تو کتنا ہی پاکیزہ ہے اور تیری ہوا کیسی پاکیزہ ہے، تو کتنا ہی عظمت والا ہے اور تیری کتنی ہی عظیم شان ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اللہ کے ہاں ایک مومن کی شان تیری شان سے بڑھ کر ہے، اس کا مال بھی اور اس کا خون بھی۔ اور یہ کہ ہم اس کے بارے میں حسن ظن سے کام لیں۔

(1726)۔عَنْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَىٰ مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهٖ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ٢٠٧٨، مسلم حديث رقم : ٣٩٩٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک تاجر تھا جو لوگوں کو قرض دیتا تھا، جب وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ اس سے درگزر کرو، شاید اللہ ہم سے درگزر فرمائے، اللہ نے اس شخص سے درگزر فرمایا۔

(1727)۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَىٰ وَإِذَا اقْتَضَىٰ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ٢٠٧٦، ابن ماجة حديث رقم : ٢٢٠٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رحم کرے آسانیاں دینے والے آدمی پر، جب وہ بیچے اور جب وہ خریدے اور جب وہ قرض کا تقاضا کرے۔

(1728)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَاناً مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهٗ ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ، قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ ؟ يَا ابْنَ آدَمَ

اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ ، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ، قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم : ٦٥٥٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے میں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہیں کی، وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے یاد نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا، تم نے اسکی عیادت نہیں کی، کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تم اسکی عیادت کرتے تو مجھے اسکے پاس پاتے۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے یاد نہیں میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو اسکا اجر میرے ہاں پاتے۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے پلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تم نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ اگر تم نے اسے پانی پلایا ہوتا تو آج اس کا اجر میرے ہاں پاتے۔

(1729)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمِثْلُهٗ فِيْ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ١٦٢، بخاری حديث رقم: ١١، ترمذی حديث رقم: ٢٥٠٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس نے مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رکھا۔

(1730)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا ، قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ [ترمذی حديث رقم: ١٩٩٠]۔ وقال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم سے مذاق فرما لیتے ہیں۔ فرمایا: میں سچ کے سواء کچھ نہیں کہتا۔

(1731)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم : ١٧٠، بخاری حديث رقم: ١٣، نسائی حديث رقم : ٥٠٣٩، ترمذی حديث رقم : ٢٥١٥، ابن ماجة حديث رقم : ٦٦، سنن الدارمی

حدیث رقم: ۲۷٤۲، مسند احمد حدیث رقم: ۱۳٦۳٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(1732)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ آخیٰ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِي وَانْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَةَ لِي فِي ذٰلِكَ، هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ، قَالَ سُوقُ قَيْنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَزَوَّجْتَ، قَالَ نَعَمْ، قَالَ وَمَنْ، قَالَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ كَمْ سُقْتَ؟ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۲۰٤۸]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ فرماتے ہیں کہ: جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت سعد بن ربیع کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا تو حضرت سعد بن ربیع نے کہا: میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں، پس میں اپنا مال تقسیم کر کے آدھا تمہیں دے دیتا ہوں اور تم میری دو بیویوں کو دیکھو، تم ان میں سے جس کو پسند کرو، میں تمہاری خاطر اس سے الگ ہو جاتا ہوں، پھر جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا: مجھے ان میں سے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، یہ بتاؤ یہاں کوئی تجارت کے لیے بازار ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں قینقاع کا بازار ہے۔ راوی نے کہا: پھر صبح کو حضرت عبدالرحمٰن اس بازار میں گئے، پھر وہاں سے پنیر اور گھی لے کر آئے، پھر دوسرے دن صبح کو گئے۔ راوی نے کہا: پھر کچھ دن کے بعد حضرت عبدالرحمٰن آئے تو ان کے کپڑوں پر زرد رنگ کے نشان تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے پوچھا: کس سے کی ہے؟ انہوں نے کہا انصار کی ایک عورت سے، آپ نے پوچھا: کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایک گٹھلی کے برابر سونا یا کہا ایک گٹھلی سونا، آپ نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کا ہی ہو۔

(1733)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا

وَلَا تُوْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا ، اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ١٩٤، ابو داؤد حديث رقم: ٥١٩٣، ابن ماجة حديث رقم: ٦٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔

(1734)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقى حديث رقم: ٨٧٨٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا: سلام میں پہل کرنیوالا تکبر سے بری ہے۔

(1735)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ١٢، مسلم حديث رقم: ١٦٠، ابن ماجة حديث رقم: ٣٢٥٣]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ اسلام کی کون سی خصلت سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو، جن کو تم پہچانتے ہو اور جن کو تم نہیں پہچانتے۔

(1736)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ٦٢٣١، الترمذی حديث رقم: ٢٧٠٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کہے، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے، تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کہیں۔

(1737)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ٦٢٥٨، مسلم حديث رقم: ٥٦٥٢]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو تم کہا کرو: وَعَلَيْكُم۔

(1738)۔عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِلَبَنٍ وَجِدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَدَخَلْتُ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ :اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ رواه الترمذي [الترمذی حدیث رقم : ۲۷۱۰، ابو داؤد حدیث رقم : ۵۱۷۶]۔ الحدیث حسن۔

ترجمہ: حضرت کلدہ بن حنبل فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت صفوان بن امیہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ، بکری کے بچے اور چارہ دے کر بھیجا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ مکہ کے بالائی حصہ میں تھے، میں داخل ہوا اور میں نے آپ کو سلام عرض نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور کہو: السلام علیکم، کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟

(1739)۔عَنْ أَبِي مُوسَىٰ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ رواه البخاري [البخاری حدیث رقم : ۶۲۴۵، ابو داؤد حدیث رقم : ۵۱۸۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص تین دفعہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ دی جائے، تو اسے چاہیے کہ واپس چلا جائے۔

(1740)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا رواه ابو داؤد [ابو داؤد حدیث رقم : ۵۲۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے، اگر چلتے چلتے ان کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے تو پھر دوبارہ جب ملیں تو دوبارہ سلام کہے۔

(1741)۔وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم :۱۸۵۷۴، ابو داؤد حدیث رقم:۵۲۱۲ ، ترمذی حدیث رقم:۲۷۲۷، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۷۰۳]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو علیحدہ ہونے سے پہلے پہلے ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

(1742)۔عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رواه ابو

داؤد [ابو داؤد حدیث رقم: ٥٢٠٤]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم عورتوں میں بیٹھی ہوئی تھیں اور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو ہمیں سلام فرمایا۔

(1743)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلَسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِن تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ٥٦٨٤، بخاری حدیث رقم: ٦٢٦٩، سنن الدارمی حدیث رقم: ٢٦٥٥، ترمذی حدیث رقم: ٢٧٤٩، مسند احمد حدیث رقم: ٤٦٥٨]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کو مجلس میں سے اٹھا کر پھر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے بلکہ کھل جاؤ اور جگہ بناؤ۔

(1744)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلَسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٥٦٨٩، مسند احمد حدیث رقم: ٩٧٨٨، ترمذی حدیث رقم: ٢٧٥١، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٨٥٣، سنن الدارمی حدیث رقم: ٢٦٥٦، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٧١٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر واپس آیا تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(1745)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ٤٨٤٤]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مت بیٹھ۔

(1746)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ١٩٢١]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کیا اور بڑے کا احترام نہیں کیا اور نیکی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے منع نہیں کیا۔

(1747)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ، اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمَذِي وَمَرَّ الْحَدِيْثُ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ [ابوداؤد حديث رقم : ٤٩٤١ ، ترمذی حدیث رقم: ١٩٢٤، مسند احمد حديث رقم: ٦٥٠١]۔ قال الترمذی حسن صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے۔ جو زمین پر ہیں تم ان پر رحم کرو، جو آسمان میں ہے وہ تم پر رحم کرے گا۔

اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق پیش آؤ۔

(1748)۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ رواه البخاری [البخاری حديث رقم : ٦٠١٣ ، ٧٣٧٦ ، مسلم حديث رقم : ٦٠٣٠]۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(1749)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْخَلْقُ عَيَالُ اللّٰهِ ، فَاَحَبُّهُمْ اِلَى اللّٰهِ اَنْفَعُهُمْ لِعَيَالِهِ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى [مسند ابی یعلیٰ حديث رقم: ٣٣١٥]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مخلوق اللہ کا اہل و عیال ہے، اللہ کو سب سے زیادہ پسندوہ شخص ہے جو اس کے عیال کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

(1750)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم : ٥٠٥٥ ، ابوداؤد حديث رقم: ٢٨١٥ ، ترمذی حديث رقم : ١٤٠٩، ابن ماجة حديث رقم: ٣١٧٠ ، نسائی حديث رقم: ٤٤١٣]۔ وَمَرَّ كِتَابُ النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَ هُمَا دَاخِلَانِ فِي الْمُعَاشَرَةِ اَيْضاً

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو احسان کے طریقے سے قتل کرو، جب تم ذبح کرو تو احسان کے طریقے سے ذبح کرو۔ آدمی کو

چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرلے اور اپنے ذبیحہ کو آسانی فراہم کرے۔اس سے پہلے کتاب النکاح اور کتاب الطلاق گزر چکی ہیں۔وہ بھی معاشرت میں ہی شامل ہیں۔

(1751)۔عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِي حَتّٰى أَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَجَازَا وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا رواه البخاري

[البخاري حديث رقم : ٢٠٣٨ ، مسلم حديث رقم : ٥٦٧٩]۔

ترجمہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں (معتکف) تھے اور آپکے پاس آپکی ازواج بیٹھی ہوئی تھیں، پھر وہ جانے لگیں تو آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی سے فرمایا: تم جلدی نہ کرو حتیٰ کہ میں تمہیں (رخصت کرنے) چلتا ہوں، اور ان کا حجرہ حضرت اسامہ ﷺ کی حویلی میں تھا، پھر نبی کریم ﷺ حضرت صفیہ کیساتھ نکلے، پس آپ سے انصار کے دو آدمی ملے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا، پھر گزر گئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم دونوں اِدھر آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہیں، ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: بے شک شیطان انسان کے خون کی گردش کی جگہ میں پہنچ جاتا ہے اور مجھے یہ خوف ہوا کہ وہ تمہارے دل میں کوئی چیز ڈال دے گا۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا [الاعراف: ٢٦،٢٧] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کی اولاد یقیناً ہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمہارے ستر کو ڈھانپتا ہے اور تمہارے لیے زینت کا باعث ہے، اور جو تقویٰ کا لباس ہے وہی بہترین ہے، یہ اللہ کی

نشانیوں میں سے ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو، اے آدم کی اولاد تمہیں شیطان فتنے میں ہرگز نہ ڈالے، جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا، انکا لباس ان سے اتروا دیا تا کہ انہیں انکی شرم گاہیں دکھائے۔ وَ قَالَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ [الاعراف: ۳۱] اور فرماتا ہے: ہر نماز کے وقت اپنا لباس زیب تن کر لیا کرو۔

(1752)۔عَنْ سَمُرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرمَذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم:۲۰۱۷۵، ترمذی حديث رقم: ۲۸۱۰، نسائی حديث رقم:۱۸۹٦، ابن ماجة حديث رقم:۳۵٦۷]۔ الحديث صحيح

ترجمہ:۔ حضرت سمرۃ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو۔ یہ زیادہ پاکیزہ اور طیب ہیں۔ سفید کپڑوں میں ہی اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔

(1753)۔وَعَنْ اَبِی الدَّرداءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ فِی قُبُورِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمْ الْبَيَاضُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:۳۵٦۸]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لباس سفید ہی ہے جس میں تم قبروں میں اور مسجدوں میں اللہ کی زیارت کرتے ہو۔

(1754)۔وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا تَسْمَعُونَ اَلَا تَسْمَعُونَ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيمَانِ، اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيمَانِ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم: ٤١٦١، ابن ماجة حديث رقم:٤١١٨]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں ہو، کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے، بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

(1755)۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ ثَوبَ شُهْرَةٍ فِی الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوبَ مَذَلَّةٍ يَومَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ٦٢٥٠، ابو داؤد حديث رقم:٤٠٢٩، ابن ماجة حديث رقم:٣٦٠٦]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں شہرت والا نمایاں لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔

(1756)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَومٍ فَهُوَ مِنْهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ

وَأَبُو دَاوُد [مسند احمد حديث رقم: ٥١١٤، ابوداؤد حديث رقم: ٤٠٣١]۔ حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔

(1757)۔وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٥٤٤١، بخاری حديث رقم: ٥٨١٣، ابوداؤد حديث رقم: ٤٠٦٠، ترمذی حديث رقم: ١٧٨٧، نسائی حديث رقم: ٥٣١٥، مسند احمد حديث رقم: ١٢٣٨٦]۔

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اَن سلے کپڑوں میں سے نبی کریم ﷺ کا سب سے پسندیدہ کپڑا (سرخ دھاریوں والی) سبز رنگ کی یمنی چادر تھی۔

(1758)۔وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيصُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي [ابوداؤد حديث رقم: ٤٠٢٥، ترمذی حديث رقم: ١٧٦٢]۔ صحيح صححه الحاكم و وافقه الذهبی

ترجمہ:۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: سلے ہوئے کپڑوں میں سے نبی کریم ﷺ کا سب سے پسندیدہ کپڑا قمیص تھی۔

(1759)۔وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّداً وَإِزَاراً غَلِيظاً، فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٥٤٤٢، ٥٤٤٣، بخاری حديث رقم: ٥٨١٨، ابوداؤد حديث رقم: ٤٠٣٦، ترمذی حديث رقم: ١٧٣٣، ابن ماجة حديث رقم: ٣٥٥١، مسند احمد حديث رقم: ٢٤٠٩٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لوگوں کو ایک بُنی ہوئی چادر اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ ان دو کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہوا۔

(1760)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم: ٥٧٨٧، ابن ماجة حديث رقم: ٣٥٧٣، نسائی حديث رقم: ٥٣٣٠، مسند احمد حديث رقم: ٩٩٤٧]۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹخنوں سے نیچے لٹکنے والا تہبند جہنم میں جائے گا۔

(1761)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَلْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئاً خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٤٠٩٤ اللفظ لهما، نسائی حديث رقم:٥٣٣٤، ابن ماجة حديث رقم:٣٥٧٦]۔ صحيح وهو فی البخاری و مسلم دون الفقرة الاولیٰ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: تہبند، قمیض اور عمامہ میں فخر کا امکان ہے۔ جس نے ان میں سے کسی چیز کو شوخی کے طور پر لٹکایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(1762)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم:٢٨١٩]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتا ہے کہ بندے پر اللہ کی نعمت کے اثرات ظاہر ہوں۔

(1763)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٥٤٣٧، ابو داؤد حديث رقم:٤٠٤٤، ترمذی حديث رقم:١٧٣٧، نسائی حديث رقم:٥٢٦٧، مسند احمد حديث رقم:٩٢٧]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے نیم ریشمی اور ریشمی لباس سے، سونے کی انگوٹھی سے اور رکوع میں قرآن شریف پڑھنے سے منع فرمایا۔

(1764)۔وَعَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِي، وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي [ترمذی حديث رقم:١٧٢٠، نسائی حديث رقم:٥١٤٨، مسند احمد حديث رقم:١٩٥٢٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں سونا اور ریشم اپنی امت کی عورتوں کے لیے حلال کرتا ہوں اور مردوں پر حرام کرتا ہوں۔

(1765)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهٖ

اَلْيُسْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٥٤٨٩]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں ہوتی تھی۔

(1766)۔ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حديث رقم: ٥٨٥٧، ابو داؤد حديث رقم: ٤١٣٤، ترمذی حديث رقم: ١٧٧٣، نسائی حديث رقم: ٥٣٦٧، ابن ماجة حديث رقم: ٣٦١٥]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے جوتے مبارک کے دو تسمے ہوتے تھے۔

(1767)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّتَنَعَّلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [ابو داؤد حديث رقم: ٤١٣٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے کھڑا ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

(1768)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، اَلْخِتَانُ وَ الْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٥٩٧، بخاری حديث رقم: ٥٨٩١، ابو داؤد حديث رقم: ٤١٩٨، ترمذی حديث رقم: ٢٧٥٦، نسائی حديث رقم: ٥٢٢٥، ابن ماجة حديث رقم: ٢٩٢، موطا امام مالك كتاب صفة النبی ﷺ باب ما جاء فی السنة فی الفطرة حديث رقم: ٣، مسند احمد حديث رقم: ٩٣٤١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ ختنے کرنا، ناف سے نیچے بال کاٹنا، مونچھیں کترنا، ناخن اتارنا اور بغلوں کے بال لینا۔

اَلْعِمَامَةُ سُنَّةٌ زَائِدَةٌ

عمامہ سنتِ زائدہ ہے

(1769)۔ عَنْ رُكَانَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِقَائِمٍ وَلَا نَعْرِفُ اَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيَّ وَلَا ابْنَ رُكَانَةَ [ترمذی حديث رقم: ١٧٨٤، ابو داؤد حديث رقم: ٤٠٧٨]۔

ترجمہ: حضرت رکانہ ﷺ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ہم میں اور مشرکین میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قائم نہیں ہے، اور ہم اس کو روایت کرنے والے ابو

الحسن عسقلانی کو نہیں جانتے اور نہ ہی ابنِ رکانہ کو جانتے ہیں۔

(1770)۔وَعَنْ اَبِی کَبْشَةَ قَالَ کَانَ کِمَامُ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بُطْحاً رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ، وَ مَرَّ حَدِیْثُ الْبَرَانِسِ فِی کِتَابِ الْحَجِّ، بَابِ الْاِحْرَامِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهٖ [ترمذی حدیث رقم:۱۷۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو کبشہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ٹوپیاں چپٹی ہوتی تھیں۔امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔اس سے پہلے کتاب الحج میں ٹوپیوں والی صحیح حدیث گزر چکی ہے۔

(1771)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ صَلّٰی جَابِرٌ فِی اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِیَابُهٗ مَوْضُوعَةٌ عَلَی الْمِشْجَبِ، فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّی فِی اِزَارٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِیَرَانِی اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَیُّنَا کَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَ فِی رِوَایَةٍ، قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ یَّرَانِی الْجُهَّالُ مِثْلُکُمْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یُصَلِّی کَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۵۲، ۳۷۰]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ: حضرت جابر ﷺ نے ایک مرتبہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھی جب کہ دوسرا کپڑا اسٹینڈ پر موجود تھا۔کسی نے پوچھا کہ آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تاکہ تیرے جیسا احمق دیکھ لے۔ہم میں سے کس کے پاس نبی کریم ﷺ کے زمانے میں دو کپڑے ہوتے تھے؟ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے جاہل مجھے دیکھ لیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو بھی اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(1772)۔وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ الْقَوْمُ یَسْجُدُونَ عَلَی الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَیَدَاهُ فِی کُمِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری کتاب الصلوٰۃ باب :۲۳ السجود علی الثوب فی الشدۃ الحر]۔

ترجمہ:۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان (شدید گرمی کی وجہ سے) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے اور ان کے ہاتھ آستینوں کے اندر ہوتے تھے۔

(1773)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ کَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَلَنْسُوَةٌ شَامِیَّةٌ وَفِی رِوَایَةٍ قَلَنْسُوَةٌ بَیْضَاءُ شَامِیَّةٌ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ۲۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شامی ٹوپی ہوا کرتی تھی، ایک روایت میں ہے کہ شام کی سفید ٹوپی ہوتی تھی۔

اَلْقُبْضَةُ فِي اللِّحْيَةِ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ دُونَ الْإِفْرَاطِ وَالتَّفْرِيطِ

ایک مٹھی داڑھی رکھنا سنتِ مؤکدہ ہے، افراط اور تفریط کے برعکس

(1774)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحَى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ اَوِاعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم :۵۸۹۲ ، مسلم حدیث رقم :۶۰۲، ابوداؤد حدیث رقم :۴۱۹۹ ، نسائی حدیث رقم:۵۲۲۶ ، مسند احمد حدیث رقم:۵۱۳۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی وافر مقدار میں رکھو اور مونچھوں کو چھوٹا کرو۔ (اس حدیث شریف کے راوی) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ کر فالتو داڑھی کاٹ دیتے تھے۔

(1775)۔وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَغَيْرِهٖ ﷺ اَنَّهٗ ﷺ كَانَ كَثَّ اللِّحْيَةِ تَمْلَأُ صَدْرَهٗ رَوَاهُ فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ۳۸/۱]۔ سیدنا حکیم ابن حزام ﷺ هو المولود فی جوف الکعبة بالاتفاق

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ گھنی داڑھی مبارک والے تھے جو آپ ﷺ کے سینہ اقدس کو بھر دیتی تھی۔

(1776)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۲۷۶۲]۔

ترجمہ:۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی مبارک لمبائی اور چوڑائی میں تراشتے تھے۔

(1777)۔ وَعَنْ اَبِي حَنِيفَةَ عَنِ الهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ اَنَّ اَبَا قُحَافَةَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَلِحْيَتُهٗ قَدِ انْتَشَرَتْ ، قَالَ فَقَالَ لَوْ اَخَذْتُمْ وَاَشَارَ اِلٰى نَوَاحِي لِحيَتِهٖ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْاَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ۲۰۵]۔

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے حضرت ھیثم سے اور انہوں نے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو قحافہ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھی بکھری ہوئی تھی، وہ آدمی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے

فرمایا: کاش تم اسے کتر لو اور اپنے ہاتھ مبارک سے داڑھی کے اردگرد اشارہ فرمایا۔

(1778)۔ وَعَنْ اَبِی زُرْعَةَ قَالَ کَانَ اَبُو هُرَیْرَةَ یَقْبِضُ عَلیٰ لِحیَتِهٖ ، ثُمَّ یَأْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقُبضَةِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۱۰۸/۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ لیتے تھے اور جو فالتو ہوتی تھی اسے کاٹ ڈالتے تھے۔

(1779)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ کَانُوا یُرَخِّصُونَ فِیمَا زَادَ عَلَی الْقُبْضَةِ مِنَ اللِّحْیَةِ اَنْ یُؤْخَذَ مِنْهَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۱۰۹/۶]۔

ترجمہ:۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان مٹھی سے زیادہ داڑھی کاٹ ڈالنے کی اجازت دیتے تھے۔

(1780)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ کَانَ یَقْبِضُ عَلیٰ لِحیَتِهٖ ثُمَّ یَقُصُّ مَا تَحتَ الْقُبْضَةِ رَوَاهُ مُحَمَّد فِی کِتَابِ الْآثَارِ وَ قَالَ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِی حَنِیفَةَ [کتاب الآثار حدیث رقم: ۸۹۷ ، المصنف لابن ابی شیبة ۱۰۹/۶]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ کر فالتو داڑھی کاٹ ڈالتے تھے۔ امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

بَیَانُ الشَّعْرِ وَالتَّرَجُّلِ

بال رکھنے اور کنگھی کرنے کا بیان

(1781)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۷۵۵، ابوداؤد حدیث رقم: ۴۱۸۷ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۶۳۵]۔ الحدیث حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کان کی لو سے زائد اور کندھوں سے کم ہوتے تھے۔

(1782)۔وَعَنْ اَبِی قَتَادَةَ ﷛ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِی جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ[موطا مالك كتاب الشعر باب اصلاح الشعر حديث رقم:٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ﷛ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے زلفیں رکھی ہوئی ہیں کیا میں ان میں کنگھی کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اپنی زلفوں کو سجا کے رکھو۔

(1783)۔وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ﷛ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَأْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْيَتِهٖ ، فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ اَنْ يَأْتِیَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَاَنَّهٗ شَيْطٰنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ[موطا مالك كتاب الشعر باب اصلاح الشعر حديث رقم:٧]۔

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار ﷛ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔اس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ مبارک سے اسکی طرف اشارہ فرمایا: وہ آدمی سمجھ گیا کہ نبی کریم ﷺ مجھے بالوں کو درست کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ وہ چلا گیا اور بال ٹھیک کر کے واپس آ گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کیا یہ بہتر نہیں ہے بجائے اسکے کہ کسی آدمی کے بال اس طرح بکھرے ہوئے ہوں جیسا کہ وہ شیطان ہے۔

(1784)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْقَزَعِ ، قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِیِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ[مسلم حديث رقم:٥٥٥٩ ، بخاری حديث رقم:٥٩٢٠، ٥٩٢١ ، ابوداؤد حديث رقم: ٤١٩٣ الی ٤١٩٥ ، نسائی حديث رقم:٥٠٤٨ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن نافع اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے قزع سے منع فرمایا۔ حضرت عمر فرماتے کہ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ قزع کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: بچے کے سر کا کچھ حصہ منڈا دیا جائے اور کچھ حصہ رہنے دیا جائے۔

(1785)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حديث رقم:٥٨٨٥ ، ترمذی حديث رقم:٢٧٨٤ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٠٩٧ ، ابن ماجة حديث رقم:١٩٠٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں۔

بَيَانُ تَغْيِيرِ الشَّيْبِ

بڑھاپے کو تبدیل کرنے کا بیان

(1786)۔عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثُّغَامَةِ بَيَاضاً ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم :٥٥٠٩، ابو داؤد حديث رقم:٤٢٠٤]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ کو لایا گیا اور ان کا سر اور داڑھی جنگلی درخت کے پھول کی طرح سفید تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے کسی چیز سے تبدیل کردو اور کالے رنگ سے بچو۔

(1787)۔وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكَتَمُ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ وَالتِّرْمَذِي وَأَبُودَاؤد وَالنَّسَائِي [مسند امام اعظم صفحة ٢٠٤، ابو داؤد حديث رقم : ٤٢٠٥ ، ترمذى حديث رقم :١٧٥٣، نسائى حديث رقم :٥٠٧٧ الىٰ ٥٠٨٢ ، مسند احمد حديث رقم:٢١٣٦٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سب سے بہتر چیز جس سے تم بڑھاپے کو تبدیل کرتے ہو وہ حناء اور وسمہ ہے۔

(1788)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُونُ قَوْمٌ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَبُودَاؤد وَالنَّسَائِي [ابوداؤد حديث رقم:٤٢١٢ ، نسائى حديث رقم:٥٠٧٥ ، مسند احمد حديث رقم:٢٤٧٤]۔ صحيح الاسناد

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم ہو گی جو اس کالے رنگ سے خضاب کرے گی جیسے کبوتروں کی گردنیں ہوتی ہیں، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔

بَيَانُ الطِّيبِ وَالدُّهْنِ وَالْكُحْلِ

خوشبو، تیل اور سرمہ کا بیان

(1789)۔عَنْ آنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا رَوَاهُ ابُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم:٤١٦٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شیشی ہوتی تھی جس میں سے آپ ﷺ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

(1790)۔وَعَنهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهٖ وَتَسرِيحَ لِحيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ رَوَاهُ الْبَغْوِيُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حدیث رقم:٣١٦٣]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ:۔ انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ اپنے سر مبارک میں کثرت سے تیل لگایا کرتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک میں کثرت سے کنگھی کیا کرتے تھے اور بالوں پر اکثر کپڑا رکھتے تھے۔

(1791)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهٗ مُكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِي هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حدیث رقم:١٧٥٧، ابن ماجة حدیث رقم:٣٤٩٩]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے پاس سرمہ دانی ہوتی تھی جس سے آپ ﷺ ہر رات دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں سرمہ لگایا کرتے تھے۔

مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ: قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا عَلَّمَ اَصحَابَهٗ لَا تَلْبَسُوا السَّوَادَ فَاِنَّهٗ لِبَاسُ فِرعَونَ رَوَاهُ فِي مَن لَا يَحضُرهُ الفَقِيهُ [١٦٣/١ حدیث رقم :٧٦٧] وَسُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الصَّلوٰةِ فِي الْقَلَنْسوَةِ السَّودَاءِ، فَقَالَ لَا تُصَلِّ فِيهَا فَاِنَّهَا لِبَاسُ اَهلِ النَّارِ رَوَاهُ فِي مَن لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ [١٦٢/١ حدیث رقم :٧٦٥] فَاَمَّا لَبسُ السَّوَادِ لِلتَّقِيَةِ فَلَا اِثْمَ فِيهِ رَوَاهُ فِي مَن لَا يَحْضُرهُ الفَقِيهُ [١٦٣/١ حدیث رقم :٧٦٩] وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ وَفِي يَدِهٖ خَاتَمُ حَدِيدٍ رَوَاهُ فِي مَن لَا يَحضُرهُ الفَقِيهُ [١٦٤/١] وَ قَالَ عَلَيْهِ السلام مَا

طَهَّرَ اللّٰهُ يَداً فِيهَا حَلقَةُ حَدِيدٍ رَوَاهُ فِي مَن لَا يَحضُرهُ الفَقِيه [۱۶۴/۱ حدیث رقم:۷۷۲]

روافض کی کتابوں سے:۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: کالا لباس مت پہنا کرو، یہ فرعون کا لباس ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس میں نماز مت پڑھ یہ دوزخیوں کا لباس ہے۔ مگر تقیہ کے لیے کالا لباس پہننے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی اپنے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی پہن کر نماز نہ پڑھے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ اس ہاتھ کو کبھی پاک نہ کرے جس میں لوہے کا کڑا ہو۔

كِتَابُ الطِّبِّ
طب کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَاكِياً عَنْ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيمَ: اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ [الشعرآء: ۸۰] اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قول حکایت فرمایا: جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ وَ قَالَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ [بنی اسرائیل: ۸۲] اور فرمایا: ہم قرآن نازل کرتے ہیں جو شفا ہے۔ وَ قَالَ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ [النحل: ۶۹] اور فرمایا: اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔

(1792)۔قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَآءُ الدَّآءِ بَرِأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۵۷۴۱، مسند احمد حدیث رقم: ۱۴۶۰۹]۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مرض کے لیے دوا ہے۔ جب دوا مرض تک پہنچ جاتی ہے تو اللہ کے اذن سے شفا ہو جاتی ہے۔

بَابُ اُصُولِ الطِّبِّ وَتَشْخِيصِ الْمَرْضِ
طب کے اصول اور مرض کی تشخیص کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ [الانبیاء: ۳۰] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا۔ وَ قَالَ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ

[السجدة : ۸] اور فرمایا: پھر اللہ نے انسان کی نسل حقیر پانی کے نچوڑ سے جاری کی۔ وَ قَالَ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ [الصفت : ۱۱] اور فرمایا: ہم نے انہیں چپکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ وَ قَالَ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ [الحجر : ۲٦] اور فرمایا: بے شک ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا جو پہلے سیاہ بدبودار گارا تھی۔ وَ قَالَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ [الرحمن : ۱٤] اور فرمایا: اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی سوکھی مٹی سے بنایا۔ وَ قَالَ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ [الحجر : ۲۹] اور فرمایا: جب میں اسے برابر کردوں اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دوں۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ [الحج : ٤٦] اور فرمایا: بلکہ وہ دل اندھے ہوجاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ وَ قَالَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ [البلد : ٤] اور فرمایا: یقیناً ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا۔ (یعنی رحم میں پیدا کیا جو کبدی عضو ہے اور مشکل مقام ہے)۔

(1793) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٤٠٩٤، بخاري حديث رقم: ٥٢، ترمذي حديث رقم: ١٢٠٥، ابن ماجة حديث رقم: ٣٩٨٤]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جسم میں ایک لوتھڑا ہوتا ہے۔ جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم خراب ہوتا ہے۔ خبردار وہ لوتھڑا دل ہے۔

(1794) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشِّبْهُ اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ، فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشِّبْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٧١٠، ابن ماجة حديث رقم: ٦٠١، نسائي حديث رقم: ٢٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہا السلام فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بچے کی شبیہ کہاں سے بنتی ہے؟ مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا پیلا ہوتا ہے۔ جسکا پانی غالب آجائے یا پہل کر جائے شبیہ اسی سے بنتی ہے۔

بَابُ الْمِعْدَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

معدہ اوراس کے متعلقات کا باب

(1795)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمِعْدَةُ حَوضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوقُ اِلَيهَا وَارِدَةٌ ، فَاِذَا صَحَّتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالصِّحَةِ وَاِذَا فَسَدَتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالسُّقْمِ رَوَاهُ الْبَيهَقِی فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقى حديث رقم :٥٧٩٦، المعجم الصغير للطبرانى حديث رقم: ٤٣٤٣]۔ قال الهيثمى فى مجمع الزوائد : فيه يحيىٰ بن عبد الله البابلتى وهو ضعيف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معدہ بدن کا حوض ہے اور نالیاں اس کی طرف وارد ہوتی ہیں۔ جب معدہ صحت مند ہوتا ہے تو نالیاں صحت لے کر پھوٹتی ہیں اور جب معدہ خراب ہوتا ہے تو نالیاں بیماری لیکر پھوٹتی ہی۔

(1796)۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِی مَعاً وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِی سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَنَحوُهُ فِی مُسْلِمٍ[بخارى حديث رقم:٥٣٩٣ ، مسلم حديث رقم:٥٣٧٥]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

(1797)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اَنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِی بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ يَوماً نُطْفَةً ، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم :٦٧٢٣ ، بخارى حديث رقم :٣٢٠٨۔ ٣٣٣٢ ، ابوداؤد حديث رقم :٤٧٠٨ ، ترمذى حديث رقم:٢١٣٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٧٦]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ بات بتائی اور آپ سچے اور تصدیق شدہ ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ کی شکل میں رہتی ہے، پھر اتنا ہی عرصہ جما ہوا خون رہتا ہے، پھر اتنا ہی عرصہ گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔

(1798)۔وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَئَلَهَا بِمَا

تَسْتَمْشِيْنَ؟ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ، قَالَ حَارٌّ جَارٌّ، قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَو اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم: ٢٠٨١، ابن ماجة حديث رقم: ٣٤٦١]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم دست کس چیز سے لیتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ شبرم سے۔ فرمایا گرم ہے تیز ہے۔ فرماتی ہیں کہ پھر میں سنا سے دست لیتی تھی۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔

(1799)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اشکمت درد ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَإِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شِفَاءً رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٣٤٥٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تیرے پیٹ میں درد ہے؟ (یہ فارسی میں فرمایا)۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا: اٹھ نماز پڑھ بے شک نماز میں شفا ہے۔

بَابُ الْعِلَاجِ بِالْغِذَاءِ

غذا سے علاج کا باب

(1800)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمى حديث رقم: ٢٠٨٤]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کھانا رکھ دیا جائے تو اپنے جوتے اتاردو۔ یہ تمہارے پاؤں کے لیے راحت کا سبب ہے۔

(1801)۔ وَعَنْ اَسْمَاءِ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ اَمَرَتْ بِهِ فَغُطِّيَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرُهُ وَدُخَانُهُ، وَتَقُولُ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمى حديث رقم: ٢٠٥١]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کا طریقہ یہ تھا کہ جب ان کے پاس ثرید لایا جاتا تھا تو آپ حکم دیتی تھیں اور اسے ڈھانپ دیا جاتا تھا حتیٰ کہ اس کی حدت اور دھواں ختم ہو جاتا تھا۔ اور آپ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا کہ اس میں بہت برکت ہوتی ہے۔

(1802)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَلثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم:۳۷۸۳]۔ قال ابو داؤد ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے پسندیدہ کھانا روٹی کا ثرید تھا اور حیس (کھجور، گھی اور ستو سے تیار شدہ) کا ثرید تھا۔

(1803)۔ وَعَنْ سَهْلٍ ﷺ قَالَ كَانَتْ فِيْنَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى اَرْبَعَاءٍ فِيْ مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهٗ فِيْ قِدْرٍ، ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قُبْضَةً مِنْ شَعِيْرٍ تَطْحَنُهَا، فَتَكُونُ اُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهٗ، وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ اِلَيْنَا فَنَلْعَقُهٗ، وَكُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۹۳۸]۔

ترجمہ: حضرت سہل ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک خاتون ہوا کرتی تھیں۔ وہ بدھ کے دن چقندر کو اپنے کھیت میں دبا دیتی تھیں۔ جب جمعہ کا دن آتا تو چقندر کی جڑھیں کاٹ کر ہانڈی میں ڈال دیتی تھیں، پھر اس پر ایک مٹھی جو کی ڈال دیتی تھیں اور اسے گھوٹتی تھیں تو چقندر کی جڑھیں اس کا شوربا بن جاتی تھیں۔ جب ہم جمعہ کی نماز سے واپس آتے تھے تو انہیں سلام کرتے تھے۔ وہ ہمیں یہ کھانا پیش کرتی تھیں اور ہم اسے چاٹ کھاتے تھے۔ ہم جمعہ کے دن اس کے کھانے کی تمنا کرتے تھے۔

(1804)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَلِلْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُولُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ التَّلْبِيْنَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۵۷۶۹، بخاری حدیث رقم:۵۶۸۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ آپ مریض کے لیے اور خفقان والے کے لیے خالی پیٹ تلبین تجویز فرماتی تھیں، اور فرمایا کرتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: تلبین مریض کے دل کو مضبوط کرتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے۔ (تلبین سے مراد جو کے آٹے کا پتلا حلوہ ہے جسے پانی میں پکایا جائے اور اتارتے وقت معمولی سا دودھ ڈال دیا جائے اور میٹھے کی جگہ شہد ڈالا جائے)۔

(1805)۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَلْحُلْوُ الْبَارِدُ رَوَاهُ

التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۱۸۹۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میٹھا اور ٹھنڈا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔

(1806)۔ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوهَا بِالْمَآءِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۵۷۵۵، بخاری حدیث رقم:۳۲۶۳]۔

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: بخار جہنم کے سانس لینے سے ہوتا ہے۔ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(1807)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَلشِّفَآءُ فِي الْعَسْلِ وَالْحَجْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۵۶۸۰، ابن ماجة حدیث رقم:۳۴۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: شفا شہد میں اور پچھنے لگوانے میں ہے۔

(1808)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۵۶۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو حلوا اور شہد پسند تھا۔

(1809)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ ﷺ اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَخِي يَشْتَكِي بَطْنُهُ، فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلاً، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلاً، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلاً، ثُمَّ اَتَاهُ، فَقَالَ فَقَدْ فَعَلْتُ، فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيكَ، اِسْقِهِ عَسَلاً، فَسَقَاهُ فَبَرِأَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۵۷۷۰، بخاری حدیث رقم:۵۶۸۴، ترمذی حدیث رقم:۲۰۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کا پیٹ خراب ہو گیا ہے۔ فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر دوسری بار آیا۔ فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر تیسری بار آیا۔ فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر آیا اور عرض کیا میں نے بار بار شہد پلایا ہے۔ فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا ہے اور تیرے بھائی کے پیٹ نے جھوٹ بولا ہے، اسے شہد پلاؤ۔ اس نے جا کر پلایا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

(1810)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَعِقَ الْعَسلَ ثَلاثَ غَدَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلاءِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:۳۴۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر ماہ میں تین دن شہد چاٹ لیا

اسے کوئی بڑا مرض نہیں لگے گا۔

(1811)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ، اَلْعَسَلُ وَالْقُرْآنُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣٤٥٢]۔ قال ابن حجر الصحيح وقفه على ابن مسعود ﷺ

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو شفاؤں کو لازم پکڑو۔ شہد اور قرآن۔

(1812)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم :٣٣٤٦]۔ صحيح وشاهده في مسلم والبخاري (بخاري حديث رقم:٦٤٥٤)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کبھی نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

(1813)۔ وَعَنِ ابْنَيْ بُسْرِ السُّلَمِيِّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:٣٨٣٧ ، ابن ماجة حديث رقم :٣١٣٤]۔ صحيح فيه عن ابني بسر يقال اسمهما عبد الله وعطية

ترجمہ: حضرت ابن بسر سلمی کے دو بیٹے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے مکھن اور کھجور پیش کیے۔ آپ مکھن اور کھجور کو پسند فرماتے تھے۔

(1814)۔ وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيْئَ بِمَرَقَةٍ فِيْهَا دُبَّاءٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ، وَيُعْجِبُهُ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ، جَعَلْتُ اُلْقِيْهِ اِلَيْهِ وَلَا اَطْعَمُهُ، فَمَا زِلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٥٣٢٦ ، بخاري حديث رقم :٢٠٩٢، ٥٣٧٩، ٥٤٢٠، ٥٤٣٣، ٥٤٣٥، ٥٤٣٦، ٥٤٣٧، ٥٤٣٩، ابو داؤد حديث رقم:٣٧٨٢]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ گیا۔ آپ ﷺ کے سامنے شوربہ لایا گیا جس میں کدو تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں سے کدو کھاتے تھے اور آپ کو اچھا لگتا تھا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں اسے آپ ﷺ کی طرف بڑھانے لگ گیا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ اس کے بعد مجھے کدو ہمیشہ کے لیے پسند ہو گیا۔

(1815)۔وَعَنْ طَلْحَةَ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأُدُمِ، قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:٥٣٥٣، ابوداؤد حديث رقم:٣٨٢١، ترمذی حديث رقم:١٨٣٩، نسائی حديث رقم:٣٧٩٦، ابن ماجة حديث رقم:٣٣١٧]۔

ترجمہ: حضرت طلحہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات اللہ کے نبی ﷺ سے سنی تو میں سرکے سے محبت کرنے لگا۔اور جب سے میں نے یہ بات حضرت جابر ﷺ سے سنی تو میں سرکہ سے محبت کرنے لگا۔

(1816)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ، يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:٥٣٣٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کوئی کھجور نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں۔اے عائشہ! جس گھر میں کوئی کھجور نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں۔آپ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی۔

(1817)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ[مسلم حديث رقم:٥٣٣٠، بخاری حديث رقم:٥٤٤٠، ابوداؤد حديث رقم:٣٨٣٥، ابن ماجة حديث رقم:٣٣٢٥، سنن الدارمی حديث رقم:٢٠٦٢، مسند احمد حديث رقم:١٧٤٦، ترمذی حديث رقم:١٨٤٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجوروں کے ساتھ ککڑی ملا کر کھاتے دیکھا۔

(1819)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ، وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ جُزْءَ الْكُمَاةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ [ترمذی حديث رقم:٢٠٦٦، سنن الدارمی حديث رقم:٢٨٤١، مسند احمد حديث رقم:٨٠٢٢، وروى البخاری جزء الكماة حديث رقم:٤٤٧٨]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت سے ہے۔اس میں زہر سے شفاہے۔کھمبی منّ سے ہےاوراس میں آنکھوں کے لیے شفاہے۔

(1820)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ التِّرمَذِي[ترمذى حديث رقم:١٨٤٣ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٨٣٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کھجوروں کے ساتھ تربوز ملا کر کھاتے تھے۔

(1821)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ نَهىٰ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الثُّومِ اِلَّا مَطْبُوخاً رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرمَذِي[ترمذى حديث رقم:١٨٠٨ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٨٢٨]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پکائے بغیر لہسن کھانے سے منع فرمایا۔

(1822)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدَعُوا الْعَشَآءَ وَلَو بِكَفٍّ مِنْ تَمرٍ، فَاِنَّ تَرْكَهُ يُهْرِمُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ[ابن ماجة حديث رقم:٣٣٥٥]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کا کھانا ترک مت کرو خواہ ایک مٹھی کھجوریں ہی سہی۔اسے ترک کرنے سے بڑھاپا آتا ہے۔

(1823)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ شِفَآءُ عِرْقِ النِّسَآءِ اِلْيَةُ شَاةٍ اَعْرَابِيَّةٍ ، تُذَابُ ثُمَّ تُجزَأُ ثَلٰثَةَ اَجزَآءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيْقِ فِى كُلِّ يَومٍ جُزْءٌ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣٤٦٣]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عرق النساء کا علاج دیہاتی بکری کی پچھلی ران ہے۔اسکی یخنی نکال لی جائے پھر اسکے تین حصے کر لیے جائیں پھر ہر روز خالی پیٹ پی جائے۔

(1824)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرٍو ﷺ قَالَ مَا رُاِیَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِئاً قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد[ابو داؤد حديث رقم: ٣٧٧٠ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٤٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی ٹیک لگا کر کھاتے نہیں دیکھا گیا۔نہ ہی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے دو آدمی چلتے تھے۔

بَابُ الْعِلَاجِ بِالدَّوَآءِ

دوا سے علاج کا باب

(1825)۔عَنْ اَبِی الدَّردآءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدَاوَوا بِحَرَامٍ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:٣٨٧٤]۔ قال المنذری فی اسناده اسماعیل بن عیاش ، وفیه مقال بقیة رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرام چیز سے علاج مت کرو۔

(1826)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ فِی الْحَبَّةِ السَّودَآءِ شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ ، وَالسَّامُ الْمَوتُ ، وَالْحَبَّةُ السَّودَآءُ الشُّونِيزُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٥٧٦٦ ، بخاری حديث رقم:٥٦٨٨ ، ترمذی حديث رقم:٢٠٤١ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٤٧ ، مسند احمد حديث رقم:٧٣٠٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کالے دانے میں سام کے سواء ہر مرض کا علاج ہے اور سام سے مراد موت ہے۔ اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

(1827)۔ وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِیِّ فَاِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ ، يُسْتَعَطُ بِهٖ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهٖ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٥٧٦٤ ، بخاری حديث رقم:٥٦٩٢ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٦٢ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٨٧٧]۔

ترجمہ: حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عود ہندی کو لازم پکڑو۔ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ گلے کے درد میں اس کا سعوط لیا جائے اور ذات الجنب میں اس کا لیپ کیا جائے۔

(1828)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَدَاوٰی عَنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ وَالزَّيْتِ وَذَاتُ الْجَنْبِ السِّلُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حديث رقم:٢٠٧٩]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ذات الجنب کا علاج قسط بحری اور زیتون

سے کرنے کا حکم دیا۔ ذات الجنب سے مراد سل ہے۔

(1829)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمَدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ[ابن ماجة حديث رقم:٣٤٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اثمد کو لازم پکڑو۔ یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

(1830)۔ وَعَنْ سَلْمَةَ خَادِمَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِي اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَمِثْلُهٗ فِي اِبْنِ مَاجَةَ وَزَادَ وَلَا شَوْكَةٌ[ترمذى حديث رقم:٢٠٥٤ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٥٠٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت سلمہ جو نبی کریم ﷺ کی خادمہ ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی کوئی زخم آتا یا چوٹ لگتی تو آپ مجھے حکم دیتے کہ اس پر مہندی رکھو۔

(1831)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِي ﷺ قَالَ جُرِحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَاءَ لَايَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا حَتّٰى اِذَا صَارَتْ رَمَادًا اَلْزَمَتْهُ الْجُرْحَ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ[ابن ماجة حديث رقم:٣٤٦٤]۔ وَمَرَّ بَيَانُ السَّنَا وَالسِّوَاكِ

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دن زخمی کر دیے گئے اور آپ ﷺ کے دو دانت مبارک شہید کر دیے گئے۔ آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود کو توڑ دیا گیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی ﷺ آپ ﷺ پر ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمۃ الزہراء نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون میں اضافہ ہی ہو رہا ہے تو آپ نے بوری کا ایک ٹکڑا پکڑا اور اسے جلایا حتیٰ کہ وہ راکھ بن گیا۔ اسے زخم پر چپکا دیا تو خون رک گیا۔ اس سے پہلے سنا اور مسواک کا بیان گزر چکا ہے۔

(1832)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي الْعَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً ، وَاِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:٥٣٤١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونچی عجوہ میں شفا ہے۔ اس کا صبح

سویرے کھانا زہر کا تریاق ہے۔

(1833)۔وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ عَلِيٌّ، وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ، مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ، قَالَتْ فَجَعَلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ سِلْقاً وَشَعِيراً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ٢٧١١٦، ابوداؤد حديث رقم: ٣٨٥٦، ترمذي حديث رقم: ٢٠٣٧، ابن ماجة حديث رقم: ٣٤٤٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت اُمِ منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی ؓ تھے۔ ہماری کھجوروں کے گچھے لٹک رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان میں سے کھانے لگے اور حضرت علی ؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: اے علی رک جا تمہیں کمزوری ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے چقندر اور جو پکائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی اس میں سے کھاؤ۔ یہ تمہاری طبیعت کے موافق ہے۔

(1834)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِي [ابوداؤد حديث رقم: ٤٥٨٦، نسائي حديث رقم: ٤٨٣٠، ابن ماجة حديث رقم: ٣٤٦٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے طبابت کی اور وہ طب نہیں جانتا تھا تو وہ نقصان کا ذمہ دار ہے۔

(1835)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٣٥٣٣]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر دوا قرآن ہے۔

بَابُ الرُّقْيَةِ

دم کرنے کا باب

(1836)۔عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ ؓ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا

رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ ، لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٥٧٣٢ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٨٨٦]۔

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم زمانۂ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے۔ہم نے عرض کیا یارسول اللہ اسکے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اپنے دم میرے سامنے پیش کرو۔دم کرانے میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔

(1837)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم : ٥٧٢٠، ٥٧٢٢، بخاری حديث رقم:٥٧٣٨ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٥١٢ ، مسند احمد حديث رقم:٢٤٣٩٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ہم نظر کا دم کرائیں۔

(1838)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ، اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٥٧٠٢ ، ترمذي حديث رقم:٢٠٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے۔اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے نکل سکتی تو نظر آگے نکل جاتی۔جب تم لوگوں سے غسالہ مانگا جائے تو غسالہ کر کے دیا کرو۔

(1839)۔وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهُ قَالَ رَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخْبَاَةٍ، فَلُبِطَ سَهْلٌ ، فَاُتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ وَ اللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ ، فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُونَ لَهُ اَحَدًا؟ قَالُوا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ ، قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامِرًا فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ ؟ اَلَّا بَرَّكْتَ ؟ اِغْتَسِلْ لَهُ فَغَسَلَ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَ يَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَ رُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَ دَاخِلَةَ اِزَارِهِ فِي قَدَحٍ ، ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ مَاجَةَ [موطا امام مالك كتاب العين حديث رقم:٢، ابن ماجة حديث رقم:٣٥٠٩ ، مسند احمد حديث رقم:١٥٩٨٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن ربیعہ نے مجھے غسل کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: میں نے آج جیسا نہ دن دیکھا ہے اور ایسی خوبصورت کھال۔راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سہل گر پڑے۔انہیں

رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جایا گیا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! سہل بن حنیف کے لیے کچھ چارہ کریں۔ اللہ کی قسم وہ تو سر بھی نہیں اٹھاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا کسی پر اسے نظر لگانے کا شبہ ہے؟ عرض کرنے لگے ہم عامر بن ربیعہ کو موردِ الزام سمجھتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عامر کو بلوایا اور ان پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو قتل کیوں کرتا ہے؟ کیا تم نے اسے برکت کی دعا نہیں دی تھی؟ اس کے لیے دھو دے۔ حضرت عامر نے اپنا چہرہ، ہاتھ، کہنیاں، گھٹنے، پاؤں کے اطراف اور اپنے تہبند کا اندرونی حصہ ایک پیالے میں دھو کر دیا۔ پھر وہ ان پر ڈالا گیا تو حضرت سہل لوگوں کے ساتھ یوں چلنے لگے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

(1840)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ اَنَّ نَاساً مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوا فِی سَفَرٍ ، فَمَرُّوا بِحَیٍّ مِنْ اَحْیَآءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ یُضَیِّفُوهُمْ ، فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِیْكُمْ رَاقٍ فَاِنَّ سَیِّدَ الْحَیِّ لَدِیْغٌ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ ، فَاَتَاهُ ، فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ ، فَاُعْطِیَ قَطِیْعاً مِنْ غَنَمٍ فَاَبٰی اَنْ یَقْبَلَهَا وَ قَالَ حَتّٰی اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ، فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ اللّٰهِ مَا رَقَیْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، فَتَبَسَّمَ وَ قَالَ وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْیَةٌ ؟ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِی بِسَهْمٍ مَعَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِی الرُّقْیَةِ اَحَادِیْثُ كَثِیْرَةٌ وَفِی الْبُخَارِی اَنَّهُ قَالَ مَا اَنَا بِرَاقٍ حَتّٰی تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا ، فَصَالَحُوهُمْ عَلٰی قَطِیْعٍ مِنَ الْغَنَمِ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ ، اِقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِی مَعَكُمْ سَهْماً فَضَحِكَ النَّبِیُّ ﷺ [مسلم حديث رقم: ٥٧٣٣ ، بخاری حدیث رقم: ٥٧٤٩ ، ترمذی حدیث رقم: ٢٠٦٣ ، ٢٠٦٤ ، ابن ماجة حديث رقم: ٢١٥٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ سفر پر تھے۔ وہ عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ان سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مہمان ٹھہرانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے پوچھا کیا تم لوگوں میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ صحابہ میں سے ایک آدمی نے کہا ہاں۔ وہ ان کے پاس گئے اور اسے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم فرمایا تو آدمی ٹھیک ہو گیا۔ انہیں بکریوں کا ایک گلہ دیا گیا۔ انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا جب تک رسول اللہ ﷺ سے اس کی بابت پوچھ نہ لیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ کو ساری بات بتائی۔ عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی قسم میں نے صرف فاتحۃ الکتاب سے دم کیا تھا۔ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ یہ دم ہے؟ پھر فرمایا: ان

سے بکریاں وصول کرلواوران میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

دم کے بارے میں کثرت سے احادیث موجود ہیں۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ صحابی نے فرمایا: میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم اس کا ہدیہ طے نہ کرو۔ انہوں نے ان سے بکریوں کے ایک گلے پر طے کرلیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔ بکریاں آپس میں تقسیم کرلو اوران میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔ نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔

(1841)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ ، فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ وَكَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ[ابو داؤد حدیث رقم:۳۸۹۳ ، ترمذی حدیث رقم:۳۵۲۸ ، مسند احمد حدیث رقم:۶۷۰۵]۔ قال الترمذی حسن غریب

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اورانہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص نیند میں ڈر جائے تو کہے "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے کامل کلمات کے ذریعے اس کے غضب اور سزا سے اور اسکے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کی چھیڑخوانی سے اور اس سے کہ وہ حاضر ہوں" وہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کی اولاد میں سے جو بالغ ہوجاتا اور جو بالغ نہ ہوتا اسے آپ یہی دعا سکھاتے تھے اور اسے ایک کاغذ پر لکھتے تھے پھر اسے اس کے گلے میں لٹکاتے تھے۔

(1842)۔وَعَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ فِيْ عُنُقِهَا التَّعْوِيْذُ اَوِ الْكِتَابُ ، قَالَ اِنْ كَانَ فِيْ اَدِيْمٍ فَلْتَنْزِعْهُ وَ اِنْ كَانَ فِيْ قَصَبَةٍ مُصَاغَةٍ مِنْ فِضَّةٍ فَلَا بَأْسَ اِنْ شَاءَتْ وَضَعَتْ وَ اِنْ شَاءَتْ لَمْ تَفْعَلْ ، قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ تَقُوْلُ هٰذَا ؟ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [سنن الدارمی حدیث رقم:۱۱۷۷]۔

ترجمہ: حضرت عطاء تابعی سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو حائضہ ہواوراس کے گلے میں تعویز یا تحریر ہو تو فرمایا: اگروہ چمڑے میں ہو تو اسے اتار دے اوراگر چاندی کے پترے پر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اگر چاہے تو رکھ دے اوراگر چاہے تو نہ رکھے۔ حضرت عبداللہ سے پوچھا گیا کہ آپ کا یہی فیصلہ ہے؟ فرمایا: ہاں۔

كِتَابُ جَوَاهِرِ الْحِكَمِ
حکمت کے موتیوں کی کتاب

(1843)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٧٤٩٨ ، بخاری حديث رقم:٦١٣٣ ، ابوداؤد حديث رقم:٤٨٦٢ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٩٨٢ ، مسند احمد حديث رقم:٨٩٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک سوراخ میں سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

(1844)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم:٢٠١٢]۔ وقال غريب

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آہستگی اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔

(1845)۔وَعَنْ اَبِی سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرُبَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم:٢٠٣٣ ، مسند احمد حديث رقم:١١٦٦٧ ، شعب الايمان للبيهقی حديث رقم:٤٦٤٨]۔ قال الترمذی حسن غريب

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حلم والا نہیں سوائے لغزش والے کے اور کوئی حکیم نہیں سوائے تجربہ کار کے۔

(1846)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ اَوْصِنِی ، قَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ فَاِنْ رَأَيْتَ فِی عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حديث رقم:٣٦٠٠]۔ فيه ابان وهو متروك

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا مجھے وصیت فرمائیں۔ فرمایا: کام کو تدبیر سے ہاتھ ڈال اور تم دیکھو کہ اسکے انجام میں بہتری ہے تو اسے کر گزرو اور اگر اس میں نقصان کا ڈر محسوس کرو تو رک جاؤ۔

(1847)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ رَوَاهُ التِّرْمَذِي

[ترمذی حدیث رقم:۲۸۲۲]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ مانگا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔

(1848)۔وَعَنْ مُعَاوِيَةَ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ[ابو داؤد حدیث رقم:۴۸۸۸]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاویہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگوں کے بھید کی جستجو کروگے تو انہیں متنفر کردوگے۔

(1849)۔وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷛ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ[شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:۴۶۴۶ ، ابن ماجة حدیث رقم:۴۲۱۸]۔ ضعیف وله طرق بعضها اشد ضعفا من بعض فلا یصلح تحسینه

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں، زبان پر قابو جیسا کوئی ورع نہیں، اچھے اخلاق جیسا کوئی حسب نہیں۔

(1850)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْإِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّوَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ[شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:۶۵۶۸]۔ الحدیث ضعیف جداً

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷛ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرچ میں میانہ روی آدھی معاشیات ہے اور لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا آدھی عقل ہے اور سوال کا سلیقہ آدھا علم ہے۔

(1851)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولٰى ، إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۴۸۳ ، ۳۴۸۴ ، ۶۱۲۰ ، ابوداؤد حدیث رقم:۴۷۹۷ ، ابن ماجة حدیث رقم:۴۱۸۳ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۷۰۹۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگلی نبوتوں کے کلام سے جو کچھ لوگوں نے پایا اس میں سے یہ تھا کہ "اگر تجھے حیاء نہیں تو جو چاہے کرتا رہ"۔

(1852)۔وَعَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ ﷛ قَالَ سَئَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ ، قَالَ ، اَلْبِرُّ

حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِی صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٥١٦، ٦٥١٧، ترمذى حديث رقم: ٢٣٨٩، سنن الدارمى حديث رقم: ٢٧٩١، مسند احمد حديث رقم: ١٧٦٥١]۔

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چھبے اور تو نہ چاہے کہ لوگ اس سے آگاہ ہوں۔

(1853)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْغِنیٰ عَنْ كَثْرَتِ الْعَرْضِ وَلٰكِنَّ الْغِنیٰ غِنَی النَّفْسِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٢٤٢٠، بخارى حديث رقم: ٦٤٤٦، ترمذى حديث رقم: ٢٣٧٣، ابن ماجة حديث رقم: ٤١٣٧، مسند احمد حديث رقم: ٧٥٧٢، ٨١٩٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امیری زیادہ دولت سے نہیں ہوتی بلکہ امیری دل کی امیری ہے۔

(1854)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِزْهَدْ فِی الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٤١٠٢]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھ سے محبت رکھے گا۔ اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جا، لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

(1855)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِی كُلٍّ خَيْرٌ، اِحْرِصْ عَلیٰ مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ، وَاِنْ اَصَابَكَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَو اَنِّی فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٧٧٤، ابن ماجة حديث رقم: ٧٩، مسند احمد حديث رقم: ٨٨٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مضبوط مومن اللہ کے ہاں کمزور مومن سے زیادہ اچھا اور محبوب ہے۔ ویسے دونوں اچھے ہیں۔ اپنے فائدے کے کام کی کوشش کر اور اللہ سے مدد مانگ اور سستی نہ کر۔ اگر تجھے کوئی نقصان دہ چیز پیش آ جائے تو مت کہہ کہ اگر میں ایسے کرتا تو ایسے ہوتا، بلکہ کہہ: اللہ نے مقدر کیا تھا اور جو اس نے چاہا وہ کر دیا۔ کاش کے لفظ سے شیطانی عمل کا دروازہ کھلتا ہے۔

(1856)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷜ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَو اَنَّكُمْ

تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصاً وَتَرُوحُ بِطَاناً رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ[ترمذی حدیث رقم:٢٣٤٤ ، ابن ماجة حديث رقم:٤١٦٤ ، مسند احمد حديث رقم:٢٠٦]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم لوگ اللہ پر توکل کرو جس طرح توکل کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور رج کے آتے ہیں۔

(1857)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد[ابوداؤد حديث رقم:٤٨٤٢]۔ مرسل صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق پیش آؤ۔

(1858)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ، اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوٗد وَالتِّرْمِذِي[مسند احمد حديث رقم :٩١٤٢، ابوداؤد حديث رقم :٤٧٩٠ ، ترمذی حدیث رقم:١٩٦٤]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مومن بھولا اور مہربان ہوتا ہے اور کافر چالباز اور مکار ہوتا ہے۔

(1859)۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد[ابوداؤد حديث رقم:٥١٣٠، مسند احمد حديث رقم:٢١٧٥١ ، ٢٧٦١٦]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی چیز کی محبت تجھے اندھا بھی کر دیتی ہے اور بہرہ بھی۔

(1860)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَالدَّارِمِي[مسند احمد حديث رقم:٦٤٨٨ ، ٦٦٦٣ ، ترمذی حدیث رقم:٢٥٠١، دارمی حديث رقم:٢٧١٥ ، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٤٩٨٣]۔ صحیح غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خاموش رہا نجات پا گیا۔

(1861)۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

تَرْكُ مَالَا يَعْنِيهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَحْمَدُ وَرَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ وَالتِّرْمَذِي عَنْهُمَا [موطا امام مالك، كتاب حسن الخلق حديث رقم:٣، ابن ماجة حديث رقم:٣٩٧٦، ترمذی حديث رقم:٢٣١٧، ٢٣١٨، مسند احمد حديث رقم:١٧٤٢]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت علی بن حسین ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو ترک کر دے جس سے اس کا تعلق نہیں۔

(1862)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْراً رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٥١٤٦، ٥٧٦٧، ترمذی حديث رقم:٢٠٢٨، ابو داؤد حديث رقم:٥٠٠٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

(1863)۔ وَعَنْ يَعْلىٰ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:١٧٥٧٦، ابن ماجة حديث رقم:٣٦٦٦]۔

ترجمہ: حضرت یعلی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اولاد بخیل اور بزدل بنا دیتی ہے۔

(1864)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي [مسند احمد حديث رقم: ١٧٢٨، ترمذی حديث رقم:٢٥١٨، نسائی حديث رقم:٥٧١١، سنن الدارمی حديث رقم:٢٥٣٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث یاد کی: جو چیز یقینی ہو سکے مقابلے پر اس چیز کو ترک کر دے جو تجھے شک میں ڈالے۔ پس بے شک سچائی اطمینان فراہم کرتی ہے اور جھوٹ شک میں ڈالتا ہے۔

(1865)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم:٢٤٥٣]۔ وقال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک عروج ہے اور ہر عروج کو زوال ہے۔

(1866)۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ رَوَاهُ اَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحُلْيَةِ [حلية الاولياء ٨٦/٦]۔ اسناده صحيح وله شاهد

ترجمہ: حضرت ابو درداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رزق بندے کو اس طرح تلاش

کرتا ہے جیسے اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے۔

(1867)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٦٦٤٣، بخاری حديث رقم:٦١١٤، ابوداؤد حديث رقم:٤٧٧٩، مسند احمد حديث رقم:٧٢٣٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاقتور وہ نہیں جو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

(1868)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:٢٤٥١]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنی ہوئی بات آنکھوں دیکھی کی طرح نہیں ہوتی۔

(1869)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوا فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِی نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِی اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِی اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِی نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ، حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِی فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقی حديث رقم:٨١٤٠]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! عاجزی اختیار کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کی خاطر عاجزی اختیار کی اللہ نے اسے بلند کر دیا۔ وہ لوگوں میں اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے مگر لوگوں کی نظر میں عظیم ہوتا ہے اور جس نے تکبر کیا اللہ نے اسے گرا دیا۔ وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوتا ہے اور اپنے خیال میں بڑا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ لوگوں کی نظروں میں خنزیر اور کتے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

(1870)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِی [مسند احمد حديث رقم:٧٥٢١، ترمذی حديث رقم:١٩٥٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی ناشکرا ہے۔

(1871)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ رَوَاهُ

مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۷، ابوداؤد حديث رقم:۴۹۹۲]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے کرتا رہے۔

(1872)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۲۹۸۹]۔

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اچھا بول بھی صدقہ ہے۔

(1873)۔ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُرْحَمُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۶۰۳۰، بخاری حدیث رقم: ۷۳۷۶، ترمذی حدیث رقم:۱۹۲۲، مسند احمد حدیث رقم:۱۹۱۹۴]۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(1874)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا رَوَاهُ اَبُو دَاؤد [ابوداؤد حديث رقم:۵۰۱۲]۔ فيه من لا يعرف و الا فصحيح

ترجمہ: حضرت بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بعض علم بھی جہالت ہوتے ہیں۔

(1875)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَاشِرَ عَشَرَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَنْ اَكْيَسُ النَّاسِ وَاَحْزَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ، وَاَشَدُّهُمْ اِسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ، اُولٰئِكَ هُمُ الْاَكْيَاسُ، ذَهَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَكَرَامَةِ الْآخِرَةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم:۶۴۸۸]۔ اخرجه فى الصغير ايضا ونقله الهيثمى فى مجمع الزوائد، اسناده صحيح الا قال الهيثمى فيه محمد بن على بن شيبة المصرى لم اجده

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دسویں مہینے کی دس تاریخ کو حاضر ہوا، آپکے پاس انصار میں سے ایک آدمی حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یا نبی اللہ! سب لوگوں سے زیادہ سمجھدار اور سب سے زیادہ محتاط کون ہے؟ فرمایا: جو شخص اُن میں سب سے زیادہ موت کو یاد کرتا ہو اور سب سے زیادہ موت کیلئے تیار ہو اس سے پہلے کہ موت نازل ہو، وہی لوگ سب سے زیادہ سمجھدار ہیں، وہی دنیا کا شرف اور آخرت کی کرامت پا گئے ہیں۔

(1876)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ رَوَاهُ

مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١١٦٨، بخاري حديث رقم:٢٩٧٧، نسائي حديث رقم:٣٠٨٧، مسند احمد حديث رقم:٧٦٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جامع کلام دے کر بھیجا گیا ہے۔

(1877)۔وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلْتُ عَلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ اِلىٰ اَنْ قَالَ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَوصِنِي، قَالَ اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهُ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهِ، قُلْتُ زِدْنِي، قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ، قُلْتُ زِدْنِي، قَالَ عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمْتِ فَاِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَونٌ لَكَ عَلىٰ اَمْرِ دِينِكَ، قُلْتُ زِدْنِي، قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ، قُلْتُ زِدْنِي، قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا، قُلْتُ زِدْنِي، قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَومَةَ لَائِمٍ، قُلْتُ زِدْنِي، قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٤٩٤٢]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آگے آپ نے لمبی حدیث بیان فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ چیز تمام معاملات کی زینت ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: قرآن کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر لازم پکڑ، یہ تیرے لیے آسمان میں ذکر کا سبب ہے اور زمین میں تیرے لیے نور ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: دیر تک خاموش رہا کرو۔ یہ چیز شیطان کو بھگانے والی ہے اور تیرے دینی معاملات میں تیری مددگار ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچو، زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: حق کہو خواہ کڑوا ہو۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈر۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: جو کچھ تو اپنے بارے میں جانتا ہے وہ تجھے لوگوں کے خلاف بولنے سے روکے رکھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلىٰ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَجَمِيعِ رُوَاةِ اَحَادِيثِ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضىٰ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اِلىٰ يَوْمِ الْحِسَابِ اِنَّكَ اَنْتَ الْكَرِيْمُ الْوَهَّابُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٭٭... فہرست مضامین ...٭٭

کتاب وسنت پر جمے رہنے کی کتاب ۔۔۔۔ ۲۳۱

علم اور تعلیم کی کتاب ۔۔۔۔ ۲۴۹

طہارت کی کتاب ۔۔۔۔ ۲۷۰

نماز کی کتاب ۔۔۔۔ ۲۹۸

✿......✿......✿

✿......✿......✿